عمران سیریز
کیٹ ریٹ گیم
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "کیٹ ریٹ گیم" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یقیناً اس کا نام آپ کو چونکنے پر مجبور کر دے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ انتہائی دلچسپ ناول یقیناً آپ کو بے حد پسند آئے گا۔ کیونکہ جاسوسی ادب میں اس انداز کے منفرد ناول شاذونادر ہی لکھے جاتے ہیں۔ بلی اور چوہے کا کھیل ایک ایسا کھیل ہے جس میں ہر لمحہ دلچسپی پہلے سے بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور جب اس کھیل کا ایک فریق عمران ہو تو پھر ظاہر ہے یہ کھیل دلچسپی اور سسپنس کے لحاظ سے اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس منفرد انداز کے انتہائی دلچسپ ناول کے بارے میں اپنی آراء سے ضرور مطلع کریں گے۔ لیکن اس دلچسپ اور منفرد ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ سب بھی کسی لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہیں ہوتے۔

کراچی سے زریں شاہ لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا خاموش قاری رہا ہوں لیکن اب یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اب تک باوجود انتظار کے میری پسندیدہ سچوئیشن کسی ناول میں سامنے نہیں آئی اور وہ سچوئیشن یہ ہے کہ نقاب لگائے ہوئے ایکسٹو مجرموں کے سرغنہ سے اس وقت چیلنج فائٹ کرے جب تمام ممبرز عمران سمیت بندھے

ہوتے اور بے بس ہو چکے ہوں تاکہ ممبرز کو بھی پتہ چل جائے کہ ایکسٹو صرف کرسی پر بیٹھ کر حکم دینا ہی نہیں جانتا بلکہ وہ واقعی سپریم فائٹر ہے۔ امید ہے کہ آپ میری خواہش ضرور پوری کریں گے"۔

محترم زرین شاہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس سچوئیشن کے بارے میں لکھا ہے یہ سچوئیشن مختلف انداز میں مختلف ناولوں میں کئی بار سامنے آچکی ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ جس انداز میں آپ چاہتے ہیں اس انداز میں سچوئیشن کسی ناول میں سامنے آسکے لیکن ظاہر ہے کہ سچوئیشن حالات اور واقعات کے تابع ہوتی ہے۔ اس لئے جب بھی ایسے حالات و واقعات کسی ناول میں پیدا ہوئے تو یقیناً آپ کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کاموکی سے مون جاوید لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔ آپ کے ناول واقعی بے حد اچھے ہوتے ہیں البتہ ایک شکایت آپ سے ہے کہ آپ نے عمران اور تنویر کے ساتھ جولیا، صفدر کے ساتھ صالحہ اور ٹائیگر کے ساتھ روزی راسکل کو اٹیچ کیا ہوا ہے لیکن سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کے ساتھ کوئی جذباتی وابستگی آپ نے آج تک ظاہر نہیں کی۔ کیا باقی ممبران انسان نہیں ہیں۔ امید ہے آپ اس پہلو پر ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم مون جاوید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران انسان ہی ہیں اور ان میں وہ سب جذبات موجود ہیں جو کسی انسان میں ہوتے ہیں لیکن ان کی تربیت اس انداز میں کی گئی ہے کہ وہ ذاتی جذبات پر ملک و قوم کو ہمیشہ ترجیح دیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جن کرداروں کے بارے میں آپ نے جذباتی وابستگی کا ذکر کیا ہے ملک و قوم کا مفاد جب ان کے سامنے آتا ہے تو وہ بھی اس جذباتی وابستگی سے بالاتر ہو کر کام کرتے ہیں اور زندہ قوموں سے تعلق رکھنے والوں کا یہی خاصہ ہوتا ہے کہ وہ ملک و قوم کے اجتماعی مفاد کو اپنے ذاتی مفادات اور جذباتی وابستگیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گاؤں بھائی خان گوجر خان سے محمد میثاق لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ بلیک زیرو، جوزف اور جوانا میرے پسندیدہ کردار ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ اسرائیل پر ایسا ناول لکھیں جس میں عمران کے ساتھ بلیک زیرو، جوزف، جوانا اور ٹائیگر مشن مکمل کریں کیونکہ باقی سیکرٹ سروس یقیناً مسلسل کام کر کے تھک گئی ہو گی انہیں آرام کا موقع بھی دینا چاہئے البتہ اگر عمران چاہے تو تنویر کو بھی ساتھ رکھ سکتا ہے۔ ویسے بلیک زیرو کو ساتھ رکھنے پر عمران کو ہمیشہ ہی اعتراض ہوتا ہے کہ ایکسٹو کی سیٹ خالی ہو جاتی ہے لیکن ہمیں سلیمان پر مکمل اعتماد ہے کہ وہ ان کی عدم موجودگی میں ایکسٹو کی سیٹ سنبھال لے گا۔ امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور غور فرمائیں گے"۔

محترم محمد یوسف اشتاق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس طرح اپنے پسندیدہ کرداروں میں مزید کرداروں کو آہستہ آہستہ شامل کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام ممبرز آپ کے پسندیدہ کرداروں میں شامل ہیں۔ آخر میں آپ نے تنویر کی شمولیت کا سکوپ بھی رکھ لیا ہے۔ مجھے یقین ہے آئندہ خط تک باقی ممبران بھی اس سکوپ میں شامل ہو جائیں گے البتہ آپ نے سلیمان پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے لیکن اس مشن کے اختتام پر عمران کو سلیمان بطور ایکسٹو چیک دینے پر رضامند ہو گا۔ یا۔ امید ہے آپ اس اہم پوائنٹ پر ضرور غور کر کے مجھے رائے دیں گے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

لاہور سے محمد عثمان اقبال لکھتے ہیں۔ " میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصہ سے قاری ہوں۔ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے عمران کو مافوق الفطرت بنا دیا ہے۔ وہ کسی بھی حالت میں ہو سامنے چاہے کتنا ہی تربیت یافتہ اور خطرناک ایجنٹ ہو عمران حالات بدل دیتا ہے۔ اس لئے آپ مہربانی کر کے عمران کو عمران ہی رہنے دیں۔ اسے جن وغیرہ بنانے کی کوشش نہ کریں "۔

محترم محمد عثمان اقبال صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران کے بارے میں جو شکایت کی ہے وہ واقعی درست ہے۔ عمران اب تجربے اور ذہانت کی اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب اس کے اپنے ساتھی بھی اسے جادوگر یا مافوق الفطرت قرار دینے لگ گئے ہیں یہ اور بات ہے کہ جب عمران اس جادوگری کی وضاحت کرتا ہے تو پھر یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ جادوگری یا کسی مافوق الفطرت عنصر کی کارروائی نہ تھی بلکہ سائنس کے بارے میں گہرا علم، تجربہ اور ذہانت نے مل کر ایسی جادوگری کا مظاہرہ کیا ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ عمران کو یہ سمجھا سکوں کہ وہ اپنی ذہانت کا لیول نیچا رکھے۔ اپنے وسیع اور گہرے علم کو بروئے کار لانے اور اپنے تجربے کا استعمال کرنا بھی کم کر دے تاکہ اس پر لگنے والا مافوق الفطرت اور جادوگری کا الزام ختم ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ننکانہ صاحب سے ظہیر احمد لکھتے ہیں۔ " آپ کے ناولوں میں میری دلچسپی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ آپ نفسا نفسی کے اس دور میں ہم نوجوان نسل کو زندگی میں اور معاشرے میں پرہیزگار رہنے کا جو سلیقہ سکھا رہے ہیں وہ واقعی قابل قدر ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت مثبت بات بھی ہے۔ آپ نے ایک ناول میں لکھا ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کیونکہ مارنے والا بھی خدا ہے اور بچانے والا بھی خدا۔ پھر آپ نے یہ بات کیسے لکھ دی ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے "۔

محترم ظہیر احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جس فقرے کا حوالہ دیا ہے یہ دراصل

محاورہ ہے اور محاورے کے طور پر اس سے مطلب یہی لیا جاتا ہے کہ دنیاوی تدبیر اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس میں مارنے والا سے مراد دنیاوی تدبیر لی جاتی ہے اور بچانے والے سے اشارہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر لیا جاتا ہے۔ ویسے قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ تمام امور کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مطلب یہ کہ آپ جو چاہیں منصوبہ بنالیں جس طرح چاہیں تدبیر کر لیں لیکن انجام وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا۔ امید ہے اب اس محاورے کی بخوبی وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کار چلاتے ہوئے اس انداز میں ہل رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ٹیپ سے نکلنے والے میوزک پر ناچنا شروع کر دے لیکن چونکہ ڈرائیونگ کے دوران وہ ناچ نہ سکتا تھا اس لئے اس کا سر اور جسم اس انداز میں ہلکورے کھا رہا تھا کہ جیسے منی ڈانس کیا جا رہا ہو۔ کار میں نصب ٹیپ ریکارڈر سے اس وقت واقعی دلکش دھن سنائی دے رہی تھی اور یہ اس دھن کا کمال تھا کہ عمران کو کار چلاتے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی تھکاوٹ کے آثار بھی نہ تھے۔ وہ اس وقت دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر دور پہنچ چکا تھا۔ اس کی منزل دارالحکومت سے تقریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شہر شاگیر تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس مکمل طور پر فراغت کے دور سے گزر رہی تھی اور عمران نے پہلے تو کئی روز مطالعہ میں گزارے لیکن پھر وہ مسلسل مطالعہ سے

اکتا کر آوارہ گردی پر اتر آیا۔ کئی روز تک ہوٹلوں کی خاک چھاننے کے بعد وہ اس سے بھی اکتا گیا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ اس بار وہ دارالحکومت سے باہر جا کر کسی ایسی جگہ پر کچھ وقت گزارے کہ اسے اکتاہٹ اور بیزاری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور اس بات کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اچانک پروفیسر رازی صاحب اور شاگیز شہر کا نام ابھر آیا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ کئی سال پہلے دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں اس کی ملاقات بوڑھے پروفیسر رازی سے ہوئی تھی۔ پروفیسر رازی کی ساری عمر کالج میں پڑھاتے ہوئے گزری تھی اور پھر وہ شاگیز کے ڈگری کالج کے پرنسپل کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے غیر ممالک شفٹ ہو گئے تھے جبکہ ان کی بیوی بھی فوت ہو چکی تھی۔ اس لئے پروفیسر رازی اکیلے رہتے تھے۔ البتہ بچوں کے بے پناہ اصرار کے باوجود انہوں نے نہ صرف ملک بلکہ شاگیز بھی چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ البتہ انہوں نے اپنی مصروفیت کے طور پر اپنی آبائی حویلی نما کوٹھی میں انتہائی نایاب جڑی بوٹیوں کا ایک فارم بنا لیا تھا۔ چونکہ ان کا مضمون نباتات ہی تھا اس لئے وہ اس فارم کے سلسلے میں بے حد کامیاب رہے تھے اور پھر آہستہ آہستہ انہیں اس کا جنون سا ہو گیا۔ البتہ ساتھ ہی انہوں نے جڑی بوٹیوں کے فوائد اور خواص کے سلسلے میں باقاعدہ ریسرچ بھی شروع کر دی تھی۔ اس سلسلے میں ان کی مدد دارالحکومت میں رہنے والے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار حکیم کرتے تھے۔ ان کا

نام حکیم راشد حسین تھا۔ پروفیسر رازی ان سے اس قدر متاثر تھے کہ وہ انہیں اپنا استاد کہتے تھے۔ حالانکہ حکیم صاحب پروفیسر رازی سے کافی چھوٹے تھے۔ عمران سے جب پروفیسر رازی کی ملاقات ہوئی تو وہ حکیم راشد حسین سے ملاقات کے سلسلے میں دارالحکومت آئے تھے اور چونکہ حکیم صاحب کسی مریض کو دیکھنے دارالحکومت سے باہر گئے ہوئے تھے اور ان کی واپسی رات گئے ہونی تھی اس لئے پروفیسر رازی وقت گزارنے کے لئے ہوٹل شیرٹن میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ یہ بھی ایک اتفاق تھا کہ جس وقت عمران ہوٹل شیرٹن پہنچا تو وہاں ہال میں بے پناہ رش تھا اور کوئی میز خالی نہ تھی۔ البتہ پروفیسر رازی ہال کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اور عمران ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا اور پھر ظاہر ہے جب عمران اور پروفیسر رازی کا باہمی تعارف ہوا تو عمران نے اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کر کے ان جیسے انتہائی سنجیدہ آدمی کو بھی قہقہے لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔ بہرحال عمران بھی گفتگو کے دوران پروفیسر رازی کی جڑی بوٹیوں کے بارے میں معلومات سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ اس نے پروفیسر رازی سے ان کی جڑی بوٹیوں کا فارم دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو پروفیسر رازی نے اسے انتہائی خوش دلی سے شاگیز آنے کی دعوت دے دی۔ اس ملاقات کے بعد کئی روز تک تو عمران شاگیز جانے کے بارے میں سوچتا رہا لیکن پھر وہ کام میں ایسا مصروف ہوا کہ سب کچھ اس کے ذہن سے محو ہو گیا اور پھر جس طرح اچانک اس کے ذہن میں پروفیسر

رازی اور شاگیز کا خیال ابھرا اس نے اسی طرح اچانک شاگیز جانے کا فیصلہ کر لیا۔ گو اس نے پہلے کوشش کی تھی کہ وہ ان سے فون پر رابطہ کرے کیونکہ اسے یہ بھی خدشہ تھا کہ اس ملاقات کو کئی سال گزر چکے تھے اور پروفیسر رازی بوڑھے آدمی تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس دوران وفات پا چکے ہوں لیکن جب شاگیز کے فون انکوائری آپریٹر نے انہیں بتایا کہ پروفیسر رازی کی رہائش گاہ پر سرے سے فون ہی نہیں البتہ وہ خود پروفیسر رازی کا شاگرد رہ چکا تھا اس لئے اس نے ویسے ہی عمران کو یہ بتا دیا تھا کہ پروفیسر صاحب نہ صرف حیات ہیں بلکہ ان کی صحت بھی ٹھیک ہے تو عمران شاگیز روانہ ہو گیا۔

اس وقت ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے والی دلکش اور مدھر دھن پر وہ ایک لحاظ سے ناچ رہا تھا کہ اچانک کار کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے چونک کر ڈیش بورڈ کی طرف دیکھا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ فیول ظاہر کرنے والی سوئی بتا رہی تھی کہ فیول ٹینک خالی ہو چکا ہے۔ اسے اپنے آپ پر غصہ آیا کہ اس نے دارالحکومت سے باہر نکلنے سے پہلے فیول ٹینک فل کیوں نہیں کرایا تھا۔ پھر وہ موسیقی کی مدھر تانوں میں مسلسل سفر کرتا رہا تھا۔ اس کے ذہن سے فیول ڈلوانے کا خیال ہی نکل گیا تھا اور اب شاید پہلی بار اس نے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا تو اسے سڑک کے دونوں کناروں پر دور دور تک

پھیلے ہوئے کھیت نظر آ رہے تھے۔ کار کا انجن بند ہو چکا تھا۔ چونکہ موسم شدید گرم تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ابھی کچھ دیر تک تو کار کے اے سی کی پیدا کردہ ٹھنڈک قائم رہے گی لیکن اس کے بعد کار کا اندرونی ماحول کسی جلتے ہوئے تنور جیسا ہو جائے گا۔ عمران نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کار کے باہر واقعی جلتا ہوا تنور ہو اور وہ جیسے ہی باہر نکلے گا ایک لمحے میں جل بھن کر روسٹ ہو جائے گا۔ اب تک تو وہ کار کے اے سی کی ٹھنڈک کی وجہ سے باہر کی گرمی سے بے نیاز تھا لیکن اب اسے معلوم ہو رہا تھا کہ باہر واقعی کس قدر خوفناک گرمی پڑ رہی ہے۔

"بہرحال اب جو کیا ہے وہ بھگتنا تو پڑے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے ایک سائیڈ پر کچی سڑک پر ایک بیل گاڑی آتی ہوئی دکھائی دی۔ بیل گاڑی کا رخ سڑک کی طرف ہی تھا۔ بیل گاڑی خالی تھی۔ البتہ اس پر ایک ادھیڑ عمر بلکہ کسی حد تک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قمیض کی بجائے بنیان تھی اور اس نے دھوتی باندھ رکھی تھی اور سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ بیل گاڑی آہستہ آہستہ سڑک کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اس کے علاوہ سڑک پر دور دور تک کوئی ٹریفک نہ تھی۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ کسی درخت کے سائے میں بیٹھ کر شام کا انتظار کیا جائے اور جب گرمی کی شدت کم ہو تو کسی بس پر بیٹھ کر

پٹرول پمپ سے پٹرول لا کر اس میں ڈالا جائے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے بیل گاڑی اس کے قریب سے سڑک پر چڑھی اور پھر اس کی طرف کو مڑ کر آگے بڑھنے لگی جس طرف عمران کی کار کا رخ تھا۔ بیل گاڑی پر بیٹھا ہوا آدمی بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے کار سے کچھ فاصلے پر بیل گاڑی روکی اور پھر وہ جوانوں کی طرح اچھل کر بیل گاڑی سے نیچے اترا اور عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"سلام صاحب"....... بوڑھے نے عمران کے قریب پہنچ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام بڑے میاں۔ آپ کہاں جا رہے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اتنی دیر میں اس کا پورا جسم پسینے سے تر ہو گیا تھا اور اس کے سر کے بالوں اور چہرے پر بھی پسینے کے قطرے چمکنے لگ گئے تھے۔

"جی۔ میں چارہ لینے نزدیکی گاؤں جا رہا ہوں۔ آپ کیوں اس گرمی میں یہاں کھڑے ہیں۔ کیا یہ کار خراب ہو گئی ہے"....... بوڑھے نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"خراب نہیں ہوئی۔ اس کا پٹرول ختم ہو گیا ہے۔ میرے ذہن میں نہیں رہا کہ میں دارالحکومت سے نکلنے سے پہلے ٹینک بھروا لیتا۔ اب کھڑا بھگت رہا ہوں۔ یہاں تو ٹریفک ہی نہیں ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس شدید گرمی میں آپ یہاں کب تک کھڑے رہیں گے۔ آپ شہری ہیں آپ تو بیمار ہو جائیں گے"....... بوڑھے کے لہجے میں بے پناہ خلوص تھا۔

"اس ہمدردی کا شکریہ بڑے میاں۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں کسی درخت کے سائے میں بیٹھ جاؤں اور شام کا انتظار کروں۔ پھر کسی بس میں بیٹھ کر کسی قریبی پٹرول پمپ پر جاؤں اور وہاں سے پٹرول لے آؤں اور کیا ہو سکتا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ ہمارے ہوتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کسی درخت کے سائے میں بیٹھیں۔ یہاں سے قریب ہی میرا گھر ہے۔ آپ وہاں چلیں اور مجھے ڈبہ دے دیں۔ یہاں سے آگے ایک پٹرول پمپ ہے۔ میں پٹرول لے آؤں گا"....... بوڑھے نے کہا۔

"کیا یہاں سے قریب کوئی پٹرول پمپ ہے"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"قریب تو نہیں ہے۔ دس بارہ میل آگے ایک قصبہ ہے دھارو۔ وہاں پٹرول پمپ ہے"....... بوڑھے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو خاصا فاصلہ ہے۔ اس شدید گرمی میں بیل گاڑی پر آنے جانے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ نہیں بڑے میاں آپ کا شکریہ۔ کوئی نہ کوئی بس یا گاڑی آئے گی تو میں اس سے لفٹ لے لوں گا"....... عمران نے کہا۔

"جناب۔ آج شاید ہی ادھر کوئی گاڑی آئے"...... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"جناب۔ موڑھے والی پل زیر تعمیر ہے۔ آپ نجانے وہاں سے کیسے گزر کر آئے ہیں۔ اس کی وجہ سے ٹریفک دوسری سڑک سے گزرتی ہے۔ ادھر کوئی نہیں آتا۔ شاید کل تک پل بن جائے تو پھر ٹریفک شروع ہو جائے"...... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ پیچھے تقریباً پچیس میل پہلے واقعی وہ ایک زیر تعمیر پل سے گزرا تھا۔ پل کی مرمت کا کام جاری تھا اور پل پر کام کرنے والوں نے اسے گزرنے سے روکا بھی تھا لیکن عمران نے ان کے روکنے کی پرواہ نہ کی اور اس کی سپورٹس کار آسانی سے وہاں سے گزر گئی تھی جبکہ اب اسے خیال آ رہا تھا کہ واقعی بڑی کاریں اور بھاری ٹریفک وہاں سے کسی صورت بھی نہ گزر سکتی تھی اس لئے وہ پل سے ہی ٹرن لے جاتے تھے۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا۔ میں بھی بس جھونک میں ادھر نکل آیا۔ پھر ایسا ہے کہ تم جا کر چارہ لے آؤ۔ میں یہاں کسی درخت کے نیچے رک جاتا ہوں۔ شام کو جب کچھ گرمی کم ہو گی تو پھر جا کر تم پٹرول لے آنا"...... عمران نے کہا۔

"آپ ڈبہ لے لیں اور میرے ساتھ میرے گھر چلیں۔ میرے بیٹے کے پاس سائیکل ہے۔ وہ سائیکل پر جا کر پٹرول لے آئے گا۔ آئیں

آپ بیل گاڑی پر بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں"۔ بوڑھے نے کہا اور پھر عمران کے انکار کے باوجود جب بوڑھا اپنی بات پر مصر رہا تو عمران نے کار کی ڈگی کھول کر ایک بڑا ڈبہ نکالا اور کار کو لاک کر کے وہ اچھل کر بیل گاڑی پر سوار ہو گیا۔ بیل گاڑی کی لکڑی گرم لوہے کی طرح تپ رہی تھی لیکن ظاہر ہے اب عمران کو اس پر بیٹھنا تو تھا اس لئے وہ اس کے کنارے والی لکڑی پر بیٹھ گیا۔ ڈبہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ بوڑھے نے بیل گاڑی کو موڑا اور دوبارہ اسی کچی سڑک پر روانہ ہو گیا۔

"آپ کا کیا نام ہے بابا"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام فضل دین ہے اور میں سردار رحمت کا ملازم ہوں۔ یہ ساری زمین اس کی ہے۔ ویسے وہ دارالحکومت میں رہتا ہے۔ یہاں کبھی کبھار آتا ہے۔ البتہ اس کے کاردار یہاں آتے رہتے ہیں"۔ بوڑھے فضل دین نے خود ہی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو دور درختوں کے درمیان ایک بڑا سا نیم پختہ مکان نظر آنے لگ گیا۔ آہستہ آہستہ بیل گاڑی اس نیم پختہ مکان کے سامنے جا کر رک گئی۔ اسی لمحے مکان کے برآمدے میں سے ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے قمیض اور دھوتی پہنی ہوئی تھی اور سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ وہ خاصا جاندار نوجوان تھا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ میرا بیٹا ہے کرم دین"...... بوڑھے فضل دین نے بیل

گاڑی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ عمران بھی بیل گاڑی رکنے پر اچھل کر نیچے آ گیا تھا اور پھر کرم دین نے آگے بڑھ کر عمران کو سلام کیا۔ اسی لمحے دو چھوٹے بچے جن کے جسموں پر پرانے سے کپڑے تھے اور وہ دونوں سر اور پاؤں سے ننگے تھے باہر آئے۔ وہ بھی بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے اور پھر ان کے پیچھے ایک نوجوان عورت باہر آ گئی۔ اس نے سر پر اوڑھنی پہنی ہوئی تھی۔ اس کا لباس بھی پرانا تھا لیکن اس کے چہرے پر بھولپن اور معصومیت کا تاثر نمایاں تھا۔ بوڑھے فضل دین نے مختصر لفظوں میں اپنے بیٹے کرم دین کو عمران کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ صاحب۔ آپ کے لئے ہمارے پاس کوئی کرسی تو نہیں ہے البتہ میں سائیکل پر جا کر پٹرول لے آتا ہوں۔ آپ یہاں برآمدے میں چارپائی پر بیٹھ جائیں۔ آپ کو تکلیف تو ہو گی لیکن اب کیا کیا جائے"۔ کرم دین نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ تم بھی تو یہاں رہتے ہو۔ کیا یہ دونوں بچے تمہارے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ میرے پوتے ہیں جناب۔ کرم دین کے بیٹے اور یہ میری بہو ہے کرم دین کی بیوی راجاں"...... فضل دین نے بڑے فخریہ لہجے میں پہلے بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس لڑکی راجاں اور ان دونوں بچوں نے عمران کو سلام کیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے آگے بڑھ کر دونوں بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"راجاں۔ مہمان کے لئے لسی بنا کر لے آؤ"...... فضل دین نے راجاں سے کہا تو راجاں سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی اور مکان کے اندر چلی گئی جبکہ کرم دین پہلے ہی مکان کے اندر جا چکا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا تو اس کے ساتھ ایک پرانی سی سائیکل تھی۔

"ڈبہ مجھے دیں جناب۔ میں پٹرول لے آتا ہوں"...... کرم دین نے سائیکل ایک طرف کھڑی کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر گرمی میں وہاں دور جانا پڑے گا۔ شام ہو جائے تو پھر چلے جانا"...... عمران نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم تو اس گرمی اور ایسی باتوں کے عادی ہیں۔ ڈبہ مجھے دیں۔ میں آپ کی توقع سے بھی پہلے آ جاؤں گا"...... کرم دین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈبہ اسے دیا اور ساتھ ہی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے کرم دین کے حوالے کر دیا۔ کرم دین نے نوٹ بڑے محتاط انداز میں اپنی دھوتی کے پلو کے اندر رکھ کر باقاعدہ ایک گانٹھ لگائی اور پھر ڈبہ سائیکل کے کیریئر پر رکھ کر وہ سائیکل پر سوار ہوا اور تیزی سے پیڈل چلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ عمران برآمدے میں بچھی ہوئی ایک پرانی سی چارپائی پر بیٹھ گیا۔ دونوں بچے چارپائی کے قریب کھڑے حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے جیسے عمران انسان کی بجائے کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔ فضل دین بھی آ کر چارپائی پر بیٹھ گیا۔

"آپ چارہ لینے جا رہے تھے بابا"...... عمران نے کہا۔

"کرم دین آجائے پھر جاؤں گا۔ اب مہمان کو تو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا"...... فضل دین نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں ٹھیک ہوں۔ آپ جائیں ورنہ آپ کے جانور بھوکے رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کوئی بات نہیں جناب۔ تھوڑی سی دیر ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... فضل دین نے کہا۔ اسی لمحے راجاں واپس آئی تو اس نے ایک چھوٹا سا مٹی کا مٹکا اور ایک پیتل کا بڑا سا گلاس اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے گلاس میں لسی ڈالی اور پھر گلاس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر گلاس لے لیا۔

"یہ لیں آپ پئیں"...... عمران نے گلاس بابا فضل دین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں تو پی کر چلا تھا۔ تم پیو"...... فضل دین نے کہا تو عمران نے گلاس منہ سے لگا لیا۔ لسی نمکین تھی اور واقعی بے حد لذیذ تھی۔ عمران کو پیاس بھی لگی ہوئی تھی اس لئے وہ پورا گلاس تین وقفوں میں پی گیا۔

"اور لو جناب"...... فضل دین نے عمران کے ہاتھ سے گلاس لے کر اپنی بہو راجاں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بس اتنی ہی کافی ہے۔ شکریہ"...... عمران نے جواب دیا۔

"راجاں کچھ کھانے کو ہے"...... فضل دین نے راجاں کو گلاس دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابا۔ اگر کہیں تو میں آٹا گوندھ کر پکا دیتی ہوں۔ ساگ تو ہے"...... راجاں نے کہا۔

"اوہ نہیں راجاں بہن۔ تکلف نہ کرو۔ بس تمہارے ہاتھ کی لسی پی کر اتنا لطف آیا ہے کہ کچھ نہ پوچھو"...... عمران نے کہا تو راجاں کے معصوم چہرے پر بے اختیار مسرت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

"تم اندر آجاؤ"...... راجاں نے اپنے بیٹوں سے کہا اور وہ خاموشی سے مڑ گئے تو راجاں انہیں لے کر اندر چلی گئی۔

"تم اتنا کام کرتے ہو بابا۔ لیکن تمہاری، تمہارے بیٹے، تمہاری بہو اور تمہارے پوتوں کی حالت تو اچھی نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... عمران نے کہا تو بابا فضل دین نے ایک طویل سانس لیا۔

"جناب۔ آپ کو یہ باتیں سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ ہم لوگ سردار رحمت کے ملازم ہیں۔ ہمیں صرف فصل ملتی ہے اور معمولی تنخواہ۔ میری بیوی بیمار تھی۔ اس کے علاج کے لئے اور پھر کرم دین کی شادی کے لئے ہمیں مجبوراً کاردار اکرم سے قرضہ لینا پڑا اور اب آٹھ سال ہو گئے ہیں میری تنخواہ قرضے میں چلی جاتی ہے۔ بس فصل ملتی ہے اور ایک بھینس ہے جس کا دودھ کرم دین فروخت کرتا ہے۔ اس سے گزارا ہو جاتا ہے"...... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

"کتنا قرضہ لیا تھا تم نے جو آٹھ سال سے نہیں اتر رہا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تین ہزار روپے لئے تھے۔ تھوڑے تھوڑے کر کے"...... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

"تو اب تک کتنا اتر چکا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اکرم کاردار سے میں نے ایک بار پوچھا تو اس نے مجھے جھڑک دیا۔ پھر میرے اصرار پر بتایا کہ ابھی تو آدھا بھی نہیں اترا تو میں خاموش ہو گیا"...... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

"تم کہیں اور ملازمت کر لو۔ وہاں سے زیادہ تنخواہ لے کر قرضہ جلد اتار دو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ جب تک قرضہ نہیں اترتا ہم کہیں اور نہیں جا سکتے اور نہ کوئی زمیندار ہمیں رکھے گا۔ بڑے بڑے زمینداروں کا ہم نوکروں کے بارے میں یہی سلسلہ ہے"...... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

"تم شہر چلے جاؤ۔ تمہارا بیٹا کرم دین طاقتور نوجوان ہے۔ وہاں محنت مزدوری کر لو۔ یہاں سے تو زیادہ رقم ملے گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ زمیندار اس کی اجازت نہیں دیتے"...... بابا فضل دین نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ یہاں کا نظام ہی علیحدہ ہے۔ پھر وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد کرم دین واپس آ گیا۔ اس کا چہرہ دھوپ کی حدت سے سیاہ پڑ گیا تھا اور پورا جسم اور چہرہ پسینے میں شرابور تھا لیکن وہ پٹرول لے آیا تھا۔

"اوہ۔ اتنی جلدی آ گئے تم"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے احساس تھا جناب کہ آپ کو یہاں تکلیف ہو رہی ہو گی اس لئے میں نے بہت تیز سائیکل چلایا ہے"...... کرم دین نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیکل ایک سائیڈ پر کھڑی کی اور دھوتی کے پلو سے بقایا رقم کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

"رہنے دو۔ بچوں کے لئے کپڑے لے لینا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ ہم آپ سے کیسے کچھ لے سکتے ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ گزارا ہو رہا ہے"...... کرم دین نے کہا اور بقیہ نوٹ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیئے عمران اس نوجوان کی بے غرضی پر حیران رہ گیا۔

"بابا فضل دین۔ راجاں میری بہن ہے۔ اگر میں بطور بھائی اپنی بہن کو کچھ دوں تو آپ کو اور کرم دین کو تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ عمران نے بابا فضل دین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ ہماری غربت دیکھ کر ہماری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم غریب ضرور ہیں لیکن ہم محنت سے کما کر کھانے کو حلال سمجھتے ہیں۔ پھر آپ ہمارے مہمان ہیں اس لئے مہربانی کر کے ایسی کوئی بات نہ کریں جس سے

ہم سب کے دلوں کو تکلیف پہنچے"...... بابا فضل دین نے کہا۔

" لیکن میں تو اپنی بہن کو تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ میں ہرگز کوئی امداد نہیں کر رہا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال لی۔ راجاں کمرے کے دروازے پر آکر کھڑی ہو گئی تھی۔

" اوہ نہیں جناب۔ خدا کے لئے ہمیں ذلیل نہ کریں۔ خدا کے لئے جناب"...... بابا فضل دین نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے نوٹ واپس جیب میں رکھ لئے۔

" اس وقت تو میں مہمان ہوں لیکن اگر میں پھر خود آ جاؤں اور اپنی بہن کو تحفہ دے دوں تو پھر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ مجھے روک سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

" یہ آپ کا گھر ہے۔ آپ لاکھوں بار آئیں لیکن ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے ہمیں آپ سے شرمندگی ہو"...... بابا فضل دین نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ میں بہرحال آپ جیسے لوگوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ آپ نے جو مہربانی کی ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کہا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ واپسی پر دارالحکومت پہنچ کر اس سردار رحمت زمیندار کو تلاش کر کے اس کے ذریعے ان لوگوں کی مدد کرے گا ورنہ یہ سادہ اور معصوم لوگ واقعی

اس سے کچھ نہ لیں گے۔ پھر کرم دین اور بابا فضل دین دونوں اس کے ساتھ سڑک تک آئے۔ عمران نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں موجود قیف نکال کر اس کی مدد سے ٹینکی میں پٹرول ڈالا اور پھر ڈگی بند کر کے اس نے باقاعدہ بابا فضل دین اور کرم دین سے مصافحہ کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

" یہ کس دنیا کے لوگ ہیں۔ اس قدر بے غرض اور سچے لوگ۔ واقعی دنیا ایسے ہی لوگوں کے دم سے قائم ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بابا فضل دین اور اس کے بیٹے دونوں سے بے حد متاثر ہوا تھا۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے دارالحکومت کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی نواحی قصبے صابر والا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صابر والا دارالحکومت کا ایک نواحی قصبہ تھا جو چند سال پہلے تک قطعاً غیر معروف تھا لیکن پھر اس قصبے کے قریب ایک بہت بڑی فیکٹری بنائی گئی۔ یہ فیکٹری شیشے کے برتن بنانے کی تھی۔ اس فیکٹری کے بنتے ہی صابر والا کی حالت تیزی سے تبدیل ہو گئی۔ وہاں کی اراضی کی نہ صرف قیمت بڑھ گئی تھی بلکہ وہاں بازار اور رہائشی کالونیاں تیزی سے بننے لگ گئیں۔ اب وہ صرف نام کا ہی قصبہ رہ گیا تھا ورنہ وہ ایک چھوٹے سے شہر کا روپ دھار چکا تھا۔ سیاہ رنگ کی کار صابر والا کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک خوبصورت نوجوان غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی

ہوئی تھی۔ کار چونکہ نئی تھی اس لئے اس کا اے سی بھی خاصا طاقتور تھا اور یہی وجہ تھی کہ باہر آگ برساتی ہوئی گرمی کا کار کے اندر معمولی شائبہ تک نہ تھا۔ لڑکی نہایت اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کار نے ایک موڑ کاٹا اور اس کی رفتار آہستہ ہوئی تو لڑکی چونک پڑی۔

"کیا ہوا۔ کیا وکی ہاؤس آ گیا ہے"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"یس میڈم۔ ہم پہنچنے والے ہیں"...... ڈرائیور نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسالہ ساتھ پڑے ہوئے لیڈیز ہینڈ بیگ میں رکھ کر اس نے بیگ کی زپ بند کر دی۔ یہ ایک خوبصورت اور نو تعمیر شدہ رہائشی کالونی تھی جس میں متوسط طبقے کی خوبصورت کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں۔ کار ایک کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی ڈرائیور نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا لیکن اس کے دروازہ کھولنے اور دوبارہ بند کرنے کے درمیانی وقفہ میں گرم ہوا کا ایک تیز ریلا کار میں داخل ہوا تو لڑکی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ ملک ہے یا جہنم۔ توبہ ہے اس قدر گرمی۔ نجانے یہاں کے لوگ کیسے زندہ رہتے ہیں"...... لڑکی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ ڈرائیور نے کار سے باہر نکل کر ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس

کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک درمیانہ
قد لیکن ٹھوس جسم کا آدمی باہر آگیا۔ اس نے ایک نظر کار کی طرف
دیکھا اور پھر وہ ڈرائیور کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ڈرائیور نے اس سے
بات کی تو وہ سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس پھاٹک میں غائب ہو گیا جبکہ
ڈرائیور ایک بار پھر کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ
گیا۔

"تمہیں گرمی نہیں لگتی ڈرائیور"...... لڑکی نے ڈرائیور سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"لگتی ہے میڈم۔ لیکن ہم اس گرمی کے عادی ہیں۔ ڈرائیور نے
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی کیونکہ کوٹھی
کا بڑا پھاٹک کھل چکا تھا۔ ڈرائیور نے کار پورچ میں لے جا کر روکی
وہاں پہلے سے ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ ڈرائیور نے نہ صرف
انجن بند کیا بلکہ اے سی بھی آف کر دیا۔

"کچھ دیر ٹھہر جائیں میڈم ورنہ اچانک باہر گرمی میں نکلنے سے آپ
بیمار بھی ہو سکتی ہیں"...... ڈرائیور نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں
ہلا دیا جبکہ پھاٹک کھولنے والا پھاٹک بند کر کے اب واپس پورچ
طرف ہی آ رہا تھا۔ لڑکی نے دروازہ کھولا اور پھر باہر آ گئی لیکن اس کے
جسم میں گرمی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں اور بے اختیار اس
کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"آیئے میڈم۔ باس آپ کے منتظر ہیں"...... پھاٹک کھو

والے نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں چلو"...... لڑکی نے کہا اور پھر وہ اس ملازم کے پیچھے چلتی
ہوئی عمارت میں داخل ہو گئی۔ ایک راہداری سے گزر کر ملازم رک
گیا۔ اس نے راہداری میں موجود بند دروازے پر آہستہ سے دستک
دی اور پھر دروازے کو دبا کر کھول دیا اور ساتھ ہی اس نے لڑکی کو
اندر جانے کا اشارہ کیا تو لڑکی تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر وہ
اس دروازے کو کراس کر کے ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئی۔
اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا طویل
سانس نکل گیا کیونکہ یہ کمرہ کار کی طرح خاصا ٹھنڈا تھا۔ سامنے ہی
ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں آنے
والی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
نظروں ہی نظروں میں لڑکی کے بارے میں تمام تفصیلات جانچ لینا
چاہتا ہو۔

"میرا نام مارگرین ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"بیٹھو۔ میں وکی ہوں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو لڑکی
سامنے پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ
کھلا اور وہی ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی
جس میں مشروب کی دو مقامی برانڈ کی بوتلیں ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی
موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل لڑکی کے سامنے رکھی اور دوسری
اس آدمی کے سامنے رکھ کر وہ واپس مڑا اور پھر اسی اندرونی دروازے

میں غائب ہو گیا جہاں سے وہ نمودار ہوا تھا۔

"لو۔ اس سے گرمی کا اثر خاصا نارمل ہو جائے گا"...... ادھیڑ عمر وکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جسے گرمی کہہ رہے ہو یہ گرمی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی آگے کی چیز ہے۔ شاید جہنم بھی اس قدر گرم نہیں ہوتا ہو گا"۔ مارگرین نے مشروب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا تو وکی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چار سال قبل جب میں بھی پہلی بار یہاں آیا تھا تو موسم گرما نے مجھے بری طرح بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔ اب تو میں کافی حد تک عادی ہو چکا ہوں لیکن اس کے باوجود یہ گرمی بہرحال اپنا اثر تو رکھتی ہی ہے"...... وکی نے مشروب سپ کرتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جب تک مشروب کی دونوں بوتلیں ختم نہیں ہو گئیں کمرے میں خاموشی طاری رہی۔

"تم نے مجھے خاص طور پر اس وقت کیوں بلایا ہے۔ میں شام کو بھی تو آ سکتی تھی"...... لڑکی نے خالی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"شام کو میری فلائٹ ہے اور میں نے یونائیٹڈ کارمن جانا ہے اس لئے مجبوری تھی"...... وکی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"یہاں ایک مردم بیزار بوڑھا سائنس دان رہتا ہے جس کا نام

ڈاکٹر راشدی ہے۔ ڈاکٹر راشدی طویل عرصے تک گریٹ لینڈ میں کام کر چکا ہے اور پھر اس نے ریٹائرمنٹ لے لی اور یہاں واپس اپنے آبائی قصبے میں آ گیا۔ وہ اب خاصا بوڑھا ہے لیکن یہاں آ کر اس نے اپنی رہائش گاہ کے نیچے اپنی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ اس کے بچے اور خاندان کے تمام افراد مستقل طور پر گریٹ لینڈ میں رہتے ہیں لیکن ڈاکٹر راشدی سنکی اور ضدی آدمی ہے۔ اس نے ضد کی کہ وہ پاکیشیا میں ہی رہے گا اور یہیں مرے گا اور یہیں دفن ہو گا۔ چنانچہ اس ضد کی بنا پر وہ یہاں آ گیا۔ اب کبھی کبھار بچوں سے ملنے وہ گریٹ لینڈ چلا جاتا ہے یا کبھی کبھار اس کے بچے اس سے ملنے یہاں آ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر راشدی گریٹ لینڈ کی دفاعی لیبارٹریوں میں کام کرتا رہا ہے اور اس نے گریٹ لینڈ میں رہ کر بے شمار دفاعی ہتھیاروں اور دفاعی آلات پر ریسرچ کی ہے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ وہ پاکیشیا کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے کے لئے یہاں ایک ایسے آلے پر کام کر رہا ہے کہ اس آلے کی تیاری کے بعد پاکیشیا پر کسی طرح کا بھی فضائی حملہ نہیں کیا جا سکے گا۔ یہ آلہ جسے ڈاکٹر نے آر آر کا نام دیا ہے۔ وسیع رینج کا حامل ہے اور اس کی رینج اس قدر وسیع ہے کہ ایک پورے پاکیشیا کے دفاع کے لئے کافی ہے۔ ہم نے اس سے اس کا فارمولا حاصل کرنا ہے"...... وکی نے کہا۔

"تو اس میں مجھے گریٹ لینڈ سے بلوانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تم بھی کر سکتے تھے اور یہاں کا کوئی بھی آدمی یہ کام کر سکتا تھا۔

وہ بوڑھا آدمی ہے اور اکیلا رہتا ہے۔ اسے دو تھپڑ مار کر اس سے فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے یا دوسری صورت میں اسے ہلاک کر کے اس کی لیبارٹری سے فارمولے کی فائل اڑائی جا سکتی ہے"۔ مارگرین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو وکی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اتنی عقل ہمیں بھی ہے مارگرین۔ لیکن صورت حال ایسی ہے کہ باس نے تمہیں یہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اور جب باس نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تو مجھے یقین آگیا کہ تم واقعی یہ کام کر سکتی ہو کیونکہ گو میری تم سے یہ پہلی ملاقات ہے لیکن میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے"...... وکی نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن کیسے حالات۔ میں نہیں"۔ مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر راشدی کی عادت ہے کہ وہ اپنی ریسرچ کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھتا ہے۔ وہ معمولی سے نوٹس ضرور تیار کر لیتا ہے لیکن اہم پوائنٹس ہمیشہ اس کے ذہن میں رہتے ہیں۔ بوڑھا ہونے کے باوجود اس کی یادداشت انتہائی شاندار ہے اور آخر میں جب وہ اپنے تجربات مکمل کر لیتا ہے تو پھر وہ اس فارمولے کو ایک ہی بار تحریر میں لاتا ہے۔ اس کی یہی عادت گریٹ لینڈ میں بھی تھی اور یہاں بھی وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی سنکی اور ضدی آدمی ہے اس لئے اس سے جبراً تو فارمولا حاصل ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اب ایک ہی صورت رہ گئی تھی کہ اس کے ذہن کو مشین کی مدد سے چیک کیا

جائے۔ لیکن تم تو جانتی ہو کہ ایسی مشین اس آدمی پر کام نہیں کر سکتی جو انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہو اور ڈاکٹر راشدی بھی انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ تمہارے بارے میں مشہور ہے کہ تم اپنے مخصوص انداز میں ہر مرد کو دیوانہ کر سکتی ہو اور کوئی مرد چاہے وہ کتنا ہی بوڑھا کیوں نہ ہو تمہارے جال سے نہیں بچ سکتا۔ تم اسے اس حد تک لے جاتی ہو کہ وہ تمہارا بے دام غلام بن کر رہ جاتا ہے اور تم چاہو تو اس سے سڑکوں پر بھیک بھی منگوا سکتی ہو"۔ وکی نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"بس بس۔ اتنا ہی کافی ہے۔ بہرحال اب میں سمجھ گئی ہوں کہ چیف نے مجھے یہاں کیوں بھیجا ہے۔ تم بے فکر رہو۔ کام ہو جائے گا لیکن یہ بتاؤ کہ کیسے پتہ چلا کہ ڈاکٹر راشدی اس ٹائپ کے فارمولے پر کام کر رہا ہے"...... مارگرین نے کہا۔

" وہ دو ماہ پہلے اپنے بچوں سے ملنے گریٹ لینڈ گیا تھا اور وہاں ایک سائنس کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ اسے بھی وہاں کال کر لیا گیا اور پھر وہاں اس کے دو دوست سائنس دان بھی موجود تھے جن کے ساتھ یہ کام کرتا رہا ہے اس لئے وہاں سب نے ڈاکٹر راشدی کی دعوت کی اور وہیں اس دعوت میں ڈاکٹر راشدی نے باتوں ہی باتوں میں اس آلے کے بارے میں موٹی موٹی باتیں بھی بتائیں جس کی اطلاع وہاں موجود ایک سائنس دان کے ذریعے حکومت تک پہنچ گئی اور حکومت نے اس بارے میں مخصوص سائنس دانوں سے

جب مشورے کئے تو پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ فارمولا خاموشی سے
اس ڈاکٹر راشدی سے حاصل کر لیا جائے۔ لیکن اس دوران ڈاکٹر
راشدی واپس پاکیشیا آچکا تھا جبکہ حکومت کا خیال تھا کہ وہ ابھی کچھ
عرصہ گریٹ لینڈ میں رہے گا لیکن نجانے ڈاکٹر راشدی کیوں واپس
چلا آیا اور اس کے واپس پاکیشیا آجانے کی وجہ سے حکومت ایک بار
پھر کشمکش میں پڑ گئی کیونکہ اعلیٰ حکام کو معلوم ہے کہ یہاں
پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہے اور اگر اس مشن کی بھنک ان کے
کانوں تک پہنچ گئی تو پھر یہ فارمولا گریٹ لینڈ نہیں پہنچ سکے گا۔ لیکن
یہ فارمولا اس قدر جدید اور دفاعی لحاظ سے فائدہ مند ہے کہ حکومت
اس کو حاصل کئے بغیر نہیں رہنا چاہتی اس لئے بہت سوچ سمجھ کر
ٹاسٹ کو یہ کیس دے دیا گیا کیونکہ ٹاسٹ بظاہر عام غنڈوں اور
بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ ہے جبکہ اصل ٹاسٹ اور ہے جسے کوئی نہیں
جانتا۔ ٹاسٹ کے چیف کو جب یہ کیس دیا گیا تو اس نے پہلے مجھے
اس ڈاکٹر راشدی کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنے کا حکم دیا۔
میں نے ڈاکٹر راشدی کے ایک ملازم کو بھاری دولت دے کر اس
سے ڈاکٹر راشدی کے بارے میں وہ ساری تفصیلات معلوم کر لیں
جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ چیف نے ان تفصیلات کو سننے کے بعد
تمہیں یہاں بھیجا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے حکم دیا کہ
میں تمہیں تمام تفصیلات بتا کر خود کارمن چلا جاؤں اور جب تک یہ
فارمولا گریٹ لینڈ نہیں پہنچ جاتا میں وہیں رہوں تاکہ بعد میں اگر

پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی واپسی کے مشن پر کام بھی
کرے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ چونکہ تمہارے بارے میں گریٹ
لینڈ میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تم ٹاسٹ سے متعلق ہو اس
لئے ظاہر ہے کہ انہیں کسی صورت تمہارے بارے میں معلوم نہیں
ہو سکے گا۔ اس طرح فارمولا محفوظ رہے گا"...... وکی نے تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔
"کیا ڈاکٹر راشدی کو فارمولا حاصل کرنے کے بعد ہلاک کر دینا
ہے"...... مارگرین نے کہا۔
"ہاں۔ یہ ضروری ہے تاکہ فارمولا کسی اور ملک کے پاس نہ پہنچ
سکے"...... وکی نے جواب دیا۔
"تو پھر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر راشدی کو یہاں سے اغوا
کر کے گریٹ لینڈ لے جایا جائے اور وہاں اس سے اطمینان سے نہ
صرف فارمولا حاصل کر لیا جائے بلکہ اسے اس فارمولے پر کام کرنے
پر بھی مجبور کر دیا جائے"...... مارگرین نے کہا۔
"اس بارے میں بہت سوچا گیا لیکن پھر اس آئیڈیے کو اس لئے
ڈراپ کر دیا گیا کہ ڈاکٹر راشدی کی فطرت ایسی ہے کہ اس سے جبراً
کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور اغوا ہونے کی صورت میں بھی پاکیشیا
سیکرٹ سروس چونک سکتی ہے۔ اصل مسئلہ بھی یہی ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو یہ کسی صورت بھی نہ معلوم ہو سکے کہ ڈاکٹر
راشدی سے فارمولا حاصل کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر اسے معلوم بھی ہو

جائے تو انہیں بہرحال یہ معلوم نہ ہو سکے کہ فارمولا گریٹ لینڈ پہنچ چکا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے گریٹ لینڈ نہ پہنچ جائے۔ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے چیف باس نے تمہارا انتخاب کیا ہے"...... وکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔یہ انتہائی آسان کام ہے میں آسانی سے اسے پورا کر لوں گی اور جلدی بھی۔کہاں ہے وہ ڈاکٹر راشدی مجھے وہاں لے چلو"...... مارگرین نے کہا۔

"لیکن تم اس سے کیسے تعاون حاصل کرو گی"...... وکی نے کہا۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔یہ میرا کام ہے"...... مارگرین نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... وکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر ایک بٹن پریس کر دیا اور پھر اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی ملازم جو مارگرین کو یہاں لایا تھا اور جس نے مشروب بھی لا کر دیئے تھے اندر داخل ہوا۔

"جیگر۔مادام کا ڈرائیور موجود ہے یا واپس چلا گیا ہے"...... وکی نے پوچھا۔

"میں نے آپ کے حکم پر واپس بھیج دیا تھا"...... ملازم نے جواب دیا۔

"اوکے۔پھر اپنی کار لو اور میڈم کو ڈاکٹر راشدی کی کوٹھی کے

سامنے ڈراپ کر کے واپس آ جاؤ اس کے بعد ہم نے کارمن جانے کی تیاری کرنی ہے"...... وکی نے کہا۔

"یس باس۔آیئے میڈم"...... جیگر نے کہا تو مارگرین اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے وکی سے مصافحہ کیا۔

"وش یو گڈ لک۔اب آپ سے ملاقات گریٹ لینڈ میں ہی ہو گی"...... وکی نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔مارگرین نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا اور مڑ کر ملازم کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران پروفیسر رازی کے ساتھ بیٹھا کھانے کے بعد کافی پینے میں مصروف تھا۔ اسے پروفیسر رازی کے پاس آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اس نے نہ صرف پروفیسر رازی کے فارم کا تفصیلی جائزہ لیا تھا بلکہ پروفیسر رازی سے جڑی بوٹیوں اور ان کے خواص کے بارے میں بھی اس کی خاصی تفصیلی بات ہوئی تھی۔ عمران پروفیسر رازی کے اس مخصوص سائنس میں بے پناہ علم سے بے حد متاثر ہوا تھا اور خاص طور پر اس بات پر کہ پروفیسر رازی دارالحکومت کے حکیم راشد سے مل کر پاکیشیا میں پھیلنے والے ایک انتہائی خوفناک مرض ایڈز کی انتہائی اکسیر دوا پر تجربات بھی کر چکا ہے اور اب اس نے ایسی جڑی بوٹیاں جو اس دوا کا بنیادی عنصر تھی۔ کی وسیع پیمانے پر کاشت کی ہوئی ہے اور اس مخصوص بوٹی پر پھول ایک ماہ بعد آئیں گے تو وہ اس دوا کو تیار کر کے مفت اس مرض کے تمام مریضوں تک پہنچا

جائے گا اور اس دوا کو اس قدر عام کر دیا جائے گا کہ اس خوفناک مرض کا پاکیشیا سے خاتمہ ہو جائے گا لیکن ابھی وہ کافی پی ہی رہے تھے کہ پروفیسر رازی کا ملازم ہاتھ میں کارڈلیس فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"جناب۔ دارالحکومت سے سردار رحمت کا فون ہے"...... ملازم نے کہا۔

"سردار رحمت کا۔ اوہ اچھا"...... پروفیسر رازی نے کہا اور ملازم کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔ پھر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اس نے فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

"یہ سردار رحمت کون ہے پروفیسر۔ کیا یہ بھی جڑی بوٹیوں کا ماہر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ اس علاقے کا بہت بڑا زمیندار ہے لیکن اسے جدید کاشت کاری کا شوق ہے۔ اس نے دارالحکومت کے قریب ایک بہت بڑا فارم بنایا ہوا ہے اور اس کا ارادہ وہاں ایسی جڑی بوٹیاں کاشت کرنے کا ہے جو اسے بڑا منافع دے سکیں۔ اس سلسلے میں وہ کئی بار یہاں بھی آ چکا ہے اور ایک دو بار میں بھی اس کے فارم پر جا چکا ہوں۔ خاصا پڑھا لکھا اور سمجھدار آدمی ہے۔ اب بھی وہ اس سلسلے میں بات کر رہا تھا"...... پروفیسر رازی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ بوڑھے فضل دین اور کرم دین نے اسے یہی بتایا تھا کہ وہ بڑے زمیندار سردار رحمت کے ملازم ہیں۔

"لیکن میرا خیال آپ سے مختلف ہے"...... عمران نے انتہا
سنجیدہ لہجے میں کہا تو پروفیسر رازی بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... پروفیسر رازی
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ کہہ رہے ہیں کہ سردار رحمت بڑا اچھا اور سمجھدار پڑھا لکھا
آدمی ہے لیکن میں نے اس کے ملازموں کی جو حالت دیکھی ہے وہ
ناگفتہ بہ ہے۔ جو شخص اپنے ملازموں کا خیال نہیں رکھ سکتا وہ کیسے
اچھا اور سمجھدار آدمی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"کیا مطلب۔ کون ملازم۔ تم انہیں کیسے جانتے ہو"۔ پروفیسر
رازی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے شاگیز آتے
ہوئے پٹرول ختم ہونے سے لے کر واپس کار چلانے تک کے تمام
حالات تفصیل سے بتا دیئے۔
"اوہ۔ ہمارے زمیندارہ سسٹم میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ صدیوں
سے ایسا ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس سردار رحمت کو تو ان کے بارے میں
معلوم تک نہیں ہوگا۔ تم نے ان کی مدد تو لازماً کی ہو گی"۔ پروفیسر
رازی نے کہا۔
"میں نے کوشش کی تھی لیکن وہ واقعی باغیرت لوگ ہیں"۔
عمران نے کہا اور باقی تفصیل بھی بتا دی۔
"ویری گڈ۔ انتہائی عظیم لوگ ہیں یہ۔ میں سردار رحمت سے
بات کرتا ہوں"...... پروفیسر رازی نے کہا۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں سردار رحمت سے"...... عمران نے کہا۔
"میں اسے ساری بات بتا کر کہوں گا کہ وہ ان کا خاص طور پر
خیال رکھے"...... پروفیسر رازی نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ وہ بھول جائے۔ کیا وہ آپ کے بلانے پر یہاں آ
جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ خود اس کے ساتھ جا کر ان کی مدد ہوتی
دیکھ سکوں ورنہ دوسری صورت میں مجھے ان کا کوئی بندوبست کرنا ہو
گا"...... عمران نے کہا۔
"کیوں نہیں آئے گا۔ سر کے بل چل کر آئے گا۔ وہ میری بے حد
عزت کرتا ہے"...... پروفیسر رازی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے میز پر پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے
اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"اس میں لاؤڈر کا بٹن بھی موجود ہے اسے بھی پریس کر دیں تاکہ
میں بھی سردار رحمت کی کھنکتی ہوئی آواز سن سکوں"...... عمران نے
کہا تو پروفیسر رازی نے مسکراتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی
دینے لگی۔
"رحمت ہاؤس"...... اچانک ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ
سخت تھا۔
"پروفیسر رازی بول رہا ہوں شاگیز سے۔ سردار رحمت سے بات
کراؤ"...... پروفیسر رازی نے کہا۔

"جناب۔ ان کے قریبی رشتہ دار قتل ہو گئے ہیں۔ ابھی ابھی انہیں اطلاع ملی تھی۔ وہ وہاں گئے ہیں میں انہیں وہاں اطلاع دیتا ہوں آپ کا نمبر ان کے پاس ہے وہ آپ سے خود ہی بات کر لیں گے"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... پروفیسر رازی نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"اب اس کا ملنا مشکل ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے میں خود ہی کوئی بندوبست کر لوں گا"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی شام تک تم یہیں ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسے اطلاع مل گئی تو وہ مجھے کال ضرور کرے گا پھر اس سے بات ہو جائے گی"...... پروفیسر رازی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پروفیسر رازی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پروفیسر رازی بول رہا ہوں"...... پروفیسر رازی نے کہا اور دوسری طرف سے بات سن کر اس نے نہ صرف چونک کر عمران کی طرف دیکھا بلکہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سردار رحمت بول رہا ہوں پروفیسر صاحب۔ آپ نے رہائش گاہ پر کال کی تھی۔ میں ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے ملازم نے بتایا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران اس کا لہجہ اور انداز گفتگو سے ہی سمجھ گیا کہ وہ واقعی پڑھا لکھا اور سمجھدار

آدمی ہے۔ عام زمینداروں جیسا نہیں ہے۔

"تمہارے ملازم نے بتایا تھا کہ تمہارا کوئی رشتہ دار قتل ہو گیا ہے۔ کون ہوا ہے اور کیسے"...... پروفیسر رازی نے اپنے فطری تجسس کے تحت پوچھا۔

"ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کیا گیا ہے۔ وہ میرے دور کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ یہاں اکیلے رہتے تھے چند ملازموں کے ساتھ۔ وہ سائنس دان تھے۔ پہلے وہ گریٹ لینڈ میں رہتے تھے۔ وہاں سنا ہے کسی سائنسی لیبارٹری میں کام کرتے تھے پھر یا کیشیا آ گئے حالانکہ ان کے بچے اور خاندان کے تمام لوگ مستقل گریٹ لینڈ میں رہتے ہیں۔ ان کے ملازم نے مجھے اطلاع دی تو میں وہاں گیا تھا تاکہ ان کی لاش کو بھی سنبھال سکوں اور پھر ان کے بچوں کو گریٹ لینڈ میں اطلاع دے سکوں"...... سردار رحمت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"اوہ اچھا۔ بے حد افسوس ہوا۔ اصل میں تمہارے ساتھ ایک چھوٹا سا کام تھا اگر تم یہاں میرے پاس آ سکو تو"...... پروفیسر رازی نے کہا۔

"پروفیسر صاحب۔ ان حالات میں تو مشکل ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ سارا کام اب مجھے ہی کرنا ہو گا۔ آپ کام بتائیں شاید وہ آپ کے پاس آئے بغیر ہو جائے"...... سردار رحمت نے کہا۔

"تمہارے جو ملازم ہیں ان کی حالت میرے ایک عزیز دوست

نے دیکھی ہے۔ اس نے مجھے بتایا تو مجھے بے حد افسوس ہوا کہ اس قدر سلجھے ہوئے اور پڑھے لکھے ہو کر اپنے ملازموں کا خیال تک نہیں رکھتے۔ وہ بیچارے کس قدر کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں"...... پروفیسر رازی نے کہا۔ بات کے آغاز میں تو ان کا لہجہ نرم تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ ان کے لہجے میں غصے کا عنصر نمایاں ہوتا گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... سردار رحمت کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" میرے دوست سے بات کرو۔ وہ تمہیں تفصیل بتائے گا" پروفیسر نے کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں سردار رحمت صاحب۔ پروفیسر صاحب تو جذباتی ہو گئے ہیں۔ ورنہ ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ آپ تو بڑے زمیندار ہیں اور بڑے بڑے زمینداروں کو بس اتنا ہی معلوم ہوتا ہے جتنا ان کے مینجر کاردار انہیں بتاتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ جو لوگ ان بڑے لوگوں کے لئے جانوروں کی طرح گرمی سردی میں محنت کرتے ہیں ان کا اپنا حال کیا ہے"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں بے پناہ کاٹ تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ وہی عمران صاحب تو نہیں ہیں جو سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کے دوست ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

عمران چونک پڑا۔

" ہاں۔ مجھے فخر ہے کہ میرا دوست اتنا بڑا آدمی ہے لیکن آپ اسے کیسے جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ میں اصل میں ہوٹل شیرٹن کا جنرل مینجر بھی ہوں اور منیجنگ ڈائریکٹر بھی۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض سے تو ہمارا رابطہ رہتا ہے لیکن ایک دو بار آپ سے بھی ان کے ساتھ ملاقات ہو چکی ہے۔ لیکن آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا واقعی کوئی ایسا مسئلہ ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ میں تو فارم میں زیادہ مصروف رہتا ہوں باقی زمینوں پر تو میرے مینجر ہی کام کرتے ہیں"...... سردار رحمت نے کہا تو عمران نے اسے راستے میں کار کا پٹرول ختم ہونے سے لے کر بابا فضل دین اور اس کے بیٹے کرم دین اس کی بہو اور کرم دین کے دو چھوٹے بچوں کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

" یہ لوگ بڑے عظیم ہیں سردار رحمت۔ انتہائی باغیرت، اس قدر پریشان ہونے کے باوجود انہوں نے مجھ سے تحفہ تک لینا گوارہ نہیں کیا۔ ایسے لوگ ہمارے ملک کی اصل دولت ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ شادی کے لئے بیس ہزار روپے کا قرضہ آپ کے مینجر اکرم کے مطابق آٹھ سالوں میں آدھا بھی نہیں اترا"...... عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" مجھے آپ سے یہ ساری تفصیل سن کر بے حد افسوس ہو رہا ہے اور اپنے آپ سے شرمندگی بھی۔ یقین جانیں مجھے آج تک اس بارے

میں خیال بھی نہیں آیا۔آپ بے فکر رہیں میرا وعدہ کہ نہ صرف ا
بابا فضل دین اور اس کی فیملی بلکہ میری زمینوں پر جتنے بھی خاندا
کام کر رہے ہیں سب کی حالت تبدیل ہو جائے گا۔جو لوگ اص
میں محنت کش ہیں انہیں ان کا پورا حق ملنا چاہئے "...... سردا
رحمت نے جواب دیا۔

"آپ کا جواب اور لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ سلیم الفطرت آدمی ہیں
ورنہ بڑے زمیندار تو ایسے لوگوں کو جانوروں سے زیادہ اہمیت نہیں
دیتے۔بہرحال میں دوبارہ وہاں جاؤں گا۔اگر آپ نے ان کے لئے کچھ
نہ کیا تو پھر میں خود کچھ کروں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے وعدہ کیا ہے عمران صاحب۔آپ بے فکر رہیں۔انشاء
اللہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔اب آپ یہ بتا دیں کہ ڈاکٹر راشدی کس سبجیکٹ
کے سائنس دان تھے۔میں نے تو ان کا نام پہلے نہیں سنا"...... عمران
نے کہا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں کیونکہ وہ بے حد غصیلے اور سنکی ٹائپ
آدمی تھے۔بس جب ان کے بچے گریٹ لینڈ سے آتے تھے تو میں ان
سے ملنے چلا جاتا تھا یا وہ میرے پاس آ جاتے تھے۔میری ان سے زیادہ
میل ملاقات نہیں رہی"...... سردار رحمت نے جواب دیا۔

"آپ نے ان کے قتل کا لفظ استعمال کیا ہے۔کیا ہوا ہے۔کچھ
تفصیل بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔مجھے ان کے ملازم نے فون کر کے اطلاع دی تو
میں وہاں گیا۔وہاں پہنچ کر میں نے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس آ
گئی۔پولیس نے شاید اپنے اعلیٰ حکام کو اطلاع دی تو بڑے بڑے
افسران وہاں پہنچ گئے۔شاید ڈاکٹر صاحب کے تعلقات اعلیٰ حکام سے
بہت گہرے تھے۔بہرحال سرسری طور پر جو کچھ ان کے ملازموں سے
مجھے معلوم ہوا ہے اس کے مطابق چار روز پہلے ایک غیر ملکی نوجوان
اور انتہائی خوبصورت لڑکی ان کے پاس آئی اور پھر ڈاکٹر راشدی جیسے
غصیلے اور سنکی آدمی کو اس لڑکی نے کچھ اس انداز میں رام کیا کہ
ملازم حیران رہ گئے۔ملازموں کا خیال تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس لڑکی
سے شادی کرنے والے ہیں۔گزشتہ رات تک سب کچھ اوکے تھا۔
صبح جب ملازم اٹھے تو ڈاکٹر صاحب اپنے بیڈ روم میں قالین پر پڑے
ہوئے تھے اور ان کا سینہ گولیوں سے چھلنی تھا اور وہ لڑکی غائب
تھی"...... سردار رحمت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔پھر تو اس لڑکی کو تلاش کیا جا رہا ہو گا"...... عمران نے
کہا۔

"جی ہاں۔ظاہر ہے پولیس کر رہی ہو گی۔نجانے وہ کون
تھی"...... سردار رحمت نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے
فون آف کر دیا۔البتہ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے
تھے۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"مارگرین"...... ایک آواز دروازے کی سائیڈ سے سنائی دی

ادھیڑ عمر کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے میز کے کنارے لگے ہوئے سوئچ پینل پر ایک اور بٹن پریس کیا تو دوسرے دروازہ میکانکی انداز میں کھلا تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑ اندر داخل ہوئی۔

"مبارک ہو مارگرین۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے بیٹھو"...... ادھیڑ عمر نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کام میرے لئے مشکل

ہے۔ وہ بوڑھا واقعی عجیب سنکی آدمی تھا اس لئے بڑی مشکل سے قابو میں آسکا اور جب قابو میں آگیا تو پھر وہ مکمل طور پر بھیڑ بن گیا۔ ویسے مردوں کی ایسی ہی نفسیات ہوتی ہیں کہ جب وہ رام ہوتے ہیں تو پھر مکمل طور پر ہو جاتے ہیں"...... مارگرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اصل مسئلہ اب صرف یہ رہ گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا سراغ نہ لگا سکے۔ تمہیں وکی نے اس بارے میں تفصیل تو پہلے ہی بتا دی ہوگی"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ وکی نے مجھے پوری تفصیل بتا دی تھی۔ میں ویسے بھی انتہائی مختلف میک اپ میں تھی اور میرے کاغذات بھی مختلف نام کے تھے۔ پھر جیسے ہی ڈاکٹر راشدی نے فارمولا مکمل کیا میں نے اچھی طرح چیک کر لیا کہ جو کچھ اس کے ذہن میں تھا وہ اس نے مکمل طور پر فائل میں تحریر کر دیا ہے تو میں نے سائیلنسر لگے ریوالور سے اسے ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے دوبارہ اپنا میک اپ تبدیل کیا اور لباس تبدیل کیا۔ کاغذات کا نیا سیٹ بیگ سے نکالا اور میں خاموشی سے وہاں سے شہر آ گئی۔ ایک ہوٹل میں مجھے کمرہ مل گیا۔ دوسرے روز میں نے طیارہ چارٹرڈ کرایا اور بجائے گریٹ لینڈ براہ راست آنے کے پہلے کافرستان گئی اور وہاں دو روز تفریح کرنے کے بعد میں یہاں آ گئی۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ میک اپ ختم کر دیا اس لئے اب کسی صورت بھی وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جان سکتے"...... مارگرین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کے باوجود بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس علی عمران سے جو ایک عفریت ہے نہیں بچا جا سکتا"...... باس نے کہا۔

"باس۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ ڈاکٹر راشدی نے فارمولا بھی مکمل کر کے مجھے دیا ہے کیونکہ جو نوٹس وہ تیار کرتا تھا وہ تو وہیں موجود ہیں اور کسی چیز کو چھیڑا تک نہیں گیا اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر راشدی فارمولے کو اپنے ذہن میں رکھتا ہے اور مکمل ہونے سے پہلے کسی صورت اسے کاغذ پر نہیں لکھتا۔ پھر وہ وہاں مارگریٹ کو ڈھونڈتے رہیں گے۔ مارگرین کا تو انہیں خیال تک نہیں آئے گا۔ گریٹ لینڈ والی بات بھی ان کے ذہن میں نہیں آ سکتی"...... مارگرین نے کہا تو باس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ تمہاری یہ فارمولے والی بات سن کر مجھے بے حد اطمینان ہوا ہے۔ ویسے بھی ہم خوا مخواہ پریشان ہو رہے ہیں اگر انہیں کسی طرح ٹاسٹ کے بارے میں علم بھی ہو گیا تو وہ یہاں ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے لڑتے پھریں گے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... باس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راجر بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... راجر نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ راجر بول رہا ہوں سر"...... راجر نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر راجر۔ مبارک ہو۔ فارمولا درست اور مکمل ثابت ہوا ہے۔ تمہاری ایجنسی نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کا تمہیں اور تمہاری ایجنسی کو خصوصی انعام دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ ویسے بھی یہ ہماری ڈیوٹی تھی جناب"۔ راجر نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے بھی آپ کو تحسین آمیز لیٹر مل جائے گا لیکن سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن بے حد پریشان ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیوں جناب"...... راجر نے کہا۔

"ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا لیڈر علی عمران لازماً کھوج نکال لے گا اور پھر یہاں تباہی ہو گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"لارڈ برٹن صاحب کو یہ تو معلوم نہیں ہے جناب کہ یہ کارنامہ

کس ایجنسی نے سرانجام دیا ہے"...... راجر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ کیوں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے جناب کہ ان کے عمران کے والد کے ساتھ گہرے خاندانی تعلقات ہیں اور عمران گریٹ لینڈ آکر ان کے پاس ٹھہرتا ہے۔ ان کی بیگم عمران کو بیٹا کہتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران کسی طرح ان سے معلوم کر لیتا۔ اس لئے پوچھا تھا میں نے"۔ راجر نے کہا۔

"لیکن کیا عمران کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام گریٹ لینڈ نے کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں جناب۔ پھر بھی احتیاط ضروری ہے"...... راجر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اب میری ایک اور بات اچھی طرح سن لو۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ایشیائی اس انداز میں گریٹ لینڈ کو مرعوب کرے۔ پہلے میں سیکرٹری داخلہ اور چیف سیکرٹری دونوں کی وجہ سے خاموش تھا اور میرے پاس کوئی ایسی ایجنسی ہی نہیں تھی کہ جو ان لوگوں کا مقابلہ کر سکتی لیکن اب ٹاسٹ کا انچارج میں ہوں اور ٹاسٹ نے جس طرح اب تک کارنامے سرانجام دیئے ہیں اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ٹاسٹ ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتی ہے اس لئے میرا حکم سن لو۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران اس آر آر فارمولے کے پیچھے یہاں پہنچ جائے تو پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا تمہاری ڈیوٹی ہو

گی۔ خاص طور پر عمران کو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے بھی اس عمران سے پرانے بدلے چکانے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... راجر نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راجر نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے"...... مارگرین نے پوچھا تو راجر نے پوری تفصیل بتا دی۔

"باس۔ اس عمران کا مشن میرے ذمے لگا دیں۔ پھر دیکھیں میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"وہ ٹیڑھی کھیر ہے مارگرین۔ وہ عام مردوں جیسا نہیں ہے بلکہ تم اسے سرے سے مرد تو کیا انسان ہی نہ سمجھو۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... راجر نے کہا۔

"باس۔ آپ میری صلاحیتوں سے ابھی واقف نہیں ہیں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اگر وہ یہاں آیا تو میرے ہاتھوں بچ کر نہ جا سکے گا"...... مارگرین نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا کر لو تو تمہیں اتنا بڑا انعام دیا جائے گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی"...... راجر نے کہا۔

"اب تو میں دعا کروں گی کہ وہ یہاں آ جائے"...... مارگرین نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو راجر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان نظر آ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک اہم فارمولا انتہائی حیرت انگیز انداز میں چرا لیا گیا ہے اور ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چوری کرنے والا کون ہے اور وہ اسے کہاں لے گیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ فارمولا چوری کر لیا گیا ہے۔ کون سا فارمولا۔ کب اور کہاں سے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"دارالحکومت کے نواحی علاقے صابر والا میں ایک سائنس دان ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن مجھے تو کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ کو کیسے اطلاع مل گئی"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی بس اتفاقاً علم ہو گیا ورنہ شاید علم ہی نہ ہوتا کیونکہ ڈاکٹر راشدی کی سرکاری طور پر کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن سرداور کو ان کے بارے میں علم تھا۔ میں نے سرداور سے بات کی تو وہ بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر راشدی آر آر فارمولے پر کام کر رہا تھا اور آر آر فارمولے کی جو تفصیل انہوں نے بتائی ہے اس کے مطابق اس سے پاکیشیا کا دفاع یقینی طور پر انتہائی مضبوط ہو جائے گا۔ اس آلے کی خاصیت ہے کہ اس کی رینج میں کوئی طیارہ، میزائل، بم، گولی یا کوئی شعاعی ہتھیار کہیں بھی داخل نہیں ہو سکتا اور اس کی رینج اس قدر وسیع ہو سکتی ہے کہ پورے پاکیشیا کے دفاع کے لئے صرف ایک آلہ ہی کافی ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انوکھا آلہ ہے۔ ویسے حکومت کے ساتھ ساتھ اس آلے کو چھوٹے پیمانے پر تیار کر کے کالونیوں، شاپنگ پلازوں، کوٹھیوں، محلوں اور گھروں کو بھی محفوظ کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ تم نے بھی یہ ٹھیک سوچا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹر راشدی صاحب کی عجیب فطرت سامنے آئی ہے کہ وہ کسی بھی فارمولے کے مین پوائنٹس کو کاغذ پر تحریر نہیں کیا کرتے تھے بلکہ ذہن میں رکھتے تھے۔ البتہ چھوٹے چھوٹے عملی قسم کے پوائنٹس وہ کاغذ پر نوٹ کرتے رہتے تھے اور جب وہ اپنی ریسرچ مکمل کر لیتے تو پھر ایک ہی بار بیٹھ کر وہ فارمولے کو مکمل طور پر کاغذ پر تفصیل سے تحریر کر دیتے تھے۔ گریٹ لینڈ میں بھی ان کی یہی عادت تھی اور یہاں بھی۔ میں نے سرداور کے ساتھ ان کی کوٹھی اور اس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے کی پوری تفصیل سے تلاشی لی ہے۔ وہاں سے وہ نوٹس تو مل گئے ہیں لیکن فارمولے کے بنیادی نکات نہیں مل سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا ان کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"انہوں نے سرداور کو اگر اس بارے میں بتایا ہو گا تو لازماً انہوں نے تفصیل سے ڈسکس کیا ہو گا اور ایسی صورت میں لازماً کوئی فائل ورک بھی کیا گیا ہو گا اور اس بارے میں کوئی ریسرچ رپورٹ بھی تیار کی گئی ہو گی۔ کچھ نہ کچھ تو ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ ہونا تو یہ سب کچھ چاہئے لیکن کچھ بھی نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں۔ وجہ"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ یہ کہ کسی کو اس ہتھیار کی کارکردگی پر یقین ہی نہیں آیا تھا۔ سب کا خیال ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس آر آر ہتھیار میں جدید دریافت شدہ ریز سپاما استعمال کی جاتی تھی اور سپاما کی اب تک جو خصوصیات سائنس دانوں نے دریافت کی ہیں اس میں یہ خصوصیت بہرحال شامل نہیں ہے کہ سپاما ریز شعاعی ہتھیار سمیت ہر قسم کے بارودی اسلحے، طیاروں اور میزائلوں سب کو روک سکتی ہے۔ اس لئے نہ ہی ایسی کوئی ریسرچ ہوئی اور نہ ہی اس کی کوئی فائل تیار کی گئی"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو ظاہر ہے ایسا کوئی فارمولا بن ہی نہیں سکتا۔ ڈاکٹر راشدی نے صرف اپنی اہمیت بنانے کے لئے خود ساختہ خصوصیات ہو کر دی ہوں گی"...... بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سرداور کو یقین تھا اور اب بھی یقین ہے کہ اس ہتھیار کی کارکردگی ایسی ہو سکتی ہے جیسی ڈاکٹر راشدی نے بتائی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اگر سرداور کو یقین ہے کہ تو پھر یقیناً ایسا ہو سکتا ہے لیکن پھر ہمارے سائنس دان کیوں اس سے انکار کرتے رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سرداور نے اس سلسلے میں ایکریمیا میں سپاما ریز کو دریافت کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر ایڈورڈ سے اس بارے میں تفصیلی

بات کی تو انہوں نے اس کا امکان ظاہر کیا کہ ایسا ہو سکتا ہے اگر اس
پر مزید ریسرچ کی جائے۔ اس بنا پر سرداور نے ڈاکٹر راشدی سے کہا
کہ وہ پہلے اپنے طور پر اپنا فارمولا مکمل کرے تا کہ پھر اس فارمولے
کو بورڈ میں پیش کر کے اسے کسی سرکاری لیبارٹری میں بھجوایا جائے
اور پھر اس پر ہتھیار بنانے کی باقاعدہ حکومت سے منظوری لی جا
سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہتھیار بنانے کی منظوری۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ جب
ایک ہی آلہ کافی ہے تو پھر اس میں لمبی چوڑی کارروائی کیا ہو گی"
بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سپاما ریز کو اس انداز میں لے آنے کہ اس میں یہ
خصوصیات پیدا ہو سکیں کافی پیچیدہ مشینری کی ضرورت ہے اور یہ
مشینری بیرونی ملک سے حاصل کی جا سکتی ہے اور ظاہر ہے اس پر بے
پناہ سرکاری اخراجات آئیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو
نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے بات سمجھ آ گئی ہو۔

"پھر اب کیا ہو سکتا ہے۔ اب تو ڈاکٹر راشدی اس فارمولے
سمیت ختم ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اب تک جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق چار پانچ
روز پہلے عین دوپہر کے وقت انتہائی شدید گرمی میں ایک غیر ملکی لڑکی
ڈاکٹر راشدی کی کوٹھی کے سامنے گرمی کی شدت سے نڈھال ہو کر گر
گئی تو ڈاکٹر راشدی کے ملازموں نے ازراہ ہمدردی اسے اندر لے جا کر

ایک کمرے میں لٹا دیا اور اسے پانی پلایا گیا۔ ڈاکٹر راشدی کو
اطلاع ملی تو وہ بھی اسے پوچھنے اتفاقاً آ گئے۔ ڈاکٹر راشدی انتہائی
اصولی طبیعت کے اور سنکی آدمی تھے لیکن اس لڑکی سے ملاقات کے
بعد تو ان کی جیسے جون ہی بدل گئی۔ انہوں نے لڑکی کو اپنے پاس
بطور مہمان رکھ لیا اور پھر اپنے ساتھ لیبارٹری میں لے جانے لگے
حالانکہ ڈاکٹر راشدی وہاں کسی بھی آدمی کو داخل ہونے کی اجازت
نہیں دیتے تھے اور رات کو بھی وہ لڑکی ان کے ساتھ ان کے بیڈ روم
میں رہتی تھی۔ ملازم اس لئے خاموش رہے کہ انہیں یقین ہی نہیں آ
رہا تھا کہ ڈاکٹر راشدی جیسے بوڑھے اور بزرگ اور وہ لڑکی کوئی غیر
اخلاقی حرکت بھی کر سکتے ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ڈاکٹر راشدی
اس لڑکی کو جذباتی طور پر اپنی بیٹی سمجھ کر ساتھ رکھ رہے ہیں۔
بہرحال لڑکی ان پر اس طرح حاوی ہو گئی تھی کہ جیسے ڈاکٹر راشدی
اس کا بے دام غلام ہو۔ پھر جس صبح کو ڈاکٹر راشدی کی لاش ملی لڑکی
کوٹھی سے غائب تھی۔ وہ رات کو ہی کہیں چلی گئی تھی حالانکہ
ملازموں کے بیان کے مطابق لڑکی اس رات کو بھی ڈاکٹر راشدی
کے ساتھ ان کے بیڈ روم میں گئی تھی اور ڈاکٹر کو جس پسٹل سے
گولی ماری گئی ہے اس بور کا پسٹل خواتین ہی استعمال کرتی ہیں اس
لئے اسے عرف عام میں لیڈی پسٹل بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ
کہ ڈاکٹر کی لاش سے ملنے والی گولیاں گریٹ لینڈ ساختہ ہیں"۔
عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ واقعی لڑکی انہیں اپنا والد سمجھتی ہو اور ڈا
راشدی نے کسی کمزور لمحے میں اس سے کوئی ایسی بات کر دی ہو
حرکت کی ہو کہ اس نے انہیں گولی مار دی ہو اور پھر خوف سے
بھاگ گئی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہونے تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ تمہاری بات بھی درست
ہو سکتی ہے لیکن انکوائری سے چند باتیں اور بھی سامنے آئی ہیں او
یہ کہ ڈاکٹر راشدی کبھی کبھار اپنے بچوں سے ملنے گریٹ لینڈ جاتا
تھا۔ اب وہ تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے گریٹ لینڈ گیا تھا۔ وہاں اس
پرانے دوست سائنس دانوں نے اس کے اعزاز میں دعوت دی
عمران نے کہا۔

"تو اس میں کیا خاص بات ہوئی"...... بلیک زیرو نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

"خاص بات یہ ہے کہ ہر طرف سے گریٹ لینڈ ہی سامنے
ہے۔ ڈاکٹر راشدی گریٹ لینڈ میں رہا۔ ڈاکٹر راشدی اپنے بچوں
ملنے گریٹ لینڈ گیا۔ وہ غیر ملکی لڑکی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ گریٹ
لینڈ کی رہنے والی ہو۔ لڑکی کا نام مارگریٹ بتایا گیا ہے۔ یہ نام
گریٹ لینڈ کا معروف نام ہے۔ ڈاکٹر راشدی کی لاش سے برآمد ہو
والی گولیاں بھی گریٹ لینڈ ساختہ ہیں"...... عمران نے کہا تو بلی
زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن اس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ اس لڑکی نے ڈاکٹر کو ہلا

مولا اور فارمولا لے کر نکل گئی لیکن اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ وہ
مولا جب تحریر شدہ تھا ہی نہیں تو پھر وہ کیا لے کر گئی ہے"......
بلیک زیرو نے کہا۔

"جس طرح ڈاکٹر راشدی اس کے سامنے بھیڑ بن گیا تھا ہو سکتا
ہے کہ اس لڑکی نے اسے فارمولا تحریر کرنے پر آمادہ کر لیا ہو اور پھر
جیسے ہی اس نے فارمولا مکمل کیا وہ ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر کے
فارمولا لے اڑی"...... عمران نے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ڈاکٹر راشدی اپنی
فطرت کے خلاف ایک لڑکی کی خاطر فارمولا مکمل کرنے سے پہلے
اسے تحریر کرے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی اس سارے سلسلے کی خاص بات ہے"...... عمران نے کہا
تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"خاص بات یہ ہے بلیک زیرو کہ آخر ایک بوڑھا سائنس دان جو
انتہائی غصیلی طبیعت کا مالک بھی ہو اور ساتھ ساتھ سنکی بھی ہو
وہ اس نوجوان لڑکی کے سامنے جو یقیناً اس کی بیٹیوں سے بھی عمر میں
کم ہو گی۔ بھیڑ کیوں بن گیا جبکہ اس کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ اپنے
بچوں سے ملنے سالوں بعد گریٹ لینڈ جاتا ہے"...... عمران نے
بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کندھے اچکاتے

ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ یقیناً اس لڑکی نے اسے ذہنی طور
کنٹرول کر لیا ہوگا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھا
پڑا۔

"آپ کا مطلب ہپناٹزم سے ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ ڈاکٹر راشدی سائنس دان تھا اور اس کی یادداشت
بڑھاپے میں بھی اس قدر تیز تھی کہ وہ فارمولے کے انتہائی پیچیدہ
نکات کو صرف یاد رکھتا تھا اور پھر وہ غصیلی طبیعت اور سنکی ٹائپ
آدمی تھا۔ اس قدر طاقتور ذہن اور ایسے مزاج کے لوگوں کو تو بڑے
بڑے ماہر ہپناٹزم بھی ٹرانس میں نہیں لا سکتے"...... عمران نے
جواب دیا۔

" تو پھر کیا اس نے کوئی اور کام کیا ہے"...... بلیک زیرو نے
کہا۔

" ڈاکٹر راشدی کے بیڈ روم میں مجھے بلیسٹر پیکنگ میں موجود
کیپسولوں کا ایک پتا ملا ہے جس میں سے دو کیپسول کم تھے جبکہ
پتا دس کیپسولوں کا تھا اور تم یہ سن کر یقیناً مسکرا دو گے کہ
پیکنگ گریٹ لینڈ ساختہ تھی جبکہ ڈاکٹر راشدی کے ملازموں سے
پوچھ گچھ کے دوران معلوم ہوا کہ ڈاکٹر راشدی کوئی دوا استعمال
نہیں کرتا تھا ورنہ ظاہر ہے وہ دوا ملازم ہی بازار سے خرید کر لاتے
اس دوا کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق یہ

...لو سلانے کے کام آتی ہے اور اسے ہسپتالوں میں ان مریضوں
پر استعمال کیا جاتا ہے جو عام لوگوں سے زیادہ طاقتور ذہن کے مالک
ہوتے ہیں اور عام انداز میں سرجری سے پہلے بے ہوش نہیں ہوتے۔
اس سے میں اصل بات سمجھ گیا کہ یہ لڑکی بار گریٹ ہپناٹزم کی ماہر
ہے لیکن چونکہ ڈاکٹر راشدی کا ذہن انتہائی طاقتور تھا اس لئے اسے
ٹرانس میں لانے کے لئے اسے وہ کیپسول کھلائے گئے۔ اس کے بعد
اس کا ذہن کنٹرول میں کیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر راشدی اس
لڑکی کے سامنے بھیڑ بنا ہوا نظر آتا تھا"...... عمران نے تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

" پھر تو میرا آئیڈیا درست ثابت ہوا۔ پھر تو اس لڑکی نے ڈاکٹر
راشدی سے فارمولا تحریر کرایا اور اسے لے گئی"...... بلیک زیرو نے
کہا۔

" ہاں۔ کیونکہ ڈاکٹر راشدی کے پاس نہ ہی کوئی دولت تھی اور نہ
ہی لڑکی نے وہاں سے کوئی چیز چرائی ہے"...... عمران نے جواب
دیا۔

" اس لڑکی کا حلیہ وغیرہ معلوم کیا تاکہ اسے تلاش کیا جا سکے"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹائیگر یہ کام پہلے ہی کر چکا ہے لیکن انتہائی حیرت انگیز بات یہ
سامنے آئی ہے کہ رات کے پچھلے پہر قریبی کوٹھی کے چوکیدار کو جو
ڈاکٹر راشدی کی کوٹھی سے نکلتے ہوئے نظر آئی اس کا حلیہ اس

لڑکی سے مختلف تھا۔ البتہ لباس وہی تھا۔ ٹائیگر نے اس ٹیک
ڈرائیور کو تلاش کیا جس نے اس کالونی کے بڑے چوک سے دا
کے پچھلے پہر اس نئے حلیئے والی لڑکی کو پک کیا اور اسے ہوٹل گرا
پہنچایا جہاں یہ لڑکی دوسرے روز دوپہر تک مقیم رہی۔ البتہ اس
کہنے پر ہوٹل انتظامیہ نے کافرستان جانے کے لئے ایک چھوٹا چارٹ
طیارہ بک کرایا تھا جو بعد دوپہر اسے لے کر کافرستان چلا گیا"۔ عمرا
نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کافرستان۔ اوہ۔ پھر وہاں ناٹران اسے تلاش کر سکتا ہے"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر یہ وہی لڑکی ہے تو پھر اس کا تعلق کس
سیکرٹ ایجنسی سے ہی ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ میک اپ
کا فن اس حد تک جانتی ہے کہ عام حالات میں اسے پہچانا نہ جا
اور دوسری بات یہ کہ نئے میک اپ میں اس نے طیارہ چارٹرڈ کرا
اس کے پاس اس نئے میک اپ والے حلیئے کے کاغذات موجود تھے
پھر اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا تو وہ یہاں سے براہ راست گری
لینڈ جانے کی بجائے کافرستان گئی اور عام سیاح چاہے وہ کتنے ہی ا
کیوں نہ ہو اس طرح طیارہ چارٹرڈ کرا کر سفر نہیں کرتے"۔ عمرا
نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کی بات درست ہے لیکن گریٹ لینڈ کے اعلیٰ ح
میرے خیال میں آپ کی وجہ سے پاکیشیا میں ایسا کوئی مشن نک

نہیں کر سکتے جیسا اس لڑکی نے کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں کی تمام ایجنسیاں سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن کے تحت
ہیں اور لارڈ برٹن مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بہت اچھی طرح
جانتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی ایجنسی کو اس انداز میں یہاں کام
کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس
لڑکی کا تعلق گریٹ لینڈ کی کسی ایسی تنظیم سے ہو سکتا ہے جو
پرائیویٹ طور پر ایسے مشنز دوسروں کے لئے کرتی ہے"...... عمران
نے کہا۔

"لیکن اس کا علم کیسے ہو گا۔ پہلے تو اس لڑکی کو تلاش کرنا ہو گا۔
آپ ناٹران سے کہیں ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی وہاں کافرستان میں ہی
موجود ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس لڑکی کی اصلیت کا کھوج لگانا ہو گا۔ پھر معلوم ہو
سکتا ہے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا سب
ہمارے اندازے ہیں۔ تم وہ سرخ جلد والی ڈائری مجھے دو"۔ عمران
نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ضخیم ڈائری نکال کر
عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کے صفحات کھولے اور
پھر کافی دیر تک وہ ورق گردانی کرتا رہا۔ پھر ایک صفحے پر اس کی
نظریں جم سی گئیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر
رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز سن کر بلیک زیرو کو معلوم ہو گیا کہ عمران نے گریٹ لینڈ انکوائری کو کال کیا ہے۔

"ماسٹر کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا۔

"نمبر تو ڈائری میں موجود تھا لیکن چونکہ اندراج کافی پرانا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ کنفرم کر لوں"...... عمران نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ جب عمران نے ڈائری میں سے نمبر چیک کر لیا ہو گا تو پھر اس نے انکوائری سے کیوں اس بارے میں معلوم کیا ہے۔

"ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف ماسٹر نکسن زندہ ہے یا عالم بالا پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہا۔ کون ہیں آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں۔ یہ کیا انداز ہے بات کرنے کا"...... دوسری طرف سے لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو تم انداز بتا دو۔ ویسے میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ پاکیشیا سے۔ چیف ماسٹر نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ہر لحاظ سے صحت مند بھی ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا لیکن اس بار غصہ لہجے میں موجود نہ تھا۔ شاید پاکیشیا جیسے دور دراز علاقے سے ہونے والی کال اور پرنس کے لفظ نے اس لڑکی پر اثر کیا تھا۔

"تو پھر چیف ماسٹر تک میرا پیغام پہنچا دو لیکن یہ سوچ لو کہ میرا نام بے حد بھاری ہے اس لئے کسی ٹرک پر لاد کر لے جانا۔ تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ تم نرم و نازک سی گڑیا ہو۔ تمہاری آواز کا لوچ بتا رہا ہے کہ تم خوبصورت بھی ہو اور جوان بھی اس لئے تم خود یہ کام نہ کرنا ورنہ تمہاری کمر میں بل آگیا تو مجھے پاکیشیا سے گریٹ لینڈ آنا پڑے گا۔ بل نکالنے کے لئے نہیں بلکہ کمر تلاش کرنے کے لئے"۔ عمران کی زبان نجانے کب سے بند تھی کہ یکلخت اس طرح رواں ہو گئی جیسے ندی نالے رکاوٹ دور ہوتے ہی پوری رفتار سے بہہ نکلتے ہیں۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کرنے کا شکریہ پرنس۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے انداز میں ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف ماسٹر نکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ ویسے ہمارے

پاکیشیا میں تو ہیڈ ماسٹر کہا جاتا ہے گریٹ لینڈ والوں کو شاید چیف کا لفظ کچھ زیادہ ہی پسند ہے کہ ہر ایرے غیرے کے ساتھ چیف لگا دیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس تم۔ اوہ۔ اوہ۔ پرنس۔ کیا واقعی تم ہی بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا گیا۔

"میں اوہ۔ اوہ پرنس نہیں ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ ہوں۔ ویسے یہ اوہ۔ اوہ اگر ڈھمپ سے کوئی بڑی ریاست ہو تو پھر اس پر قبضہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ماسٹر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پرنس بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے آپ نے"...... ماسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس بارہ سال پہلے تو تم سے بات ہوئی تھی"...... عمران نے کہا تو ماسٹر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے پرنس۔ بہرحال فرمائیں آج کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ماسٹر کلب کا ہپناٹزم کا شعبہ آج کل کیسا جا رہا ہے"...... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک جا رہا ہے لیکن مسئلہ کیا ہے۔ آپ کیوں پوچھ

رہے ہیں"...... ماسٹر نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"گریٹ لینڈ سے ایک نوجوان لڑکی یہاں پاکیشیا آئی ہے۔ اس نے ایک حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے۔ تم تو جانتے ہو کہ میں بھی اس علم میں کسی حد تک شد بد رکھتا ہوں۔ بہرحال اس لڑکی نے جو مظاہرہ کیا ہے اس نے مجھے چونکا دیا۔ یہاں ایک بوڑھا سائنس دان ہے جو انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ غصیلا اور سنکی بھی ہے۔ جسے مجھ جیسا آدمی بھی ٹرانس میں نہیں لا سکا لیکن اس لڑکی نے جس کا نام مارگریٹ یا ماریا ایسا ہی نام تھا۔ اس نے اس بوڑھے کے ساتھ صرف چند گھنٹے گزارے اور پھر وہ سائنس دان اس کا بے دام غلام بن گیا۔ میں بے حد حیران ہوا لیکن جب وہ چلی گئی تو مجھے ایک دوا اسٹارک کا پتا ملا جس میں دو کیپسول کم تھے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اسٹارک استعمال کر کے اس سائنس دان کو ٹرانس میں لے آئی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں اس سے اس دوا اسٹارک کے بارے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ جا چکی ہے اور مجھے پوری طرح اس کے نام کا بھی علم نہیں ہے۔ بہرحال اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ وہ لازماً ماسٹر کلب کی ممبر ہو گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے پرنس"...... ماسٹر نکسن نے پوچھا تو عمران نے وہ حلیہ بتا دیا جو ٹائیگر نے اسے بتایا تھا۔

"اوہ نہیں پرنس۔ اس حلیئے کی کوئی لڑکی ماسٹر کلب کی ممبر نہیں

ہے"...... ماسٹر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"میں اس کا قدوقامت بتا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میرے آ[illegible] نے اس کا حلیہ غلط بتایا ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر وہ یقیناً مارگرین ہو گی۔ مجھے معلوم ہے کہ اسٹارک دوا استعمال کراتی ہے لیکن اس بارے میں صرف مجھے معلوم ہے۔ آپ نے پہلے جب اسٹارک کی بات کی تو میرے ذہ[illegible] میں مارگرین ہی آئی تھی لیکن جب آپ نے حلیہ بتایا تو وہ مختلف تھا البتہ جو قدوقامت آپ نے بتایا ہے وہ مارگرین کا ہی ہے"...... ما[illegible] نے کہا۔

"یہ مارگرین کون اور کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کسی بزنس سے ایچ ہے۔ میں نے کبھی تفصیل تو نہیں پوچھی"۔ ماسٹر نے کہا۔

"اس کا پتہ اور فون نمبر معلوم ہو تو بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں ڈائری دیکھ کر بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نوٹ کریں پرنس۔ ٹاور ہاؤس لاگ ایریا رہائش کا پتہ ہے"۔ ماسٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب میں خود اس سے رابطہ کر لوں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اس کا اصل نام مارگرین ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جارج کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ جارج سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جارج بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک لڑکی جس کا نام مارگرین ہے اور جس کا ایڈریس ٹاور ہاؤس لاگ ایریا ہے۔ اس کا فون نمبر بھی بتا دیتا ہوں۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ اس کا تعلق کس تنظیم یا ایجنسی سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ چونکہ معاوضہ فوراً بھجوا دیتے ہیں اس لئے آپ کو ٹالنے اور بعد میں معلومات مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو بتا دیتا

ہوں کہ مارگرین کا تعلق گریٹ لینڈ کے انتہائی بدنام سینڈیکیٹ سے ہے جسے ٹاسٹ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے"...... جارج نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سینڈیکیٹ ہے۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر عمران۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جارج حتمی تصدیق کئے بغیر کوئی بات نہیں کرتا۔ آپ نے جو ایڈریس بتایا ہے اگر یہ ایڈریس درست ہے تو یہ لڑکی جس کا نام مارگرین ہے یہ واقعی اسی سینڈیکیٹ سے متعلق ہے"...... جارج نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس لڑکی نے جو کارروائی پاکیشیا میں کی ہے اس سے تو لگتا ہے کہ اس کا تعلق کسی ایجنسی سے ہو سکتا ہے۔ سینڈیکیٹ سے متعلق لڑکیاں اس انداز میں کارروائی نہیں کیا کرتیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ مارگرین کسی طرح بھی ایسی لڑکی نہیں لگتی جس کا تعلق غنڈوں اور بدمعاشوں کے کسی سینڈیکیٹ سے ہو اور یہی اس کی کامیابی ہے۔ میں آپ کو ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے سربراہ ٹاسٹ نے غنڈوں اور بدمعاشوں سے ہٹ کر ایسا گروپ بنایا ہوا ہے جسے وہ اپنے طور پر

ایلیٹ گروپ کہتا ہے۔ اس گروپ میں ہر قسم کے ماہرین کو شامل کیا گیا ہے اور اس گروپ کا کام سیکرٹ ایجنٹوں جیسا ہی ہے۔ اس گروپ کی مدد سے ٹاسٹ بعض اوقات حکومتوں کو بلیک میل کر لیتا ہے۔ ویسے اس لڑکی مارگرین کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لڑکی دنیا کے ہر مرد کو اپنی انگلیوں پر نچانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور اس کے کارناموں کو دیکھا جائے تو یہ بات واقعی درست ہے"۔ جارج نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو یہ بات حتمی ہے کہ مارگرین کا تعلق کسی ایجنسی سے نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات حتمی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس لڑکی کی عام مصروفیات کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مارگرین ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے ایک انتہائی بدنام ہوٹل کی جنرل مینجر ہے۔ جب وہ گریٹ لینڈ سے باہر نہ ہو تو باقاعدہ اس ہوٹل میں اپنے آفس میں کام کرتی ہے۔ ویسے مارگرین خود بھی اچھی نشانہ باز اور مارشل آرٹ کی فائٹر بھی ہے۔ اچھے اچھے لڑنے والے اس سے دبتے ہیں۔ ٹاسٹ میں اسے مین کلر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ مقابل کو اس بیدردی اور سفاکی سے ہلاک کرتی ہے کہ لوگ طویل عرصے تک خوفزدہ رہتے ہیں لیکن ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے۔ ورنہ دیکھنے والے کو عام حالات میں وہ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی لگتی ہے اور جو مشاغل نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کے ہوتے

ہیں وہی اس کے بھی ہیں"...... جارج نے کہا۔

"اس ہوٹل کا کیا نام ہے جہاں یہ کام کرتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سٹاروڈ ہوٹل۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہ ہوٹل گریٹ لینڈ کے ایریئے میں واقع ہے اور ریڈ ایریئے کا یہ سب سے بدنام ہو ہے"...... جارج نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ بے حد شکریہ۔ اپنا اکاؤ نمبر، بینک کا نام اور معاوضہ بتا دو۔ پہنچ جائے گا"...... عمران نے

تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں تو عمران نے ایک با اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے گر لینڈ کے رابطہ نمبر ڈائل کر کے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز دی۔

"ریڈ ایریئے میں ہوٹل سٹاروڈ کے جنرل مینجر کا نمبر دیں"۔ ع نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل ک شروع کر دیئے۔

"سٹاروڈ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز دی۔

"جنرل مینجر صاحب سے بات کرائیں۔ میں روڈلف بول رہا

ایکریمیا سے"...... عمران نے ایکریمین لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہونولولو میں میرا کیسینو ہے جس پر میرے مخالف گروپ نے قبضہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو مادام اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مادام۔ کون مادام"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوٹل سٹاروڈ کی جنرل مینجر مادام مارگرین ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ یہ ٹاسٹ سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جنرل مینجر کا نام روتھری ہے اور وہ سینڈیکیٹ کے لئے بزنس بک کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سینڈیکیٹ سے ضرور ہوٹل کا تعلق ہے لیکن جو بات آپ کر رہے ہیں وہ نہیں ہے۔ آپ اس سلسلے میں ہوٹل گرانڈ فون کریں۔ وہاں کا جنرل مینجر وکی برڈ آپ کا کام کر سکتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ مادام سے بات تو کرا دیں۔ شاید وہ آپ سے زیادہ بہتر

مشورہ دے سکیں"...... عمران نے کہا۔
"سوری۔ مادام کے پاس مشورے دینے کی فرصت نہیں ہوتی"
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ جارج نے غلط بیانی نہیں کی"...... عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"لیکن سینڈیکیٹ کا ایسے کاموں سے کیا تعلق"...... بلیک زیرو
نے کہا۔
"سینڈیکیٹ ایسے کاموں میں دخل نہیں دیا کرتے۔ اس ٹاسٹ
نے اس کے لئے باقاعدہ بکنگ کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔
"لیکن یہ بکنگ کسی سینڈیکیٹ سے کیوں کرائی گئی۔ یہ بات
میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"حیرت ہے کہ تم ابھی تک اصل بات نہیں سمجھ سکے جبکہ ساری
صورت حال تمہارے سامنے آ گئی ہے۔ ڈاکٹر راشدی فارمولے کو
اپنے ذہن میں رکھتا تھا۔ پھر وہ سنکی آدمی تھا اس لئے اسے زیادہ سے
زیادہ ہلاک کیا جا سکتا تھا اور بس۔ لیکن اس سے فارمولا نہیں لیا جا
سکتا تھا جبکہ ٹاسٹ کو یقیناً مارگرین کی اس مخصوص صلاحیت کا علم
تھا۔ گو مارگرین نے اس صلاحیت کو مخفی رکھا ہو گا۔ ویسے عام طور پر
ہپناٹیسٹ وہ ضرور ہو گی لیکن ایسے لوگ تو بے شمار ہیں لیکن یہ لڑکی
ساتھ ہی مخصوص دوا استعمال کرتی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ڈاکٹر

راشدی پر اس نے یہی فارمولا استعمال کیا اور اس نے ڈاکٹر راشدی
کو مجبور کر دیا کہ وہ فارمولا تحریر کرے اور پھر وہ ڈاکٹر راشدی کو
ہلاک کر کے فارمولا لے گئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایجنٹ یہ کام
نہیں کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات اب کلیئر ہو گئی ہے اور واقعی یہ اس
لڑکی کا ہی کام تھا لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو
نے کہا۔
"پروگرام کیا ہونا ہے۔ فارمولا واپس لانا ہو گا"...... عمران نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر
ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی راجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس راجر بول رہا ہوں"...... راجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا"...... راجر نے چونک کر کہا۔

"باس آپ جارج کو تو جانتے ہیں کہ وہ ایجنسیوں کے سلسلے میں اعلیٰ پیمانے پر مخبری کرتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے" راجر نے چونک کر کہا۔

"جارج کو پاکیشیا سے علی عمران نے کال کر کے مارگرین کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... رابرٹ نے کہا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... راجر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے۔ جارج کو ہم نے اس لئے کور کیا ہوا ہے کیونکہ یہ شخص ایجنٹوں کے بارے میں بھی معلومات مہیا کرتا ہے۔ مجھے اطلاع دی گئی کہ اس نے پاکیشیا کے ایک علی عمران کو مارگرین کے بارے میں معلومات مہیا کی ہیں تو میں نے اس آدمی سے وہ ٹیپ حاصل کر لی اور اسے سنا تو واقعی وہی بات تھی۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم ٹیپ لے کر آ جاؤ۔ ابھی اسی وقت"...... راجر نے کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"مارگرین کے بارے میں اسے کیسے شک پڑ گیا۔ عجیب بات ہے"...... راجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً چالیس پینتالیس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"آؤ رابرٹ۔ تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے"...... راجر نے کہا۔

"باس۔ پریشان ہونے والی بات نہیں ہے۔ جارج نے اسے [illegible] ایجنسی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نہ جارج کو اس

بارے میں معلومات تھیں"...... رابرٹ نے کہا۔
"وہ تو مجھے بھی معلوم ہے اور میں نے اسی لئے ٹاسٹ کو
ایسی مخبری کرنے والی تنظیموں سے خفیہ رکھا ہوا ہے لیکن
عمران کو آخر مارگرین پر شک کیسے پڑا۔ پریشانی اس بات
ہے"...... راجر نے کہا۔
"باس۔ آخر مارگرین نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے۔ کہیں
کہیں سے کوئی کلیو تو ملا ہی ہوگا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔ ا
دوران اس نے بریف کیس کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخ
کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس کی ایک سائیڈ پر ا
نے ٹیپ لگایا اور بٹن پریس کر دیا تو ٹیپ ریکارڈر سے آواز نکلی
راجر نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ بولنے والے کی آ
پہچانتا ہو۔ یہ واقعی پاکیشیائی علی عمران تھا۔ ویسے اس نے ا
تعارف بھی کرایا تھا اور پھر جارج اور اس کے درمیان ہونے و
گفتگو راجر خاموشی سے سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہوا تو رابرٹ نے ہا
بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔
"عمران کو مارگرین کا ایڈریس بھی معلوم تھا اور وہ بار بار ا
بات پر زور دیتا رہا کہ مارگرین کا تعلق کس ایجنسی سے ہے۔ ا
معاملہ یہ غور کرنے کا ہے کہ آخر عمران کو کیسے معلوم ہوا
مارگرین کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور اس کارروائی میں مارگر
ملوث ہے حالانکہ مارگرین وہاں نہ اصل نام سے گئی اور نہ ہی ا

چہرے میں اور نہ اس نے وہاں گریٹ لینڈ کی شناخت کرائی۔ واپسی
پر بھی وہ کافرستان گئی اور وہاں سے گریٹ لینڈ آئی۔ پھر سب سے اہم
بات یہ ہے کہ فارمولا تو پہلے سے تحریر شدہ تھا ہی نہیں۔ یہ تو
مارگرین کا فن تھا کہ اس نے ڈاکٹر راشدی کو اپنی مخصوص
صلاحیتوں کی مدد سے اس حد تک رام کر لیا کہ وہ اپنے ذہن میں
موجود فارمولے کو تحریر میں لے آیا۔ اس کے باوجود عمران اصل
شخصیت تک پہنچ گیا"...... راجر نے کہا۔
"لیکن باس اسے یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ مارگرین کا تعلق
ایجنسی سے ہے۔ پھر وہ کیا کرے گا"...... رابرٹ نے کہا۔
"وہ عفریت ہے رابرٹ۔ عفریت۔ وہ اب مارگرین کو کور
کرے گا اور پھر مارگرین سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ اصل کہانی کیا
ہے۔ مارگرین لاکھ فنکار سہی لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ عمران کو کور
نہیں کر سکتی۔ اس لئے اسے لازماً انڈر گراؤنڈ کرنا ہوگا"...... راجر
نے کہا۔
"باس۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ فارمولا کہاں گیا ہے"۔ اچانک
رابرٹ نے کہا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔
"نہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں نے تو یہ فارمولا ڈیفنس
سیکرٹری صاحب کے حکم کے مطابق بینک لاکر میں پہنچا دیا تھا اس
کے بعد وہ کہاں گیا اور کون لے گیا اس کا علم مجھے کیا کسی کو بھی
نہیں ہو سکتا۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... راجر نے کہا۔

"باس۔ عمران مارگرین سے کیا معلوم کرے گا یہی کہ اس کا تعلق ٹاسٹ ایجنسی سے ہے۔ اس کے بعد وہ آپ تک پہنچے گا لیکن آپ کو جب معلوم ہی نہیں ہے تو پھر وہ کیا کرے گا۔ ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری کو کور کرے اور پھر فارمولے تک پہنچے ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوہ نہیں رابرٹ۔ اس انداز میں مت سوچو۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہمارے انچارج ہیں ان تک اس عمران کا پہنچ جانا ہماری نااہلی سمجھا جائے گا۔ اس کا اب ایک ہی حل ہے کہ مارگرین کو انڈر گراؤنڈ کر دیا جائے تاکہ عمران مزید آگے بڑھ ہی نہ سکے"...... راجر نے کہا۔

"لیکن اگر عمران نے اسے پھر بھی ٹریس کر لیا تو پھر"...... رابرٹ نے کہا۔

"پھر دو ہی صورتیں ہوں گی کہ یا تو اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے یا پھر مارگرین کا۔ تیسری تو کوئی صورت نہیں"...... راجر نے کہا۔

"یہی بات میں آپ سے کرنا چاہتا تھا کہ آپ ٹاسٹ کے ذمے لگا دیں کہ وہ مارگرین کی حفاظت کریں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں اور آپ خود ایک سائیڈ پر ہو جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ ٹاسٹ بڑی آسانی سے یہ کام کر لے گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"عمران جیسے ایجنٹ ٹاسٹ کے بس کا روگ نہیں ہوتے۔ وہ الٹا ان پورے سینڈیکیٹ کا خاتمہ کر کے رکھ دے گا"...... راجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا خاتمہ کر دیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ خود سامنے آجائیں۔ نہیں۔ جو میں نے کہا ہے وہی ہو گا۔ مارگرین کو میں ایکریمیا بھجوا دوں گا اور تم نے سامنے نہیں آنا۔ عمران خود ہی ٹکریں مار کر چلا جائے گا"...... راجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ ٹیپ میرے پاس چھوڑ جاؤ"...... راجر نے کہا تو رابرٹ نے ریکارڈر سے ٹیپ نکال کر راجر کی طرف بڑھا دی۔ راجر نے ٹیپ لے کر اسے دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی جبکہ رابرٹ نے ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر بریف کیس میں رکھا اور پھر سلام کر کے بریف کیس سمیت دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد راجر کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل سٹار ووڈ۔ پی اے ٹو جنرل مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں۔ مارگرین سے بات کراؤ"...... راجر نے سرد

لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں باس"...... چند لمحوں بعد
مارگرین کی آواز سنائی دی۔
"تم میرے آفس پہنچو فوراً۔ انتہائی ایمرجنسی مسئلہ ہے"۔ راجر
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس
نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور مارگرین
اندر داخل ہوئی۔
"آؤ بیٹھو مارگرین"...... راجر نے کہا تو مارگرین خاموشی سے میز
کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔
"عمران نے نہ صرف تمہارا سراغ لگالیا ہے بلکہ اس نے یہاں بیٹھ کر
تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"
راجر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
"اوہ اچھا۔ وہ کیسے"...... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔
راجر نے رابرٹ کی کال سے لے کر ٹیپ میں عمران اور جارج کے
درمیان ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔
"ٹھیک ہے۔ اب لطف آئے گا۔ میں اس عمران کو ایسا ناچ
نچاؤں گی کہ وہ باقی ساری عمر میرے پیچھے ہاتھ جوڑے پھرتا رہے گا"
مارگرین نے کہا تو راجر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم کبھی عمران سے ملی ہو"...... راجر نے کہا۔
"نہیں۔ لیکن میں نے اس کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ مجھے
معلوم ہے کہ وہ لڑکیوں کے جذبات سے کھیل کر اپنا مطلب نکالتا
ہے اور پھر آنکھیں بدل لیتا ہے لیکن مارگرین کے ساتھ وہ ایسا نہ کر
سکے گا"...... مارگرین نے کہا۔
"اور اگر اس نے تمہیں اغوا کر لیا اور تم پر تشدد کر کے سب کچھ
معلوم کر لیا تو پھر"...... راجر نے کہا۔
"کم از کم آپ تو یہ بات نہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں
بھی ہپناٹیسٹ ہوں۔ ایک بار اس کی نظریں مجھ سے مل جائیں پھر
آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہو گا"...... مارگرین نے کہا تو راجر نے
ایک بار پھر ایک طویل سانس لیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عمران کے بارے میں تفصیلات کا
علم نہیں ہے۔ وہ خود ماہر ہپناٹیسٹ ہے۔ گو وہ عام طور پر اسے
استعمال نہیں کرتا لیکن کم از کم وہ تم سے ٹرانس میں نہیں آ سکتا۔
چاہے تم کتنی ہی ماہر کیوں نہ ہو"...... راجر نے کہا۔
"ایسی صورت میں تھوڑا سا وقت بڑھ جائے گا۔ مجھے اس سے
دوستی کرنا ہو گی لیکن آخر کامیابی میری ہی ہو گی"...... مارگرین نے
کہا۔
"اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ تم اس واردات میں ملوث ہو اور
تمہارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے جبکہ تم کوئی کلیو چھوڑنے کی عادی

نہیں ہو"...... راجر نے کہا۔
" وہ معروف ایجنٹ ہے اور وہ اس کا اپنا ملک ہے۔ ہو سکتا ہے
کہ اسے کسی نہ کسی طرح اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو۔ لیکن مجھے
اس کی فکر نہیں ہے"...... مارگرین نے کہا۔
" جبکہ مجھے فکر ہے مارگرین۔ وہ تمہارے ذریعے مجھ تک، میرے
ذریعے ڈیفنس سیکرٹری اور ڈیفنس سیکرٹری کے ذریعے اس فارمولے
تک پہنچ سکتا ہے"...... راجر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو
مارگرین بے اختیار چونک پڑی۔
" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ فارمولا
درست ہاتھوں تک پہنچانے میں کیا کھیل کھیلا گیا ہے"...... مارگرین
نے چونک کر کہا۔
" کوئی بھی کھیل کھیلا گیا ہو گا۔ بہرحال ڈیفنس سیکرٹری صاحب
کو تو اس کا علم ہو گا"...... راجر نے کہا۔
" نہیں باس۔ اس فارمولے کے بارے میں ایسا نہیں ہے۔ مجھے
اس لئے معلوم ہے کہ یہ فارمولا بینک لاکر سے ٹاسٹ نے خود جا کر
نکالا اور پھر ٹاسٹ نے اس فارمولے کو پیک کر کے کوریئر سروس
کے ذریعے جزیرہ ہوائی میں ایک آدمی کے نام بھجوایا۔ اس آدمی کا نام
نک ہے۔ نک نے اسے وصول کر کے جہاں بھی اسے پہنچانا ہو گا پہنچا
دیا۔ اس کے بعد اس نک کو گولی مار دی گئی اس لئے اب نہ ہی
ٹاسٹ کو معلوم ہے کہ یہ فارمولا کہاں گیا اور نہ ڈیفنس سیکرٹری

صاحب کو"...... مارگرین نے کہا۔
" یہ کیا کہہ رہی ہو۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے باقاعدہ یہ مشن
ہمارے ذمے لگایا تھا لازمی بات ہے کہ انہیں معلوم ہو گا کہ یہ
فارمولا کس لیبارٹری میں بھیجا جانا ہے"...... راجر نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ مجھے تفصیل کا علم ہے۔ اس فارمولے کے سلسلے میں
اطلاع ڈاکٹر راشدی کے ایک دوست سائنس دان نے ڈیفنس
سیکرٹری صاحب کو دی۔ ڈیفنس سیکرٹری نے یہ اطلاع سائنس
دانوں کی ایک کمیٹی کو دی۔ اس کمیٹی نے غور و فکر کر کے اس
فارمولے کا حصول گریٹ لینڈ کے لئے ضروری قرار دیا جس پر
ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے یہ مشن آپ کو دے دیا۔ جب فارمولا
واپس آیا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے اسے بینک لاکر میں رکھوا کر
اس کمیٹی کو اطلاع دی اور کمیٹی نے انہیں کہا کہ وہ لاکر کی تفصیل
انہیں دے دیں وہ فارمولا وہاں سے حاصل کر لیں گے جس پر
ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے تفصیلات انہیں دے دیں۔ انہوں نے
آگے طے کیا کہ یہ فارمولا کہاں بھیجا جائے اور اس سلسلے میں ٹاسٹ
کو استعمال کیا گیا اور نک کو ہلاک کر دیا گیا کیونکہ یہ اس قدر اہم
ترین فارمولا ہے کہ کمیٹی اسے کسی صورت واپس بھی نہ جانے دینا
چاہتی تھی۔ دوسری بات یہ کہ وہ کسی اور سپر پاور کو بھی اس کی ہوا
نہ لگنے دینا چاہتی تھی"...... مارگرین نے تفصیل سے بات کرتے

ہوئے کہا۔

"اس کمپنی کو تو معلوم ہوگا کہ فارمولا کہاں ہے اور کمپنی کے بارے میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو معلوم ہوگا"...... راجر نے کہا۔ وہ اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"باس۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو اس کمپنی کے کنویز کا صرف نام اور فون نمبر کا علم ہے اور بس اور یہ فون نمبر سپیشل ہے اس کا کوئی تعلق ایکس چینج سے نہیں ہے اور نام بھی عام سا ہے اس لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب خود بھی چاہیں تو انہیں ٹریس نہیں کر سکتے"۔ مارگرین نے کہا تو راجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تمہیں یہ کیسے سب کچھ اتنی تفصیل سے معلوم ہے جبکہ میں ٹاسٹ کا چیف ہوں لیکن مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... راجر نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"باس آپ مرد ہیں اور میں عورت۔ آپ جانتے ہیں کہ عورتوں سے مرد بظاہر تو سب کچھ چھپاتے ہیں لیکن عورتیں چاہیں تو وہ کچھ بھی نہیں چھپا سکتے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب بھی مرد ہیں اور باقی آپ خود سمجھ سکتے ہیں"...... مارگرین نے کہا تو راجر نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں لیکن تم نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب پر نظر کرم کیوں ڈالی۔ وہ تو ادھیڑ عمر آدمی ہیں"۔ راجر نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں بتا دوں"...... مارگرین نے کہا تو راجر چونک پڑا۔

"ہاں"...... راجر نے کہا۔

"میری خواہش تھی کہ آپ کی بجائے میں ٹاسٹ کی چیف بن جاؤں۔ اس کے لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہی کام آ سکتے تھے اور میں نے ان سے دوستی کر لی اور پھر وہ تیار بھی ہو گئے لیکن پھر اچانک مجھے خیال آ گیا کہ اس طرح میں پابند ہو کر ایک جگہ بیٹھ جاؤں گی۔ اس لئے میں نے ارادہ بدل دیا"...... مارگرین نے کہا۔

"یہ کب کی بات ہے"...... راجر نے کہا۔

"اس فارمولے کے حصول کے بعد کی۔ ابھی چند روز پہلے کی"۔ مارگرین نے جواب دیا۔

"تو تمہیں اس کے لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی۔ تم مجھے کہہ دیتیں میں خود ہی یہ سیٹ چھوڑ دیتا"۔ راجر نے کہا۔

"آپ سیٹ تو چھوڑ دیتے لیکن آپ کی سیٹ مجھے ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہی دے سکتے تھے"...... مارگرین نے کہا۔

"اگر تم چاہو تو میں یہ سیٹ چھوڑ کر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو ابھی کہہ دیتا ہوں"...... راجر نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ اب میں نے یہ خیال ہی چھوڑ دیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... مارگرین نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ تم ایکریمیا چلی جاؤ۔ جب تک یہ عمران

یہاں ٹکریں مار کر واپس نہ چلا جائے"...... راجر نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ عمران میرا کچھ بگاڑ سکتا۔ آپ صرف تماشہ دیکھیں"...... مارگرین نے کہا۔

"اور اگر میں تمہاری بات ماننے سے انکار کر دوں تب"...... کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"تو میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گی"...... مارگرین نے جواب دیا۔

"تو پھر سن لو کہ یہ میرا حکم ہے"...... راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم اور آپ کا حکم تبدیل نہ ہو سکتا ہے"...... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"اب اس کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ یہ میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... راجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرسی سے اٹھتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راجر بول رہا ہوں"...... راجر نے کہا۔

"مارگرین بول رہی ہوں۔ میری بات سنو اور جیسے میں کہوں ویسے عمل کرو"...... اچانک اس کے کانوں میں مارگرین کی آواز لیکن اس کا لہجہ بے حد سرد اور تحکمانہ تھا۔ راجر کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اس کی اپنی کوئی مرضی یا ارادہ ہی نہ ہو۔

ہاں بتاؤ۔ میں عمل کروں گا"...... اس کے منہ سے خود بخود نکل گیا۔

"میز کی دراز سے اپنا ریوالور نکالو اور اس کی نال اپنی کنپٹی سے لگا کر ٹریگر دبا دو۔ یہ میرا حکم ہے"...... مارگرین کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد اور تحکمانہ تھا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"...... راجر کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا، میز کی دراز کھولی اس میں سے ریوالور نکال کر اپنی کنپٹی پر رکھا اور پھر واقعی ٹریگر دبا دیا۔ اس نے یہ سارا کام اس انداز میں کیا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ ہو اور پھر دھماکے کے ساتھ ہی راجر کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

راجر کے آفس میں میز کے پیچھے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا
کہ دروازہ کھلا اور نوجوان نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور
دوسرے لمحے وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں مارگرین
داخل ہو رہی تھی۔ اس نے بڑا خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔

"اوہ۔ بیٹھو۔ اب تم ٹاسٹ کے چیف ہو بیکر"...... مارگرین
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف میں نہیں تم ہو مارگرین۔ میں تو ڈمی ہوں"...... بیکر
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ تم ہی چیف ہو اور اس آفس کی حد تک تم مجھے چیف
کے طور پر ہی ٹریٹ کرو گے۔ البتہ میرے فلیٹ پر میری اور تمہاری
حیثیت مختلف ہو گی"...... مارگرین نے کہا اور مسکراتی ہوئی کرسی
پر بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... بیکر نے کہا اور مسکراتا
ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پھر وہی بات۔ جب میں کہہ رہی ہوں کہ یہاں میں تمہاری
ماتحت ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"اوکے۔ اب بتاؤ کہ کیوں آئی ہو"...... بیکر نے یکلخت بدلے
ہوئے لہجے میں کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ اب ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ باس کہ اس عمران کے
بارے میں تم نے کیا انتظامات کئے ہیں"...... مارگرین نے کہا۔

"پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے دو ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ ایک
راجر اور دوسرا رچرڈ۔ میں نے دونوں سے کہہ دیا ہے کہ وہ عمران کی
نگرانی کرائیں اور اگر عمران گریٹ لینڈ آئے تو اس بارے میں
اطلاع دیں۔ ان میں سے رچرڈ کی ڈیوٹی میں نے مستقل طور پر ایئر
پورٹ پر لگا دی ہے"...... بیکر نے کہا۔

"گڈ۔ اور یہاں کیا انتظامات کئے ہیں"...... مارگرین نے پوچھا۔

"یہاں تو جب وہ پہنچے گا تو پھر تم نے کہا تھا کہ تمہیں صرف
اطلاع دی جائے اور اطلاع تمہیں پہنچ جائے گی"...... بیکر نے کہا تو
مارگرین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... مارگرین نے جواب دیا۔

"اب کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ آخر راجر نے کیا کیا تھا کہ تم نے اسے
اس سیٹ سے ہٹا کر مجھے چیف بنوا دیا"...... بیکر نے کہا تو مارگرین

بے اختیار چونک پڑی۔

" میں نے تمہیں تفصیل تو بتائی تھی کہ میں نے فون پر راجا
ذہن کو کنٹرول کر کے اسے حکم دیا کہ وہ خودکشی کر لے اور
میں نے چیف سیکرٹری کو کہہ کر تمہیں چیف بنوا دیا اور کیا
کرنا چاہتے ہو تم "...... مارگرین نے کہا۔

" یہ سب تو مجھے معلوم ہے۔ تم نے پہلے ہی بتایا تھا۔ میں
وجہ جاننا چاہتا ہوں جس پر تم نے اتنا بڑا اقدام کیا ہے "......
نے کہا۔

" میں نے اسے کہا تھا کہ میں عمران سے خود نمٹنا چاہتی ہوں
وہ عمران سے انتہائی خوفزدہ تھا۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں خا
سے ایکریمیا چلی جاؤں اور وہاں چھپ کر رہوں۔ میں نے اسے
بھی کیا کہ وہ اس پر ضد نہ کرے لیکن اسے اس بات پر گھمنڈ تھا کہ
انتہائی مضبوط ذہن کا آدمی ہے اس لئے میں اسے ٹرانس میں
سکوں گی لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ میں صرف ہپناٹزم کی ہی
نہیں ہوں بلکہ میں صرف آواز کی مدد سے بھی طاقتور سے طاقتور
کو کنٹرول کر لیتی ہوں۔ چنانچہ میں نے باہر جا کر فون کیا اور
میرے حکم کی تعمیل ہو گئی "...... مارگرین نے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم یہاں سے عمران کو فون کر کے
دے دو۔ سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا "...... بیکر نے کہا۔

" نہیں۔ میں پہلے اس سے ملنا چاہتی ہوں اس کے بعد جو میرا

ہی کر لوں گی "...... مارگرین نے کہا۔

ٹھیک ہے "...... بیکر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
اتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بیکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

یس "...... بیکر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

پاکیشیا سے رچرڈ کا کال ہے جناب "...... دوسری طرف سے اس
ے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

اوہ۔ کراؤ بات "...... بیکر نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ
اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں باس۔ پاکیشیا سے "...... چند لمحوں بعد
مردانہ آواز سنائی دی اور چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا گیا تھا
نے اس بار آواز میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی مارگرین کے
تک بھی پہنچ گئی تھی اور وہ بھی چونک پڑی تھی۔

کیا رپورٹ ہے "...... بیکر نے کہا۔

باس۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ روانہ ہو رہا
ابھی اس کی فلائٹ نے پرواز کی ہے "...... رچرڈ نے کہا۔

کیا عمران اپنی اصل شکل میں ہے "...... بیکر نے پوچھا۔

یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ کتنے آدمی ہیں اس کے ساتھ "...... بیکر نے پوچھا۔

دو عورتیں اور تین مرد۔ ایک مقامی لڑکی ہے اور ایک سوئس

نژاد اور تینوں مرد مقامی ہیں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"فلائٹ کی تفصیل کیا ہے"...... بیکر نے پوچھا تو رچرڈ نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے"...... بیکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران سمیت دو عورتیں اور چار مرد۔ یہ تو پورا گروپ آ رہا ہے"...... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اس لئے ظاہر ہے گروپ تو آنا ہی ہے"...... بیکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اس کا استقبال خود ایئرپورٹ پر کروں گی"...... مارگرین نے کہا۔

"تم کیوں۔ اس کی کیا ضرورت ہے"...... بیکر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم اپنے آپ میں مگن رہو۔ اگر یہ تلاش کر لے تو پھر حرکت میں آؤ"...... بیکر نے کہا۔

"وہ میرا ایڈریس جانتا ہے اس لئے وہ وہاں پہنچ جائے گا"...... مارگرین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم اسے کہو گی کیا"...... بیکر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں اسے سنبھال لوں گی"...... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی

بیکر بھی ... انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مارگرین نے مسکراتے ہوئے "گڈ بائی" کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ عمران والا مسئلہ ختم ہو جائے۔ اس لڑکی کا خاتمہ کرنا ہی ہو گا۔ یہ انتہائی خطرناک ہے"...... بیکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک ٹرے میں سے فائل اٹھائی اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر جھک گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں صالحہ، جولیا، تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر سمیت اس وقت گریٹ لینڈ جانے والی فلائٹ میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ جولیا اور صالحہ سائیڈ کی قطار والی سیٹوں پر بیٹھی ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھیں جبکہ عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا اور اس کے منہ سے ہلکے ہلکے خراٹے اس روانی سے نکل رہے تھے جیسے اس کے حلق میں خراٹے لینے والی مشین نصب ہو۔

" عمران صاحب۔ اس بار مشن کیا ہے"...... اچانک صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران سو نہیں رہا۔

" سونے میں خراٹے لینے کا"...... عمران نے جواب دیا اور اس

کے ساتھ ہی ایک بار پھر خراٹے شروع ہو گئے۔

" یہ کام تو آپ پاکیشیا میں بھی کر سکتے تھے۔ اس کے لئے گریٹ لینڈ جانے کی کیا ضرورت تھی"...... صفدر نے کہا۔

" ایسا آرام دہ ماحول وہاں کہاں ملتا ہے۔ فلیٹ میں سلیمان سر پر سوار رہتا ہے۔ رانا ہاؤس میں جوزف اور جوانا"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ مارگرین کون ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں نہ صرف کھل گئی تھیں بلکہ پھیل کر کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

" ارے۔ ارے۔ کیا غضب کر رہے ہو۔ آہستہ بولو۔ جولیا نے سن لیا تو ابھی جہاز میں قیامت برپا ہو جائے گی"...... عمران نے بڑے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" چلیں آپ آہستہ سے بتا دیں۔ ویسے بھی وہ دونوں خواتین باتوں میں مصروف ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ خوبصورت نام کہاں سے سنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" چیف نے بتایا ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" چیف نے۔ کب اور کس سلسلے میں"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ اسے واقعی یہ معلوم نہ تھا کہ بلیک زیرو نے صفدر

گویا اس کے دیگر ساتھیوں کو اس بارے میں بریف کیا ہوگا اور
ایسا ہوتا تو صفدر یہ نہ پوچھتا کہ مشن کیا ہے۔

"چیف نے جب مس جولیا کو مشن کے بارے میں ہدایات دی
تو میں اور کیپٹن شکیل دونوں مس جولیا کے فلیٹ پر موجود تھے
مس جولیا کے پوچھنے پر چیف نے صرف اتنا بتایا تھا کہ گریٹ لینڈ
کوئی ایجنٹ مارگرین پاکیشیا کے ایک سائنس دان سے فارمولا
حاصل کر کے اور اسے ہلاک کر کے گئی ہے اور مشن اس فارمولا
کی واپسی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کے باوجود تم پوچھ رہے تھے کہ مشن کیا ہے"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ کام تو چیف کے گریٹ لینڈ میں موجود فارن
ایجنٹ بھی کر سکتے ہیں جب فارمولا لے جانے والی ایجنٹ کا علم
تو اس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ فارمولا کہاں ہے"...... صفدر
نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"شکر ہے کہ چیف تمہاری طرح عقل مند نہیں ہے ورنہ میں
واقعی بھوکا مر جاتا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ نے جان بوجھ کر چیف کو مجبور کیا
ہے کہ وہ مشن کے لئے ٹیم بھیجے اور اس طرح آپ کے چیک
سکوپ بن سکے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پیٹ کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں"۔ عمران

کہا۔

"لیکن مجھے معلوم ہے کہ چیف جیسا پاپڑ اتنی آسانی سے نہیں بیلا
جاتا۔ اس لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ مشن کیا ہے"...... صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کرو گے پوچھ کر۔ بس یوں سمجھو کہ شاگرد بننے جا رہا ہوں"۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شاگرد بننے۔ کس کا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مارگرین کا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس نے کوئی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔
صفدر نے چونک کر کہا تو عمران اس کی ذہانت کی دل ہی دل میں داد
دینے لگا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر راشدی والی
ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ کیا یہ مارگرین
کوئی خاص علم جانتی ہے کہ اس نے بوڑھے اور سنکی سائنس دان کو
اس انداز میں کور کر لیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ ماہر ہپناٹزم ہے اور اس کے لئے وہ مخصوص ادویات
استعمال کر کے دوسرے کے ذہن کو سرنڈر کر لیتی ہے"...... عمران
نے جواب دیا۔

"حیرت انگیز۔ تو اب آپ پہلے اس مارگرین کو ٹریس کریں گے

"لیکن کیا اس سے معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"بتایا یہی گیا ہے کہ اس کا تعلق ایک سینڈیکیٹ سے ہے۔ مجھے یقین نہیں ہے اس لئے پہلے انکوائری ہو گی کہ مارگرین کا کس سے ہے۔ پھر آگے کام ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ ویسے یہ ہے تو بالکل نئی ڈیوائس کہ ادویہ کے استعمال سے ذہن کو سرنڈر کیا جائے اور پھر ہپناٹزم کی مدد سے واردات کی جائے"...... صفدر نے کہا۔

"ڈیوائس تو نئی نہیں ہے لیکن مارگرین نے اسے جس انداز میں استعمال کیا ہے وہ اس کی بے پناہ ذہانت کا پتہ دیتی ہے اور اس لئے مجھے یقین ہے کہ ایسی ذہین اور ماہر عورتیں بدمعاشوں اور غنڈوں کے سینڈیکیٹ سے متعلق نہیں ہو سکتیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں جبکہ صفدر نے ایک رسالہ اٹھایا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر جب طویل پرواز کے بعد طیارہ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچا تو پائلٹ کے اعلان کے ساتھ ہی جہاز میں جیسے یکلخت زندگی سی دوڑ گئی۔ ہر شخص سیدھا ہو کر بیلٹ باندھنے لگا۔ عمران نے بھی آنکھیں کھولیں اور بیلٹ باندھنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کلیئرنس کے بعد پبلک لاؤنج میں آئے

وہاں سے ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل شیرٹن پہنچ گئے جہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہوئے ہی تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا چونکہ وہ سب اپنی اصلی شکلوں میں تھے اور اصل ناموں سے ہی یہاں آئے تھے اس لئے انہی کے کمرے ان کے اصل ناموں سے ہی بک کرائے گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ میں مارگرین بول رہی ہوں۔ وہی مارگرین جسے تلاش کرنے کے لئے آپ گریٹ لینڈ آئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے ملاقات کے لئے آپ کے کمرے میں آ جاؤں"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زہے نصیب۔ آپ جیسی ماہر فن شخصیت سے ملاقات تو میرے لئے اعزاز ہو گی"۔ عمران نے آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح گھماتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کس کا فون تھا"...... سب نے چونک کر پوچھا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کوئی بھی نہ سن سکا تھا۔

"صفدر نے مجھے بتایا ہے کہ چیف نے آپ کو بتا دیا تھا کہ مارگرین نامی ایک خاتون پاکیشیا میں ڈاکٹر راشدی سے فارمولا تحریر کرا کر لے گئی ہے وہی خاتون اب خود ہم سے ملاقات کے لئے آ رہی

ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی حیرت
تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں۔ وہ کیا چاہتی ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اب یہ تو اس کے آنے پر ہی معلوم ہو گا"...... عمران نے [illegible]
ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ شاید وہ خود بھی مارگرین کی اس [illegible]
اچانک آمد پر الجھ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آ[واز]
سنائی دی تو عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھو[لا]
ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز [اور]
جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سیاہ بال اس کے کاندھوں پر پھیلے
ہوئے تھے اور عمران اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمر[ان]
کے اٹھنے کی وجہ سے اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے

"شکریہ۔ میرا نام مارگرین ہے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور [یہ]
میرے ساتھی ہیں۔ تشریف رکھیں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی آمد کے بارے میں مجھے اطلاع مل گئی تھی۔ پہلے تو میں
نے سوچا کہ آپ سے ایئرپورٹ پر ہی ملاقات کی جائے لیکن پھر مجھے
اطلاع مل گئی کہ آپ کے کمرے پہلے سے ہوٹل شیرٹن میں بک ہیں
تو میں نے یہاں ملاقات کا فیصلہ کر لیا۔ عمران صاحب میں پہلے اپنے

[illegible] میں وضاحت کر دوں۔ میرا تعلق گریٹ لینڈ کے ایک
[illegible]یت سے ہے جسے ٹاسٹ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ ویسے میں
[illegible] مناروڈ کی جنرل مینجر ہوں۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ نے ایک علیحدہ
[گرو]پ بنایا ہوا ہے جو ایجنسی کے انداز میں کام کرتا ہے۔ میں اس
[گرو]پ میں بھی کام کرتی ہوں اور اس گروپ کی عملی طور پر چیف
[illegible] ہوں۔ ڈمی چیف ویسے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا رہتا ہے۔ آپ کے
[بارے] میں ہمارے پاس اطلاعات موجود ہیں کہ آپ کا تعلق پاکیشیا
[سیکر]ٹ سروس سے ہے اور آپ دنیا بھر میں انتہائی خطرناک سیکرٹ
[ایج]نٹ کے طور پر مشہور ہیں۔ ہمارے گروپ کو اطلاع ملی کہ آپ
[کا] ایک آدمی جارج جو ایجنسیوں کے سلسلے میں یہ معلومات فروخت
[کر]تا ہے سے، فون پر میرا رہائشی ایڈریس، فون نمبر اور میرے بارے
[میں] معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے جب یہ اطلاع
[مل]ی تو میں بے حد حیران ہوئی کیونکہ میرا یا میرے گروپ کا آپ سے یا
[پاک]یشیا سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے پاکیشیا میں اپنے
[آدمی]وں سے رابطہ کیا۔ وہاں ہمارے آدمیوں نے آپ کو جب ٹریس
[کیا] تو آپ اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ کی فلائٹ پر سوار ہو چکے
[تھ]ے۔ اس طرح ہمیں آپ کی یہاں آمد کا علم ہوا اور اب میں یہاں خود
[اس لئ]ے آئی ہوں تاکہ آپ سے مل کر یہ بات کلیئر کروں کہ آپ
[میر]ے بارے میں کیوں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور اب آپ کی
یہاں آمد کا کیا مقصد ہے"...... مارگرین نے تفصیل سے بات کرتے

ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ
نے اس دوران چیک کر لیا تھا کہ مارگرین ہپناٹزم سرے سے ہ
ہی نہیں کیونکہ ہپناٹزم جاننے والوں کی آنکھیں مسلسل مشقوں
وجہ سے عام آنکھوں سے بہرحال مختلف انداز اختیار کر جاتی ہیں
عام آدمی تو یقیناً نہیں پہچان سکتا لیکن ہپناٹزم سے متعلق آدمی
ایسی آنکھوں کو پہچان لیتا ہے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
تو مارگرین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار نرم پڑ گیا۔ شاید اس کا خیال
کہ عمران اس کی تقریر کے جواب میں اس سے بھی بڑی تقریر کرے
لیکن عمران نے یہ فقرہ کہہ کر اس کے تنے ہوئے اعصاب کو یکلخت
ڈھیلا کر دیا تھا۔

"لائم جوس منگوالیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ شراب نہیں
پیتے"...... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میرے بارے میں کافی معلومات حاصل کر لی ہیں"
عمران نے کہا۔

"آپ کے بارے میں معلومات تو یہاں گریٹ لینڈ میں قدم قدم
پر مل جاتی ہیں۔ گریٹ لینڈ آپ کا ممدوح ہے۔ عام ایجنٹوں سے لے
کر اعلیٰ حکام تک حتیٰ کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سیکرٹری داخلہ اور
برٹن کے آپ کے گھرانے سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں اس طرح
چیف سیکرٹری صاحب بھی آپ کے گن گاتے ہیں"...... مارگرین

نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ شاید فطری طور پر بہت
زیادہ بولنے کی عادی تھی۔

"یہ ان کی مہربانی ہے مس مارگرین کہ وہ میرے بارے میں
اچھی رائے رکھتے ہیں لیکن آپ نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا نام
نہیں لیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ان سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے"...... مارگرین نے کہا۔
اسی لمحے دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھا
اور اس نے جا کر دروازہ کھولا تو ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔
ٹرالی پر لائم جوس کے بڑے بڑے گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک
گلاس سب کے سامنے رکھا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ اس
کے باہر جانے کے بعد صفدر نے دروازہ لاک کیا۔ چونکہ صفدر نے
عمران کے اشارے پر روم سروس کو فون کر کے لائم جوس کا آرڈر
دے دیا تھا اس لئے لائم جوس سرو کیا گیا تھا۔

"مطلب ہے کہ آپ کا تعلق سیکرٹری داخلہ اور چیف سیکرٹری
سے ہے"...... عمران نے لائم جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے بڑے
سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ عام طور پر"...... مارگرین نے جوس کا سپ لیتے
ہوئے کہا۔

"کیا یہ ٹاسٹ سینڈیکیٹ سرکاری حیثیت رکھتا ہے"...... عمران

نے کہا تو مارگرین بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ نہیں۔ وہ تو عام سینڈیکیٹ ہے جیسے عام سینڈیکیٹ ہیں"...... مارگرین نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب اسے شاید احساس ہو گیا تھا کہ عمران نے اسے باتوں ہی باتوں چکر دے کر یہ اگلوا لیا ہے کہ اس کا تعلق چیف سیکرٹری اور سیکر داخلہ سے ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ جس بھی تنظیم سے متعلق بھی سرکاری ہو سکتی ہے۔

"مس مارگرین۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے خود ہی معاملات واضح کرنے کی تکلیف کی ہے۔ اصل میں پاکیشیا میں خاتون نے جس کا قدوقامت آپ سے ملتا ہے انتہائی حیرت انگیز میں پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر راشدی سے ایک فارمولا جو ان کے ذہن میں تھا تحریر کرا کر اسے ہلاک کر دیا اور پھر وہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان چلی گئی۔ کچھ شواہد ایسے بھی ملے ہیں جن معلوم ہوا کہ اس کا نام مارگرین ہے اور اس کا تعلق گریٹ لینڈ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایسے شواہد ملے جس سے یہ بات کنفرم گئی اور پھر میں نے اسے یہاں سے بھی کنفرم کر لیا"۔ عمران سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے شواہد"...... مارگرین نے چونک کر پوچھا تو عمران اختیار مسکرا دیا۔

"جس لڑکی نے یہ واردات کی ہے اس کا نام مارگریٹ تھا

نام گریٹ لینڈ میں عام رکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر راشدی کی ہے جو گولیاں نکلی ہیں لیبارٹری رپورٹ کے مطابق یہ گولیاں لینڈ ساختہ تھیں۔ اس کے علاوہ وہاں سے اسٹارک نامی دوا کا ملا جس میں دو کیپسول کم تھے۔ یہ دوا بھی گریٹ لینڈ ساختہ پھر اس دوا کا جو استعمال سامنے آیا اس سے معلوم ہوا کہ اس ذہن کو سلایا جاتا ہے اس طرح یہ بات بھی سامنے آ گئی کہ ہپناٹزم میں ماہر ہے۔ اس نے پہلے ڈاکٹر راشدی کو دو کھلائے تاکہ اس کا طاقتور ذہن سرنڈر ہو جائے پھر اسے میں لا کر اس سے فارمولا تحریر کرایا اور پھر اسے ہلاک کر کے گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ لڑکی وہاں سے میک اپ تبدیل کر نکلی۔ اس کے پاس نئے میک اپ کے مطابق کاغذات بھی تھے۔ رات ایک ہوٹل میں پہنچی اور پھر اس نے دوسرے روز طیارہ کرایا اور کافرستان چلی گئی۔ اس طرح طیارہ چارٹرڈ کرانے اور جانے سے ثابت ہوا کہ اس لڑکی کا تعلق یقیناً کسی ایجنسی تھا اور وہ پوری طرح تربیت یافتہ تھی ورنہ وہ عام پرواز سے گریٹ لینڈ پہنچ جاتی۔ ان شواہد کے بعد میں نے یہاں ایک سے رابطہ کیا جو ہپناٹزم اور ایسے فنون کا نہ صرف ماہر ہے کے تعلقات بھی ایسے لوگوں سے ہیں یا وہ بہرحال ان کے میں جانتا ضرور ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ یہاں ایک لڑکی موجود ہے جو ہپناٹزم میں ماہر ہے۔ اس کا پتہ اور فون نمبر

بھی معلوم ہو گیا۔ پھر میں نے یہاں جارج سے رابطہ کیا اور
نے مجھے یہ بھی بتا دیا کہ مارگرین کا تعلق ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے
اس لئے ہم یہاں آ گئے تاکہ اس مارگرین سے ملاقات کی جائے
عمران نے کہا۔

"لیکن مارگرین تو میں ہوں اور میرا تعلق بھی ٹاسٹ سے
لیکن نہ میں ہپناٹسٹ ہوں اور نہ ہی میں پاکیشیا گئی ہوں"۔ مارگر
نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے آپ کی آنکھوں کو چیک کر لیا ہے آپ ہپناٹ
نہیں ہیں اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ساری کہانی ہی غلط ہو
ہے"...... عمران نے جواب دیا تو مارگرین کے چہرے پر قدر
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو اب آپ کیا کریں گے"...... مارگرین نے پوچھا۔

"سیر و تفریح کریں گے۔ اس لڑکی کے بارے میں انکوائری کر
گے کیونکہ یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ
ہی ہے اگر وہ لڑکی مل گئی تو اس سے ہم صرف اتنی بات پوچھیں
کہ اس نے فارمولا کس کے حوالے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ کو میری مدد کی ضرورت
تو میں حاضر ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"نہیں۔ آپ کا شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے غلط فہمی
آپ پر شک کیا اور آپ کو یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی"۔ عمر

"اوہ نہیں۔ اچھا ہوا کہ معاملات کلیئر ہو گئے۔ میرا فون نمبر آپ
معلوم ہے۔ ویسے ہوٹل سٹاروڈ میں بھی آپ مجھ سے مل سکتے ہیں۔
ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں"۔ مارگرین
اٹھتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے
ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چند لمحوں بعد
ین کمرے سے باہر چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی یہ وہ لڑکی نہیں تھی"۔ صفدر نے
کہا۔

"قدوقامت کے لحاظ سے تو وہی تھی لیکن میں نے چیک کر لیا ہے
حال ہپناٹسٹ نہیں ہے اور ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کرنے والی
کا ہپناٹسٹ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ اس انداز میں واردات کر
سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو
پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف ماسٹر سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ میں ماسٹر نکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر تم نے مجھے مارگرین کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا تھا۔ کیا تمہیں یاد ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... ماسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس لڑکی سے ملا ہوں۔ وہ لڑکی تو ہپناٹسٹ نہیں ہے جبکہ تمہارے بقول وہ ہپناٹسٹ تھی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پرنس۔ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ ہپناٹزم میں جدید ترین معلومات رکھتے ہوں گے لیکن آپ نے یہ بات کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ایسا نہیں ہے"...... ماسٹر نے کہا۔

"میں نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی انسان ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرنس ان دنوں ایسی ادویات آ رہی ہیں جنہیں آنکھوں میں ڈالنے سے وہ خصوصی ساخت کے آثار ختم ہو جاتے ہیں اور ان دنوں تمام ہپناٹسٹ ایسی ادویات مستقل طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں ورنہ انہیں لازماً ہر جگہ گاگلز لگانا پڑتی ہے"...... ماسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ ایسی کون سی ادویات ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ادویات کا نام بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ تم نے میری معلومات میں واقعی اضافہ کیا ہے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آج پہلی بار آپ جدید معلومات میں کسی سے پیچھے رہ گئے ہیں ورنہ آج تک ہمیشہ آپ ہی جدید معلومات سے آگاہ رہتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ انسان ہر معاملے میں ہر وقت جدید معلومات سے آگاہ نہیں رہ سکتا۔ ویسے بھی ٹیکنالوجی اس قدر تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ پہلے جو کام صدیوں میں ہوتے تھے اب برسوں بلکہ مہینوں میں ہونے شروع ہو گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لڑکی اصل تھی اور وہ صرف ہمیں راستے سے ہٹانے کے لئے یہاں آئی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ماسٹر کی بات درست ہے تو پھر واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ مارگرین کافی گہری لڑکی ہے۔ اسی انداز میں ڈیل کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے کہو۔ میں اس گہری لڑکی کو سطح پر لانا جانتی ہوں"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے وہ

فارمولا واپس لینا ہے اور اس مارگرین نے ظاہر ہے وہ فارمو
پاس نہیں رکھا ہو گا کسی نہ کسی کو پہنچایا ہو گا۔ اب اس کے
وہ تو اس گروپ کی چیف ہے تو اس نے یہ فارمولا اسے پہنچا
جس نے اسے یہ کام دیا ہو گا اور وہ آدمی سینڈیکیٹ کا چیف
خود بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں اس ٹاسٹ کو پہلے گھیرنا ہ
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیو
اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رین بو کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری
سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے
نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ فون ڈائ
کرنے والا بٹن پہلے سے پریسڈ تھا اس لئے اس نے اسے دوبارہ
نہ کیا تھا۔

" رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

" مادام بڑ فلائی سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا
پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

مادام بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی لیکن
آواز سنائی دی۔

کیا ہوا۔ کیا بڑ فلائی اب اس قدر وزنی ہو گئی ہے کہ اڑ بھی
سکتی۔ اس لئے اسے کسی نے کمرے میں بند کر رکھا ہے"۔
نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ تم ہو نانٹی بوائے۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا
دوسری طرف سے یکلخت چونک کر اور بڑے بے تکلفانہ
کہا گیا۔

اب جلد از جلد فون کیا کروں گا کیونکہ بڑ فلائی اب اڑ نہیں سکتی
لئے اب اس سے بات ہو جایا کرے گی ورنہ جب بھی فون کرنے
پڑتا تھا یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا تھا کہ نجانے بڑ فلائی اس وقت
باغ میں موجود ہو"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف
بولنے والی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

میں واقعی پہلے سے زیادہ موٹی ہو گئی ہوں لیکن اتنی بھی نہیں
تم سمجھ رہے ہو۔ بہرحال بولو۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری
سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی
ہے۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ والوں سے آخر کیا غلطی ہو
گئی ہے کہ تم ان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہو۔ وہ تو

بس مقامی بدمعاش اور غنڈے ہیں"...... مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سینڈیکیٹ نے ایک علیحدہ گروپ بنایا ہوا ہے کسی سرکاری ایجنسی کے انداز میں اور ایک مارگرین اس کی چیف ہے۔ لیکن اس نے ڈی کے طور پر کسی کو چیف بنایا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں میں ٹاسٹ سے ملنا چاہتا ہوں اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تم بہرحال اس ٹاسٹ کے بارے میں تفصیل جانتی ہو گی"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا گریٹ لینڈ سے"...... دوسری طرف سے مادام نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارگرین سے کیا تمہاری ملاقات ہو چکی ہے"۔ مادام نے کہا۔

"ہاں۔ وہ خود ہم سے ملنے یہاں ہوٹل میں آئی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مارگرین کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ درست ہے کہ وہ مردوں کو اپنی انگلیوں پر نچانے میں ماہر ہے کیونکہ اس نے تم جیسے مرد کو بھی چکر دے دیا ہے"...... مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کام صرف مارگرین سے ہی تو مخصوص نہیں ہے۔ ساری عورتیں اس کام میں ماہر ہیں۔ تم نے خود انکل رچرڈ کو ایسا چکر د

پ کہ بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کے باوجود تم سے اس طرح ڈرتا ہے جیسے کام چور کام سے ڈرتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مادام بٹرفلائی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تمہیں رچرڈ کے سامنے یہ بات نہ کر دینا ورنہ اس کی مونچھیں پھڑکنا شروع ہو جائیں گی۔ بہرحال میں تمہیں بتا دوں کہ ین نے تمہیں چکر دیا ہے۔ مارگرین کا تعلق ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے نہیں ہے بلکہ ٹاسٹ ایجنسی سے ہے"...... مادام نے کہا تو ان بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹاسٹ ایجنسی۔ وہ کون سی ایجنسی ہے۔ میں نے تو پہلے یہ نام سنا"...... عمران نے کہا۔

"چار پانچ سال قبل یہ ایجنسی قائم ہوئی ہے اور اسے ٹاسٹ کہا ہے اور بظاہر اسے ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے انڈر ظاہر کیا جاتا ہے یہ خفیہ رہے اور متاثرین ٹاسٹ سے لڑتے جھگڑتے رہ جائیں۔ حال یہ سرکاری ایجنسی ہے لیکن اس کا تعلق ڈیفنس سیکرٹری سے ہ چیف سیکرٹری سے نہیں ہے"...... مادام بٹرفلائی نے کہا تو ران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ تم واقعی بٹرفلائی ہو۔ کوئی باغ تم سے محفوظ نہیں ہتا"...... عمران نے کہا تو مادام ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ اب مزید بھی بتا دوں کہ تم پر پوری طرح

ثابت ہو جائے کہ میں اب بھی بڑ فلائی ہی ہوں۔ مارگرین
اور ایسے ہی دوسرے علوم میں مہارت رکھتی ہے۔ مجھے جو ا
ملی ہیں اس کے مطابق ٹاسٹ ایجنسی کا چیف راجر تھا جو پہلے
لینڈ کی سیکرٹ سروس سے متعلق تھا۔ اس نے کسی بات پر ما
کی بات نہ مانی تو مارگرین نے اسے فون پر خودکشی کرنے کا
اور حیرت انگیز بات ہے کہ راجر جیسے آدمی نے اپنے آفس
خودکشی کر لی۔ اس کے بعد مارگرین نے ڈیفنس سیکرٹری
دے کر اپنے ایک دوست بیکر کو ٹاسٹ کا چیف بنا دیا ہے۔
بیکر بالکل نکما آدمی ہے اس لئے وہ ڈمی چیف ہے۔ اصل چیف
مارگرین ہے"...... مادام نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں
چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اچھا۔ یہ کب کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک دو روز پہلے کی"...... مادام نے جواب دیا۔

"وری گڈ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ اب
آئس کریم بھجواؤں۔ دو ٹن یا چار ٹن"...... عمران نے کہا تو ما
فلائی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تمہاری باتیں ہی میرے لئے کافی ہیں۔ شکریہ"...... د
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"حیرت انگیز شخصیت ثابت ہو رہی ہے یہ عام سی
مارگرین"۔ صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ کون سا علم ہے کہ کسی کو فون پر حکم دیا
جائے اور وہ خودکشی کر لے یا حکم کی تعمیل کر دے۔ اس طرح تو
مارگرین کسی کو بھی فون پر حکم دے سکتی ہے یہ کیسے ممکن ہے"۔
ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسا صرف اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب وہ آدمی جسے حکم دیا
جائے پہلے سے ٹرانس میں ہو۔ اس کے لاشعور کو کوئی لفظ بطور کوڈ
دے دیا گیا ہو اور پھر جیسے ہی وہ لفظ فون پر بولا جائے گا تو وہ خود بخود
ٹرانس میں آ جائے گا اور حکم کی تعمیل کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ جب تک وہ لفظ نہ بولا جائے وہ آدمی
ٹرانس میں نہیں آئے گا اور عام نارمل آدمی رہے گا"...... کیپٹن
شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً مارگرین نے پہلے سے اس راجر اور ڈیفنس سیکرٹری
کو ٹرانس میں لا کر انہیں کوڈ ورڈز دیئے ہوئے ہوں گے"۔ عمران
نے کہا اور اس بار کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب مزید بات واضح ہو گئی کہ فارمولا پہلے راجر تک پہنچا۔ راجر
نے یقیناً اسے ڈیفنس سیکرٹری تک پہنچایا ہو گا اور ڈیفنس سیکرٹری
نے آگے کسی لیبارٹری میں اسے بھجوایا ہو گا۔ راجر تو ہلاک ہو گیا اس
لئے اب ڈیفنس سیکرٹری سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی"۔ عمران
نے کہا۔

"اگر مار گرین نے اس راجر کو اس لئے ہلاک کیا ہے کہ ہم تک پہنچ کر فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل نہ کر لیں تو اس نے لازماً ڈیفنس سیکرٹری کو بھی کور کر رکھا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ راجر کسی اور سلسلے میں مارا گیا ہو گا کیونکہ یہ بات نارمل ہے کہ راجر چونکہ ڈیفنس سیکرٹری کے تحت ہے اس لئے فارمولا اسے ہی بھیجے گا۔ اگر درمیان سے آدمی ہٹانا مقصود ہوتا تو آدمی ڈیفنس سیکرٹری ہو سکتا تھا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا تو خیال ہے کہ سب کرتا دھرتا یہی مار گرین ہے۔ اسے کیوں نہ کور کیا جائے۔ ویسے بھی وہ پاکیشیائی سائنس دان کی قاتل ہے"...... جولیا نے کہا۔

"فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی لڑکیاں اس قدر گہری نہیں ہوتیں جس قدر یہ اپنے آپ کو پوز کرتی ہیں۔ ہاں اگر ڈیفنس سیکرٹری سے معلومات نہ مل سکیں تو پھر اس مار گرین کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ فی الحال تو چونکہ وہ مطمئن ہو گئی ہے کہ ہم نے اس پر شک ڈراپ کر دیا ہے اس لئے اسے مطمئن ہی رہنے دو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ہماری نگرانی ضرور کرائے گی اور جیسے ہی ہم نے ڈیفنس سیکرٹری پر ریڈ کیا وہ کھل کر سامنے آ جائے گی"...... صفدر

نے کہا۔

"یہ گریٹ لینڈ ہے۔ یہاں یہ کام دولت اور تعلقات سے آسانی سے ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں ڈیفنس سیکرٹری پر ریڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری جیسا عہدیدار خود تو فائل اٹھا کر کسی کو دینے نہیں گیا ہو گا اس لئے اس کے آفس سے معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور مادام بٹر فلائی کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا ہوا عمران۔ اتنی جلدی دوبارہ کیوں کال کی ہے"...... رابطہ ہونے پر مادام بٹر فلائی نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ جب مفت کام ہو رہا ہے تو کیوں نہ دوسرا کام بھی مفت کرا لیا جائے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مادام بٹر فلائی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب واقعی آئس کریم دینی پڑے گی تمہیں"...... مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو مار گرین کا پاکیشیا سے حاصل کردہ فارمولا راجر کے ذریعے پہنچایا گیا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ فارمولا آگے کہاں بھجوایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ڈیفنس سیکرٹری آفس میں میرا کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتی ہوں۔ راسٹر کے آدمی ڈیفنس میں کام کرتے رہتے ہیں"...... مادام نے کہا۔

"راسٹر کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک نئی پارٹی ہے لیکن کافی تیزی سے ابھری ہے۔ ساقت
کا مالک ہے۔ میں اسے فون کر کے تمہارے بارے میں ب
ہوں۔ معاوضہ وہ اپنی مرضی کا لے گا لیکن معلومات حتمی دے
مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بھی بتا دو اور اسے میرے با
میں بھی بتا دو اور معاوضے کی گارنٹی بھی دے دو"...... عمران
تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"تم دس منٹ بعد اس نمبر پر اس سے بات کر لینا۔ مجھے
ہے کہ تمہارا کام ہو جائے گا"...... مادام نے کہا اور رابطہ ختم ہ
تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ یہاں اس کمرے میں بیٹھے بیٹھے فون
فارمولا واپس حاصل کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو عمران
اختیار ہنس پڑا۔

"کاش ایسا ہو جاتا تو میں کم از کم تنویر کے حصے کی تنخواہ
سے کلیم کر لیتا"...... عمران نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔

"یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے"...... تنویر کے لہجے
حیرت تھی۔

"مشن اتنی جلدی ختم ہو جائے اور اس دوران تم نے منہ
ایک لفظ بھی نہ نکالا ہو تو تم تنخواہ کے حقدار نہیں بن سکتے"۔ عمر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بکواس کرنے کی عادت ہے اور میں اس بکواس کا کیا
جواب دوں اس لئے خاموش رہتا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"یعنی جواب جاہلاں خاموشی باشد"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہی سمجھ لو"...... تنویر نے کہا۔

"حالانکہ میرا تو خیال تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران پڑھے لکھے
اور تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ سب جاہل کیسے بن گئے"...... عمران بھلا
کہاں باز آنے والا تھا۔ اس نے جاہلوں کا اشارہ دوسرے ساتھیوں کی
طرف موڑ دیا تھا۔

"پھر وہی بکواس۔ کاش تمہاری زبان تمہارے اختیار میں ہوتی"۔
تنویر نے کہا تو سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر ادھر
ادھر کی باتوں کے بعد عمران نے راسٹر کو فون کر دیا۔

"راسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو مادام بٹر فلائی نے میرے
بارے میں فون کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن عمران صاحب۔ آپ کا کام نہیں ہو سکتا۔ میں نے
مادام کو بھی بتا دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے جبکہ ہم آپ کو منہ مانگا معاوضہ

بھی دینے کو تیار ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"معاوضہ مجھے برا نہیں لگتا عمران صاحب۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہاں ڈیفنس سیکرٹریٹ میں سائنسی فارمولوں کے لئے میں ایک عجیب نظام قائم ہے۔ سائنس دانوں کی کوئی خفیہ کمیٹی جس کے انچارج کو ڈاکٹر ایف کہا جاتا ہے۔ اس کا فون نمبر بھی ایکسچینج میں نہیں ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کسی فارمولے کو لاکر میں رکھوا دیتے ہیں اور اس ڈاکٹر ایف کو اطلاع دے دی جاتی ہے پھر یہ فارمولا پراسرار انداز میں بینک لاکر سے غائب ہو جاتا ہے۔ آپ کے فارمولے کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ میں نے بے حد کوشش کی کہ کسی طرح اس ڈاکٹر ایف کا کھوج نکالا جائے لیکن نہیں ہو سکا۔ اس لئے مجبوری ہے"۔۔۔۔۔۔ راسٹر نے کہا۔

"اس کا فون نمبر تو معلوم ہو گیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا نمبر دیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا

دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے پرانکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مارگرین کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارگرین بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اسے حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے اور ہو سکتا ہے وہ آپ تک بھی پہنچ جائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مارگرین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھ سے وہ کیا معلوم کر سکتے ہیں۔ میں نے تو فارمولا بینک لاکر میں رکھوا دیا تھا اور ڈاکٹر ایف کو اطلاع دے دی تھی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر ایف کون ہے اور وہ فارمولا کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ یہ بات تسلیم نہیں کریں گے اس لئے بہتر ہے کہ آپ محتاط

رہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب محتاط رہوں گا بلکہ میں نے ایک غیر ملکی دورے پر جانا تھا جسے میں وجوہات کی بنا پر ملتوی کر رہا تھا لیکن اب میں اسے ملتوی نہ کرتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سرد سی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ایف سے بات کراؤ" عمران کے منہ سے ڈیفنس سیکرٹری کی آواز نکلی۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر ایف بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ایف۔ جو فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اس کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"پوزیشن۔ کیسی پوزیشن"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر ایف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے اور وہ اس وقت اس فارمولے کے پیچھے یہاں گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے اس لئے میں آپ سے پوزیشن پوچھ رہا تھا کہ

کیشیا سیکرٹ سروس اسے اڑا نہ لے جائے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی پوزیشن کا کیا علم ہو سکتا ہے جناب۔ آپ کو تو علم ہے کہ میں نے صرف جزیرہ ہوائی میں سپیشل ایجنٹ تک کو لاج دینی تھی تاکہ فارمولا مخصوص لیبارٹری تک پہنچ جائے اس کے بعد میرا کام تو ختم ہو گیا اور آپ اس لئے بے فکر رہیں کہ اصول اور قانون کے مطابق سپیشل ایجنٹ تک کو بھی اس مخصوص لیبارٹری تک پہنچنے کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کچھ بھی کر لے وہ اس فارمولے تک پہنچ ہی نہیں سکتی"۔ ڈاکٹر ایف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی رپورٹ آپ کے پاس ہی آئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"کمیٹی کو ایسی رپورٹ اس وقت آتی ہے جب فارمولے میں کوئی الجھن ہو یا وہ کسی لحاظ سے نامکمل ہو۔ ورنہ اس سے پہلے ہمیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کس پوزیشن میں ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ایسے سائنسی فارمولوں پر کام سالوں میں جا کر مکمل ہوتا ہے"۔ ڈاکٹر ایف نے جواب دیا۔

"آپ اگر چاہیں تو اس سلسلے میں رپورٹ لے تو سکتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو خود معلوم ہے جناب کہ ایسا ہمارے لئے بھی ممکن

نہیں ہے۔ پھر آپ آج ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں "...... ڈاکٹر
ایف نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے مجھے بے حد الجھن ہو رہی
ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر آپ بے فکر رہیں۔ فارمولا تو اب انہیں کسی صورت بھی
نہیں مل سکتا۔ جب کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے تو وہ
کیسے اسے واپس حاصل کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ایف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو بڑا عجیب سا گورکھ دھندہ بن گیا ہے کہ فارمولا ہی دستیاب
نہیں ہو رہا۔ حیرت ہے کہ اس قدر پیچیدہ نظام بنایا گیا ہے"۔ عمران
نے رسیور رکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم یہاں کسی بھی سائنسی
لیبارٹری کے چیف کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کریں۔ اس
لیبارٹری میں بھی تو آخر فارمولے پہنچتے ہوں گے۔ انہیں معلوم ہو گا
کہ یہ سب کیا ہے یا کم از کم وہ کسی لیبارٹری کی نشاندہی تو کر دے
گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں اس طرح ایک ایک لیبارٹری کو چیک کرنا
ناممکن ہے۔ گریٹ لینڈ سپر پاورز میں شمار ہوتا ہے اور سائنسی طور
پر بھی خاصا ایڈوانس ہے اس لئے یہاں چھوٹی بڑی کئی لیبارٹریاں
ہوں گی۔ ہمیں اس لیبارٹری کا حتمی طور پر معلوم ہونا چاہئے جہاں

فارمولا پہنچایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سپیشل ایجنٹ والا کیا مسئلہ ہے کہ اس سپیشل ایجنٹ کو
اصول کے مطابق ہلاک بھی کر دیا گیا ہے۔ یہ کیسا اصول ہے کہ ہر
نیا سپیشل ایجنٹ سامنے لایا جائے"...... اس بار خاموش بیٹھی
ہوئی صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ پوائنٹ خاصا غور طلب ہے۔ جزیرہ ہوائی تو یہاں
سے بہت دور ہے۔ میرا خیال ہے کہ جزیرہ ہوائی بھی کوڈ ہے اور
سپیشل ایجنٹ بھی کوڈ ہے اور واقعی یہ کیسے ممکن ہے کہ ہر
فارمولے پر ایک مخصوص آدمی کو ہلاک کر دیا جائے"...... عمران
نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس فساد کی جڑ کو پکڑا جائے۔
وہیں سے کوئی نہ کوئی کلیو مل سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران
اور باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہارا مطلب مارگرین سے ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ہاں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے تو پھر یہ کام جولیا اور صالحہ کے ذمے لگایا
جائے ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس کی شہرت کے مطابق ہم اس کے
اشاروں پر ناچنا شروع کر دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ کام ہم خود کر لیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"بس نگرانی کا خیال رکھنا"...... عمران نے کہا تو جولیا اور
دونوں بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"اور ہم کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"انتظار اور آخر میں سوال کہ ہم کیا کریں"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا سوال"...... صفدر نے حیرت بھرے
میں کہا۔

"دو خواتین آپس میں لڑ رہی تھیں کہ ایک صاحب وہاں
گزرے اور دونوں کی لڑائی دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ دونوں خوا
نے ایک دوسری کو طعنے دینا شروع کر دیئے کہ خدا کرے اس
شادی ان صاحب سے ہو جائے۔ جب لڑائی ختم ہونے لگی تو
صاحب نے پوچھا کہ مجھے تو بتاؤ کہ میں یہاں رہ کر انتظار کروں یا
جاؤں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور باقی ساتھی بے اختیار
پڑے جبکہ جولیا اور صالحہ پہلے ہی کمرے سے جا چکی تھیں۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس لڑائی کا نتیجہ دیکھ لیا جائے پھر تم
یا آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے مرد بیچارے اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران
مسکے سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

مارگرین ہوٹل سٹاروڈ میں اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا
ہمیشہ سے یہ اصول تھا کہ وہ فیلڈ سے فارغ ہو کر اس آفس میں ہی
آتی تھی اور اپنے تمام سرکاری اور غیر سرکاری کام اس آفس میں
بیٹھ کر نمٹاتی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کرنے
کے بعد وہ ہوٹل شیرٹن سے سیدھی یہاں اپنے آفس میں ہی واپس آئی
تھی اور اب اسے اپنی ملاقات کی رپورٹ کا انتظار تھا۔ اس نے
ملاقات سے پہلے باقاعدہ کام کیا تھا اور اس کے آدمیوں نے اس سلسلے
میں عمران کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ حاصل کیا اور کمرے میں ایسی
مشینری نصب کی کہ وہ ساتھ والے کمرے سے ہونے والی فون کالز
کے ساتھ ساتھ وہاں ہونے والی گفتگو بھی نہ صرف سن سکیں بلکہ
اسے ٹیپ بھی کر سکیں۔ یہ انتہائی جدید ترین نظام تھا اور اسے کسی
صورت چیک نہ کیا جا سکتا تھا اور اس نظام کے تحت نہ ہی کوئی

ڈیوائس استعمال ہوتی تھی اور نہ ہی کوئی ڈکٹا فون ۔ اس لئے یہ
سے محفوظ نظام تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مارگرین کو مکمل یقین تھا کہ
کے آنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی آپس میں جو باتیں
کریں گے یا فون کال کریں گے یا سنیں گے وہ سب ٹیپ شدہ
کے پاس پہنچ جائے گی ۔ اس طرح اسے حتمی طور پر معلوم ہو جا
کہ ان لوگوں نے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے لیکن
واپس آئے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن ابھی تک اسے
رپورٹ نہ ملی تھی ۔ اس نے میز کی دراز سے ایک جدید ساخت کا
فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مارگرین کالنگ ۔ اوور "...... مارگرین نے با
کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس مادام ۔ نیلسن بول رہا ہوں ۔ اوور "...... تھوڑی دیر
دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔

" کیا ہو رہا ہے نیلسن ۔ ابھی تک تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی
اوور "...... مارگرین نے کہا۔

" مادام ۔ وہ عمران مسلسل فون کالز کر رہا ہے اور انتہائی حیر
انگیز باتیں ہو رہی ہیں اس لئے جب تک کوئی بات فائنل نہ
جائے ہم اسے ادھورا نہیں چھوڑ سکتے ۔ اوور "...... نیلسن نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ بہرحال جیسے ہی کچھ فائنل ہو تم نے فوراً مجھے رپور
دینی ہے ۔ اوور "...... مارگرین نے کہا۔

" یس مادام ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس میز کی دراز میں
رکھ کر وہ ہوٹل کے دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئی ۔ پھر تقریباً
دو گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو مارگرین نے چونک کر
دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو
رہا تھا۔

" اوہ ۔ نیلسن تم ۔ آؤ "...... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مادام آپ سپیشل روم میں چل کر پہلے تمام تفصیل سن لیں
اس کے بعد بات ہو گی ۔ ویسے عمران کی دو ساتھی عورتیں جولیا اور
صالحہ آپ سے اصل بات اگلوانے کے لئے وہاں سے روانہ ہو چکی ہیں
میں نے فون کر کے پالمر کو کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں بے ہوش کر
کے سپیشل روم میں پہنچا دے تاکہ آپ یہ سب کچھ سننے کے بعد ان
کے متعلق کوئی مناسب فیصلہ کر سکیں اور یہاں آنے سے پہلے میں
نے کنفرم کر لیا ہے کہ پالمر نے حکم کی تعمیل کر دی ہے "۔ نیلسن
نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیا یہ دونوں کسی غلط مقصد کے لئے یہاں آ رہی
تھیں لیکن کیوں "...... مارگرین نے کہا۔

" یہ سب آپ کو اس وقت معلوم ہو سکے گا جب آپ یہ پورا ٹیپ
سن لیں گی "...... نیلسن نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے آؤ چلیں "...... مارگرین نے اٹھتے ہوئے کہا

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے تہہ خانوں میں موجود ایک
تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں کرسیوں پر عمران کی دونوں
عورتیں بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھیں
ایک سائیڈ پر اندھے شیشے سے بنا ہوا کمرہ تھا۔ وہ اس کمرے میں
بیٹھ گئے تو نیلسن نے جیب سے ایک ڈبہ نکالا جس میں دو
ٹیپس موجود تھیں۔ نیلسن نے ایک ٹیپ اٹھائی اور اسے وہاں
ایک جدید ساخت کے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ڈال کر اس
دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی مارگرین کی آواز سنائی دی۔ وہ
جانے کی بات کر رہی تھی اور اس کے بعد عمران اور اس
ساتھیوں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی۔ مارگرین خاموش
بیٹھی سنتی رہی۔ عمران نے درمیان میں فون کالز کیں اور نہ صرف
عمران کی آواز بلکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی بخوبی سنائی
دے رہی تھی۔ پھر ایک ٹیپ ختم ہونے کے بعد دوسری ٹیپ مشین
میں ڈالی گئی اور مارگرین آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھی سنتی رہی
جب دوسری ٹیپ بھی ختم ہو گئی تو نیلسن نے اٹھ کر ٹیپ ریکارڈر
آف کر دیا۔

"انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے یہ شخص عمران۔ میں
سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ اس طرح سری اور چیف سیکرٹری کی
آواز اور لہجے کی نقل کر لے گا اور اس طرح معلومات حاصل کر لے
گا۔ صرف فون پر بات کر کے۔ واقعی جیسا میں نے سنا تھا ویسا ہی ہے"

.... مارگرین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"یس مادام۔ یہ شخص واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل ہے"۔
ن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اب ان دونوں لڑکیوں کا کیا کیا جائے۔ اگر انہیں ہلاک کر دیا
گیا تو عمران اور اس کے ساتھی کنفرم ہو جائیں گے کہ معاملات
مشکوک ہیں اور اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو یہ دوبارہ آ جائیں گی اور
بھی میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گی"۔ مارگرین نے
کہا۔

"مادام۔ کیوں نہ انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے اور عمران اور
اس کے ساتھیوں کو وہاں ہلاک کر دیا جائے"......... نیلسن نے کہا۔
"لیکن میں چاہتی ہوں کہ جب تک ہو سکے انہیں زندہ رکھا جائے
کیونکہ ان کی موت کے ساتھ ہی سب کچھ کنفرم ہو جائے گا اور
سیکرٹ سروس بہت بڑا ادارہ ہوتا ہے۔ اس میں صرف چند افراد ہی
نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کی موت کے ساتھ ہی دوسرے افراد یہاں آ
جائیں گے اور ظاہر ہے اس وقت ٹارگٹ ہم ہوں گے جبکہ وہ لوگ
ہم معلوم نہیں کر سکتے اس لئے خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں
گے"......... مارگرین نے کہا۔
"پھر ان عورتوں کو کیا کریں۔ کیا انہیں ہوش میں لا کر واپس
بھیج دیا جائے"......... نیلسن نے کہا۔
"نہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں وہاں پہنچا دوں جہاں یہ بے ہوش

ہوئی تھیں۔ انہیں یہ تو معلوم نہ ہو سکے گا کہ انہیں کس نے
کیوں بے ہوش کیا ہے۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ان کی تلاشی لے کر
کے پاس جو رقم ہو وہ نکال لینا اس طرح یہ یہی سمجھیں گی کہ
نے انہیں بے ہوش کر کے لوٹا ہے۔ پھر اگر یہ یہاں آئیں گی تو
انہیں بے ہوش کر کے عمران کو فون کر دوں گی وہ خود آ کر ا
لے جائے گا۔ اس طرح ہمارے ہاتھ صاف رہیں گے"۔ مارگر
کہا۔

"یس مادام"...... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مارگر
سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے
طرف بڑھتی چلی گئی۔

لیا کو ہوش آیا تو پہلے تو اس کا ذہن کچھ دیر تک غنودگی کے عالم
رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا تو وہ بے اختیار
کر اٹھ بیٹھی۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ
کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک چھوٹے سے باغ کے ایک کونے میں
ہے جہاں گھنے درختوں کا جھنڈ تھا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی
پڑی ہوئی تھی۔ جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تیزی سے
ں کے اس جھنڈ سے باہر آ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے
سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا
ہوٹل شیرٹن سے نکل کر جب ٹیکسی تلاش کرنے لگیں تو
تھوڑی دور پیدل چل کر ٹیکسی ملی اور ان دونوں نے ٹیکسی
کو سٹار روڈ ہوٹل چلنے کا کہہ دیا تھا اور پھر جب ٹیکسی اس باغ
ب پہنچی تھی تو اچانک ان کی ناک سے تیز بو ٹکرائی اور اس

کے بعد انہیں ہوش ہی نہ رہا تھا اور اس وقت اسے اس باغ
ایک کونے میں ہوش آیا تھا جبکہ سڑک باغ کے قریب سے گز
تھی اور وہاں ٹریفک بھی معمول کے مطابق چل رہی تھی۔
ذہن یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ آخر اس کارروائی کا کیا
ہو سکتا تھا۔ انہیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچایا گیا تھا۔ اسی لمحے
دور سے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو جولیا تیزی سے مڑ
دوبارہ درختوں کے جھنڈ میں پہنچ گئی۔ صالحہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی
بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں چاروں طرف دیکھ رہی تھی
کو اندر آتے دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ ہم کہاں ہیں"...... صالحہ نے حیرت
انداز میں کہا تو جولیا نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ کہیں ہمیں لوٹنے کا چکر تو نہیں تھا۔ یہاں گریٹ
میں اکثر ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا
چونک کر اپنے پرس کو دیکھا جس کی زپ کھلی ہوئی تھی اور دوسر
لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کی
اس میں ہر چیز موجود تھی حتیٰ کہ سپیشل مشین پسٹل بھی موجو
لیکن پرس میں موجود رقم غائب تھی۔ گریٹ لینڈ میں چونکہ ا
رکھنے پر کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے یہاں ہر مرد و عورت کے
کسی نہ کسی شکل میں اسلحہ ضرور موجود ہوتا تھا۔ شاید اس لئے
چور ٹیکسی ڈرائیور نے مشین پسٹل نہیں نکالا تھا۔

"ہاں۔ یہ واقعی ہمیں لوٹنے کی واردات ہے۔ میرے پرس سے
م غائب ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بھی اپنا پرس چیک
ا

"میرے پرس سے بھی رقم غائب ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اب ٹیکسی میں بیٹھ کر ہم کیسے سٹارروڈ ہوٹل جائیں گی۔
تو پاس نہیں ہے"...... صالحہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ ایمرجنسی کے لئے تھوڑی رقم اس پرس کے خفیہ
نے میں موجود رہتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اب بھی ہو گی"۔
لیا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے پرس کے خفیہ خانے میں
ہو در قم نکالی تو صالحہ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویسے اس قدر دیدہ دلیری کا مظاہرہ میں نے پہلے کبھی نہیں
ھا۔ پہلے خاص خاص علاقوں میں تو ایسی وارداتیں ہو جاتی تھیں
ن ان علاقوں میں ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا"...... جولیا نے
ل کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اچھے برے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو
یا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سڑک پر پہنچ کر انہیں جلد ہی ایک
ٹیکسی مل گئی۔

"ہوٹل سٹارروڈ"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں عقبی سیٹ پر
گئیں تو اس بار وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھیں لیکن ٹیکسی

ڈرائیور نے ایک لمحے کے لئے بھی انہیں مڑ کر نہ دیکھا تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ ہوٹل گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ ہوٹل پر سٹار وڈ کا بڑا سا نیون چمک رہا تھا۔ جولیا نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر وہ د ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھ گئیں۔ ہوٹل میں جانے اور باہر والوں کی اکثریت کا تعلق زیر زمین دنیا کے افراد سے ہی دکھائی تھا۔ البتہ سیاح بھی کافی تعداد میں آ جا رہے تھے جو مختلف قوم کے حامل تھے۔ گیٹ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو پورا ہال منشیات کے دھوئیں اور تیز شراب کی بو سے بھرا ہوا تھا۔ عورتیں بھی موجود تھیں اور مرد بھی۔ ماحول خاصا آزادانہ تھا کے باوجود بہرحال وہاں انتہائی اخلاق سوز حرکات نظر نہیں آ تھیں۔ ایک سائیڈ پر خاصا وسیع کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں اور دو موجود تھے۔ لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں ایک مرد سٹول پر بیٹھا رجسٹر سامنے رکھے اس میں اندراجات کر تھا جبکہ دوسرا جو شکل و صورت سے کوئی غنڈہ دکھائی دے ر خاموش کھڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے سامنے کاؤنٹر پر فون موجود تھا

"ہمیں جنرل مینجر مادام مارگرین سے ملنا ہے"...... جولیا کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس نوجوان سے کہا۔

"کیا آپ نے ملاقات کا وقت لیا ہوا ہے"...... نوجوان چونک کر ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ ہم سے فوری ملاقات کے لئے ہو جائیں گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی بات ان کی پرسنل سیکرٹری سے کرا دیتا ہوں"۔ ان نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ئل کر دیئے۔

"ٹونی بول رہا ہوں کاؤنٹر سے۔ دو غیر ملکی خواتین تشریف لائی اور مادام سے ملاقات چاہتی ہیں"...... ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور جولیا کی طرف ھا دیا۔

"ہیلو۔ میں جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہوں۔ آپ مادام مارگرین ے کہہ دیں کہ پاکیشیا کے علی عمران کی ساتھی خواتین آپ سے ہدگی میں ملاقات چاہتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ فوری ملاقات پر دہ ہو جائیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ آپ رسیور واپس ٹونی کو دے دیں"...... دوسری رف سے کہا گیا تو جولیا نے رسیور واپس ٹونی کو دے دیا۔

"یس میڈم"...... ٹونی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات ن کر اس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور ایک طرف کھڑے جوان کو اشارے سے بلایا۔

"انہیں پرسنل سیکرٹری کے آفس پہنچا دو"...... ٹونی نے اس جوان سے کہا۔

"آیئے میڈم"...... اس نوجوان نے کہا اور واپس دائیں
مڑ گیا۔ جولیا اور صالحہ بھی اس کے پیچھے دائیں طرف کو مڑ
دائیں طرف آخر میں ایک راہداری تھی۔ اس راہداری میں
کر وہ آخر میں موجود دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ دروازے
ایک مسلح دربان موجود تھا۔

"انہیں ٹونی نے بھیجا ہے"...... انہیں لے کر آنے
نوجوان نے اس دربان سے کہا تو دربان نے اثبات میں سر
ہوئے دروازے کو دبا کر کھول دیا تو جولیا اور صالحہ دونوں اندر
ہو گئیں۔ یہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جہاں دیوار کے
صوفوں کی ایک قطار تھی۔ ایک سائیڈ پر دروازہ تھا جس پر جنرل
کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ باہر ایک کاؤنٹر تھا جس پر ایک
مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"آیئے۔ مادام نے آپ سے ملاقات کی اجازت دے دی
لڑکی نے انہیں دیکھتے ہی کہا اور اٹھ کر اس نے دروازہ کھول دیا

"شکریہ"...... جولیا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ
چھوٹی سی راہداری کے آخر میں ایک شیشے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا
دوسری طرف ایک خوبصورت انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا۔ جولیا
صالحہ اس کمرے میں داخل ہوئیں تو سامنے بڑی سی آفس ٹیبل
پیچھے بیٹھی ہوئی مارگرین بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی

"آپ سے اتنی جلدی دوبارہ ملاقات پر مجھے بے حد مسرت ہو

مارگرین نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر

"شکریہ۔ آپ سے چند باتیں کرنی تھیں اس لئے ہم دونوں یہاں آ
صرف چند منٹ لیں گی"...... جولیا نے مصافحہ کرتے ہوئے

"ضرور۔ ضرور۔ تشریف رکھیں۔ آپ تو ہماری مہمان ہیں۔ پہلے
کہ کیا پینا پسند کریں گی"...... مارگرین نے کہا اور اس کے
ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"ایپل جوس منگوا لیں"...... جولیا نے کہا تو مارگرین نے ایپل
بھیجنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہے جو آپ نے یہاں آنے کی تکلیف کی
...... مارگرین نے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"خاص بات یہ ہے مارگرین کہ تم نے عمران کو تو چکر دے دیا
کہ تم نے فارمولا پاکیشیا سے حاصل نہیں کیا لیکن مجھے معلوم
کہ یہ کام تم نے ہی کیا ہے کیونکہ عمران مرد ہے۔ وہ شاید
بارے میں وہ کچھ نہیں جان سکتا جو ہم عورتیں جان سکتی
ہیں۔ ویسے ہمیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تم نے وہاں
لیلیا میں کیا کیا اور کیا نہیں کیا لیکن ہم نے وہ فارمولا واپس
حاصل کرنا ہے اور تم ہمیں صرف اتنا بتا دو کہ وہ فارمولا اب کہاں
ہے"...... جولیا نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس

سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی، دروازہ کھلا اور ایک ویٹر
ایپل جوس کے تین گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے ا
گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھائے واپس
"آپ دونوں یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق
میک اپ میں ہیں اور میرا تعلق بہرحال اسی فیلڈ سے ہے چا
کی طرح میری اتنی حیثیت نہیں ہے لیکن اتنی بات تو آپ بھی
ہوں گی کہ اگر آپ یہاں سے کوئی فارمولا حاصل کریں ا
پاکیشیا لے جائیں تو کیا یہ فارمولا آپ خود جا کر کسی لیبا
سائنس دان تک پہنچائیں گی۔ فرض کرو کہ میں آپ کی بات
کر لوں کہ میں نے وہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا ہے تو کیا
فارمولا خود لے جا کر کسی کو دوں گی۔ ظاہر ہے میں نے یہ
اپنے چیف کے حکم پر کسی کے حوالے کر دینا ہے۔ اس کے
فارمولا کہاں گیا اس کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے"۔ مار
نے ایپل جوس کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔
"چلو تم یہی بتا دو کہ تم نے یہ فارمولا کسے دیا تھا"...... جو
کہا۔

"ویسے ایک بات ذہن میں بٹھا لو کہ میں نے یہ فارمولا ح
نہیں کیا۔ اگر حاصل کیا بھی ہوتا تو ہمارے ہاں ٹاسٹ سینڈ
میں اس کا طریقہ بھی فکسڈ ہے۔ یہاں سٹی بینک کی مین برانچ
ایک لاکر ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے نام پر موجود ہے۔ ہم ہر چیز اس

جا کر خود فارغ ہو جاتے ہیں۔ اگر میں یہ فارمولا لے آتی تو میں
وہ لاکر تک پہنچا کر چیف کو اطلاع دے دیتی۔ اس کے بعد اس
ہوتا ہے اور کیا نہیں اس کا علم واقعی ہمیں نہیں ہو سکتا"۔
ین نے کہا۔
"ہمارا چیف ٹاسٹ ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ ٹاسٹ کارپوریشن کا چیف ٹاسٹ ہے لیکن یہ بات پہلے بتا
کہ وہ کسی سے ملتا نہیں ہے۔ اس کا صرف حکم چلتا ہے اور
...... مارگرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس سے فون پر تو بات ہو سکتی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ وہ تو اکثر ہوتی رہتی ہے"...... مارگرین نے جواب دیا۔
"تم اسے فون کر کے یہ بات کنفرم کرا دو کہ تم نے یہ مشن
نہیں کیا۔ ہم خاموشی سے واپس چلی جائیں گی"...... جولیا نے

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے"...... مارگرین نے اس بار
سے سخت لہجے میں کہا۔
"مارگرین۔ اگر واقعی تم نے یہ مشن مکمل نہیں کیا تو پھر تمہاری
اسی میں ہے کہ تم اس بات کو کنفرم کرا دو ورنہ تمہاری ہماری
جنگ شروع ہو جائے گی اور اس کا نتیجہ تمہارے خلاف بھی نکل
تا ہے"...... جولیا کا لہجہ بھی سرد ہو گیا۔
"میں خوامخواہ کے جھگڑے سے بچنا تو چاہتی ہوں لیکن میں اس

قسم کی دھمکی آمیز گفتگو بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر میرے
میں کوئی چور ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی تمہارے پاس جانے
میری بجائے وہاں فائرنگ کرنے والے بھی پہنچ سکتے تھے اور ہم
والے بھی۔ بلکہ ایئرپورٹ پر ہی تمہارا خاتمہ زیادہ آسانی سے ہو
تھا"...... مارگرین کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں مارگرین وہ کرو۔ تمہارے حق میں بہتر
رہے گا"...... جولیا نے کہا تو مارگرین چند لمحے خاموش بیٹھی رہی
پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم دونوں خود چل کر میرے پاس آئی ہو اس لئے میں
اخلاق تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتی اور نہ ہی میں
خوامخواہ کے جھگڑے میں الجھنا چاہتی ہوں اس لئے میں تمہاری
ٹاسٹ سے کرا دیتی ہوں اور تم خود کنفرم کر لو"...... مارگرین نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے
موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا کی نظریں نمبروں پر جمی
تھیں۔ آخر میں مارگرین نے خود ہی بغیر جولیا کے کہے لاؤڈر کا
پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر
اٹھا لیا گیا۔

"ٹاسٹ کلب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے
کرخت تھا۔

"مارگرین بول رہی ہوں ہوٹل سٹاروڈ سے"...... مارگرین نے
انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ مادام۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے بولنے والے
کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"چیف باس سے بات کراؤ"...... مارگرین نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹاسٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق دو خواتین
اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں وہ آپ سے بات کرنا
چاہتی ہیں"...... مارگرین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق اور مجھ سے بات کرنا چاہتی
ہیں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا
گیا۔

"آپ بات کریں۔ پھر خود ہی وضاحت ہو جائے گی"۔ مارگرین
نے کہا۔

"ٹھیک ہے کراؤ بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
مارگرین نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ میرا نام جولیانا فٹرواٹر ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے
ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جی فرمایئے۔ آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہیں"...... دوسری
سے کہا گیا لیکن لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔
"ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے تحت ایجنسی سٹائل گروپ آپ نے
ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ کیوں"...... ٹاسٹ نے جواب دیا۔
"مارگرین اس گروپ میں کام کرتی ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن آخر مسئلہ کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا
"مارگرین نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کر
ایک سائنسی فارمولا حاصل کیا ہے اور ہمیں وہ فارمولا واپس
"۔ جولیا نے کہا۔
"فارمولا۔ سائنسی فارمولا۔ اوہ نہیں میڈم۔ ہم نے گزشتہ
سالوں سے اس قسم کا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی ہم اس ٹائپ
کرتے ہیں ہمیں کسی سائنسی فارمولے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے
دوسری طرف سے ٹاسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر آپ کا یہ گروپ کیا کام کرتا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"سرکاری سیکرٹس کے حصول کے لئے یہ گروپ کام کرتا
ورنہ ہمیں سائنس اور سائنسی فارمولوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے
نہ ہی مارگرین نے یہ کام کیا ہے"...... ٹاسٹ نے جواب دیا۔
"فرض کیا کہ ایسا ہوتا اور مارگرین فارمولا لے آتی تو وہ
کہاں پہنچاتی"...... جولیا نے کہا۔

"جب ہم نے یہ کام ہی نہیں کیا تو پھر خواہ مخواہ اسے کیوں فرض
کیا جائے۔ سوری میڈم۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں
فضول باتوں میں خرچ کرتا رہوں"...... دوسری طرف سے اس بار
سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور مارگرین کی طرف بڑھا دیا۔
"میں آپ سے سچ کہہ رہی ہوں کہ میں نے یہ مشن نہیں کیا اور
نہ ہی اس سے کوئی تعلق ہے"...... مارگرین نے رسیور کریڈل پر
رکھتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت"...... جولیا نے اٹھتے
ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تو مارگرین
بھی اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ مصافحہ کرنے کے بعد وہ دونوں کمرے سے
باہر آ گئیں۔ باہر راہداری میں آتے ہی جولیا نے پرس میں سے ایک
بٹن نکالا اور اسے اپنے کان میں سیٹ کر کے وہ اطمینان سے آگے
بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہوٹل سے باہر آ چکی تھیں۔ پھر
جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کان سے بٹن نکالا اور اسے
واپس پرس میں ڈال لیا۔
"مارگرین واقعی اس میں ملوث نہیں ہے"...... جولیا نے صالحہ
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کیا اس ڈکٹافون سے کوئی بات سامنے آئی ہے"...... صالحہ نے
کہا۔

"ہاں۔ ہمارے جانے کے بعد مارگرین نے یہی کہا ہے کہ اس نے یہ کام ہی نہیں کیا تو یہ لوگ خوامخواہ احمقوں کی طرح اس کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں اور اس کے اس فقرے سے ظاہر ہوتا ہے اور ٹاسٹ کی باتوں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے مارگرین یا ٹاسٹ کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے"...... جولیا نے

"لیکن یہ بات تو پہلے طے ہو گئی تھی کہ مارگرین دراصل بھر ٹاسٹ سے متعلق ہے۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے نہیں۔ پھر تم ٹاسٹ سے کیوں بات کی تھی۔ اس نے تو ظاہر ہے یہی کہنا تھا جو نے کہا ہے"...... صالحہ نے کہا۔ وہ دونوں فٹ پاتھ پر پیدل ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"میں نے تو صرف مارگرین کے اطمینان کے لئے یہ سب کچھ تھا تاکہ ہمارے جانے کے بعد وہ اصل حقیقت اگل دے۔ اس تو میں نے وہاں ادالیس ٹی ڈکٹا فون نصب کیا تھا لیکن اب جو بات سامنے آئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مارگرین اس میں ملوث نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جبکہ عمران صاحب نے فون پر جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق تو یہ مارگرین ہی ملوث ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ عمران نے جو کچھ معلوم کیا ہے وہ درست ہو"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک خالی ٹیکسی لے کر وہ دونوں واپس ہوٹل شیرٹن پہنچ گئیں۔ عمران

اپنے کمرے میں موجود تھا جبکہ باقی ساتھی اپنے اپنے کمروں میں تھے۔

"مارگرین کا فون آیا تھا۔ وہ بڑی ناراض ہو رہی تھی کہ خوامخواہ اس پر شک کیا جا رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے مہمان سمجھ کر تم دونوں کو کچھ نہیں کہا ورنہ تم دونوں ہوٹل سے زندہ واپس نہ جا سکتی تھیں"...... عمران نے جولیا کی پوری رپورٹ سننے کے بعد کہا۔ ظاہر ہے جولیا نے جان بوجھ کر بے ہوش ہونے اور لٹ جانے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے اس اس قدر مذاق اڑانا ہے کہ اسے خودکشی کرنا پڑے گی۔ اس لئے وہ اس سے یہ بات گول کر گئی تھی۔

"اگر مجھے یقین آ جاتا کہ اس کا ہاتھ اس چکر میں ہے تو میں دیکھتی کہ وہ دوسرا سانس کیسے لے سکتی تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے فون پر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق تو یہ فارمولا مارگرین نے ہی حاصل کیا ہے لیکن جولیا کو یقین آ گیا ہے کہ مارگرین اس میں ملوث نہیں ہے۔ اب اس کا فیصلہ کیسے ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"فی الحال یہ مسئلہ نہیں ہے کہ فارمولا کس نے حاصل کیا ہے اور کس نے نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت فارمولا کہاں ہے۔ تم دونوں کا خیال تھا کہ مارگرین سے اصل کلیو مل جائے گا اس لئے میں نے تمہیں وہاں بھیجا تھا تاکہ تم اپنی تسلی کر لو ورنہ مجھے بھی یقین تھا

کہ مارگرین کو اس بارے میں معلومات نہیں ہوں گی۔ اس
لامحالہ فارمولا ٹاسٹ ایجنسی کے اس وقت کے چیف راجر کو دیا
راجر نے اسے بینک لاکر میں رکھوایا جہاں سے سپیشل ایجنٹ
نے لیا اور نک کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس سارے سلسلے میں مار
کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے جو
دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر ایسا ہے بھی ہی تو اب پھر کیا کرنا ہے"...... جولیا نے
"میں نے تمہارے جانے کے بعد کوشش کی ہے کہ اس کا سرا
مل جائے۔ میں نے ایک آدمی کے ذریعے وزارت سائنس
ریکارڈ روم کو چیک کرایا ہے تاکہ گریٹ لینڈ کے تحت ایسی
لیبارٹری کا سراغ مل سکے جہاں اس ٹاسٹ کے فارمولوں پر کام
سکتا ہو اور میرے سامنے دو لیبارٹریوں کے نام آئے ہیں۔ ا
لیبارٹری کو اے لیبارٹری کہا جاتا ہے اور یہ لیبارٹری گرین لینڈ
جزیرے میں ہے اور دوسری لیبارٹری کو ماسٹر لیبارٹری کہا جاتا ہے
یہ لیبارٹری گریٹ لینڈ کے شمال مشرقی علاقے برنارڈ میں ہے
میں نے ان کے فون نمبر معلوم کر کے ان کے انچارج سائنس دان
سے بھی بات کر لی ہے ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں۔ لیکن دونوں
انچارج اس فارمولے سے بے خبر تھے۔ اس لئے اب میں بھی خاموش
بیٹھا فرضی مکھیاں مار رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔
"اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بارے میں کام کروں"

صالحہ نے کہا۔ تو جولیا اور عمران دونوں بے اختیار چونک

"کیا تم نے علم نجوم سیکھ لیا ہے کہ زائچہ بناؤ گی اور لیبارٹری کا
سامنے آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جی نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے ڈاکٹر ایف کی آواز
سنی اور اس آواز کو میں نے کس حد تک پہچان لیا ہے۔ یہ ڈاکٹر
ڈاکٹر فرینک کی آواز ہے۔ میں گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی
ہوں۔ وہ کیمبرج یونیورسٹی میں سائنس کے شعبے کے سربراہ ڈاکٹر
تھے۔ وہ یونیورسٹی میں ہفتے میں دو روز لیکچر دینے آتے تھے ورنہ
وہ سرکاری لیبارٹری کے انچارج بھی تھے۔ ان کی لڑکی سوزین
میری کلاس فیلو اور دوست تھی اور گزشتہ ماہ جب میں یہاں آئی تھی
میری ملاقات اچانک سوزین سے ہو گئی تھی۔ ہم کافی دیر تک
گھومتی رہی تھیں۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ خود اب کیمبرج یونیورسٹی
میں پڑھاتی ہے جبکہ اس کے والد ڈاکٹر فرینک اب خاصے بوڑھے ہو
گئے ہیں اس لئے حکومت نے انہیں سائنس کمیشن کا چیئرمین بنا دیا
ہے۔ عمران صاحب نے جب ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں ڈاکٹر ایف
سے بات کی تو میں نے ان کی آواز پہچان لی۔ اب اگر آپ کہیں تو
میں سوزین سے فون پر بات کر لوں تاکہ ہم اس کی رہائش گاہ پر پہنچ
کر اس کے والد سے معلومات حاصل کر سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ
انہیں بہرحال یہ علم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے"...... صالحہ نے تفصیل

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم نے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔
ایف اس سارے سلسلے کا مین آدمی ہے۔ میں نے وہ فون نمبر
کرنے کی بے حد کوشش کی ہے جس پر ڈاکٹر ایف سے بات
تھی لیکن یہ کسی ایسے مخصوص خلائی سیارے سے منسلک ہے
کسی طرح معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا لیکن صالحہ نے مسئلہ حل کر
کہاں رہتی ہے یہ سوزین"...... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ
کھل اٹھا۔

"اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ نارتھ زون کی ریڈ گرین کالونی
کوٹھی نمبر آٹھ بلاک اے میں رہتی ہے"...... صالحہ نے جواب د
ہوئے کہا۔

"ہوں۔ اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"...... عمران نے کہا

"ہاں۔ مجھے یاد ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تو اسے فون کر کے کنفرم کرو کہ کیا ڈاکٹر فرینک بھی اس
ساتھ ہی رہتا ہے یا کہیں اور رہتا ہے"...... عمران نے کہا تو صا
نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر
کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنا
شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہونے پر ایک مردانہ آواز سنائی دی
لاؤڈر کا بٹن بھی چونکہ اس نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف

لنے والی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"مس سوزین سے بات کرائیں۔ میں ان کی فرینڈ صالحہ بول
رہی ہوں پاکیشیا سے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں سوزین بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوزین۔ میں صالحہ بول رہی ہوں پاکیشیا سے"...... صالحہ نے

"اوہ تم۔ پاکیشیا سے کیوں کال کر رہی ہو۔ یہاں گریٹ لینڈ
آ سکتی تھی تم"...... دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے
کہا گیا۔

"اور تم پاکیشیا نہیں آ سکتی"...... صالحہ نے کہا تو جواب میں
سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا چلو۔ میں نے اپنے الفاظ واپس لئے۔ بولو کیسے کال کی
"...... سوزین نے کہا۔

"میرے ایک دوست سائنس دان کو کسی سائنسی فارمولے کے
میں انکل ڈاکٹر فرینک سے رہنمائی لینی ہے کیا وہ تمہارے
ساتھ ہی رہتے ہیں یا کہیں اور"...... صالحہ نے کہا۔

"ڈیڈی تو جب سے سائنس کمیشن کے چیئرمین بنے ہیں وہ تو
اس فاؤنڈیشن کالونی کی ایک کوٹھی میں رہتے ہیں۔ وہیں ان کا

آفس بھی ہے"...... سوزین نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے کوٹھی کا"...... صالحہ نے کہا۔

"نمبر تو سکسٹی ون ہے لیکن وہاں کسی کو جانے کی اجازت ہے۔ البتہ فون نمبر میں بتا دیتی ہوں۔ تم ڈیڈی سے فون پر بات لو۔ وہ تمہیں اچھی طرح جانتے ہیں"...... سوزین نے جواب دیا۔

"میں تو پاکیشیا میں ہوں۔ یہاں سے کوٹھی کیسے پہنچ سکتی ہوں۔ میں نے تو فون پر ہی بات کرنی ہے ان سے۔ تم فون نمبر بتاؤ"...... صالحہ نے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا میں سمجھی کہ تم گر لینڈ میں ہو"...... دوسری طرف سے سوزین نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے شکریہ۔ بعد میں بات ہو گی۔ گڈ بائی"...... صالحہ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے گڈ بائی کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"گڈ شو صالحہ۔ تم نے یہ کام کر کے ہمیں بند گلی سے نکالا ہے۔ اب مجھے یقین ہے کہ ہم فارمولے تک پہنچ جائیں گے"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

مارگرین اپنے آفس میں موجود تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگرین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارگرین بول رہی ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"نیلسن بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے نیلسن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل شیرٹن سے ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہیں۔ وہاں سے عمران اپنی ایک ساتھی خاتون کے ساتھ کار میں سوار ہو کر سائنس فاؤنڈیشن گئے اور وہاں انہوں نے سائنس فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ینگ سے ان کے آفس میں ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس اسی رہائشی کالونی میں آ گئے ہیں"...... نیلسن نے کہا۔

"سائنس فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر فرینک سے ملنے وہ گئے تھے"...... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکا مادام۔ کیونکہ اس کوٹھی کے قریب ایسی کوئی کوٹھی نہیں ہے جو آر ایس ایس کی رینج میں ہو۔ البتہ ایس تھری وہاں پہنچائی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ چیک بھی ہو سکتی ہے"۔ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ [illegible] نے فارمولے کے حصول کے لئے ٹکریں تو مارنی ہی ہیں [illegible] رہیں۔ ہو سکتا کہ وہ اس ڈاکٹر فرینک سے ملنے اس لئے گئے ہوں اس سے اس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں"۔ مارگرین نے کہا۔

"کیا اس ڈاکٹر فرینک کو اس فارمولے کے بارے میں علم ہے"۔ نیلسن نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے تم نگرانی کرتے رہو"...... مارگرین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم جو مرضی آئے کر لو عمران لیکن تم فارمولے تک نہیں پہنچ سکتے"...... مارگرین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"مجھے معلوم تو کرنا چاہئے کہ ڈاکٹر فرینک سے انہوں نے بات کی ہے"...... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سائنس فاؤنڈیشن"...... رابطہ قائم ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ایجنسی سے مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر فرینک سے بات کرائیں"...... مارگرین نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر فرینک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے میرا تعارف آپ سے خصوصی طور پر کرایا تھا"۔ مارگرین نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے باوقار آواز میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سے ایک فارمولا حاصل کر کے یہاں گریٹ لینڈ میں لایا گیا تھا جو سپیشل ایجنٹ نک کے ذریعے متعلقہ لیبارٹری تک پہنچایا گیا۔ اس فارمولے کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ آئی ہوئی ہے۔ اس کے دو ایجنٹ جن میں ایک مرد ہے اس کا نام عمران ہے اور دوسری اس کی ساتھی عورت ہے۔ ان دونوں نے آپ سے آفس میں ملاقات کی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی

ہوں کہ وہ دونوں آپ سے کیا بات کرنے آئے تھے۔ کیا فار
کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے"...... مارگرین نے کہا۔
"مس مارگرین۔ آپ تو جانتی ہیں کہ مجھے بھی صرف
ایجنٹ نک کے بارے میں ہی معلوم ہے کہ فارمولا اسے دیا گیا
اس کے بعد فارمولے کا کیا ہوا وہ کہاں گیا اس بارے میں مجھے
علم نہیں ہے۔ البتہ جب اس میں کوئی الجھن ہوگی تو جس لیبا
میں یہ فارمولا بھجوایا گیا ہوگا وہاں سے رپورٹ مجھے مل جائے گی
سے پہلے نہیں۔ اس لئے میں کسی کو کیا بتا سکتا ہوں۔ ویسے آپ
یہ کہہ کر مجھے حیران کر دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
ایجنٹ میرے پاس آئے تھے جبکہ مجھ سے ملنے دو افراد آئے ضرور
ان میں سے ایک میری بیٹی سوزین کی کلاس فیلو صالحہ تھی
اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ دوسرا اس کا پاکیشیائی سائنس
دوست تھا اور انہوں نے اس فارمولے کے بارے میں کوئی
نہیں کی بلکہ انہوں نے ایک جدید ترین دریافت شدہ سائنسی
سیاما کے بارے میں گفتگو کی لیکن میں نے انہیں بتایا کہ اس
پر باقاعدہ ریسرچ ہو رہی ہے اور یہ ریسرچ معروف سائنس دان
ولمارن کر رہے ہیں۔ البتہ ان کے کہنے پر میں نے ڈاکٹر ولمار
فون کر کے ان کے بارے میں بتا دیا تھا کہ وہ ان کی رہنمائی کر
اور ڈاکٹر ولمارن نے وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس
گئے"۔ ڈاکٹر فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ تو معلوم ہوگا کہ فارمولے کے بارے میں کوئی نہ
کوئی سائنس دان بہرحال یہ فیصلہ کرتا ہوگا کہ اسے کس لیبارٹری
میں بھجوایا جائے اس کے بعد ہی یہ فارمولا کسی لیبارٹری میں بھجوایا
جاتا ہوگا"...... مارگرین نے کہا۔
"ہاں۔ مجھے معلوم ہے اور آپ کے بارے میں چونکہ ڈیفنس
سیکرٹری صاحب نے بڑا مثبت تعارف کرایا ہے اس لئے آپ کو بتایا
جا سکتا ہے کہ ایسے فارمولے ڈاکٹر بروس کو بھجوائے جاتے ہیں اور
ڈاکٹر بروس کے بارے میں آپ جانتی ہوں گی کہ وہ تمام لیبارٹریوں
کے انچارج اور سائنس دانوں کی کونسل کے چیئرمین ہیں اور سپیشل
ایجنٹ کے ذریعے فارمولا ڈاکٹر بروس کو بھجوایا جاتا ہے۔ وہ کونسل کا
اجلاس طلب کر کے اس پر تفصیلی ڈسکس کرتے ہیں اور پھر جہاں
اس پر کام ہونا ہوتا ہے فارمولا اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے"۔
ڈاکٹر فرینک نے کہا۔
"لیکن پھر سپیشل ایجنٹ کو کیوں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کی
کیا وجہ ہے"...... مارگرین نے کہا۔
"سپیشل ایجنٹ نک ایک ایکسیڈنٹ میں ویسے ہی ہلاک ہو گیا
تھا ورنہ صرف یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ سپیشل ایجنٹ کو ہلاک کر
دیا جاتا ہے"...... ڈاکٹر فرینک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
"اوکے۔ شکریہ۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا"...... مارگرین نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تھینک یو فار کالنگ" ...... ڈاکٹر فرینک
جواب دیا تو مارگرین نے رسیور رکھ دیا۔
"یہ عمران واقعی خطرناک آدمی ہے۔ اس کی آنکھیں بتا رہی
کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ وہ ڈاکٹر فرینک کے پاس جاتا ہے او
وہاں کسی اور آئیڈیئے سے بات کرتا ہے اس کی وجہ" ...... مارگر
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک
بے اختیار اچھل پڑی۔
"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ڈاکٹر ولمارن بھی لازماً اس کونسل
ممبر ہو گا جہاں ڈاکٹر بروس فارمولے پر ڈسکس کرتا ہو گا اور لازماً
ڈاکٹر ولمارن کو بھی معلوم ہو گا کہ فارمولا کس کے حوالے کرنے
فیصلہ کیا گیا ہے۔ ویری بیڈ" ...... مارگرین نے بڑبڑاتے ہوئے کہ
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔
"یس مادام" ...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری ک
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے میری بات کراؤ جہاں بھی وہ
ہوں" ...... مارگرین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"ہونہہ۔ تو یہ چکر چلایا گیا ہے" ...... مارگرین نے رسیور رکھ کر
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس
نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ...... مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب غیر ملکی دورے پر ہیں ایک
ہفتہ بعد ان کی واپسی ہے" ...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل
سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"اوہ اچھا۔ تو ایسا کرو کہ سیکشن آفیسر رابرٹ سے میری بات
کراؤ" ...... مارگرین نے کہا۔
"یس مادام" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے رسیور
رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ...... مارگرین نے کہا۔
"سیکشن آفیسر رابرٹ لائن پر ہے مادام" ...... دوسری طرف سے
پرسنل سیکرٹری نے کہا۔
"ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں رابرٹ" ...... مارگرین نے
بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"ہیلو مارگرین۔ آج کیسے مجھے یاد کر لیا۔ اب تو میرے پاس بس
تمہاری یادیں ہی رہ گئی ہیں" ...... دوسری طرف سے انتہائی حسرت
بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"ارے۔ ارے۔ اس قدر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔
مصروفیت کی وجہ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ بہرحال جلد ہی
ملاقات ہو گی" ...... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نجانے وہ دن کب آئے گا" ...... رابرٹ نے کہا۔

"دن نہیں رات"...... مارگرین نے کہا۔

"واہ۔ کیا واقعی"...... رابرٹ کے لہجے میں یکلخت شوخی ا
تھی۔

"ہاں۔ فکر مت کرو۔ تم بھولنے والی شخصیت نہیں ہو۔
بتاؤ کہ ڈاکٹر ولمارن کس لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ مجھے ا
ایک فوری کام ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"مجھے فائل چیک کرنا ہو گی سپیشل ریکارڈ روم میں جا
رابرٹ نے کہا۔

"تو چیک کرو۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گی او
ان کا فون نمبر بھی چاہئے"...... مارگرین نے کہا۔

"مل جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین
اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر اس نے پرسنل سیکرٹری کو کہا
دس منٹ بعد دوبارہ رابرٹ سے کال ملوا دے اور اس کے سا
اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج ا
اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"مادام سیکشن آفیسر رابرٹ سے بات کریں"...... پ
سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مارگرین۔ میں نے چیک کر لیا ہے
ولمارن بلیوگن لیبارٹری کے انچارج ہیں"...... رابرٹ کی آواز

کیا ان کا فون نمبر مل سکتا ہے۔ اور ہاں یہ لیبارٹری کہاں
مارگرین نے کہا۔

ارے ہوا کیا ہے۔ کیا یہ بوڑھا سائنس دان تمہیں پسند آ گیا ہے"۔
نے کہا۔

تمہیں میری فطرت کا تو علم ہے پھر ایسی بات کیوں کر رہے
مارگرین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی تتلی ہو جو تازہ اور باسی ہر قسم
پھولوں پر بیٹھنے کی عادی ہو"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"۔
ین نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

اصل بات یہ ہے مارگرین کہ فون نمبر اور لیبارٹری کا پتہ
ن ٹاپ سیکرٹ ہیں اس لئے نہیں بتائے جا سکتے"...... رابرٹ
نے کہا۔

لیکن میں تو خود حکومت کی نمائندہ ہوں"...... مارگرین نے

تم ایک ایجنسی کی ایجنٹ ہو جبکہ یہ ٹاپ سیکرٹ تو ایجنسی کے
چیف کو بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ ہاں۔ اگر تم آج رات میرے پاس
گزارو تو کل صبح تمہیں بتا دوں گا"...... رابرٹ نے کہا۔

اچھا۔ بالکل گزاروں گی لیکن یہ ڈارک نائٹ ہو گی تمہارے

لئے"...... مارگرین نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ مجھے منظور ہے"...... رابرٹ شاید پوری طرح بات پر اڑا ہوا تھا۔

"فون نمبر دو اور ایڈریس بتاؤ"...... مارگرین کا لہجہ یکلخت انتہائی تحکمانہ ہو گیا اور اس بار رابرٹ نے اس انداز میں جواب دیا جیسے ٹرانس میں آ چکا ہو۔ اس نے فون نمبر بھی بتا دیا اور ایڈریس بھی۔

"تمہاری میز کی دراز میں حفاظتی طور پر رکھا گیا پسٹل موجود ہے۔ اسے نکالو اور کنپٹی پر رکھ کر ٹریگر دبا دو"...... مارگرین نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مارگرین صرف ایک کھلونا ہے جس سے صرف کھیلا جا سکتا ہے۔ نانسنس"...... مارگرین نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو رابرٹ نے بتائے تھے۔

"ہیلو گن لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف ٹاسٹ ایجنسی مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر ولمارن سے بات کراؤ"...... مارگرین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ولمارن بول رہا ہوں۔ فرمائیے آپ نے کیسے یہاں

...... ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"آپ کو بتایا گیا ہو گا کہ میں ٹاسٹ ایجنسی کی چیف ہوں اور یہ ایجنسی وزارت ڈیفنس کے تحت خصوصی طور پر قائم کی گئی ہے تاکہ گریٹ لینڈ کی سرکاری لیبارٹریوں کو غیر ملکی ایجنٹوں سے محفوظ کیا جائے"...... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے پہلے سے معلوم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک پاکیشیائی مرد اور ایک ایشیائی عورت ڈاکٹر فرینک سے ان کے آفس میں ملے ہیں۔ انہوں نے کسی سائنسی مسئلے پر ان سے رہنمائی طلب کی ہے اور ڈاکٹر فرینک نے انہیں آپ کا حوالہ دیا ہے اور لامحالہ انہوں نے آپ کا فون نمبر بھی انہیں دیا ہو گا لیکن یہ دونوں مشکوک لوگ ہیں اس لئے اگر یہ لوگ آپ سے لیبارٹری کا پتہ یا محل وقوع معلوم کریں تو آپ نے انہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتانا کیونکہ یہ موسٹ ٹاپ سیکرٹ ہیں"...... مارگرین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور اس شخص کا فون بھی آ چکا ہے۔ اس نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس ہے۔ وہ ایک شعاعی فارمولے پر رہنمائی چاہتا تھا اور میں نے اس کا مسئلہ فون پر ہی حل کر دیا ہے۔ ویسے بھی اس نے ملاقات کی خواہش نہیں کی اور نہ ہی اس نے لیبارٹری کے بارے میں کچھ پوچھا ہے"۔

ڈاکٹر ولمارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے کسی پاکیشیائی فارمولے کے بارے میں بھی حوالہ ہو گا۔ ڈاکٹر راشدی کا فارمولا"...... مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے حوالہ دیا تھا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ ڈاکٹر راشد یہاں بلیو گن لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے اور یہاں سے ریٹائر ہو واپس پاکیشیا گیا ہے اور وہ میرا شاگرد بھی رہا ہے۔ وہ جب گریٹ لینڈ آتا ہے تو فون پر مجھ سے ہیلو ہیلو ضرور کرتا ہے۔ میں اسے یہ باتیں بتا دی تھیں لیکن جس فارمولے کے بارے میں ا نے ڈاکٹر راشدی کا حوالہ دیا ہے اس کے بارے میں مجھے سرے علم ہی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اسے بتا دیا کہ میرے پاس ا سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا مارگرین بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ڈاکٹر فرینک کی طرف سے آپ کے پاس ایسا فارمولا بھیجا ہے تھا جس کی تیاری کے بعد ایک وسیع رینج میں ہر قسم کا بارود اور شعاعی ہتھیار داخل ہی نہیں ہو سکتا"..... مارگرین نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ آر آر فارمولا۔ ہاں۔ وہ فارمولا ڈاکٹر فرینک نے بھجوایا تھا لیکن وہ فارمولا میں نے چیک کیا ہے۔ فارمولا نہ صرف ادھورا ہے بلکہ بنیادی طور پر غلط ہے کیونکہ جن کو اس فارمولے کی بنیاد بنایا گیا ہے ابھی ان ریز کی خاصیت سامنے نہیں آئی اور نہ ہی تجربے سے ثابت ہوئی ہے۔ اس سلسلے

...ات کا حکم دے دیا گیا ہے اور میرے سائنس دان اس پر ...تی کام شروع کر دیں گے پھر حتمی نتیجہ سامنے آئے گا"۔ ...طرف سے کہا گیا۔

...۔ بہرحال آپ محتاط رہیں"..... مارگرین نے ایک طویل ...تے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب یہ بات تو واضح ہو چکی ...ہ فارمولا وہ ڈاکٹر راشدی سے لے کر آئی تھی وہ بلیو گن ...میں ڈاکٹر ولمارن کو ہی بھیجا گیا تھا اور عمران نے بھی حیرت ...ر اس ڈاکٹر ولمارن کا فون نمبر معلوم کر لیا لیکن جس طرح ...لیبارٹری کا ایڈریس معلوم نہیں کیا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ...اسے یہ شک نہیں پڑا کہ فارمولا اس لیبارٹری میں ہے اس ...مطمئن تھی کہ عمران اس فارمولے تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ...بیٹھی اس بارے میں سوچتی رہی تھی کہ اچانک فون کی ...اٹھی تو مارگرین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

...یں"..... مارگرین نے کہا۔

...سن سے بات کریں مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

...یں۔ کراؤ بات"..... مارگرین نے کہا۔

...مادام۔ میں نیلسن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد نیلسن کی ...آواز سنائی دی۔

...یں"..... مارگرین نے کہا۔

...مادام۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آرکن جا رہا ہے اس وقت

وہ ایئرپورٹ پر موجود ہے۔ یہاں انہوں نے آرکن کے لئے
چارٹرڈ کرایا ہے"...... نیلسن نے کہا تو مارگرین بے اختیار
پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... مارگرین نے
متوحش سے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں ایئرپورٹ سے ہی کال کر رہا ہوں۔ ان
چند لمحوں بعد پرواز کر جائے گا۔ وہ سب طیارے میں سوار
ہیں"...... نیلسن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔
طیارے کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... مارگرین نے
دوسری طرف سے نیلسن نے تفصیل بتا دی۔

"اپنے پورے سیکشن کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ ہو سکتا ہے
ہمیں بھی ان کے پیچھے آرکن جانا پڑے"...... مارگرین نے کہا اور
کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر کریڈل دبایا
پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن کو پریس کیا
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جارڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"دارالحکومت سے مارگرین بول رہی ہوں۔ جارڈن سے بات
کراؤ"...... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"جارڈن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

"مارگرین بول رہی ہوں جارڈن۔ دارالحکومت سے"۔ مارگرین

"خوش نصیب۔ آج کیسے جارڈن یاد آ گیا"...... دوسری طرف سے
فاتحانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تم پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
واقف ہو"...... مارگرین نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے
سوال کر دیا۔

"ہاں۔ کیوں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن تمہارا اس سے
کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"...... جارڈن کے لہجے میں حیرت تھی۔
"تمہیں معلوم ہے کہ میں ٹاسٹ ایجنسی کی چیف ہوں"۔
مارگرین نے کہا۔

"چیف۔ اوہ۔ چیف تو راجر تھا اس کا کیا ہوا"...... جارڈن نے
چونک کر کہا۔

"اس نے آفس میں خودکشی کر لی ہے اور ویسے ڈمی کے طور پر
اب چیف بیکر ہے لیکن راجر کے وقت بھی اور اب بھی دراصل
میں ہی ہوں۔ مجھے ہیڈکوارٹر میں بیٹھنے کی پابندی سے سخت
نفرت ہے اس لئے میں آزاد رہ کر کام کرتی ہوں"...... مارگرین نے

کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ چر"...... جارڈن نے اس بار

میں کہا۔

"اگر سرکاری طور پر تمہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

خلاف ہائر کیا جائے تو کیا تم ان کے خلاف کام کر لو گے"۔ میں

نے کہا۔

"کس قسم کا کام۔ کیا وہ آرکن میں ہیں"...... جارڈن نے

"انہیں فنش کرنے کا کام۔ ویسے وہ چارٹرڈ طیارے سے

روانہ ہو چکے ہیں"...... مارگرین نے کہا۔

"بالکل کام کروں گا۔ مجھے اس سے بہت پرانے بدلے

ہیں۔ ویسے بھی یہاں آرکن میں صرف جارڈن ہی ہے جو ا

خلاف کام کر سکتا ہے۔ مگر ایسی صورت میں تمہاری

معاوضہ ادا کرنا پڑے گا"...... جارڈن نے کہا۔

"ظاہر ہے سرکاری طور پر جب کام تمہیں ملے گا تو معاوضہ

ملے گا"...... مارگرین نے کہا۔

"میرا معاوضہ عام حالات میں تو ایک لاکھ ڈالر ہوتا ہے

عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کا معاوضہ ڈ

گا۔ نتائج حتمی ملیں گے"...... جارڈن نے کہا۔

"مجھے منظور ہے لیکن یہ سن لو کہ ناکامی کی صورت میں تم

گروپ سمیت موت کے گھاٹ بھی اتر سکتے ہو"...... مارگرین

ناکامی کا لفظ جارڈن کی لغت میں نہیں ہے مارگرین۔ اس لئے

پوری وہ میرے سامنے نہ بولتا۔ لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی

یہاں آرہے ہیں۔ یہ تو بتا دو تاکہ میں اس لحاظ سے ان کے

خلاف کی منصوبہ بندی کر سکوں"...... جارڈن نے کہا۔

آرکن میں حکومت کی ایک سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ پاکیشیا سے

فارمولا چرا کر وہاں پہنچایا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کی غرض سے آرکن پہنچ

گیا"...... مارگرین نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ لیبارٹری"...... جارڈن نے پوچھا۔

"یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔ بہرحال یہ آرکن

ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"اس طیارے کی کیا تفصیل ہے جس میں یہ لوگ آرکن پہنچ

رہے ہیں"...... جارڈن نے پوچھا تو مارگرین نے اسے تفصیل بتا

"اوکے میرا بینک اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل سن لو اور

رقم بھجوانے کا بندوبست کرو کیونکہ تم جانتی ہو کہ جارڈن کام

میں نہیں کیا کرتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ کام ایئرپورٹ پر ہی ہو

جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ میں سمجھی تھی کہ تم یہ طیارہ ہی فضا میں تباہ کرنے کا

سوچ رہے ہو"...... مارگرین نے کہا۔

"میں یقیناً ایسا ہی کرتا لیکن بہرحال منصوبہ بندی تو
ہے اور اب اس کا وقت نہیں ہے۔ ہاں۔ اگر دو تین گھنٹے
مل جاتا تو یقیناً ایسا بھی ہو سکتا تھا"...... چارڈن نے کہا اور
ساتھ ہی اس نے اپنے اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیل
شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم کام کرو۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"......
نے کہا۔

"اوکے۔ تم اپنا فون نمبر دے دو تاکہ تمہیں مشن کی کا
اطلاع دی جا سکے"...... چارڈن نے کہا۔

"میں وقتاً فوقتاً تمہیں کال کر لیا کروں گی کیونکہ میں
سیکشن سمیت آرکن پہنچ رہی ہوں لیکن میں سامنے نہیں آؤں
تم نے ہی کرنا ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگرین نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران واقعی خطرناک آدمی ہے اس نے فون پر
ولمارن سے معلوم کر لیا کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اگر میں
سے معلومات حاصل نہ کر چکی ہوتی تو لامحالہ میں یہاں بیٹھی
اور یہ لوگ اپنا کام کر گزرتے"...... مارگرین نے کہا اور
ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھ

کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا
دیا۔

"ہیلو۔ مارگرین کالنگ۔ اوور"...... مارگرین نے بار بار
دہراتے کہا۔

"یس مادام۔ نیلسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
سے نیلسن کی آواز سنائی دی۔

"سیکشن آرکن روانگی کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ اوور"۔
نے پوچھا۔

"یس مادام۔ میں نے فوری ہدایات دے دی تھیں۔ اوور"۔
جواب دیا۔

"سنو۔ تم نے سیکشن سمیت آرکن کے جنوب مشرق میں
کوئین لینڈ پہنچنا ہے۔ کوئین لینڈ میں ایک ہوٹل ہے کوئین
اس میں تم نے کمرے بک کرانے ہیں۔ میرا کمرہ بھی وہیں تم
کرانا ہے لیکن میرا نام مارلین ہوگا سمجھ گئے۔ وہاں پہنچ کر
مزید ہدایات دوں گی۔ اوور"...... مارگرین نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے نیلسن نے کہا تو
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے اب
عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کی پلاننگ کر لی
میں چارڈن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام
اور اسے معلوم تھا کہ چارڈن اور اس کا گروپ جو خاصے

تربیت یافتہ اور تیز رفتار گروپ ہے اور پھر عمران او
ساتھیوں کو چونکہ علم ہی نہیں ہو گا کہ وہاں ایسا ہو سکتا ہ
وہ یقیناً مارے جائیں گے۔ اس کے باوجود اگر وہ بچ کر نکل
تو چونکہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں تھی اس لئے اس نے خود
سیکشن سمیت پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ اگر عمران او
ساتھی جارڈن سے بچ کر وہاں پہنچ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ و
سکے اور اب اس نے مارلین کا روپ دھارنے کا فیصلہ کر
اس کا یہ روپ انتہائی تیز رفتار ایجنٹ کا روپ تھا۔ ایسا رو
میں وہ انتہائی تیز رفتاری اور انتہائی مشینی انداز میں کاررو
کی عادی تھی۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ مارلین کے روپ
عمران اور اس کے ساتھیوں کو کچل کر رکھ دے گی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے کے ذریعے گریٹ
لینڈ کے دارالحکومت سے اس کے آخری کونے آرکن جا رہا تھا۔ آرکن
کافی بڑا اور جدید شہر تھا اور چونکہ گریٹ لینڈ ایک جزیرہ تھا اور آرکن
اس کا وہ حصہ تھا جو آئرلینڈ کے قریب تھا اس لئے وہاں منشیات کی
اسمگلنگ کا کام پورے عروج پر تھا۔ ڈرگ مافیا میں جتنی بھی بڑی بڑی
تنظیمیں کام کرتی تھیں ان کے خفیہ ہیڈ کوارٹر آرکن میں ہی بنائے
جاتے تھے۔ اس کے علاوہ آرکن چونکہ انتہائی خوبصورت علاقہ تھا اور
پھر آرکن میں گریٹ لینڈ سے بھی زیادہ آزادی تھی اس لئے جو سیاح
گریٹ لینڈ آتے تھے وہ چند روز لازماً آرکن میں گزارتے تھے۔ عمران
نے صالحہ کی ٹپ پر اس کی فرینڈ سوزین کے والد ڈاکٹر فرینک سے
اس کے آفس میں ملاقات کی تھی اور ڈاکٹر فرینک سے ہونے والی
بات چیت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر ایف بہرحال یہی ڈاکٹر

ہی ہے۔ عمران نے باتوں ہی باتوں میں اس سے ایک سائنسدان
ڈاکٹر ولمارن کے بارے میں معلوم کر لیا لیکن ڈاکٹر فرینک
صرف ڈاکٹر ولمارن کا فون نمبر ہی بتایا تھا۔ اس نے ان کا ایڈریس
بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ واپس آکر عمران نے
ولمارن کو فون کیا اور پھر فون پر اس سے ہونے والی طویل گفتگو
بعد وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ پاکیشیائی فارمولا جس لیبارٹری میں
گیا ہے اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ولمارن ہی ہے کیونکہ
ولمارن نے اسے بتایا تھا کہ ڈاکٹر راشدی پاکیشیا جانے سے پہلے
کی بلیوگن لیبارٹری میں ہی کام کرتا تھا اور جس فارمولے کے بارے
میں عمران نے اسے ریفرنس دیا تھا اس کے بارے میں بھی اس
گن لیبارٹری میں ہی کام ہو رہا تھا اور عمران نے فون نمبر کی مدد
بہرحال چند گھنٹوں کی کوشش کے بعد اس بلیوگن لیبارٹری کا
چلا لیا تھا۔ یہ لیبارٹری آرکن سے جنوب مشرق کی طرف ایک چھو
سے قصبہ نما شہر کوئین لینڈ میں واقع تھی۔ کوئین لینڈ کافی بڑ
علاقہ تھا اور وہاں گریٹ لینڈ کی ایک بڑی فوجی چھاؤنی اور ایئر فورس
کا اڈا تھا اس لئے صرف کوئین لینڈ کے قصبے تک عام آدمی جا سکتا تھا
اس کے بعد ممنوعہ پہاڑی علاقہ تھا اور عمران کو یقین تھا کہ ا
ممنوعہ علاقے میں ہی بلیوگن لیبارٹری موجود ہے۔ اسے یہ فکر نہ
کہ یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ اسے یقین تھا کہ وہ بہرحال اس کا کھوج
لگا لے گا اور وہاں سے فارمولا واپس حاصل کر لے گا۔ اس لئے

اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آرکن جا رہا تھا کیونکہ
ہوائی سروس آرکن جاتی تھی براہ راست کوئین لینڈ نہیں جاتی تھی
جبکہ آرکن سے کوئین لینڈ جیپوں میں پہنچا جا سکتا تھا اس لئے وہ سب
اس وقت آرکن جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بار حکومت گریٹ لینڈ
کی طرف سے ہمارے مقابل کوئی ایجنٹ بھی سامنے نہیں آیا"۔
اچانک صفدر نے کہا۔

"مارگرین آئی تو ہے۔ وہ نہ صرف ایجنٹ ہے بلکہ حقیقتاً وہ چیف
بھی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مارگرین کو تو خود معلوم نہیں ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے
اور ویسے بھی اپنے طور پر وہ ہمیں یقین دلا چکی ہے کہ اس کا اس میں
ہاتھ نہیں ہے اس لئے وہ تو اب اطمینان سے دارالحکومت بیٹھی ہو
گی"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تمہارا خیال ہے صفدر کہ وہ اطمینان سے بیٹھی ہو گی۔ وہ
انتہائی ذہین اور ٹھنڈے دماغ کی ایجنٹ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ
ہمارے آرکن جانے کے بارے میں اسے اطلاع مل چکی ہو گی"۔
عمران نے کہا۔

"آپ اس قدر حتمی بات کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہ
ہماری نگرانی کراتی رہی ہے لیکن ہم نے تو نگرانی ہر قدم پر چیک کی
ہے۔ ہمیں تو نگرانی کا احساس تک نہیں ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"ایئرپورٹ پر ایک آدمی ہماری باقاعدگی نگرانی کر رہا تھا اور اس نے باقاعدہ فون کال پر رپورٹ بھی دی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آرکن میں وہ لوگ ہمارے استقبال کے لئے تیار ہوں گے۔ لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ ہی نہیں ہے"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"اسلحہ چونکہ آرکن میں زیادہ آسانی سے مل سکتا ہے اس لئے میں نے اسلحہ یہاں سے ساتھ لے جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا اور یہ آدمی بھی پہلی بار ایئرپورٹ پر سامنے آیا تھا۔ اس سے پہلے مجھے یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہماری نگرانی بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے طیارے میں موجود کمپنی کے سٹیوورڈ کو اشارے سے بلایا۔ چارٹرڈ طیارے میں ایئر ہوسٹس کی بجائے سٹیوورڈز ان کی جگہ کام کرتے تھے اور یہ چھوٹا طیارہ تھا اس لئے یہاں ایک ہی سٹیوورڈ موجود تھا۔

"یس سر"...... سٹیوورڈ نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فون پیس لے آؤ اور آرکن کا رابطہ نمبر بھی بتانا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... سٹیوورڈ نے کہا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس موجود تھا۔

اس نے فون پیس عمران کو دیا اور ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران جانتا تھا کہ طیارے میں پرواز کے دوران کال متعلقہ کمپنی کے مین فون کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے اس لئے اس کی کال بہرحال نہ صرف کاک پٹ میں سنی جا سکتی تھی بلکہ ایئرپورٹ بھی سنی جا سکتی تھی۔ اس نے فون آن کیا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیون کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے بٹن آف کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر اسے دوبارہ آن کر کے اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ہیون کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام رینوکا سے بات کراؤ۔ علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رینوکا بول رہی ہوں۔ تم کہاں سے کال کر رہے ہو عمران"...... چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں اس وقت ایک چارٹرڈ طیارے میں موجود ہوں اور طیارہ آرکن کی طرف پرواز کر رہا ہے۔ میرے ساتھی بھی میرے ہمراہ ہیں۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ ہمیں ہوٹل میں رہنے سے الرجی ہوتی ہے اس

لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمارے لئے کوئی خصوصی بندوبست کر دو اور اپنا ایک آدمی ایئرپورٹ پر بھیج دو تاکہ وہ ہمیں وہاں [illegible] دے"...... عمران نے کہا۔

"ایئرپورٹ سے تم نے پبلک وے کی بجائے کارگو کی طرف آنا ہے۔ وہاں میرا آدمی لارسن موجود ہوگا۔ وہ تمہارا کام کر دے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا کہ انتظام ہماری مرضی کے مطابق ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے رابطہ کر لیا"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر فوراً بند کر دیا اور سٹیوورڈ کو بلا کر اس نے فون اس کے حوالے کر دیا۔

"آپ کاک پٹ میں بیٹھیں۔ یہاں ہمارے ساتھ بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... سٹیوورڈ نے کہا اور فون پیس اٹھائے وہ کاک پٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ اس رینوکا نے کارگو وے کی طرف کیوں کہا ہے۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے اور اگر کوئی گڑبڑ ہے تو رینوکا کو کیسے پہلے سے معلوم ہو گیا"...... جولیا نے سٹیوورڈ کے جانے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ عمران نے سٹیوورڈ کو اس لئے کاک پٹ میں بیٹھنے کے لئے کہا ہے کہ وہ کھل کر بات کر

"رینوکا آرکن میں ایکریمین ایجنٹ ہے۔ انتہائی تیز طرار اور باخبر خاتون ہے۔ چونکہ آرکن میں ڈرگ مافیا کی بڑی بڑی تنظیموں کے ہیڈ دفاتر ہیں اس لئے ایکریمین ایجنٹ یہاں اس سلسلے میں کام کرتے رہتے ہیں۔ رینوکا نے وہاں کلب کھولا ہوا ہے اور وہ مخبری کا ایک وسیع نیٹ ورک بھی چلا رہی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں ایکریمیا میں رینوکا سے ملاقات ہوئی تھی تو رینوکا نے مجھے آرکن میں اپنے سیٹ اپ کے بارے میں بتایا تھا۔ ویسے رینوکا ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی کی فیلڈ ایجنٹ بھی رہی ہے اور کارکردگی کے لحاظ سے تم اسے جولیا ثانی کہہ سکتے ہو۔ اب یہ اس کی مہربانی ہے کہ وہ مجھ سے اور میری وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بے حد متاثر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"احساس کمتری کا مظاہرہ تو تم خود کرتے رہتے ہو کہ خواہ مخواہ اپنی تعریفیں شروع کر دیتے ہو۔ سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے"۔ جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ ساری قصیدہ خوانی رینوکا کی ہی نہیں ہونی چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب روسفید کا غنچہ امید بہار کھل اٹھے اور میں بیچارہ باقی ساری عمر آہیں بھرتا اور ہجر و فراق کے گیت گاتا رہ جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"نجانے تم کیا کہتے رہتے ہو سیدھی طرح بات کرو"...... جولیا

نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ لیں عمران کے اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ کہیں کی تعریف سن کر آپ ان سے ناراض ہو کر تنویر کی طرف ہو لیں اور عمران حسرت سے آہیں بھرتا رہ جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہونا ہی ہے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ جولیا بھی تنویر کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ کیا اس رینوکا کو پہلے سے معلوم تھا کہ ایئر پورٹ پر ہم پر حملہ ہونے والا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بات میں بتانے جا رہا تھا۔ رینوکا کو اطلاع مل چکی تھی اور ظاہر ہے میرا نام بھی سامنے آگیا ہو گا۔ اس لئے جیسے ہی میں نے اس سے رابطہ کیا اس نے مجھے صورت حال سے آگاہ کر دیا"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مارگرین نے یہاں ہمارے خلاف پہلے ہی محاذ بنا رکھا ہے لیکن کیا اسے معلوم ہے کہ وہ لیبارٹری آر کنڈ میں ہے اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ بہرحال ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر طیارہ جب آر کن ایئر پورٹ پر اترا تو عمران اور اس کے ساتھی عام پبلک وے کی بجائے کارگو وے

سے باہر گئے۔ وہاں واقعی رینوکا کا آدمی لارسن موجود تھا۔ وہ انہیں علیحدہ راستے سے ایئر پورٹ سے باہر لے آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کالونی کی کوٹھی میں موجود تھے۔ لارسن انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ عمران نے کوٹھی میں پہنچتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایون کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ مادام رینوکا سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رینوکا بول رہی ہوں عمران۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے خود ہی رابطہ کر لیا ورنہ تم یقیناً اپنے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ پر ہی ہلاک ہو جاتے"...... رینوکا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ میرا تو خیال تھا کہ میرے رابطہ کرنے کے باوجود تم خود ہی میرے بارے میں معلومات ملتے ہی خود بخود حرکت میں آجاتیں لیکن شاید یہ میری خام خیالی تھی"...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی جولیا کا منہ بے اختیار بن گیا جبکہ باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب اتنے بھی پرنس چارمنگ نہیں ہو تم عمران"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"چلو اتنا تو سمجھا۔ کچھ نہ کچھ تو ہوں۔ تمہارا اتنا اعتراف ہی میرے

لئے کافی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ریتو
اختیار ہنس پڑی۔

"ویسے تمہاری بات درست ہے۔ مجھے اچانک اطلاع
جارڈن نے جو ایکریمیا میں میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے اور ج
یہاں آرکن میں ہے، نے اچانک دارالحکومت کی کسی پارٹی
پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کی بکنگ کی ہے تو میں پاک
ایجنٹوں کے الفاظ سن کر چونک پڑی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے مجھے اس
کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ پھر تفصیلات معلوم ہونے پر تمہارا نام
آگیا تو میں نے اپنے گروپ کو حکم دے دیا کہ وہ ایئر پورٹ
جائیں اور مجھے یقین تھا کہ تم اتنی آسانی سے قابو میں آنے والے
ہو۔ اس لئے میں اپنے گروپ کو اس وقت حرکت میں لانا چاہتی
جب تمہیں کوئی خطرہ ہوتا لیکن پھر اچانک تم نے کال کر لیا تو
نے کارگو کے راستے تمہیں یہاں پہنچوا دیا اور اب جارڈن کے
تمہیں وہاں پاگلوں کی طرح تلاش کرتے پھر رہے ہیں"......
نے کہا۔

"کیا یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ جارڈن نے کس پارٹی
ہمارے لئے بکنگ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کسی ایجنسی کی چیف ہے مارگرین۔ بس اتنا معلوم ہوا
ریتوکا نے کہا۔

"اوکے۔ اب یہ بات دو کہ یہ جارڈن صاحب کہاں ملیں گے

حلیہ وغیرہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
کیا ضرورت ہے تمہیں اس سے الجھنے کی۔ یہاں کوٹھی میں
اپ کا سامان موجود ہے اور لباس بھی اور مجھے معلوم ہے کہ تم
اپ میں اس قدر ماہر ہو کہ جارڈن اور اس کے آدمی لاکھ
ما کر لیں لیکن وہ تمہیں تلاش نہیں کر سکیں گے"...... ریتوکا
ا۔

تو ہمارا یہاں آرکن میں کوئی کام نہیں ہے۔ ہم نے کوئین لینڈ
ہ لیکن میں نہیں چاہتا کہ جارڈن اور اس کے ساتھی ہمارے
اں پہنچ جائیں۔ جارڈن کے بارے میں تم نے خود ہی بتا دیا
وہ تمہارے ساتھ کام کرتا رہا ہے اس لئے وہ عام جرائم پیشہ
ہے۔ وہ یقیناً اب ہمیں ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے
مران نے کہا۔

کوئین لینڈ۔ لیکن وہاں کیا ہے۔ فوجی چھاؤنی اور ایئر فورس کا
میں سمجھی تھی کہ تم یہاں کسی مشن پر آئے ہو کسی ڈرگ مافیا
اف"...... ریتوکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
وہاں ایک سرکاری لیبارٹری ہے جہاں پاکیشیا سے چرایا گیا
موجود ہے۔ ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے"...... عمران
ا۔

لیبارٹری اور وہاں۔ اوہ نہیں۔ یہ تمہیں غلط فہمی ہے۔ وہاں اگر
لیبارٹری ہوتی تو کم از کم مجھ سے نہ چھپ سکتی تھی۔ میں طویل

عرصے سے یہاں ہوں اور میرا گروپ کوئین لینڈ میں مجھ
ہے"۔ رینوکا نے کہا۔

"چلو ہم خود چیک کر لیں گے۔ تم جارڈن کے بارے میں
عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ جارڈن بہرحال میرا دوست ہے اس لئے
کے خلاف تمہیں کوئی مخبری نہیں کر سکتی۔ ہاں البتہ اگر
طور پر اسے تلاش کر سکو تو کر لو۔ میں درمیان میں مداخلت
کروں گی"...... رینوکا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کچھ ضروری اسلحہ چاہئے۔ ہم
باقاعدہ معاوضہ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"معاوضہ تو تمہیں اس رہائش گاہ کا بھی دینا پڑے گا۔ اسلحہ
طرح کا بھی چاہو مل سکتا ہے لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ
اسلحہ یہاں سے نہیں مل سکتا کہ تم اس کی مدد سے لیبارٹری
سکو"...... رینوکا نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے لیبارٹری تباہ کرنے کی۔ مجھے تو
فارمولے کی فائل چاہئے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر خصوصی اسلحہ کیا کرنا ہے تم نے۔ مشین پسٹل وغیرہ
یہاں اس کوٹھی میں موجود ہیں"...... رینوکا نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر معاوضہ میں خود ہیون کلب آ کر ادا کر دوں
تمہارا شکریہ بھی ادا کرنا ہے اور اسی بہانے تم سے ملاقات بھی"

گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب جی چاہے آ جاؤ۔ کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا تمہیں مجھ تک پہنچا
دے گا"۔ رینوکا نے کہا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا

"اب اس جارڈن کو یہاں تلاش کرنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ رینوکا ہی بتائے گی۔ ہمیں پہلے اس کے کلب جانا ہو
گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس سے زبردستی پوچھو گے"...... جولیا نے
حیران ہو کر کہا۔

"جس انداز میں اس نے جارڈن سے دوستی کی بات کی ہے مجھے
یقین ہے کہ اگر جارڈن کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو رینوکا اسے ہمارے
بارے میں مخبری کرنے سے باز نہیں آئے گی۔ اس لئے اس جارڈن
کو اس انداز میں ہونا چاہئے کہ رینوکا اسے اطلاع نہ دے سکے اور
یہی طریقہ ہے کہ ہم وہاں جائیں اور اس سے جارڈن کے بارے
میں معلوم کریں۔ پھر ہم میں سے کچھ وہیں رہ جائیں باقی جا کر جارڈن
کو ختم کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے بتاؤ۔ میں کروں گا اس کا خاتمہ"...... تنویر نے یکلخت
بول کر کہا۔

"تم، صفدر اور کیپٹن شکیل یہ کام کرو گے جبکہ میں صالحہ اور
جولیا ہم تینوں وہیں رہیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات
میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لمبے بھاری جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس آدمی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس۔ ایئرپورٹ سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ طیارے سے نکل کر پراسرار انداز میں غائب ہو گئے ہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"غائب ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب"...... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے باس۔ ہم باہر ان کا انتظار کرتے رہے لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور وہ لوگ باہر نہیں آئے تو میں نے اندر جا کر بات کی تو پتہ چلا کہ وہ پبلک لاؤنج کی طرف جانے کی بجائے کارگو لاؤنج کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پبلک لاؤنج میں ان کا انتظار کرتے رہے جبکہ وہ کارگو لاؤنج سے باہر نکل گئے ہیں"...... راسٹر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا انہیں پہلے سے اس بارے میں اطلاع مل گئی تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جب مارگرین نے مجھے کال کیا تھا تو اس وقت طیارہ روانہ ہو چکا تھا پھر کیسے انہیں اطلاع مل سکتی ہے"...... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی آئی تھی۔ چنانچہ میں نے طیارے کے کریو کو تلاش کیا اور پھر ان سے معلوم ہوا کہ دوران پرواز انہوں نے فون پر بیون کلب بات کی اور مادام رینوکا نے انہیں کارگو لاؤنج کی طرف سے آنے کی ہدایت کی باس۔ اور مجھے خیال آیا کہ ایئرپورٹ پر رینوکا کے آدمی گھومتے نظر آ رہے تھے لیکن میں نے اس لئے خیال نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے کسی چکر میں ہوں گے اور پھر مزید معلومات پر یہ بھی معلوم ہوا کہ کارگو لاؤنج میں رینوکا کا خاص آدمی لارسن پہلے سے موجود تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ساری کارروائی رینوکا نے کی ہے۔ ٹھیک ہے اب بھی وہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ تم واپس آ جاؤ"...... باس نے کہا۔

"لیکن باس۔ وہ بہرحال آئے تو آرکن میں ہی ہیں اس لئے
شہر میں تلاش نہ کیا جائے"...... راسٹر نے کہا۔
"نہیں۔ وہ خطرناک ایجنٹ ہیں۔ رینوکا نے انہیں کسی
اڈے پر پہنچایا ہوگا۔ وہ وہاں سے میک اپ کر کے اور لباس
کر کے ہی نکلیں گے اس لئے پہلے ہمیں رینوکا سے اس اڈے
بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ پھر کام آگے بڑھے
باس نے کہا۔
"باس۔ لارسن کو بہرحال اس اڈے کے بارے میں معلوم
گا"...... راسٹر نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے بھی یہی سوچا ہے۔ تم واپس آجاؤ ابھی"
نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔
"جیمسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہو
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"جارڈن بول رہا ہوں جیمسن"...... باس نے کہا۔
"اوہ آپ۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا
"رینوکا کا ایک آدمی ہے لارسن۔ اسے جانتے ہو"...... ؟
نے کہا۔
"ہاں۔ کیوں"...... جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس نے رینوکا کے کہنے پر ایئرپورٹ سے کارگو سیکشن د

ے سے ایک گروپ کو کسی خاص اڈے پر پہنچایا ہے۔ میں اس
کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں لیکن رینوکا کو اس بات کا علم نہ
ہو۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ معاوضہ ڈبل ہوگا اور تمہارا نام
سامنے نہیں آئے گا"...... جارڈن نے کہا۔
"بالکل کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے
جواب دیا گیا۔ شاید ڈبل معاوضے کی وجہ سے مسرت کا اظہار
خود اس کے لہجے سے ہو رہا تھا۔
"کتنی دیر میں یہ کام ہو سکتا ہے۔ جلد از جلد"...... جارڈن نے

"ایک گھنٹہ لگ جائے گا کیونکہ لارسن کو اغوا کر کے اڈے پر
لے جانا ہوگا۔ پھر اس سے معلومات مل سکتی ہیں"...... جیمسن نے
جواب دیا۔
"اوکے۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"...... جارڈن
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"یہ رینوکا خواہ مخواہ درمیان میں کود پڑی ہے"...... جارڈن نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً
ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔
"جیمسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے جیمسن کی آواز سنائی دی۔

"جارڈن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"....... جارڈن نے کہا۔

"لارسن نے زبان کھول دی ہے۔ ٹاور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک میں ایک گروپ کو لارسن نے پہنچایا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا ڈبل معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا" جارڈن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا۔ ڈائل ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"راسٹر۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹاور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک میں پہنچایا گیا ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو ساتھ لے جاؤ اور اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو"....... جارڈن نے کہا۔

"باس۔ پہلے چیکنگ نہ کر لی جائے کہ اندر یہ لوگ موجود ہیں یا نہیں"....... راسٹر نے کہا۔

"چیکنگ میں وقت ضائع ہوگا۔ پہلے کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو پھر ایک آدمی وہاں چھوڑ دینا وہ چیکنگ کرتا رہے گا"....... جارڈن نے جواب دیا۔

"اوکے باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے فوری رپورٹ دینا"....... جارڈن نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو جارڈن نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جارڈن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... جارڈن نے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"وہاں کسے چھوڑا ہے"....... جارڈن نے پوچھا۔

"ہوف کو باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اسے کہہ دیا ہے کہ وہ مجھے براہ راست رپورٹ دے گا"۔ جارڈن نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو جارڈن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اتنی جلدی تو وہ وہاں سے نہیں نکل سکے ہوں گے۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا"....... رسیور رکھ کر جارڈن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... جارڈن نے کہا۔

"ہوف بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"۔

جارڈن نے پوچھا۔

" نہیں باس۔ کوٹھی خالی تھی۔ فائر بریگیڈ اور پولیس نے تما
ملبہ اٹھا دیا ہے۔ کوئی لاش یا کسی کے جسم کا کوئی ٹکڑا تک نہیں
ملا"...... ہوف نے جواب دیا۔

" ویری بیڈ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب انہیں تلاش کرنا پڑے
گا"...... جارڈن نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"جارڈن بول رہا ہوں راسٹر۔ کوٹھی خالی ملی ہے۔ اس کا مطلب
ہے کہ وہ لوگ فوراً ہی وہاں سے نکل گئے ہیں اور یقیناً انہوں نے
وہاں سے کوئی کار بھی لی ہو گی۔ تم معلوم کرو کہ رینوکا نے اس
کوٹھی میں کون سی کاریں رکھی ہوئی تھیں۔ اس طرح اس کار کی مد
سے انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... جارڈن نے کہا۔

" یس باس۔ ہوف آئے گا تو اس سے معلومات مل جائیں گی"......
راسٹر نے کہا۔

" مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... جارڈن نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

" اس رینوکا کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اسے بھگتنا پڑے
گا"...... جارڈن نے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار

پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... جارڈن نے کہا۔

" راسٹر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راسٹر کی آواز
سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ ملے ہیں وہ لوگ"...... جارڈن نے
اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ وہ لوگ اس وقت ہیون کلب میں رینوکا کے سپیشل
آفس میں موجود ہیں"...... راسٹر نے کہا تو جارڈن بے اختیار اچھل
پڑا۔

" اوہ۔ کیا وہ اپنی اصل شکلوں میں ہیں"...... جارڈن نے کہا۔

" نہیں باس۔ انہوں نے مقامی میک اپ کر رکھے ہیں۔ ہوف
سے میں نے کار کے بارے میں معلوم کیا تو مجھے اطلاع ملی کہ دو
کاریں تو ہیون کلب میں موجود ہیں جس پر ایک بار پھر ہوف سے
رابطہ ہوا تو ہوف نے بتایا کہ دو عورتیں اور چار مردوں کا گروپ
رینوکا کے سپیشل آفس میں موجود ہے۔ انہوں نے کاؤنٹر پر پرنس آف
ڈھمپ بتایا تو رینوکا پہلے ہی کاؤنٹر پر ہدایات دے چکی تھی کہ جو
گروپ یا آدمی یہ الفاظ بتائے تو انہیں اس کے سپیشل آفس پہنچا دیا
جائے اور اب وہ وہاں موجود ہیں۔ اب آپ حکم دیں کہ کیا کرنا
ہے"...... راسٹر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" تم باہر ان کی نگرانی کرو۔ رینوکا کو اس کوٹھی کی تباہی کی

اطلاع مل جائے گی اور وہ انہیں کوئی نیا اڈا دے دے گی۔ جب
لوگ اس نئے اڈے میں جائیں تو اس اڈے کو بھی میزائلوں سے
کر دو"...... جارڈن نے کہا۔

"باس۔ کیوں نہ باہر نکلتے ہی ان پر فائر کھول دیا جائے یا اس
پر میزائل فائر کر دیا جائے"...... راسٹر نے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں راسٹر۔ اس لئے اگر وہ بچ گئے
پھر وہ ہمارے خلاف کام شروع کر دیں گے اس لئے جیسے میں کہہ رہا
ہوں ویسے کرو تاکہ بیک وقت سب کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے"
جارڈن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
جارڈن نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا
آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا وہ میک اپ کر کے اور لباس
تبدیل کر کے اسلحہ لے کر کوٹھی میں موجود دو کاروں میں سوار ہو کر
سے سیدھے ہیون کلب پہنچے تھے اور جب کاؤنٹر پر عمران نے
آف ڈھمپ کے الفاظ کہے تو انہیں یہاں اس آفس میں پہنچا دیا
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر داخل ہوئی۔
اسے اندر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ
کھڑے ہوئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ بیٹھو۔ مجھے یہ خیال ہی نہیں تھا کہ تم اتنی جلدی آ جاؤ
میں ایک ضروری کام میں مصروف تھی اس لئے تمہیں کچھ دیر
انتظار کرنا پڑا"...... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اب
سے اس طرح سب کو دیکھ رہی تھی جیسے پہچاننے کی کوشش کر

رہی ہو۔

"ہم نے سوچا کہ جو مہربانی تم نے ہم پر کی ہے اس کا شکریہ ادا کر دیا جائے"۔ عمران نے کہا تو آنے والی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ حیرت انگیز میک اپ کیا ہے تم نے۔ میں تمہیں پہچان ہی نہیں سکی۔ تمہارے ساتھیوں کو بتا دوں کہ میرا نام ہے"...... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ بس اتنا ہی تعارف کافی ہے"۔ عمران نے کہا تو رینوکا بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"اب پہلے بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گے"...... رینوکا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رینوکا چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات آ گئے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رینوکا نے کہا۔

"رونالڈ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں یہاں سپیشل آفس میں کال کی ہے"۔ رینوکا نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ٹاور کالونی کی کوٹھی کو میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور تباہ کرنے والے جارڈن کے آدمی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رینوکا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے ہوا۔ کب ہوا"...... رینوکا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"مادام۔ ابھی ابھی سٹیفن نے اطلاع دی ہے۔ وہ پوائنٹ تھری پر موجود تھا کہ اس نے دھماکوں کی آوازیں سنیں۔ وہ باہر آیا تو اس نے جارڈن کے آدمیوں کو میزائل فائر کرتے دیکھا۔ پھر وہ سب تیزی سے واپس چلے گئے۔ البتہ ان کا ایک آدمی وہاں رہ گیا۔ پھر پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں تو وہ آدمی آخری وقت تک وہاں رہا۔ وہ شاید کوٹھی میں موجود افراد کی لاشیں چیک کرنا چاہتا تھا۔ سٹیفن نے بھی یہی بات چیک کرنے کے لئے کال نہیں کی لیکن کوٹھی مکمل طور پر خالی ملی۔ وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ پھر سٹیفن نے مجھے کال کیا اور میں نے اس لئے آپ کو سپیشل آفس میں کال کیا ہے"...... رونالڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی لاؤڈر کا بٹن پریس ہو جانے کی وجہ سے چونکہ رونالڈ کی آواز سن رہے تھے اس لئے وہ سب سمجھ گئے کہ یہ اس کوٹھی کا ذکر ہو رہا ہے جس میں انہیں لے جایا گیا تھا کیونکہ کال سننے کے دوران رینوکا ان کی طرف اس انداز میں دیکھ رہی تھی جیسے یہ سب کچھ ان کی وجہ سے ہوا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ میرے آئندہ احکامات کا انتظار کرو"...... رینوکا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بے فکر رہو رینوکا۔ تمہیں تمہارے نقصان کا پورا پورا دیا جائے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو رینوکا کا ستا بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن جارڈن کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میں نے تم لو وہاں پہنچایا ہے۔ لازماً اس کا کوئی مخبر میرے ہاں موجود ہے اس کی تلاش ضروری ہو گئی ہے"...... رینوکا نے کہا۔

"اسے بعد میں تلاش کرتی رہنا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا اب جارڈن کو دوست سمجھتی ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی"...... رینوکا نے

"سنو رینوکا۔ ہم نے چونکہ اپنا مشن مکمل کرنا ہے اس جارڈن کا خاتمہ ہمارے لئے ضروری ہے اور جس طرح جارڈن کارروائی کی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا یہ فیصلہ در ہے لیکن تم نے جارڈن کی نشاندہی سے انکار کر دیا تھا اس لئے فوری طور پر یہاں آئے تھے تاکہ تم سے جارڈن کے بارے معلومات حاصل کر کے ہم اس کے خلاف کام کریں اور یہ کام ہم فوری کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم وہاں زیادہ دیر نہیں رکے اور لئے بچ بھی گئے ہیں ورنہ شاید کوٹھی سمیت ہماری لاشوں کے پرخچے اڑ جاتے۔ ایک بات یہ بھی بتا دوں کہ جارڈن بھی سیکر ایجنٹ رہا ہے اور اس کے ساتھی بھی یقیناً تربیت یافتہ ہوں گے انہوں نے لازماً تمہارے آدمیوں سے اس کوٹھی کے بارے

صل کیں اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہو گا ں کون کون سی کاریں موجود تھیں اور ہم کوٹھی میں میں یہاں آئے ہیں۔ چونکہ اسے اب تک اطلاع مل چکی اہ شدہ کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی تو اس نے کاروں کو ہے اور کاریں تمہارے کلب کی پارکنگ میں موجود ہیں ہیں موجود تمہارے آدمیوں سے انہیں معلوم ہو جائے گا تمہارے ساتھ ہیں۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ دوستی رکھتا ہے یا تمہارے اس ہیون کلب کو بھی سے اڑا دیتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو رینوکا کا چہرہ یکلخت بگڑنے لگا۔

"اوہ۔ اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کیا کر گزرے۔ ٹھیک تمہیں بتا دیتی ہوں کہ وہ کریون کلب کے نیچے تہہ خانوں س میں موجود ہو گا۔ وہ وہیں رہتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ صورت بھی اس کے آفس تک نہیں جانے دیا جاتا جب ارڈن خود اس کی اجازت نہ دے اور جب وہ اجازت دیتا ہے مل سکریننگ ہوتی ہے"...... رینوکا نے کہا۔

"م کبھی وہاں گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کئی بار۔ وہ میرا دوست ہے اور وہ خود بھی کئی بار یہاں آ
...... رینوکا نے کہا۔

"ب، تہہ خانوں اور ان کے راستوں کی تفصیل بتا دو"۔

عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ تم
کرو۔ میں ایسا نہیں کر سکتی"...... ریتوکا نے صاف
ہوئے کہا۔

"کیا تم ہمیں دو کاریں دے سکتی ہو"...... عمران
"نہیں۔ تم نے یہ کاریں کریون کلب کے خلاف ا
ہیں اس لئے سوری"...... ریتوکا نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم آخر اس قدر کیوں خوفزدہ ہو
عمران نے کہا۔

"میں خوفزدہ نہیں ہوں۔ اگر میں خوفزدہ ہوتی تو
پورٹ سے ہی چیک نہ کرتی۔ اصل بات یہ ہے کہ جا
آرکن کے لارڈ میئر سے انتہائی دوستانہ ہے اور لارڈ میئر
بات نہیں ٹالتا۔ میں نے جارڈن کو کہا ہوا ہے کہ وہ لارڈ
کر مجھے یہاں ایک کیسینو کا لائسنس دلوا دے کیونکہ یہ لا
میئر کی اجازت کے بغیر نہیں مل سکتا اور لارڈ میئر نے انتہ
اس پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اب اگر میں کھل کر
خلاف ہو جاؤں تو تم نے چلے جانا ہے جبکہ جارڈن
تعلقات خراب ہو جائیں گے"...... ریتوکا نے کہا۔

"یہ لارڈ میئر کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ فلپ لارڈ میئر ہے۔ آرکن کا سب سے طاقتور آدم

ہے اس کلب سے باہر جانے کا کوئی خفیہ راستہ بھی
ن نے کہا۔

ہے لیکن اس راستے سے جارڈن کے آدمی بھی واقف ہیں"۔
کہا۔

فکر مت کرو۔ اگر انہوں نے کاریں چیک کر لی ہوں گی
ں کی ہی نگرانی کر رہے ہوں گے اور اگر نہیں کیں تو
ہماری موجودگی کا بھی علم نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

ہے۔ میں بتا دیتی ہوں اور اپنا آدمی ساتھ بھیج دیتی
ریتوکا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

۔ تم خود ہمیں ساتھ لے جاؤ گی۔ اب میں کسی آدمی پر
کر سکتا"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

ہے آؤ"...... ریتوکا نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف

ٹھیک"...... عمران نے کہا اور پھر ریتوکا کے پیچھے دروازے
ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں سے گزر
وازے پر پہنچ گئے۔

دروازے کے باہر کلب کی عقبی گلی ہے۔ وہاں سے تم مین
ؤ گے"...... ریتوکا نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ریتوکا

کوئی جواب دیتی عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے
چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ صالحہ کی لات
اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی ریتو کا ایک بار پھر چیخ مار کر گر
ہو گئی۔

"گردن توڑ کر اس کا خاتمہ نہ کر دوں"...... جولیا نے

"اوہ نہیں۔ جارڈن کی موت کے بعد ہم نے اس
ہے۔ میں اس لئے اسے یہاں لے آیا تھا کہ کہیں ہمارے
بعد یہ جارڈن کو فون کر کے اطلاع نہ کر دے۔ اب
ہوش پڑی رہے گی تب تک ہم جارڈن تک پہنچ جائیں
نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
کر سڑک پر پہنچ گئے۔ تھوڑا سا آگے چلنے کے بعد انہیں دو
مل گئیں۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کریون کلب چلنے
تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں سے گزرنے کے
ٹیکسیاں ایک منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک
کریون کلب کا بورڈ موجود تھا لیکن وہاں آنے جانے والے
انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے دکھائی دے رہے تھے جن میں
اور عورتیں بھی۔ عمران نے دونوں ٹیکسی ڈرائیوروں کو
کر فارغ کیا تو ٹیکسیاں آگے بڑھ گئیں۔

"آؤ اور سنو۔ ہم نے چونکہ فوری اس جارڈن تک
لئے ہمیں اس کا کوئی خفیہ راستہ تلاش کرنا ہے ورنہ جو

روائی کریں گے جارڈن سنبھل بھی سکتا ہے اور یہاں سے
بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
ایک طرف کو مڑا اور پھر اس نے کلب کے اندر کی طرف
ہوئے ایک آدمی کا بازو پکڑا اور اسے اس طرح گھسیٹ کر اپنے
ں کی طرف لے آیا جیسے وہ اس کا تعارف اپنے ساتھیوں سے
چاہتا ہو۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ اس آدمی کے
پر بھی یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

سنو۔ ایک لاکھ ڈالر نقد مل سکتے ہیں تمہیں"...... عمران نے
کے بولنے سے پہلے سرگوشی میں کہا تو وہ آدمی اس بری طرح
پڑا جیسے اس کے پیروں کے نیچے اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔
ایک لاکھ ڈالر۔ مگر۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا۔

ہم نے جارڈن سے اس انداز میں ملنا ہے کہ جب تک ہم اس
نہ جائیں جارڈن یا اس کے کسی آدمی کو علم نہ ہو سکے۔
کلب کے اس خفیہ راستے کے بارے میں ہمیں بتا دو جو
کے آفس تک جاتا ہے اور ایک لاکھ ڈالر تمہارے"۔ عمران
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے
نوں کی گڈی کو تھوڑا سا باہر کھینچ کر واپس اندر کر دیا۔
اوہ۔ مگر۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہے کہ میں یہ راستہ جانتا
...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے

ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہ سوال نمایاں نظر آ رہا تھا۔

" تمہارے سینے پر چیف سپروائزر کا بیج موجود ہے اور مجھے [illegible] ہے کہ چیف سپروائزر سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی"...... عمران نے کہا۔

" لیکن جارڈن سے تم نے کیا کہنا ہے۔ وہ تو تمہیں [illegible] گولیوں سے اڑا دے گا اور پھر اس نے لازماً یہ معلوم کر لینا [illegible] ہیں نے یہ راستہ تمہیں بتایا ہے"۔ اس آدمی نے ہچکچاتے ہوئے [illegible]

" تمہاری بات غلط ہے۔ ہمارا تعلق ڈرگ مافیا سے ہے [illegible] جارڈن سے ایک بہت بڑا سودا کرنا ہے اور کلب کے اندر [illegible] دشمن گروپ کے افراد موجود ہیں۔ ہم ان کی نظروں سے [illegible] جارڈن تک پہنچنا چاہتے ہیں حالانکہ جارڈن نے کاؤنٹر پر [illegible] بارے میں کہا ہوا ہے کہ ہم جیسے ہی یہاں پہنچیں ہمیں فوراً [illegible] پہنچا دیا جائے لیکن ہم اپنے مخالف گروپ کے سامنے جارڈن سے [illegible] ملنا چاہتے"...... عمران نے کہا۔

" اور اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ دو رقم۔ میں [illegible] ہوں"...... اس آدمی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام جیری ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" پہلے یہاں کھڑے کھڑے تفصیل بتاؤ۔ پھر ہمیں ساتھ [illegible] اس کے آفس کے قریب پہنچاؤ اور اس کے بعد رقم لے کر [illegible]

[illegible] جبکہ ہم آگے بڑھ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو جیری نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ خفیہ راستہ عقبی گلی میں ہی تھا۔

"آؤ۔ اس گلی کے کنارے تک ہمارے ساتھ آؤ"...... عمران [illegible] اور پھر وہ جیری اور اپنے ساتھیوں سمیت اس گلی میں پہنچ گیا۔ [illegible] جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم [illegible] تھے۔

" تم مجھے دو۔ میں واپس جاؤں"...... جیری نے کہا۔

" ان ڈرموں تک چلو تاکہ ہمیں تسلی ہو جائے کہ تم نے اس [illegible] ہوئے پتھر کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا [illegible]...... عمران نے کہا۔

" تم بے شک دیکھ لو۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت [illegible]...... جیری نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ڈرموں [illegible] پہنچ گئے۔ عمران نے وہاں پہنچتے ہی چیک کر لیا تھا کہ ڈرموں کے [illegible] دیوار میں ایک پتھر باہر کو ابھرا ہوا موجود ہے۔ اسی لمحے عمران کا [illegible] گھوما تو جیری چیختا ہوا اچھل کر تیزی سے گرا ہی تھا کہ عمران کی [illegible] حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا جیری یکلخت ایک جھٹکے [illegible] ساکت ہو گیا۔

" اس کی گردن توڑ دو"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو [illegible] بلی کی سی تیزی سے نیچے جھکا اور چند لمحوں بعد جیری ہلاک [illegible] چکا تھا۔ تنویر نے اسے گھسیٹ کر ایک ڈرم کے پیچھے کر دیا۔

"اب غور سے سنو۔ راستے میں جو بھی نظر آئے ہم نے اسے
کر دینا ہے لیکن جارڈن سے میں نے بات چیت کرنی ہے اس
اسے ہلاک نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن اس جیری نے تو کہا تھا کہ راستے میں کوئی آدمی نہیں
گا"...... صفدر نے کہا۔
"میں حفظ ماتقدم کے طور پر کہہ رہا ہوں"...... عمران نے
سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے آگے بڑ
ابھرے ہوئے پتھر کو زور سے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی
درمیان سے کھسک کر سائیڈ میں ہو گئی۔ اب وہاں ایک خلا
تھا جس کے بعد ایک راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔
اور اس کے ساتھی تیزی سے اس راہداری میں داخل ہو گئے۔
دروازے کی اندرونی طرف رک گیا۔ جب سب ساتھی اندر پہنچ
تو عمران نے سائیڈ پر ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا تو سرر کی آواز
ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی تو عمران اور اس کے ساتھی
سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی اور پھر
اختتام ایک دروازے پر ہوا جو بند تھا۔ جیری کے بقول یہ دروازہ
جارڈن کے آفس کے عقب میں موجود اس کے ریٹائرنگ روم
دروازہ تھا۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند
عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ
مشین پسٹل نظر آنے لگا۔ اس نے تالے کے جوڑ پر مشین پسٹل

رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور دوسرے لمحے
دروازہ کھل گیا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اسی
لمحے سامنے ہی دوسرے دروازے کی طرف قدموں کی آواز سنائی
دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس باہر آ گیا اور سائیڈ میں ہو کر کھڑا
ہو گیا۔ اس کے باہر آنے کی وجہ سے اندر آتے ہوئے اس کے ساتھی
بھی یکلخت پیچھے ہٹ گئے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ ہلکے دھماکوں کی
آواز سن کر جارڈن صورت حال معلوم کرنے آیا ہو گا اور اب وہ
دروازے کو چیک کرنے آئے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد
دروازے کے قریب قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے یکلخت
دروازے پر لات ماری تو دوسری طرف ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی کسی
کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو اس
نے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو نیچے گر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔
عمران کی لات انتہائی تیزی سے گھومی اور وہ آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا
گرا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس طرح مسلسل ضربیں لگانا
شروع کر دیں کہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے عمران کی دونوں ٹانگوں
میں کوئی خود کار مشین نصب ہو گئی ہو اور وہ آدمی چند ضربیں کھا کر
ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ چکے تھے۔
"دروازہ بند کر کے ایک آدمی یہاں رکے گا۔ صفدر تم اسے اٹھا
کر آفس میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے
کی طرف بڑھ گیا جہاں سے یہ آدمی اندر داخل ہوا تھا۔ عمران دوسری

طرف گیا تو وہاں ایک کافی بڑا اور شاندار آفس موجود تھا۔

"اسے کرسی پر ڈال دو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں
دو اور پھر دروازے کو بھی اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے
صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق فوری عمل کر دیا۔

عمران نے اس آدمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے
دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات
ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ
صفدر دروازے کے قریب موجود تھا جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں
پر کھڑی تھیں۔ تنویر اور کیپٹن شکیل وہیں دوسرے کمرے میں
گئے تھے۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے مخاط
کر کہا تو وہ دونوں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ اسی لمحے اس آد
آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کو
کی لیکن ظاہر ہے کوٹ اس کے عقب میں کافی نیچے تھا اس
توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دوبارہ کرسی پر گر گیا۔

"تمہارا نام جارڈن ہے اور تم ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی میں
کرتے رہے ہو"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو اس
چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ پھر اس کی نظریں گھومیں تو
جولیا اور صالحہ پر سے ہوتی ہوئیں دوبارہ عمران پر جم گئیں۔

"تم۔ تم کون ہو اور تم اچانک اس طرح کیسے خفیہ راستے

پہنچ گئے ہو"...... اس آدمی نے کہا۔ وہ اب واقعی حیرت انگیز
پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"یہ سوال میں نے کیا ہے اس کا جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام جارڈن ہے"...... جارڈن نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔
نے مارگرین کے کہنے پر ہمارے خلاف ایئر پورٹ پر کام کیا۔ پھر
ہے آدمیوں نے وہ کوٹھی تباہ کر دی جس میں ہم جا کر ٹھہرے
...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اس خفیہ راستے کا علم تو رینو کا کو
نہیں تھا ورنہ میں سمجھتا کہ اس نے تمہیں اس بارے میں بتایا
...... جارڈن کے ذہن میں ایک ہی بات اٹکی ہوئی تھی۔

"وہ بے چاری تو اپنے خفیہ راستے میں بے ہوش پڑی ہو گی۔ اس
تمہارے ساتھ دوستی نبھانے کے لئے ہمیں نہ صرف کارین
سے صاف انکار کر دیا بلکہ اس نے مزید بھی کوئی بات نہیں
۔ سوائے اس کے کہ کریون کلب تمہارا مخصوص اڈا ہے"۔
ن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم یہاں کیسے پہنچ گئے"...... جارڈن نے کہا۔

"تمہارے ہاں ایک سپروائزر کام کرتا ہے۔ اس کا نام جیری
... اس نے بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جیری۔ وہ کون ہے۔ میں تو نہیں جانتا اسے"۔ جارڈن نے کہا۔

"تم بڑے آدمی ہو۔ اس لئے تم کہاں چھوٹے لوگوں کو
گے۔ بہرحال اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم یہاں کیسے
ہیں اس لئے اب آگے بات ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات"...... جارڈن نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ کیا تم یہ بکنگ ختم کر سکتے ہو یا ہم خود اسے
دیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... جارڈن نے کہا۔

"مطلب یہ کہ تم ہمارے خلاف کارروائی سے ہاتھ اٹھا سکتے
ہم تمہیں ہلاک کر دیں۔ اس طرح تمہارے آدمی خود بخود پیچھے
جائیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے بارے میں کافی کچھ سنا ہوا تھا لیکن میرا
تھا کہ یہ سب پروپیگنڈہ ہے لیکن تم جس انداز میں یہاں پہنچ گئے
اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی بہت کچھ ہو۔ ان
ٹھیک ہے میں مارگرین سے معذرت کر لوں گا"...... جارڈن نے
لہجے میں کہا۔

"تم نے عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے جارڈن۔ ورنہ تم خوامخواہ
جان گنوا بیٹھتے۔ ہمارا تم سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہے اس لئے یہی فیصلہ
بہتر تھا ورنہ اگر ہم پاکیشیا سے یہاں پہنچ سکتے ہیں تو تمہیں
تمہارے گروپ کو بھی ختم کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ جارڈن کوئی جواب دیتا میز پر موجود فون کی گھنٹی

"صفدر۔ اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو دروازے
قریب موجود صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کرسی کے
عقب میں آ کر جارڈن کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی جارڈن کی آواز اور لہجے
میں کہا۔

"باس۔ ہیون کلب سے مادام رینوکا کی کال ہے"...... دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو جارڈن۔ میں رینوکا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف
سے رینوکا کی آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات ہے کیا"...... عمران نے جارڈن کی آواز میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔ جارڈن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جارڈن تمہارے آدمیوں نے میری ایک کوٹھی میزائلوں سے
تباہ کر دی ہے"...... دوسری طرف سے رینوکا کی غصیلی آواز سنائی
دی۔

"تم نے جو جارڈن کے مقابل آنے کی کوشش کی تھی۔ جب
تمہیں معلوم تھا کہ میں ان کے خلاف کام کر رہا ہوں تو پھر تم نے

کیوں انہیں پناہ دی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم نہیں تھا ورنہ میں اس طرح کھل کر سامنے نہ
سنو۔ تمہارے آدمی اب ہیون کلب میں موجود ہیں لیکن جو
اس کے ساتھی یہاں سے جا چکے ہیں۔ وہ خفیہ راستے سے نکل
اور یقیناً وہ تمہارے کلب پر ریڈ کریں گے۔ تم ہوشیار رہنا"
نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ بہرحال اس اطلاع کا شکریہ"...... عمرا
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ واپس
دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ صفدر نے جارڈن کے منہ سے ہاتھ
لیکن وہ کرسی کے عقب میں ہی کھڑا رہا تھا۔

" تم۔ تم واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک
جارڈن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" سنو جارڈن۔ تم اپنے اس آدمی کو فون کر کے کہہ دو
ہماری تلاش ختم کر دے جو ہمارے خلاف کام کرنے والو
انچارج ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم میرا کوٹ اونچا کرو۔ میں کال کر کے اسے
دیتا ہوں اور سنو۔ جارڈن جو کہتا ہے ویسے ہی کرتا ہے"...... جا
نے کہا۔

" تم اس کا نمبر بتاؤ۔ جب تک تم اسے میرے سامنے حکم نہیں
گے مجھے یقین نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا تو جارڈن نے نمبر

ان نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور جارڈن کے بتائے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی
دبایا اور رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے رسیور پکڑ کر
ن کے کان سے لگا دیا۔

"راسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
دی۔

"جارڈن بول رہا ہوں راسٹر۔ کیا رپورٹ ہے"۔ جارڈن نے کہا۔

"باس۔ وہ لوگ مسلسل مادام رینوکا کے سپیشل آفس میں
ہیں۔ ان کی کاریں بھی پارکنگ میں کھڑی ہیں اور ہمارے
ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہے ہیں"۔ راسٹر نے جواب دیا۔

"سنو۔ بکنگ کینسل ہو چکی ہے اس لئے اب ہم نے ان
کے خلاف کام نہیں کرنا۔ تم سب ساتھیوں کو واپسی کا کہہ
جارڈن نے کہا۔

"وہ۔ مگر باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں
گیا۔

"میں سمجھتا ہوں تمہاری بات۔ لیکن جب پارٹی نے خود ہی
کینسل کر دی ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے پرائے معاملے میں
الجھانے کی۔ ہمارا مطلب معاوضے سے تھا وہ ہمیں پہلے ہی وصول
چکا ہوں"...... جارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جارڈن نے اشارہ

کیا تو عمران نے صفدر سے رسیور لے کر کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہاں۔ اب تم سے آگے کی بات ہو سکتی ہے جارڈن" نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے میرا کوٹ اوپر کرو۔ اب تو میں نے معاملات ختم کر دیئے ہیں"...... جارڈن نے کہا۔

"ابھی تم سے بات طے نہیں ہوئی اس لئے ابھی تم اسی ا... رہو گے تاکہ تمہارے جواب کے بعد تمہارے بارے میں فیص... جاسکے"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات"...... جارڈن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں آرکن میں ایک لیبارٹری ہے جسے بلیو گن لیبارٹری... جاتا ہے۔ ہم نے وہاں سے پاکیشیائی فارمولا واپس حاصل کرنا... اس مارگرین نے پاکیشیا سے حاصل کر کے یہاں بھجوایا ہے"۔... نے کہا تو جارڈن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو مارگرین اس لئے کوئین لینڈ پہنچی ہوئی ہ..." جارڈن نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مارگرین کوئین لینڈ میں ہے"... عمران نے کہا۔

"میرے آدمی کوئین لینڈ میں بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے اطلاع... ہے"...... جارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہے"۔ عمر...

کہا۔

"وہاں تو فوجی چھاؤنی اور ایئر فورس کا اڈا ہے۔ وہاں کیسے کوئی لیبارٹری ہو سکتی ہے اور ویسے بھی میں نے آج تک کسی لیبارٹری کے بارے میں نہیں سنا"...... جارڈن نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے تمہیں ہلاک نہ کیا جائے لیکن تم نے جھوٹ بول کر مجھے مایوس کر دیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جارڈن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو لیکن یہ بات چھپا کر تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ ہم نے صرف فارمولا حاصل کرنا ہے۔ ہمارا مشن لیبارٹری کے خلاف نہیں ہے۔ البتہ تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اس لئے میں صرف پانچ تک گنوں گا اس دوران تم فیصلہ کر سکتے ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ واقعی مجھے درمیان میں خراب ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جانو اور مارگرین جانے"۔ جارڈن نے بلآخر کہا۔

"بولو ...... عمران نے کہا۔

"کوئین لینڈ سے شمال کی طرف ایک پہاڑی ہے جسے
کیبرز ہے۔ اس پہاڑی پر ایک قدیم معبد بنا ہوا ہے۔ اس
دیکھنے سیاح جاتے رہتے ہیں۔ لیبارٹری اس پہاڑی کے نیچے
ہے۔ اس کا راستہ اس معبد کے اندر سے ہے۔ بس مجھے اتنا
ہے اس سے زیادہ معلوم کرنے کی کوشش میں نے نہیں
جارڈن نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس لیبارٹری کے لئے سپلائی
اس معبد میں سے کی جاتی ہو جبکہ سیاح بھی وہاں جاتے رہتے ہیں
عمران نے کہا۔

"معبد کے اندر سے راستہ جاتا ہے اور یہ راستہ اندر سے کھو
ہو گا" ...... جارڈن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم خود چیک کر لیں گے" ...... عمران
کہا اور اس سے پہلے کہ جارڈن کوئی بات کرتا عمران نے ٹریگر
دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیاں سیدھی جارڈن کے
میں اتر گئیں اور وہ چیختا ہوا جھٹکا کھا کر نیچے گرا اور پھر چند لمحے
کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس کا خاتمہ ضروری تھا ورنہ یہ مارگرین کو اطلاع کر دیتا"
عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کوئین لینڈ کی ایک چھوٹی سی رہائش گاہ میں مارگرین ایک کمرے
کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے سیکشن سمیت یہاں آئی تھی اور
نے اپنے طور پر سیکشن کو کوئین لینڈ میں پھیلا دیا تھا۔ یہ چونکہ
چھوٹا سا قصبہ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ یہاں عمران اور اس
ساتھی اگر پہنچ بھی گئے تو کسی صورت اس کے آدمیوں سے بچ
سکیں گے۔

"لیکن جارڈن اب تک انہیں کیوں تلاش نہیں کر سکا۔ مجھے خود
یہ معلوم کرنا چاہئے" ...... مارگرین نے کہا اور اس نے ہاتھ
کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گریون کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

"مارگرین بول رہی ہوں۔ جارڈن سے بات کراؤ" ...... مارگرین

نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس کو ان کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ براہ

بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین

اچھل پڑی۔ یہ خبر اس کے لئے کسی دھماکے سے کم نہ تھی کہ

کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

"ہیلو۔ براؤن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور

آواز سنائی دی۔

"مارگرین بول رہی ہوں۔ یہ کیا خبر ہے۔ کیا جارڈن کو ہلاک

دیا گیا ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کب کیا ہے"...... مارگرین

تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام۔ باس اپنے آفس میں تھے کہ میں نے انہیں

ضروری مسئلے پر کال کیا لیکن جب وہاں سے کوئی جواب نہ ملا

نے وہاں آدمی بھیجا لیکن باس کے آفس کا دروازہ اندر سے بند

باوجود کھٹکانے کے باس نے دروازہ نہ کھولا تو مجھے اطلاع دی

میں خفیہ راستے سے گیا تو اس خفیہ راستے کا اندرونی دروازہ کھلا

تھا اور باس اپنے آفس کے فرش پر ہلاک پڑے تھے۔ ان کے سینے

گولیاں ماری گئی تھیں۔ ان کا کوٹ ان کے عقب میں کافی نیچے

گیا تھا اور اس آفس کا دروازہ اندر سے بند تھا"...... براؤن نے

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"...... مارگرین

نے تیز لہجے میں کہا۔

تو باس نے راسٹر کو روک دیا تھا کہ آپ نے خود ہی بکنگ

کر دی ہے"...... براؤن نے جواب دیا۔

میں نے بکنگ کینسل کر دی ہے اوہ نہیں۔ میں نے تو ایسا

کیا تھا۔ کیا مطلب"...... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں

اب مجھے تو نہیں معلوم۔ بہرحال باس نے خود ہی کال کر کے

کو روک دیا تھا اس لئے اس نے آدمی واپس بلا لئے تھے حالانکہ

والی ایجنٹ اس وقت ہیون کلب میں رینوکا کے آفس میں

تھے۔ اس کے بعد باس نے راسٹر کو حکم دیا تو راسٹر نے آدمی

بلا لئے"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص چکر چل گیا ہے۔

کا کیا نمبر ہے"...... مارگرین نے پوچھا تو براؤن نے نمبر بتا

مارگرین نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے براؤن کے

ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

ہیون کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

رینوکا سے بات کراؤ۔ میں مارگرین بول رہی ہوں۔ چیف آف

ایجنسی"...... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ رینوکا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی

سنائی دی۔

"میں مارگرین بول رہی ہوں چیف آف ٹاسٹ ا
مارگرین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ نے جارڈن کو پاکیشیائی ایجن
ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا"...... رینوکا نے جواب دیتے ہوئے کہا

"تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ حکومت کی ا
لیبارٹری تباہ کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں اور میرا تعلق
ایجنسی سے ہے۔ اس کے باوجود تم نے ان کو پناہ دے کر ا
کی ہے۔ بولو کیا یہ ملک و قوم سے غداری نہیں ہے"......
نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"مادام مارگرین۔ جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے
رابطہ کیا تو اس وقت مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس کے خلا
کر رہے ہیں۔ ویسے بھی آرکن میں کوئی سرکاری لیبارٹری موجو
ہے اور پھر جارڈن ان کے مقابل تھا اور جارڈن کی کوئی
حیثیت نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے
اپنے کلب سے باہر بھیج دیا اور خود جارڈن کو فون کر کے اسے
کہ عمران اور اس کے ساتھی اسے ہلاک کرنے کے لئے کریو
پہنچ رہے ہیں۔ اس کے باوجود شاید جارڈن نے میری بات پر ا
دی جس کا نتیجہ وہی نکلا جو مجھے نظر آ رہا تھا کہ عمران اور ا
ساتھیوں نے اسے اس کے آفس میں اس انداز میں ہلاک کر
اس کے کسی آدمی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا"...... رینوکا نے جو

"مجھے بتایا گیا ہے کہ جارڈن کی طرح تم بھی سرکاری ایجنسی میں
تی رہی ہو"...... مارگرین نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے طویل عرصہ کام کیا ہے۔ اس لئے مجھے
ن کے بارے میں کافی علم ہے"...... رینوکا نے جواب دیا۔

"کیا عمران کی تمہارے ساتھ دوستی اور تعلقات ہیں کہ اس نے
ن میں تم سے ہی رابطہ کیا"...... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ عمران جس کا نام ہے اس کی دوستی اور تعلقات تو سب
ے گہرے ہوتے ہیں لیکن یہ تعلقات اور دوستی صرف اس کے اپنے
دات تک ہی محدود رہتی ہے۔ وہ صرف اپنے کام نکالنا جانتا ہے اور
"...... رینوکا نے جواب دیا۔

"کیا تم اس کے خلاف کام کر سکتی ہو"...... مارگرین نے کہا۔

"یس مادام۔ بخوشی۔ جارڈن میرا بہترین دوست تھا۔ اس نے
ن کو ہلاک کر کے میرے نزدیک ناقابل تلافی جرم کیا ہے۔
ال اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا۔ آپ تو اب بات کر رہی ہیں
میں نے اس وقت جس وقت مجھے جارڈن کی موت کی خبر ملی تھی
گروپ کو ان کی تلاش کا حکم دے دیا تھا اور جیسے ہی وہ ٹریس
ئے میں ان سے جارڈن کی موت کا ایسا انتقام لوں گی کہ ان کی
یں صدیوں یاد رکھیں گی"...... رینوکا نے جواب دیتے ہوئے

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سرکاری
مشن دے رہی ہوں۔ تم ان کا خاتمہ آرکن میں کر دو۔ تمہیں
نہ صرف معاوضہ دیا جائے گا بلکہ میں کوشش کروں گی کہ
سیکرٹری صاحب کے ذریعے یہاں آرکن میں تمہیں کوئی
حیثیت دلوا دوں"...... مارگرین نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا
ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز"...... بات کرتے کرتے رینو
چونک کر کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد رینا
آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ ابھی ابھی مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ عمران اور
ساتھی مقامی میک اپ میں کوئین لینڈ کی طرف گئے ہیں۔
دو جیپوں پر سوار ہیں اور یہ ابھی روانہ ہوئے ہیں اس لئے چار
کے اندر اندر کوئین لینڈ پہنچ جائیں گے اور اب مجھے بھی ان
کوئین لینڈ جانا پڑے گا"...... رینوکا نے کہا۔

"ہم کوئین لینڈ میں پہلے سے موجود ہیں اور میں اس وقت
کال بھی کوئین لینڈ سے کر رہی ہوں لیکن یہ لوگ کوئین لینڈ
رہے ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہو گیا کہ لیبارٹری کوئین لینڈ کے
میں ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"کیا جارڈن کو معلوم تھا کہ آپ کوئین لینڈ میں پہنچ چکی ہیں"۔
طرف سے رینوکا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے بتایا تھا۔ کیوں"...... مارگرین نے کہا۔

"تو پھر انہیں جارڈن سے معلوم ہو گیا ہو گا اور پھر آپ کی وہاں
کی وجہ سے وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں
ورنہ آپ آرکن آنے کی بجائے وہاں نہ جاتیں"...... رینوکا نے

"اوہ۔ واقعی یہی بات ہو گی۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین ہو۔ کیا
ہیلی کاپٹر پر کوئین لینڈ نہیں پہنچ سکتی۔ میں چاہتی ہوں کہ
عمران کے خاتمے کے مشن میں تمہاری ذہانت سے فائدہ
۔ مارگرین نے کہا۔

"میں پہنچ رہی ہوں۔ آپ کہاں ہیں"...... رینوکا نے کہا۔

"میں کوئین کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بلاک اے میں موجود
ہوں البتہ میرے آدمی کوئین ہوٹل میں ہیں اور تم ہیلی کاپٹر کو
یہاں لے آؤ تاکہ ان لوگوں کے یہاں پہنچنے سے پہلے ان کے
کی پلاننگ کی جا سکے"...... مارگرین نے کہا۔

"میں ایک گھنٹے میں پہنچ جاؤں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا
گرین نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس
کے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیفرے۔ ایک ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ رہا ہے تم نے اسے ا کاشن دینا ہے۔ اس میں ایک عورت رینوکا آ رہی ہے۔ میرے پاس پہنچاؤ گے"...... مارگرین نے کہا۔

"رینوکا۔ اوہ اچھا"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا

"کیا تم رینوکا کو جانتے ہو"...... مارگرین نے حیرت بھرے میں کہا۔

"یس مادام۔ وہ انتہائی تیز اور ذہین ایجنٹ ہے۔ وہ جب یں کام کرتی تھی تو میں اس کے ساتھ تھا"...... جیفرے نے دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اسے میرے پاس پہنچانا ہے"۔ مار نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازے پر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"...... مارگرین نے کہا تو دروازہ کھلا اور عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے انداز میں بے پناہ مستعدی اور چہرے کے خدوخال اور آنکھوں میں موجود چمک کی وجہ ذہین دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے سیاہ جینز اور سیاہ چمڑے جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ سر پر ایک مخصوص انداز کی ٹوپی بھی تھی۔

"میرا نام رینوکا ہے"...... آنے والی نے مسکراتے ہوئے مارگرین اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے۔ تم تو بے حد خوبصورت ہو۔ اس عمر میں بھی"۔ مارگرین ہوتے مسکرا کر کہا۔

"یف کا شکریہ مادام۔ لیکن آپ بہرحال مجھ سے زیادہ ت ہیں"...... رینوکا نے کہا تو مارگرین بھی مسکرا دی اور پھر ں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔ مارگرین نے ی سے ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں میز پر رکھ کر اس ی بوتل کھولی اور دونوں گلاسوں میں تھوڑی تھوڑی شراب دی۔

"تم مجھے پسند آئی ہو۔ جیفرے نے بھی تمہاری تعریف کی ہے اور معلوم ہے کہ جیفرے ویسے ہی کسی کی تعریف نہیں کیا کرتا اس گر تم چاہو تو میں تمہیں آرکن میں ٹاسٹ ایجنسی کی نمائندہ ر سکتی ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ۔ یہ میرے لئے واقعی اعزاز ہو گا"...... رینوکا مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے لئے ایک ہی شرط ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو"...... مارگرین نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا لیکن ایک بات بتاؤ۔ مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہے کہ تم مردوں کو انگلیوں پر نچانے کی پراسرار صلاحیت رکھتی ہو اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بڑے سے بڑے عہدیداروں لے کر عام آدمی تک تمہارے سحر سے نہیں بچ سکتا۔ اس کے بعد

چاہے وہ کوئی جوان ہو یا بوڑھا سب تمہارے بے دام غلام بن جاتے ہیں۔ کیا تم اس عمران پر اپنی پراسرار صلاحیتیں استعمال نہیں کر سکتی"...... ریتوکا نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"کر سکتی ہوں لیکن اس کے لئے مجھے وقت چاہئے۔ میں ان سے دوستی کرتی ہوں اور پھر ان پر اپنی صلاحیتیں آزماتی ہوں۔ یہاں مسئلہ مشن کا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کسی مشن کے سلسلے میں آتے تو میں ان سے دوستی کر لیتی اور پھر وہ تمام میرے لئے واقعی بھیڑوں کے معصوم بچے بن کر رہ جاتے"۔ مارگرین نے کہا۔

"لیکن اگر تم ناراض نہ ہو تو کیا میں یہ پوچھ لوں کہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ تم ہپناٹزم جانتی ہو اور اس ہپناٹزم کی مدد سے مردوں کو غلام بناتی ہو۔ کیا یہ بات درست ہے"...... ریتوکا نے کہا۔

"ہپناٹزم تو واقعی میں جانتی ہوں لیکن ایسے ہی جیسا عام لوگ جانتے ہیں۔ اس میں مہارت کا دعویٰ نہیں ہے اور نہ ہی ہپناٹزم کی مدد سے ہر آدمی کو ٹرانس میں لایا جا سکتا ہے۔ صرف ایسے لوگ ٹرانس میں آ سکتے ہیں جو ذہنی طور پر کمزور ہوں یا خود ایسا چاہتے ہوں۔ اب تم دیکھو کہ عمران کس قدر طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ اسے کیسے ہپناٹزم کی مدد سے رام کیا جا سکتا ہے لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ صرف دو دن مجھ سے سکون بھرے ماحول میں مل لے۔ پھر وہ

بھی میرے پیچھے دم ہلاتا نظر آئے گا"...... مارگرین نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسی کون سی خصوصیت ہے تم میں۔ کیونکہ تم خوبصورت اور جوان ضرور ہو۔ لیکن خوبصورت اور جوان تو ہزاروں لاکھوں عورتیں ہوں گی۔ وہ سب ہر ٹائپ اور ہر عمر کے مردوں کو اس طرح غلام تو نہیں بنا سکتیں"...... ریتوکا نے کہا۔

"یہ واقعی پراسرار صلاحیت ہے۔ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا"...... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اچھا اب اصل معاملے پر بات ہو جائے۔ عمران دو تین گھنٹے بعد اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔ میں ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھ چار آدمی لے آئی ہوں اور میرا خیال ہے کہ کوئین لینڈ میں داخل ہونے سے پہلے اس کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ ریتوکا نے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... مارگرین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوئین لینڈ میں داخل ہونے سے پہلے ایک پہاڑی درے میں سے سڑک گزرتی ہے اگر وہاں پکٹنگ کر دی جائے تو دونوں جیپوں کو میزائلوں سے آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے"...... ریتوکا نے کہا۔

"اور اگر یہ لوگ وہاں سے بچ نکلے تو"...... مارگرین نے کہا۔

"عمران واقعی انتہائی تیز ایجنٹ ہے۔ چونکہ اسے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہاں آپ موجود ہیں تو وہ ہر لحاظ سے محتاط ہو گا۔ ایسی صورت

میں آپ یہاں اس انداز میں چیکنگ کرائیں کہ انہیں اس چیکنگ کا
احساس نہ ہو سکے۔ وہ لازماً یہاں آکر کوئی رہائش گاہ حاصل کریں گے
اور اس کے بعد ہی لیبارٹری میں داخل ہونے کا پروگرام بنائیں گے۔
اس دوران ان کی رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ یا
بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے بس کر کے ہلاک
کیا جا سکتا ہے"...... ریونکا نے کہا۔

"کیا تمہارے آدمی یہ کام کر لیں گے"...... مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ بہت آسانی سے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے والا آئیڈیا
زیادہ کامیاب ثابت ہو گا"...... ریونکا نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں صرف عمران اور اس کے
ساتھیوں کی لاشیں دیکھنا چاہتی ہوں"...... مارگرین نے کہا۔

"اوکے۔ پھر ایسا ہے کہ آپ کے ساتھی اس رہائش گاہ پر چیکنگ
کریں جبکہ میرے آدمی کوئین لینڈ سے باہر اس درے پر"...... ریونکا
نے کہا تو مارگرین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیپیں خاصی تیز رفتاری سے آرکن سے کوئین لینڈ کے
ان بنی ہوئی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔
جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر
بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی
تھیں جبکہ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور
سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ جبکہ اس جیپ کی عقبی طرف
بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے رکھے ہوئے تھے۔ جارڈن کے
کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے خفیہ آفس سے
باہر آیا تھا اور پھر انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کیے تھے
ایک سیاحتی کمپنی سے دو جیپیں اور خفیہ مارکیٹ سے اسلحہ خرید
سب ان جیپوں میں سوار ہو کر کوئین لینڈ کی طرف روانہ ہو
تھے۔ آرکن اور کوئین لینڈ کے درمیان فاصلہ کم از کم چار گھنٹے کا

تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ شام ہونے سے پہلے پہلے وہ کو
پہنچ جائیں گے۔ عمران نے اس سیاحتی کمپنی کی معرفت کو
میں ایک رہائش گاہ بک کرائی تھی اور کوئین لینڈ کا نقشہ بھ
اس سیاحتی کمپنی سے ہی مل گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ کوئین لینڈ میں مارگرین اپنے ساتھیوں
موجود ہے اور اب تک لازماً اسے جارڈن کی ہلاکت کی اطلاع
چکی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہ صرف مارگرین بلکہ ریمنو کا بھی وہاں پہنچ چکی ہے"......
نے جواب دیا تو نہ صرف صفدر بلکہ عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جو
صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ ریمنو کا وہاں پہنچ چکی ہے"......
نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کے کلب فون کیا تھا تاکہ اس کی مدد سے جو
اسلحہ اور کوئین لینڈ میں رہائش گاہ کا بندوبست کراؤں لیکن اس
اسسٹنٹ نے بتایا کہ وہ سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر پر اپنے
ساتھیوں سمیت ابھی ابھی کوئین لینڈ چلی گئی ہیں اور ہو سکتا ہے
انہیں وہاں کچھ دن لگ جائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ وہاں کیوں گئی ہو گی۔ کیا اس لئے کہ اسے جارڈن
بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا اور اسے یقین ہو گا کہ ہم اب آر کن
سیدھے کوئین لینڈ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ اب وہ ہماری دوست بن کر کوئین لینڈ نہیں
دشمن بن کر گئی ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن
کے ساتھی ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"دشمن بن کر کیوں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بات تو یہ ہو سکتی ہے کہ جارڈن کی ہلاکت سے اسے
پہنچا ہے کیونکہ اس نے جس انداز میں جارڈن کے بارے میں
سے انکار کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے جارڈن سے
بے تعلقات تھے۔ دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ مارگرین نے
اس کی ہلاکت کے بعد اسے ہمارے خلاف باقاعدہ ہائر کر لیا ہو"۔
ان نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ مارگرین خود ہمارے مقابلے پر نہیں آ رہی ہے
کی کیا وجہ ہے جبکہ حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے بھی کوئی
نہ سامنے نہیں آیا۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ یہ لیبارٹری بھی
پرائیویٹ ہے اور یہ مارگرین اس لیبارٹری کی کرتا دھرتا ہے اور اس
نے خود ہی پرائیویٹ طور پر پاکیشیا سے یہ فارمولا حاصل کیا ہے"۔
لہ نے کہا۔

"مارگرین سرکاری ایجنٹ ہے لیکن اس نے ادویات اور ہپناٹزم
اشتراک سے بڑے بڑے لوگوں کے ذہنوں کو اپنے قابو میں کیا
ہے۔ ناسٹ ایجنسی کے سلسلے میں جو معلومات میں نے حاصل
ہیں اس کے مطابق پہلے اس ایجنسی کا نام سپر بلیک ایجنسی تجویز

کیا گیا تھا اور اس کی کارکردگی کا دائرہ دفاع کے سلسلے میں کام
والی لیبارٹریوں کی حد تک تھا۔ اس لئے اسے براہ راست
سیکرٹری کے تحت دے دیا گیا۔ اس کا چیف راجر تھا۔ مارگر
اس ایجنسی میں راجر لایا تھا۔ مارگرین نے اپنے مخصوص حربو
نہ صرف راجر بلکہ ڈیفنس سیکرٹری اور وزارت دفاع کے بڑے
افسروں حتیٰ کہ ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے بڑوں کو بھی اپنا ذہنی غلا
لیا۔ وہ حد درجہ آزاد خیال لڑکی ہے اس لئے اس کے نزدیک ان
سے بیک وقت ہر قسم کے تعلقات رکھنے میں کوئی حرج نہیں
پھر اس کے کہنے پر ڈیفنس سیکرٹری نے اس ایجنسی کا نام ٹا
ایجنسی رکھ دیا۔ شاید مارگرین اس طرح ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے
ٹاسٹ کو خوش کرنا چاہتی تھی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ راجر
کسی وجہ سے اس سے اختلاف کیا تو اس نے راجر کے ذہن کو
دے کر اسے خودکشی پر مجبور کر دیا۔ پھر اس ڈیفنس سیکرٹری
ذریعے اس نے ذہنی طور پر ایک اور آدمی بیکر کو چیف بنا دیا۔
بھی اس کا غلام ہے۔ اس لئے اصل میں اس ایجنسی کی کرتا د
مارگرین ہے لیکن مارگرین فیلڈ کی کامیاب ایجنٹ نہیں ہے اس
اسے لازماً ایسے ایجنٹوں کا سہارا لینا پڑتا ہے لیکن اپنی انا کی خاطر
حکومت تک یہ بات نہیں پہنچا سکتی کہ وہ اور ٹاسٹ ایجنسی جو
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے حکومت کو
اور ایجنسی کو اس کام کے لئے بھجوائے اور جہاں تک میرا خیال۔

سیکرٹری، سیکرٹری داخلہ اور پرائم منسٹر میں سے کسی کو بھی
لیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کام کر رہی ہے۔ صرف
یفنس سیکرٹری کو علم ہو گا اور وہ مارگرین کے انگوٹھے تلے ہے
ئے میرا خیال ہے کہ چارڈن کے بعد ہو سکتا ہے اس نے رینو کا
ارے خلاف ہائر کیا ہو"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے
کہا۔
لیکن یہ لیبارٹری تو حکومت کی ہو گی اس پر تو مارگرین کا زور
گا"...... جولیا نے کہا۔
میں نے بتایا تو ہے کہ یہ لیبارٹری وزارت دفاع کے تحت آتی
اس لئے ٹاسٹ ایجنسی ہی اس کی حفاظت کا کام کرتی ہو گی۔
یہ ہو سکتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کی سیکورٹی کسی اور
ے ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
مران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ ظاہر ہے مارگرین
اڈ کا نے کو مین لینڈ میں ہمارے خلاف کام کرنا ہے اور وہ چھوٹا
ق ہے"...... صالحہ نے کہا۔
تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے
الحہ سے ہی سوال کر دیا۔
میرا خیال ہے کہ آپ مجھے اور جولیا کو ان دونوں کے مقابلے کا
ے دیں اور خود آپ باقی ساتھیوں سمیت لیبارٹری کے خلاف
یں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"لیکن تمہاری وجہ سے صفدر اور جولیا کی وجہ سے تنویر
ساتھ کام کرنے پر ضد کریں گے۔ پھر باقی صرف بیچارہ میں
شکیل رہ جائیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات دوسری ہے لیکن آپ نے خوانخواہ مجھے
گھسیٹ لیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن صالحہ تو میری بات پر خاموش ہو گئی ہے۔ اس
ہے کہ اس کے مطابق میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے"......
نے کہا۔

"صالحہ تمہاری بات کا جواب دینا چاہتی تھی لیکن میں
منع کر دیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جتنا تمہیں روکا جائے گا
ہی ان دونوں کو خراب کرنا ہے"...... جولیا نے منہ بنا
کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئین لینڈ
پہاڑی علاقے میں ہمارے خلاف مورچہ بندی کی گئی ہو"......
کے جواب دینے سے پہلے صفدر بول پڑا تو اس کی بات
صرف عمران بلکہ جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑی تھیں

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا
ریسنو کا واقعی ہائر کی گئی ہے تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ مجھے ریسنو کا کی
کا علم ہے۔ وہ ایڈوانس اور تیزی سے کام کرنے کی عادی
مجھے یاد آ رہا ہے کہ نقشے میں ایک ایسے درے کی نشاندہی کی

ہے یہ سڑک گزرتی ہے اور اس درے پر اگر چار پانچ افراد
دیا جائے تو انتہائی آسانی سے دونوں جیپوں کو اڑایا جا سکتا
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

انہیں معلوم ہو گا کہ ہم جیپوں پر آ رہے ہیں اور کیا وہ ہماری
کو پہچانتے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

ریسنو کا آرکن کی رہنے والی ہے اس لئے وہ اس بارے میں
حاصل کر سکتی ہے۔ میں نے تو اس سیاحتی کمپنی سے
کوئین لینڈ میں رہائش گاہ بھی حاصل کی ہے"۔ عمران نے

اس کا مطلب ہے کہ یہ رہائش گاہ بھی ان کے گھیرے میں ہو
جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ اس درے پر حملہ نہ ہوا تو اس رہائش گاہ پر بہرحال ہو
...... عمران نے کہا۔

تو پھر عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جیپیں اس
سے پہلے ہی چھوڑ دینی چاہئیں اور پیدل آگے جانا چاہئے"۔ صالحہ

نہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ ہم کب تک چھپ کر رہیں
اس کا ایک اور حل بھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جولیا یہ حل
بتا دے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں چھپ کر رہنے کی ضرورت

نہیں ہے۔ درے سے پہلے دونوں جیپیں روک دی جائیں
افراد اسلحہ لے کر پہاڑی راستوں سے پھیل کر اس درے
جائیں۔ اگر وہاں حملہ آور موجود ہوں تو ان کا خاتمہ کر دیا
پھر ٹرانسمیٹر پر جیپوں کو کال کر لیا جائے۔ اگر حملہ آور نہ ہو
بھی جیپوں کو کال کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک رہائش گاہ کا تعلق
ہمیں براہ راست وہاں جانے کی بجائے پہلے کسی ہوٹل میں جا
اور اس رہائش گاہ کی چیکنگ کرائی جائے اور پھر وہاں پہنچا
جولیا نے کہا۔

"یہ بہترین لائحہ عمل ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر یہ لائحہ عمل تنویر سے کہلوایا جاتا تو اس کی راد
کے بالکل خلاف ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ جس ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے وہ بھی تحکیک ہو سکت
ویسے اس طرح بہت سا وقت بھی بچ جاتا"...... جولیا نے
حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اس کی غیر حاضری اور میری بنفس
حاضری کے باوجود اس کی تعریف۔ یا اللہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔
نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے

"تمہارے اور تنویر کے مزاج میں آگ اور پانی جیسا فرق
جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ تنویر آگ اور میں پانی ہوں"...... عمرا

کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن تنویر وہ آگ ہے جس پر پانی اثر نہیں کرتا"۔ جولیا
اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً کہا تو جیپ ایک بار پھر
سے گونج اٹھی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے کوئین لینڈ میں ان
ان گروپوں کا خاتمہ کر لینا چاہئے اس کے بعد لیبارٹری کی طرف
کریں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ نقشے میں کوئی ایسا راستہ تلاش کریں جو
لینڈ سے پہلے ہی گھوم کر اس معبد تک پہنچ جائے تاکہ ہم
لینڈ میں وقت ضائع کرنے کی بجائے براہ راست لیبارٹری پہنچ
"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ ایسا غلط رہے گا۔ معبد تک پہنچ جانے کا مطلب یہ
کہ ہم لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے۔ ہمیں بہرحال کوئین
جانا ہی پڑے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو
بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ایک ہاتھ سے سٹیئرنگ
اور دوسرا ہاتھ جیب میں ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید
کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رائٹ کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی
مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس رانگ اسٹینڈنگ یو۔ اوور"۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس طرح رائٹ کے مقابل عمران کی طرف سے رانگ کہنے کی وجہ سے صفدر سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"سپاٹ نمبر ون اور سپاٹ نمبر ٹو دونوں خالی نہیں ہیں اس لئے آپ کو نہیں مل سکتے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سپاٹ نمبر تھری۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سپاٹ نمبر تھری پر دونوں فیملیوں کا مشترکہ قبضہ ہے۔ ان میں سے ایک فیملی سپاٹ نمبر ون پر بھی قابض ہے اور دوسری سپاٹ نمبر ٹو پر قابض ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر ہمارے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ ٹی ہاؤس میں اطمینان سے جا سکتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کوڈ گفتگو کا کیا مطلب ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"جو لائحہ عمل تم نے بتایا تھا اسی لائحہ عمل کے بارے میں رپورٹ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو سپاٹ نمبر ون سے مطلب درہ ہے۔ سپاٹ نمبر ٹو اور سپاٹ نمبر تھری کیا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کوئین لینڈ میں ایک مخبری کرنے والا گروپ ہے جان فنشر کا گروپ۔ اس کی ٹپ اس اسلحہ فروش سے ملی تھی جس سے ہم نے اسلحہ لیا تھا۔ میں نے وہیں سے جان فنشر سے بات کر لی تھی اور اسے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینے کے لئے کہا تھا۔ اس نے جو رپورٹ دی ہے اس سے کئی الجھی ہوئی باتیں صاف ہو گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کون سی باتیں"...... جولیا نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ مارگرین اور ریتوکا دونوں ایک ہی جگہ پر موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا اندازہ درست نکلا کہ مارگرین نے جارڈن کے بعد ریتوکا کو ہائر کر لیا ہے۔ سپاٹ نمبر ون کا مطلب درہ ہے اور مجھے پہلے ہی اس درے کی طرف سے شدید خطرہ تھا اس لئے میں نے جان فنشر سے کہا تھا کہ وہ اسے ضرور چیک کرے اور اس نے رپورٹ دی ہے کہ درے میں ایک گروپ کے آدمی ہمارے استقبال کے لئے موجود ہیں اور دوسرے گروپ کے آدمی اس رہائش گاہ کے گرد موجود ہیں جو ہم نے آرکن سے کوئین لینڈ میں بک کرائی تھی۔ اسے سپاٹ نمبر ٹو کا نام دیا گیا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس وقت تو تم نے درے کے بارے میں ایسے بات کی تھی جیسے صفدر کے بات کرنے پر تمہیں اچانک خیال آیا ہو جبکہ تم پہلے ہی اس بارے میں کام کر چکے تھے۔ پھر اس اداکاری کی کیا

ضرورت تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب دراصل ہماری حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اداکاری کرتے ہیں"۔ صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ مجھے دراصل باتیں یاد نہیں رہتیں اس لئے اختیار چونک پڑتا ہوں۔ اب دیکھو۔ اگر جان فشر کال نہ کرتا تو یاد ہی نہ رہتا کہ میں نے جان فشر کے ذمے کوئی کام لگایا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب اس کی اس مصنوعی توجیہہ پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ یہ سپاٹ نمبر تھری اور ٹی ہاؤس کیا ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"سپاٹ نمبر تھری کا مطلب ہے وہ جگہ جہاں مارگرین موجود ہے اور بقول جان فشر رینو کا بھی وہیں پہنچی ہے اور ٹی ہاؤس کا مطلب ہے کہ کوئین لینڈ کی معروف کالونی ٹرزکی کی کوٹھی نمبر تھری ہمارے لئے ریزرو ہو چکی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن درے میں موجود افراد سے تو بہرحال نمٹنا ہی پڑے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس درے سے پہلے ایک غیر معروف راستہ موجود ہے جس سے گو ہمیں لمبا چکر کاٹنا پڑے گا لیکن ہم درے سے گزرے بغیر کوئین لینڈ میں داخل ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تم تم سب کچھ پہلے سے طے کر چکے تھے"...... جولیا نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیڈر بیچارے کو نجانے لیڈری نبھانے کے لئے کیا کیا کچھ کرنا ہے۔ اس کے باوجود چیک چھوٹا ہی ملتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ مارگرین کی رہائش گاہ کے بارے میں کیسے پتہ چلے گا۔ میرا مطلب ہے سپاٹ نمبر تھری کی تشریح کیا ہو گی"۔ صالحہ نے کہا۔

"ٹی ہاؤس پہنچ کر پوچھ لیں گے۔ یہ تو طے ہو گیا کہ جان فشر نے رہائش گاہ تلاش کر لی ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کیوں نہ درے پر موجود افراد سے پہلے نمٹ لیا جائے اس طرح ان کی تعداد میں بہرحال کمی ہی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح انہیں علم ہو جائے گا کہ ہم کوئین لینڈ میں داخل ہو چکے ہیں اور کوئین لینڈ واقعی چھوٹا سا قصبہ ہے جبکہ مارگرین کے ساتھ نجانے کتنے تربیت یافتہ افراد ہوں اور نجانے کہاں ہوں اس لئے پہلے ان دونوں خواتین کے نیاز حاصل کر لئے جائیں پھر ان کے ہمدردوں سے بھی بات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو سب نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اب تک درے کی طرف سے کوئی نہ کوئی اطلاع آجانی تھی"...... رینوکا نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ سست رفتاری سے آرہے ہوں۔ پہاڑی سڑک ہے میدان تو نہیں ہے"...... مارگرین نے کہا۔

"ایسی بھی خراب سڑک نہیں ہے مارگرین۔ عمران انتہائی اور عیار آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے پہلے ہی نقشہ دیکھ کر درے کے بارے میں کوئی اندازہ لگا لیا ہو"...... رینوکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی اور جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رینوکا کالنگ۔ اوور"...... رینوکا نے کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ سٹون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے سٹون کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیا وہ دونوں جیپیں ابھی درے تک نہیں پہنچیں۔ اوور"...... رینوکا نے کہا۔

"نو مادام۔ حالانکہ راسٹر ایک بلند پہاڑی پر چڑھ کر دوربین سے چیک بھی کر رہا ہے لیکن کافی دور تک وہ دونوں جیپیں نظر نہیں آ رہیں۔ اوور"...... سٹون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کہاں کھڑا کیا ہوا ہے تم نے۔ اوور"...... رینوکا نے کہا۔

"یہاں قریب ہی ایک مناسب جگہ پر موجود ہے مادام۔ اوور"۔ سٹون نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر تم چیک کرو اور راسٹر کو بھی ساتھ لے لو تاکہ اندازہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں موجود ہیں اس وقت۔ اوور"...... رینوکا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب یہ لوگ نظر آئیں تو مجھے ہیلی کاپٹر سے ہی رپورٹ دے دینا۔ اوور"...... رینوکا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رینوکا نے اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے سامنے موجود تپائی پر رکھ

"میرے آدمیوں کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں آئی
کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ابھی کوئین لینڈ میں داخل ہی
ہوئے"۔ مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال انہوں نے پہنچنا تو اسی رہائش گاہ پر ہی
انہوں نے بک کرائی ہے"...... ریتوکا نے جواب دیا۔

"دونوں طرف سے ان کے خلاف پھندہ موجود ہے جس میں
یہ پہنچیں گے ضرور پھنسیں گے"...... مارگرین نے کہا تو دونوں
اختیار ہنس پڑیں۔ پھر کافی دیر تک ان دونوں کے درمیان عمران
اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی باتیں ہوتی رہیں کہ اچا
ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دی۔ ریتوکا نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس
بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سٹون کالنگ۔ اوور"...... سٹون کی آواز
دی۔

"یس۔ ریتوکا اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"......
نے پوچھا۔

"مادام۔ ہم نے آرکن تک چیکنگ کر لی ہے۔ دونوں
سرے سے سڑک پر موجود ہی نہیں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف
سے سٹون نے کہا تو ریتوکا کے ساتھ ساتھ مارگرین بھی بے اختیار
اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے تھے جب ہم ہیلی کاپٹر

پہنچے۔ پھر وہ کہاں رہ گئے۔ اوور"...... ریتوکا نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام کہ وہ کسی اور راستے سے چکر کاٹ کر کوئین
پہنچنا چاہتے ہوں یا انہیں کسی طرح ہماری چیکنگ کے بارے
اطلاع مل چکی ہو اور وہ واپس آرکن چلے گئے ہوں۔ بہرحال
پر موجود نہیں ہیں۔ اوور"...... سٹون نے جواب دیتے ہوئے

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے پھر تم ساتھیوں کو لے کر یہاں واپس آ
اب ان کا خاتمہ کوئین لینڈ میں ہی ہو گا۔ اوور"...... ریتوکا نے

"کیا اسی رہائش گاہ پر آنا ہے یا جو سپاٹ ہم نے اپنے طور پر بک
تھا وہاں پہنچیں۔ اوور"...... سٹون نے کہا۔
"اوہ۔ ہاں۔ تم وہیں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گی۔ اوور"۔
نے کہا۔
"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"وہاں پہنچ کر تم نے مجھے کال کرنا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ ریتوکا
کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"یہ لوگ واقعی بے حد شاطر ہیں۔ بہرحال کب تک اور کہاں
ہیں گے"...... مارگرین نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ اپنی فطری ہوشیاری کی وجہ سے انہوں نے چکر

کاٹنا ہو۔ لیکن بہرحال وہ پہنچیں گے وہیں اپنی اسی رہائش گاہ پ
کہو تو میں اپنے آدمیوں کو بھی وہیں بھجوا دوں"...... رینوکا
"ارے نہیں۔ میزائل گنوں سے اس عمارت کو ہی تو
اور یہ کام میرے آدمی آسانی سے کر لیں گے"...... مارگرین
"تو پھر اب مجھے اجازت۔ کیونکہ اب یہاں میری تو ضرورت
رہی"...... رینوکا نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے تم
گی"...... مارگرین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ورنہ یہ تو طے ہے کہ یہ لوگ جیسے ہی عما
پہنچیں گے تمہارے آدمی عمارت تباہ کر دیں گے اور ا
بہرحال پہنچنا وہیں ہے اس لئے میں کہہ رہی تھی"...... رینو
اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال آ گئی تو رینوکا نے ٹرانسمیٹر اٹھا
بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سٹون کالنگ۔ اوور"...... سٹون کی آو
دی۔

"یس۔ رینوکا اٹنڈنگ یو۔ کہاں سے کال کر رہے ہو"
رینوکا نے کہا۔

"کوئین لینڈ کی رہائش گاہ سے مادام۔ ہم ابھی پہنچے ہیں
اوور"...... سٹون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہیں رکو۔ میں خود آ جاؤں گی۔ اوور"......

اگر آپ کہیں مادام تو ہم انہیں کوئین لینڈ میں تلاش کریں۔
...... سٹون نے کہا۔

اس کی فوری طور پر ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس سیاحتی
ے معلوم کر لیا ہے جس کمپنی سے انہوں نے جیپیں لی ہیں اور
پنی کے ذریعے انہوں نے یہاں کوئین لینڈ میں ایک رہائش گاہ
انی ہے۔ مادام مارگرین کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔
ل جس طرف سے بھی کوئین لینڈ پہنچے بہرحال وہیں پہنچیں گے
و اس رہائش گاہ کو ہی میزائل گنوں سے اڑا دیا جائے گا۔ اس
ان کی ہلاکت بہرحال یقینی ہے۔ اوور"...... رینوکا نے کہا۔

یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رینوکا نے
اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈال لیا۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے مارگرین کہ یہ لوگ چکر کاٹ کر براہ
ہ کوئین لینڈ کی بجائے لیبارٹری پر پہنچ جائیں اور ہم یہاں ان کا
کرتے رہ جائیں"...... اچانک رینوکا نے کہا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ
ری کہاں ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر کہیں سے معلوم بھی ہو
ے تو وہ لیبارٹری کو کسی صورت بھی نہیں کھول سکتے۔ تیسری
ت یہ کہ لیبارٹری کا سیکورٹی آفیسر معروف ایجنٹ کرنل ریان ہے
ے اگر وہ لوگ وہاں پہنچ بھی جائیں تب بھی ان کی موت یقینی

ہے"...... مارگرین نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"کیا کرنل ریان کو معلوم ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری
کام کرنے آ رہے ہیں"...... رینوکا نے کہا۔
"نہیں ۔ میں نے اسے نہیں بتایا کیونکہ جب ہم نے ان
شکار کرنا ہے تو پھر کیا ضرورت ہے بتانے کی"...... مارگ
جواب دیا تو رینوکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ران اپنے ساتھیوں سمیت اس رہائش گاہ پر موجود تھا جو جان
ان کے لئے حاصل کی تھی اور جس کے بارے میں اس نے
ن پر کال کر کے عمران کو بتایا تھا۔ ابھی چند لمحے پہلے ہی وہ
پہنچے تھے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اس رہائش گاہ کے سامنے
لی رخ پر باہر موجود تھے تاکہ کسی بھی ممکنہ نگرانی کو یا حملے کو
سکیں جبکہ کمرے میں عمران، جولیا، صالحہ اور صفدر موجود

اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔
ہم نے اب مارگرین کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے۔ میں جان فنشر
بات کر لوں"...... عمران نے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی
ہیلی کاپٹر کی تیز آواز انہیں جیسے اپنے سروں پر سنائی دی تو وہ
بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ یہ ہیلی کاپٹر تو ہماری رہائش گاہ میں اتر رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور اچھل کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ عمران اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ برآمدے میں موجود تھا اور پھر انہوں نے ایک سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کو ساتھ والی کوٹھی کے اندر اترتے ہوئے دیکھا۔ اب ہیلی کاپٹر رک گیا صرف اس کے پنکھے چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جو آہستہ آہستہ ہوتی جا رہی تھی۔

" یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو یہاں اس کوٹھی میں ہیلی کاپٹر سمیت نیچے اترے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ مسلح لوگ تھے۔ میں نے ایک میزائل گن کی جھلک دیکھی ہے"...... اچانک تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ ریٹوکا کے وہ ساتھی نہ ہوں جو نگرانی کر رہے تھے۔ ایک منٹ۔ ابھی معلوم ہو جائے گا"۔ عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کمرے میں جا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ جان فشر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جان فشر کی آواز سنائی دی۔

" رانگ بول رہا ہوں مسٹر رائٹ"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آپ پہنچ گئے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپ کو کال نہ کروں کہ آپ کی کال آگئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سپاٹ نمبروں کی تازہ ترین صورت حال بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" سپاٹ نمبر ٹو سے ایک ہیلی کاپٹر اڑا اور پھر وہ آرکن کی طرف سڑک کے اوپر اڑتا ہوا چلا گیا تھا۔ پھر کافی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس درے میں ہی اتر گیا۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ اس نے پرواز کی اور آئی لینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اب سپاٹ نمبر ایک خالی ہے"۔ جان فشر نے جواب دیا۔

" یہ ہیلی کاپٹر کسی سیاحتی کمپنی کا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ لیکن نام مجھے نہیں بتایا گیا"...... جان فشر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ سپاٹ نمبر تھری کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہینٹ کالونی۔ کوٹھی نمبر سکس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا تمہارا کوئی آدمی وہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ سپاٹ نمبر ٹو اور تھری دونوں کی نگرانی ہو رہی ہے"۔ جان فشر نے کہا۔

" اوکے شو۔ میں تمہیں دوبارہ کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھی سوائے تنویر کے اندر پہنچ گئے تھے۔

" اس درے والے لوگ ساتھ والی کوٹھی میں ہی اترے ہیں۔

"پہلے ان سے نمٹ لیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا کرنا ہے ان کا۔ کیا ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... نے کہا۔

"نہیں۔ صرف ہلاک کرنا ہے تاکہ ان کی تعداد کم ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو یہ کام میں اور تنویر آسانی سے کر لیں گے۔ آپ"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ میں اور صالحہ جا کر اس رینوکا اور مارگ خاتمہ کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

"مارگرین سے میں نے لیبارٹری کے بارے میں معلومات کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم بھی ساتھ چلے چلو"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر اور تنویر واپس آ جائیں پھر چلتے ہیں کیونکہ ہو سکتا ان میں سے کوئی باہر موجود ہو اور وہ ہماری جیپیں پہچان"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ چار آدمی تھے اور وہ سب کمرے میں بیٹھے شراب میں مصروف تھے کہ تنویر نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے خاتمہ کر دیا"...... صفدر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ کیا سفاک زمانہ آ گیا ہے کہ چار جیتے جاگتے انسانوں کر ایسے بتایا جا رہا ہے جیسے انسانوں کی بجائے مچھر مارے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مچھر نہیں عمران صاحب۔ دشمن کہیے"...... صفدر نے کہا۔

"آؤ اب چلیں وہاں"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں آخر اتنی جلدی کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"آپ سمجھتے تو ہیں عمران صاحب۔ پھر کیوں جان بوجھ کر لاعلم جاتے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ صفدر اب تم یہاں رکو۔ تم نے اپنا کوٹہ پورا کر لیا اب صالحہ اور جولیا اپنا کوٹہ پورا کر لیں۔ پھر کیپٹن شکیل کی آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ شاید مارگرین اور رینوکا کے خاتمے کے لئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تنویر یہاں رہے گا۔ میں کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر اس گاہ پر جاتا ہوں جو ہم نے بک کرائی تھی تاکہ وہاں موجود افراد خاتمہ کیا جا سکے تاکہ ہمارا کم سے کم وقت اس چکر میں ضائع"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا۔ نجانے ان کی تعداد کتنی ہو
وہ کہاں کہاں چھپے ہوئے ہوں۔ اس کے علاوہ یہاں کی پولیس
بھی بچنا ضروری ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار
پڑا۔

"آپ تو واقعی ہمیں اس طرح ہدایات دے رہے ہیں جیسے ہم
ہوں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شادی سے پہلے سب بچے ہی ہوتے ہیں"...... عمران نے
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

اور مارگرین دونوں شراب پینے میں مصروف تھیں۔
یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں کسی طرف سے کوئی اطلاع
مل رہی"...... مارگرین نے کہا۔
ہی تو ہو سکتا ہے کہ وہ واپس چلے گئے ہوں"...... رینوکا نے

ں"...... مارگرین نے چونک کر کہا۔
سوچ کر کہ وہ لیبارٹری کو نہ ٹریس کر سکتے ہیں اور نہ ہی
نہ کر سکتے ہیں"...... رینوکا نے کہا۔
تم بھی عمران کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہو"۔ مارگرین

یوں"...... رینوکا نے چونک کر کہا۔
پھر تمہیں لازماً یہ معلوم ہوگا کہ عمران کی خاص صفت یہی

ہے کہ وہ قدم آگے بڑھا کر کسی صورت پیچھے نہیں ہٹاتا۔ میں
صرف اس کے بارے میں پڑھا ہے جبکہ تم کہہ رہی ہو کہ تم
اچھی طرح جانتی ہو۔ پھر ایسی بات کر رہی ہو"...... مارگرین
کہا۔

" لیکن وہ حقیقت پسند بھی ہے اس لئے حالات دیکھ کر ہی ا
کرتا ہے"...... ریتوکا نے کہا۔

" میرا خیال مختلف ہے۔ وہ بہرحال گوئین لینڈ ضرور پہنچے گا
اوہ ہاں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے"...... مارگرین نے یکلخت چونک
سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا"...... ریتوکا نے پوچھا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دو رہائش گاہیں بک
ہوں اور ہم وہاں ان کا انتظار کرتے رہیں اور وہ کسی دوسری
جائیں"...... مارگرین نے کہا۔

" بظاہر تو ان کو اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہو بھی سکتا
کیونکہ عمران بہرحال بے حد شاطر اور عیار آدمی ہے"...... ریتوکا
کہا۔

" ہمیں انہیں چیک کرانا چاہئے"...... مارگرین نے کہا۔

" تم کہو تو میرے آدمی یہ کام کر لیں۔ سٹون نے تو پوچھا
اس وقت ہمارے ذہن میں یہ بات نہ تھی"...... ریتوکا نے کہا۔

" ہاں۔ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ انہیں تلاش کر

نے ان کی جیبیں بھی دیکھی ہوئی ہیں اس لئے وہ اس چھوٹے
میں انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے"...... مارگرین نے
ریتوکا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا
اگر اچانک اسے اپنا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا محسوس

"کیا ہو رہا ہے"...... ریتوکا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... اسی لمحے اس کے کانوں میں مارگرین
پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جس
تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح ریتوکا کے ذہن میں بھی
نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ چند
جب اس کے ذہن میں روشنی پھیلی اور اس کا شعور بیدار
اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ
حیران رہ گئی کہ وہ کرسی کے ساتھ رسی کی مدد سے جکڑی ہوئی
اس نے گردن گھمائی تو ساتھ والی کرسی پر مارگرین بھی اسی
میں موجود تھی جبکہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

انہیں ہوش آ گیا ریتوکا"...... اس کے کانوں میں عمران کی آواز
اس نے چونک کر سامنے کی طرف دیکھا اور پہلے تو اس کی
پر ہلکی سی دھند چھائی ہوئی تھی اس لئے سامنے موجود لوگوں
پہچان نہ سکی تھی لیکن اب یہ دھند صاف ہو چکی تھی اور اس کے

ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل
کیونکہ اس نے دیکھا کہ سامنے کرسیوں پر عمران اور اس کی دو
عورتیں بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

"تم۔ تم عمران۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے باندھا کیوں ہے تم"۔
رینوکا نے کہا۔

"اس لئے کہ تم بڑی معروف ایجنٹ ہو اور مجھے ایک نجو
بتایا تھا کہ میری موت کسی خاتون کے ہاتھوں بھی ہو سکتی ہ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ کیا ضرورت ہے اس قسم کا مذاق کر
کی"...... عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی نے بگڑے ہوئے لہ
کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تو تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ پھر تم نے
کیوں باندھ رکھا ہے"...... رینوکا نے کہا۔

"تمہارے آدمی کوئین لینڈ سے باہر سڑک پر بنے ہوئے
میں موجود تھے میزائل گنوں سمیت تاکہ ہماری جیپوں کو نشا
سکیں۔ پھر تمہارے آدمی سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر پر ٹرنر کالو
ایک کوٹھی میں پہنچ گئے اور اب وہ سب عالم بالا میں پہنچ کر
حساب کتاب بھی دے چکے ہوں گے۔ اس کے باوجود تم کہہ ر
کہ تم ہماری دشمن نہیں ہو"...... عمران نے کہا تو رینوکا کی آنک
خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کر دیا لیکن تم۔ تم وہاں
پہنچ گئے"...... رینوکا نے کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتا
دی۔

"سنو۔ سنو۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے۔ تم نے جارڈن کو
کر دیا تھا جس کا مجھے شدید جذباتی دھچکا پہنچا تھا اس لئے میں
آ گئی تھی لیکن سنو۔ یہ میری غلطی تھی۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں
چلی جاؤں گی اور کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گی"۔
وکا نے کہا۔

"سنو مارگرین سے پہلے تمہیں ہوش میں اس لئے لایا گیا ہے کہ
مجھے بتا سکو کہ لیبارٹری کہاں ہے اور وہاں کیا انتظامات ہیں"۔
ان نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ حقیقت ہے کہ مجھے نہیں معلوم"۔ رینوکا
کہا۔

"جو کچھ معلوم ہے وہ بتا دو۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ تمہاری
مارگرین سے اس بارے میں بات نہ ہوئی ہو"...... عمران نے

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج
معروف ایجنٹ کرنل ریان ہے اور بس۔ تم یقین کرو کہ اس
زیادہ مجھے علم نہیں ہے"...... رینوکا نے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر مارگرین نے بتایا کہ تمہیں اس سے زیادہ علم ہے

تو پھر تمہیں معافی نہ مل سکے گی"...... عمران نے کہا۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے۔ مجھے چھوڑ دو پلیز۔ مجھے چھوڑ دو"...... رینوکا نے کہا۔

" صالحہ اب مارگرین کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ایک لڑکی اٹھی اور اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے اس شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی مارگرین کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی کو واپس جیب میں ڈالا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد مارگرین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس کا جسم تن گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب" مارگرین نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کے ذہن میں حقیقتاً دھماکے ہو رہے تھے۔ اس کا شعور ابھی تک پوری طرح بیدار نہیں ہوا تھا۔

" تمہارا نام مارگرین ہے"...... ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اب اسے اپنے سامنے ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا جو مقامی تھا۔ اس کے دائیں بائیں دو مسلح لڑکیاں موجود تھیں اس نے گردن موڑی تو ایک بار پھر چونک پڑی

اس کے ساتھ والی کرسی پر رینوکا بھی اس کی طرح رسیوں میں بندھی موجود تھی۔

" یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب"...... مارگرین کو چند لمحوں اس ماحول کی سمجھ ہی نہ آئی تھی کیونکہ اسے تو یہ یاد تھا کہ وہ ساتھ بیٹھی شراب نوشی میں مصروف تھی کہ اچانک اس کا ذہن تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو اس سچوئیشن میں موجود تھی۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ تم نے پاکیشیا کے ڈاکٹر راشدی کو اسٹارک کے ذریعے اغوا کرا کر اور پھر اس پر ہپناٹزم کا عمل کر کے اس کے ذہن میں موجود فارمولا اس سے تحریر کرایا اور پھر ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر کے تم ...لینڈ پہنچ گئی۔ اس کے بعد تم ہم سے باقاعدہ ملتے ہوٹل ... ہمارا شک دور کر سکو۔ اس کے بعد جب ہم نے معلوم کرایا ... آرکن میں ہے تو تم نے یہاں جارڈن کو ہمارے خلاف ... خود تم اپنے آدمیوں سمیت کوئین لینڈ آ گئی کیونکہ تمہیں ... لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہے۔ جارڈن کی ہلاکت کے بعد ... رینوکا کو ہائر کر لیا اور رینوکا اپنے ساتھ چار مسلح افراد لے کر ... رینوکا نے اپنی فطرت کے مطابق کوئین لینڈ سے باہر ہی ... کی کوشش کی اور اس نے مسلح افراد ایک پہاڑی درے ... کرا دیئے جبکہ رینوکا نے سیاحتی کمپنی سے جیبوں کے بارے

میں بھی معلومات حاصل کر لیں اور ہم نے اس کمپنی کے
کوئین لینڈ میں جو رہائش گاہ بک کرائی تھی اس کے بارے م
معلوم کر لیا۔ چنانچہ تم دونوں یہاں اس رہائش گاہ پر رہیں
تمہارے آدمی اس رہائش گاہ کی نگرانی کرنے لگے تاکہ جب ہم
پہنچیں تو اس رہائش گاہ کو میزائل گنوں کی مدد سے اڑا دیا جا
ریتوکا کے ساتھی پہاڑی درے پر میزائل گنیں لے کر بیٹھ
بہرحال انہیں مایوس لوٹنا پڑا اور وہ ہیلی کاپٹر سمیت اس جگہ پ
جہاں ہم پہلے سے موجود تھے۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا اور ہمارے
پہنچنے کے بعد ہمارے ساتھیوں نے اس رہائش گاہ کے گرد تم
آدمیوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہو گا۔ میں نے یہ ساری تفصیل ا
تمہیں بتائی ہے تاکہ تم سوال جواب میں مزید وقت ن
کرو"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ
تفصیل سن کر مارگرین کے دماغ میں ایک بار پھر دھماکے
شروع ہو گئے۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ پلیز تم ہمیں چھوڑ دو۔ ہم نے تم
خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا اور سنو۔ تم جاؤ اور لیبارٹری جا
واپس چلی جائیں گی"...... مارگرین نے تیز تیز لہجے میں کہا
فوری طور پر یہی سوجھا تھا کہ وہ ایسی بات کرے اور بچ جا
بعد وہ دوبارہ بھی عمران کے خلاف کام کر سکتی تھی۔
"اگر تم لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتا دو تو تمہیں

جا سکتا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ریتوکا ہمیں پہلے بتا چکی ہے کہ
ے ایجنٹ کرنل ریان اس لیبارٹری کا سکیورٹی انچارج ہے اور
رنل ریان کو اچھی طرح جانتا ہوں"...... عمران نے کہا۔
مجھے لیبارٹری کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں"۔ مارگرین
ہا۔

سوچ لو۔ آخری موقع دے رہا ہوں۔ اس کے بعد دوسرا سانس
سکو گی"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا کہ مارگرین کو
جسم میں سردی کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگ
ے۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں کبھی وہاں نہیں گئی"...... مارگرین
اب دیا اور ویسے حقیقت بھی یہی تھی۔
تم نے کرنل ریان سے فون پر بات کی تھی یا ٹرانسمیٹر پر"۔
نے پوچھا۔
فون پر"...... مارگرین کے منہ سے لاشعوری طور پر الفاظ نکل

کیا فون نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔
مجھے نہیں معلوم"...... مارگرین کے ذہن میں یکلخت ردعمل کی
ہی ابھری۔ اسے خیال آیا کہ وہ ایک معروف ایجنٹ ہے لیکن
ہ کچھ اس طرح بتاتی چلی جا رہی ہے جیسے وہ عام سی لڑکی ہو
ہپناٹزم میں اس قدر ماہر تھی کہ اگر وہ چاہتی تو اپنا ذہن بلینک

کر لیتی۔

"میں نے سنا ہے کہ تم ہپناٹزم میں بہت مہارت رکھتی ہو۔ کلب کا ماسٹر بھی تمہاری تعریف کر رہا تھا"...... اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے درست سنا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ تم ہپناٹزم میں کافی مہارت رکھتے ہو"...... مارگرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ تم میرے ذہن کو کنٹرول میں کر لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر کرسی اٹھائی اور مارگرین کے عین سامنے کرسی رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں مارگرین کی آنکھوں میں ڈال دیں۔ مارگرین کی پتلیاں سکڑنے لگیں لیکن لمحوں میں ہی اسے احساس ہو گیا کہ عمران سپر مائنڈ ہے اور اسے کسی طرح بھی کنٹرول کرنا تو ایک طرف اسے چیک بھی نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس نے نظریں ہٹانے کی کوشش کی لیکن اب نظریں اس کے اپنے بس میں نہیں رہا تھا اور پہلی بار اسے احساس ہوا کہ جیسے وہ ٹرانس میں لے لیتی ہے اس کا ذہن کس حالت میں ہوتا ہے۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کا لاشعور چیک کیا جا رہا ہے لیکن آنکھیں کھولے بے بس بیٹھی ہوئی تھی۔ اچانک عمران نے نظریں ہٹائیں تو مارگرین کو جھٹکا سا لگا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند

میں نے معلوم کر لیا ہے مارگرین۔ تم اس کا فون نمبر جانتی ہو تم کبھی لیبارٹری میں نہیں گئی"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ عمران واپس اپنی ساتھی لڑکیوں کے پاس کرسی رکھ کر بیٹھ چکا تھا۔

"میں نے سچ بولا تھا"...... مارگرین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب تم فون نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی"...... مارگرین نے کہا۔

"تو پھر مجھ سے سن لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے درست فون نمبر بتا دیا۔

"کیا۔ کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا"...... مارگرین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تمہارے ذہن کو ٹٹول کر اس میں سے نکالا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ایس کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ اے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"دس پرندے مل سکے ہیں اور مارکیٹ میں تھے ہی اتنے (دو)" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی گیم اسسٹنٹ تو نہیں آگیا موقع پر۔ اوور"...... (عمران) نے کہا۔

"نہیں۔ سب کام خاموشی سے مکمل ہو گیا ہے۔ اوور" (دوسری) طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب تم سب سپاٹ نمبر تھری پر آجاؤ۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور (اسے) واپس جیب میں ڈال لیا۔

"تمہارے دس ساتھی تھے جو رہائش گاہ کو گھیرے ہوئے تھے (وہ) سب ختم کر دیئے گئے ہیں"...... عمران نے مارگرین سے مخاطب (ہو) کر کہا۔

"مجھے یقین آگیا ہے کہ ہم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم ہر (لحاظ) سے ہم سے برتر ہو"...... مارگرین نے جواب دیا۔

"برتر تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ بہرحال اب (تم) دونوں کے بارے میں فیصلہ میری ساتھی عورتیں کریں گی کیونکہ عورتیں ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچانتی ہیں"...... عمران نے (کہا) اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ عورتیں نہیں ہیں۔ عورتوں کے روپ میں چڑیلیں (ہیں)"

(ا)یک ساتھی عورت نے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ (می)ں (موجود) والے مشین پسٹل کی نال سے تیز رنگ کے شعلے نکلے (اور) ساتھ ہی مارگرین کے جسم میں یکلخت جیسے گرم سلاخیں (اترتی) گئیں۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے (س)انس اس کے گلے میں پتھر بن کر اٹک گیا۔ اس نے (بڑ)ی بے حد کوشش کی لیکن بجائے اس کے کہ سانس باہر (آتا اس کا) ذہن یکلخت اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کسی نے اس پر (سیاہ) چادر ڈال دی ہو اور اس کے تمام احساسات جیسے اس (کے) غائب ہو گئے۔

چھوٹے سے کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی
نیم دراز سامنے رکھے ہوئے ٹیلی ویژن پر چلنے والی ایک فلم د
مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس کی نظریں
سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"آؤٹ کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کے
کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار اچھل کر سیدھا

"چیک کیا ہے کہاں سے ہو رہی ہے"...... اس آدمی نے

"یس سر۔ کوئین لینڈ کی ریجنٹ کالونی سے"...... دوسر
سے کہا گیا۔

"اوہ۔ وہاں کون ہے جسے میرا نمبر معلوم ہے۔ بہر

...... اس آدمی نے کہا۔

ہلو۔ مارگرین بول رہی ہوں۔ ایجنٹ ٹاسٹ ایجنسی"۔ رابطہ
تے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار اچھل
مارگرین کے بارے میں نہ صرف بہت کچھ جانتا تھا بلکہ وہ اس
بار مل بھی چکا تھا۔

و تم۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں۔ کیسے کال کی ہے اور
ینڈ میں تمہاری موجودگی کی کیا وجہ ہے"...... کرنل ریان

نل ریان۔ پاکیشیا سے حاصل کردہ ایک فارمولا سپیشل
کے ذریعے تمہاری لیبارٹری بھجوایا گیا تھا"...... مارگرین نے

بایا گیا ہو گا۔ میرا فارمولوں سے کیا تعلق۔ اس کے بارے
ر مارٹن کو علم ہو گا"...... کرنل ریان نے منہ بناتے ہوئے

تم میری بات ڈاکٹر مارٹن سے کرا سکتے ہو"...... مارگرین

نہیں۔ سوری۔ آؤٹ کال کسی صورت بھی ڈاکٹر مارٹن اٹنڈ
اب تم بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے"...... کرنل ریان نے کہا۔
فارمولا میں نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا اور اب پاکیشیا
مروس اس کو واپس حاصل کرنے کے لئے گریٹ لینڈ کے

دارالحکومت پہنچ چکی ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ لیبا
آرکن کے علاقے کوئین لینڈ میں ہے اور یہ لوگ لازماً بھاں
جائیں گے اس لئے میں چاہتی تھی کہ اس فارمولے کے بارے
معلومات حاصل کر سکوں کہ اس پر کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر
ہو رہا تو اسے لیبارٹری میں رکھنے کی بجائے ڈیفنس سیکرٹ ٹ
سٹور میں بھجوا دیا جائے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً لیبار
حملہ کر دے گی"...... دوسری طرف سے مارگرین نے کہا۔
"اوہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مجھے بھی بھ
معلوم ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کر
ڈاکٹر مارٹن سے بات کرتا ہوں"...... کرنل ریان نے کہا
کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
کریڈل کو مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز
دی۔
"ڈاکٹر مارٹن سے میری بات کراؤ"...... کرنل ریان نے ا
رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا
"یس"...... کرنل ریان نے کہا۔
"ڈاکٹر مارٹن سے بات کریں باس"...... دوسری طرف ا
کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"ہیلو ڈاکٹر مارٹن۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں"......

نے کہا۔
یس کرنل ریان۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے
بھاری سی اور بلغم زدہ آواز سنائی دی۔
جناب۔ کوئی نیا فارمولا لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے"۔ کرنل
نے کہا۔
ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
جناب۔ یہ فارمولا پاکیشیا سے چرایا گیا تھا اور اس فارمولے کے
ں کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے"۔
ریان نے کہا۔
تو پھر"...... ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں حیرت تھی۔
جناب۔ اگر اس پر کام نہیں ہو رہا تو اسے ڈیفنس سیکرٹ
مر سٹور میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح لیبارٹری نقصان
سکتی ہے"...... کرنل ریان نے کہا۔
کام تو اس پر کیا ہونا ہے ابھی تو اسے چیک کیا جا رہا ہے۔ لیکن
لوگ لیبارٹری کی حفاظت نہیں کر سکتے"...... ڈاکٹر مارٹن نے
تلخ لہجے میں کہا۔
بالکل کر سکتے ہیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک
فعال ہے۔ جب تک وہ مارے جائیں گے تب تک لیبارٹری
جان پہنچ چکا ہو گا اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ اگر اس طرح
ی نقصان سے بچ جائے تو بہتر ہے"...... کرنل ریان نے

جواب دیا۔

"سوری۔ چونکہ اس کی چیکنگ ہو رہی ہے اس لئے ابھی
ہفتوں تک فارمولا فارغ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد سوچیں گے
ڈاکٹر مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کر
ریان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی
بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی اور سیکرٹری نے اسے مارگرین کی ا
کا بتا دیا۔

"ہیلو مارگرین۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں"...... کر
ریان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر مارٹن سے ہو
والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"ڈاکٹر مارٹن کا براہ راست نمبر کیا ہے میں ڈیفنس سیکرٹری ا
بات کرتی ہوں۔ وہ براہ راست ڈاکٹر مارٹن سے بات کر لیں گے
مارگرین نے کہا تو کرنل ریان نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم ہوشیار رہنا۔ میں یہاں لو
لینڈ میں اپنے ساتھیوں سمیت اس لئے آئی ہوں کہ اگر یہ لوگ یہ
پہنچ جائیں تو میں باہر ہی ان کا خاتمہ کر دوں"...... مارگرین نے ک

"ٹھیک ہے۔ بہرحال بے فکر رہو۔ اول تو وہ لیبارٹری کو ٹا
ہی نہ کر سکیں گے اور اگر کر بھی لیں گے تو لیبارٹری میں ا
صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور اگر داخل ہو گئے تو کرنل ر
یہاں موجود ہے"...... کرنل ریان نے کہا۔

ان۔ مجھے معلوم ہے۔ ویسے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کو تین
اؤ۔ میں یہاں بڑی بور ہو رہی ہوں"...... مارگرین کا لہجہ یکلخت
ہو گیا تھا۔

نہ نہیں۔ سوری۔ مجھے مہینے میں صرف ایک روز کے لئے
ہوتی ہے اور ایک روز ابھی ایک ہفتہ پہلے گزر چکا ہے"۔
ریان نے جواب دیا۔

وکے۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ریان نے رسیور
۔

عمران لازماً یہاں پہنچ جائے گا۔ میں جانتا ہوں اسے۔ بہرحال
ہے اگر وہ یہاں پہنچا تو پھر مارا بھی میرے ہی ہاتھوں جائے
کرنل ریان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
دوبارہ ٹی وی کی طرف ہو گئی اور پھر وہ ٹی وی دیکھنے میں محو
ویسے بھی کوئی فوری خطرہ درپیش نہ تھا اس لئے وہ ہر لحاظ
مطمئن تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مارگرین کی رہائش گاہ پر ہی موا
تھا۔ مارگرین اور ریئوکا کو جولیا نے گولیوں سے اڑا دیا تھا اور ہ
کی لاشیں گٹر میں ڈال دی گئی تھیں۔ عمران کے ساتھی بھی مارگر
کے گروپ کا خاتمہ کر کے واپس یہاں پہنچ چکے تھے جبکہ ریئوکا
ساتھیوں کو وہ پہلے ہی ختم کر چکے تھے۔ اس لئے ایک لحاظ سے
کو نین لینڈ میں ان کا کوئی مخالف باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے وہ
ایک بڑے کمرے میں تھے اور عمران نے ان کے سامنے کرنل
کو فون کر کے مارگرین کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی۔ چونکہ لا
کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو
ساتھی سن رہے تھے۔

"کیا تمہیں ڈیفنس سیکرٹری کے لہجہ اور آواز کے بارے میں ا
ہے"...... جولیا نے کہا۔

ہیں۔ اس سے بات کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا اور اس
ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے
نے انکوائری سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کر کے
مت کی انکوائری کو کال کیا اور اس سے ڈیفنس سیکرٹری کا نمبر
اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
ہں۔ پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
وانی آواز سنائی دی۔
پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب ڈیفنس
صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
ا اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
یلو۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب لائن پر ہیں۔ بات کرائیں"۔
بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔
ڈ برٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد عمران کے منہ سے
ر باوقار سی آواز سنائی دی۔
ں لارڈ۔ میں مرفی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
ازی سی آواز سنائی دی۔
اطلاع ملی ہے کہ آپ کے تحت ٹاسٹ ایجنسی پاکیشیا کے
لی مشن مکمل کرنے والی ہے"...... عمران نے کہا۔
نہیں لارڈ برٹن۔ بس ایک مشن تھا فارمولا حاصل کرنے
ں ایجنسی نے کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔ آپ کو بھی اس کا

علم ہے اس کے علاوہ اور کوئی مشن نہیں ہے"...... دوسری
سے کہا گیا۔

"کیا اس فارمولے کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس تو
نہیں پہنچ گئی"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو اطلاع نہیں ہے۔ ویسے اگر پہنچ بھی گئی تو خود ہی
مار کر واپس چلی جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ انتہائی تیز لوگ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہیں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... ڈیفنس سیکر
نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے کرنل ریان کا بتا
نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"لیں۔ ڈاکٹر مارٹن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے
ایک بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

"پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ ڈیفنس سیکر
صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے بدلی
آواز میں کہا۔

"کراؤ بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مرفی بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار ڈیفنس
سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

یس سر۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا

آپ نے کرنل ریان کی بات ماننے کی بجائے اسے فارمولے کے
میں انکار کر دیا ہے حالانکہ کرنل ریان درست کہہ رہا ہے۔
سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سروس ہے۔ وہ
ی لیبارٹری کو ہی تباہ کر سکتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ
کو نقصان سے بچایا جا سکے اور یہ بھی سن لیں کہ آپ ہی
پہلے ان کا نشانہ ہوں گے اس لئے آپ فارمولا کرنل ریان
کر بھجوا دیں"...... عمران نے اس بار سخت اور تحکمانہ لہجے

کے سر۔ اگر آپ کا حکم ہے تو پھر مجبوری ہے"...... دوسری
کہا گیا۔

ملک کے مفاد میں ہے ڈاکٹر مارٹن"...... عمران نے کہا۔
ا سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ڈاکٹر مارٹن نے کہا تو عمران نے
بایا اور تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل ریان کی آواز سنائی دی۔
نس سیکرٹری مرفی بول رہا ہوں۔ کرنل ریان سیکورٹی آفیسر
کرائیں"...... عمران نے کہا۔
سر۔ لیں سر۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں سر۔ دوسری
کرنل ریان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اس

کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری براہ راست اس
بات کرے گا۔

"ٹاسٹ ایجنسی کی مارگرین نے مجھے کال کر کے سب تفصیل
دی ہے۔ میں نے ڈاکٹر مارٹن سے بات کی ہے اور انہیں حکم دیا
کہ لیبارٹری کو کسی بھی نقصان سے بچانے کے لئے یہی بہتر ہے
فارمولا ڈیفنس سپر سٹور میں منتقل کر دیا جائے۔ تم ایسا کرو کہ
یہ فارمولا لے کر مارگرین کے پاس پہنچ جاؤ اور فارمولا اس کے حوالے
کر دو تاکہ وہ اسے سپر سٹور تک پہنچا دے۔ میں نے مارگرین کو
دے دیا ہے وہ تم سے خود ہی رابطہ کرے گی"...... عمران
ڈیفنس سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے
تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو۔ یہ کام تو ہو گیا۔ فارمولا خود بخود ہمارے پاس پہنچ جائے
گا"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ واقعی سپر مائنڈ ہیں عمران صاحب اور آپ ہمیں تو
تکلفاً ساتھ لے لیتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ آپ اپنی ذات
سیکرٹ سروس ہیں"...... صالحہ نے بڑے عقیدت بھرے لہجے
کہا۔

"ارے ارے۔ میں تم لوگوں کو صرف رعب اور دبدبہ
لئے ساتھ رکھتا ہوں۔ اب دیکھو تنویر کا چہرہ۔ دیکھتے ہی بچے تو

بڑے بڑے بھی خوف سے کانپنے لگ جاتے ہیں۔ صفدر کو دیکھ
بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی بن جاتے ہیں۔ کیپٹن شکیل کو
لوگ دنیا داری کے جھمیلوں سے نجات حاصل کر کے
میں پناہ لینے کے بارے میں فیصلہ کر لیتے ہیں اور جولیا کو
انہیں محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس دنیا میں بھی حور موجود
ہے اور تمہیں دیکھ کر لوگوں کو فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ
حد جانے والی ہنر والی کیسی ہوتی تھی ...... عمران کی
ان ہو گئی۔

آپ نے میرے بارے میں خصوصاً شیر کا لفظ کیوں استعمال
...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور کا مطلب ہے بہت بہادر۔ بے حد دلیر اور شیر ایسی ہی
بات کا حامل ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے
سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا بیٹھی مسکرا رہی تھی۔
کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
میں بول رہی ہوں۔ کرنل ریان صاحب سے بات کراؤ۔
مارگرین کے لہجے میں کہا۔
اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
کرنل ریان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل

ریان کی آواز سنائی دی۔
"مارگرین بول رہی ہوں کرنل۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب
بات ہو گئی ہو گی تم سے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوئی ہے"...... کرنل ریان
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر اب کیا پروگرام ہے"...... مارگرین نے کہا۔
"ڈاکٹر مارٹن سے بات ہوئی ہے۔ ایک گھنٹے بعد فارمولا
جائے گا اور میں اسے لے کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔
ایڈریس بتا دو"...... کرنل ریان نے کہا تو عمران نے اس کو
ایڈریس بتا دیا جس میں وہ موجود تھے۔
"اوکے۔ میں پہنچ جاؤں گا"...... کرنل ریان نے کہا۔
"کتنی چھٹی لے کر آؤ گے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ نہیں۔ یہ سپیشل ڈیوٹی ہے۔ مجھے فوراً ہی واپس آنا
کرنل ریان نے جواب دیا۔
"اوکے۔ تمہاری مرضی"...... عمران نے کہا اور اس کے
ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"لو بھئی فارمولا خود چل کر یہاں پہنچ رہا ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات
آ گئے تھے۔

ریان شراب کا جام سامنے رکھے چسکیاں لینے میں مصروف
تھی۔ اس کا بریف کیس پڑا ہوا تھا جس میں فارمولے کی
وہ تھی۔ اس نے لیبارٹری کا سپیشل وے کھولنے کے
دیئے تھے اور اب وہ اس انتظار میں تھا کہ اسے سپیشل
جانے کی اطلاع ملے تو وہ کوئین لینڈ جانے کے لئے چل
میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سمجھ
وے کھلنے اور باہر جیپ پہنچ جانے کی اطلاع دینے کے
ہو گی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"کرنل ریان نے کہا۔
دار الحکومت سے آپ کے دوست رچمنڈ کی کال ہے"۔
پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل ریان
پڑا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... کرنل ریان نے کہا۔

"ہیلو۔ رچمنڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آوا
سنائی دی۔

"کرنل ریان بول رہا ہوں۔ کیسے اچانک کال کر لی
خیریت"...... کرنل ریان نے کہا۔

"تمہاری خیریت معلوم کرنے کے لئے کال کی ہے کیونکہ
اطلاع مجھے ملی تھی اس کے بعد تمہاری خیریت کی طرف سے مجھے
لاحق ہو گئی تھی"...... دوسری طرف سے رچمنڈ نے بڑے بے تا
لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا ہے مجھے۔ کیا ہونا تھا"......
ریان نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی ہلکی
جھلکیاں تھیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رچمنڈ گریٹ لینڈ کی
سروس کا سب سے فعال ایجنٹ ہے اور اس کی ذہانت اور کا
کی مثالیں دی جاتی ہیں اس لئے اس کی طرف سے ہونے والی
بات محض مذاق نہیں ہو سکتی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس یا دو
لفظوں میں علی عمران تمہاری لیبارٹری تک نہیں پہنچا"......
نے کہا تو کرنل ریان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
گیا تھا کہ رچمنڈ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اط
ہو گی اس لئے اس نے فون کیا ہے۔

"وہ تو نہیں پہنچا البتہ یہ اطلاع مل چکی ہے کہ وہ دارالحکومت پہنچ
ہے اور میں نے اسے لیبارٹری سے دور رکھنے کا بندوبست بھی
کر لیا ہے"...... کرنل ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ وہ کوئین لینڈ پہنچ چکا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ
ی لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہی موجود ہے"...... رچمنڈ نے
مجرے لہجے میں کہا۔

"کوئین لینڈ۔ اوہ نہیں۔ یہاں تو ناسٹ ایجنسی کی مارگرین ہے
اطلاع بھی اسی نے دی ہے"...... کرنل ریان نے کہا۔

ن۔ وہ بھی وہاں موجود ہے لیکن اس نے کیا اطلاع دی ہے کہ
اور اس کے ساتھی کوئین لینڈ نہیں پہنچے جبکہ انہوں نے آرکن
ڈن کو ہلاک کر دیا اور اب تو یہی اطلاع ہے کہ وہ کوئین لینڈ
ہے"...... رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پہنچ بھی چکے ہوں گے تو خود ہی واپس چلے جائیں گے کیونکہ
مولے کے لئے وہ یہاں آ رہے ہیں وہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری
کے حکم پر یہاں سے نکال کر ڈیفنس سپر سٹور میں پہنچایا جا رہا
یہ فارمولا مارگرین کو دینے جا رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔
لمحے مزید دیر سے کال کرتے تو میں نکل چکا تھا"۔ کرنل
کہا۔

ن سیکرٹری صاحب نے کب اس کا حکم دیا تھا"...... رچمنڈ

"کب کا کیا مطلب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے مجھے کال
ہے۔ پہلے مارگرین نے مجھے کال کیا اور یہ تجویز پیش کی تو میں
لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مارٹن سے بات کی لیکن ڈاکٹر مارٹن نے ا
کر دیا جس پر مارگرین نے کہا کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو
ہے اور تم جانتے ہو کہ مارگرین کے لئے ایسے لوگوں کو قابو میں
کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ڈیفنس سیکرٹری
بات کی۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ڈاکٹر مارٹن سے بات کی اور اسے
دیا کہ فارمولا سپر سٹور میں بھجوا دیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے
راست مجھ سے بات کی اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ فارمولا مارگرین
پہنچا دوں"...... کرنل ریان نے کہا۔

"تم پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے کنفرم کر لو کیونکہ تم
جانتے ہو کہ عمران نہ صرف آواز اور لہجے کی بخوبی نقل کر لیتا ہے
ایسے چکر چلانا اس کی فطرت ثانیہ بن چکا ہے اس لئے ایسا نہ
جہاں تم فارمولا لے کر پہنچو وہاں مارگرین کی بجائے عمران
ہو"...... رچمنڈ نے کہا تو کرنل ریان بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لیکن میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو
اچھی طرح پہچانتا ہوں اور انہوں نے مجھ سے بات کی ہے"
ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو چیک کر لینے میں کیا حرج ہے۔ میں تمہیں ان کا فون
دیتا ہوں"...... رچمنڈ نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ تم چیک کرو اور پھر مجھے بتاؤ۔ میری نسبت تم زیادہ
لی سے چیک کر سکتے ہو"...... کرنل ریان نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کر کے ابھی تھوڑی دیر بعد
کال کرتا ہوں"...... رچمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"...... کرنل
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پھر
بتایا گیا کہ لیبارٹری کا سپیشل وے کھول دیا گیا ہے اور جیپ
باہر تیار ہے۔

"ابھی اسے بند کر دو۔ مجھے ایک ضروری کال کا انتظار ہے"۔
ریان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد رچمنڈ
وہ دوبارہ آ گئی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل ریان نے بڑے بے چین
میں کہا۔

نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب
نے کوئی کال نہیں کی اور نہ ہی ڈاکٹر مارٹن کو۔ البتہ پاکیشیا
امور کے بارے میں ان کی بات سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن
ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری کی آواز
کالیں عمران نے خود کی ہیں"...... رچمنڈ نے کہا۔

کیسے۔ تم نے کیسے معلوم کیا ہے کہ انہوں نے کوئی کال
"...... کرنل ریان نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی تمام کالیں باقاعدہ ٹیپ ہوتی ہیں اور ان کا ریکارڈر رکھا جاتا ہے"...... رچمنڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب فراڈ ہے۔ اوہ۔ مجھے اب کیا کرنا چاہئے"...... کرنل ریان نے انتہائی الجھے ہوئے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً یہ ساری بات چیف سیکرٹری صاحب گوش گزار کرو۔ وہ خود ہی کسی نہ کسی ایجنسی کو ان کے خلاف کرنے کا حکم دے دیں گے"...... رچمنڈ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ میں خود اس عمران کے خلاف کروں گا۔ میں کیوں کوئی سہارا لوں"...... کرنل ریان نے بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے پاس انتہائی سنہری موقع ہے۔ عمران سمجھے گا کہ تم فارمولا لے کر پہنچ رہے ہو جبکہ تم چند آدمیوں سمیت کوٹھی کو گھیر لو۔ اس کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر اور پھر اندر داخل ہو کر ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ لیکن رکھنا عمران کو ویسے ہی عفریت نہیں کہا جاتا۔ اگر تم سے معمولی بھی غفلت ہو گئی تو مارے جاؤ گے"...... رچمنڈ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تم نے مجھے ہوشیار کر دیا ہے۔ اب دیکھوں گا کہ یہ عمران میرے مقابل کس طرح کامیاب ہو ہے۔ اب میں اسے ایسی موت ماروں گا کہ اس کی روح صدیوں

بلبلاتی رہے گی"...... کرنل ریان نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسے دعوے پہلے بھی بے شمار لوگوں نے کئے ہیں کرنل۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بہترین ایجنٹ رہے ہو۔ ذہین بھی ہو اور تم میں واقعی صلاحیتیں بھی ہیں لیکن عمران تو عفریت ہے عفریت۔ اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا"...... رچمنڈ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو رچمنڈ۔ تم سے جب دوستی ہوئی اس وقت میں فیلڈ سے ہٹ چکا تھا۔ اس لئے تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ کرنل ریان کیا کر سکتا ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے بروقت ہوشیار کر دیا۔ اب میں اس عمران سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... کرنل ریان نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو"...... کرنل ریان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فائل ڈاکٹر مارٹن کو واپس دینے کی بجائے اپنے پاس ہی محفوظ رکھے گا اور سیکورٹی کے چار افراد سمیت وہاں جائے گا اور وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے گا پھر اندر جا کر ان کا خاتمہ کرے گا۔ چنانچہ اس نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ اس سلسلے میں انتظامات کر سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ میں موجود تھا۔ انہیں کرنل ریان کا انتظار تھا۔

"یہ ضروری نہیں ہے کہ کرنل ریان اکیلا آئے۔ اس کے ساتھ اور لوگ بھی تو آ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ فارمولا ہمیں چاہئے وہ مل جائے گا۔ باقی رہے دیگر افراد، تو افراد کا کام ہی آنا جانا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کرنل ریان بہرحال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اس لئے ضروری نہیں کہ وہ ناک کی سیدھ میں یہاں دوڑا چلا آئے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری کی کال کے بعد اس کے ذہن میں کوئی شک پڑ ہی نہیں سکتا اور پھر وہ یہاں مارگرین کے پاس آ رہا ہے

ان جیسے حقیر فقیر کے پاس تو نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں باہر کسی کو نگرانی کے لئے بھیج دینا چاہئے"...... اچانک جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں خود ہی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے باہر سے چٹک کی تیز آوازیں ابھریں اور وہ سب چونکے ہی تھے کہ یکلخت عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کی بینائی اچانک غائب ہو گئی ہے۔ ابھی اس کا ذہن اس سلسلے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے احساسات بھی یکلخت غائب ہو گئے۔ پھر جس طرح تاریکی میں چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ جیسے ہی عمران کی آنکھیں کھلیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں دیوار کے ساتھ نصب کنڈوں میں جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ اسی طرح کنڈوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ البتہ ان سب کے جسم ڈھیلے پڑے ہوئے تھے اور گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران سمجھ گیا

کہ انہیں وہاں گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں اٹھا کر یہاں لایا گیا کیونکہ یہ کمرہ اس کوٹھی میں موجود نہیں تھا۔

"لیکن یہ کس نے کیا ہے اور کیوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے کنڈوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا جس میں اس کے بازوں جکڑے ہوئے تھے۔ کنڈوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ انہیں تازہ تازہ نصب کیا گیا ہے۔ اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو آگے کی طرف جھٹکے دیئے لیکن کنڈے تازہ ہونے کے باوجود کافی مضبوطی سے نصب تھے۔ ابھی عمران اس پر غور کر ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تم خود بخود ہوش میں آ گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"..... آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے خود بخود ہوش میں آنے کی عادت ہے۔ تم بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اور بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر کرنل ریان کی قید میں"...... اس نوجوان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہم لیبارٹری میں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ تم سٹار کلب کے نیچے تہہ خانے میں ہو۔ سٹار کلب کا

مالک کرنل ریان کا بہترین دوست ہے"...... اس نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا دہانہ عمران کے ساتھ ہی موجود صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پہلے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر کی ناک سے لگا دی۔ سب سے آخر میں جولیا اور صالحہ بندھی ہوئی تھیں۔ اس نوجوان نے ان دونوں کی ناک سے بھی بوتل لگائی اور پھر اس کا ڈھکن لگا کر اور اسے جیب میں ڈالا اور پھر واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سب ہوش میں آتے چلے گئے۔ ظاہر ہے ہوش میں آتے ہی سب کے ذہنوں میں وہی سوال ابھرے جو عمران کے ذہن میں ابھرا تھا اس لئے ان کے ہوش میں آتے ہی عمران نے انہیں بتایا کہ وہ سٹار کلب کے نیچے تہہ خانے میں ہیں اور کرنل ریان نے یہ سب کچھ کیا ہے۔

"لیکن کرنل ریان کو کیسے شک ہوا ہم پر"...... صفدر نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ بہرحال ہوا ہے لیکن ہمیں اب ان کنڈوں سے نجات حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کنڈے ابھی نصب کئے گئے ہیں اس لئے یہ آسانی سے نکل سکتے ہیں اور صرف ہاتھ ہی ان کنڈوں میں جکڑے ہوئے ہیں جبکہ پیر نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ زور لگاؤ اور کوشش کرو"...... عمران نے کہا لیکن ابھی

اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے تڑ
بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ورزشی جسم
آدمی تھا جس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ زیر زمین دنیا کا فرد ہے جبکہ ان کے
پیچھے ایک لحیم شحیم آدمی تھا جو سر سے گنجا تھا۔ اس نے تیز سرخ رنگ
کی شرٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی او
وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے ہی کوئی جلاد صفت آدمی دکھائی
دیتا تھا۔

"میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام کرنل ریان ہے"...... سب
سے آگے آنے والے نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"کون کرنل ریان اور یہ سب کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے علی عمران۔ گو تمہارے
چہرے پر مقامی میک اپ ہے لیکن تمہارا قد و قامت بتا رہا ہے کہ تم
ہی عمران ہو۔ تم نے اپنی طرف سے مارگرین کی آواز اور لہجے میں او
پھر ڈیفنس سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں مجھے احمق بنانے کی پوری
پوری کوشش کی لیکن میرا نام کرنل ریان ہے اور تم نے دیکھا کہ
میں نے کس طرح تمہاری ساری سکیم ناکام بنا دی ہے۔ اب تم
سب میرے رحم و کرم پر ہو۔ ابھی چند لمحوں میں تمہاری روحیں عالم
بالا کو پرواز کر جائیں گی"...... کرنل ریان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں
کہا۔

"اگر یہی بات تھی تو تم ہمیں وہیں ہلاک کر سکتے تھے"۔ عمران

مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ مارگرین کے ساتھ تم
نے کیا ہے۔ وہ کہاں ہے۔ زندہ ہے یا مر گئی ہے"...... کرنل
ریان نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ رینوکا کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر ہم
سے چلی گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے خود ہی تلاش کر لوں گا۔ اگر وہ زندہ ہے تو۔ تم
چھٹی کرو"...... کرنل ریان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا جبکہ گنجے آدمی
نے مشین گن سیدھی کر لی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال
بری طرح پھنس گئے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ تو کنڈوں میں جکڑے
ہوئے تھے اور انہیں ہاتھ آزاد کرانے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔ کرنل
ریان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر ان کا خاتمہ کر

"ایک منٹ رک جاؤ۔ ہم بے بس ہیں کہیں بھاگے تو نہیں جا
رہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سچوئیشن تبدیل کرنے کے ماہر
ہو۔ اس لئے میں تمہیں کوئی مہلت نہیں دے سکتا"...... کرنل
ریان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران
کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک صالحہ بے اختیار چیخ پڑی اور اس کے

اچانک چیخنے سے کرنل ریان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ س
عمران اور اس کے ساتھیوں کا رخ اس کی طرف ہو گیا اور پھر عمرا
یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ صالحہ یکلخت کسی توپ سے نکلے ہو
گولے کی طرح اڑتی ہوئی سیدھی کرنل ریان سے آٹکرائی اور اس
ساتھ ہی قلابازی کھا کر وہ سیدھی ہوئی اور مشین پسٹل کی تڑتڑاہ
کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیکن اسی لمحے کر
ریان کی لات حرکت میں آئی اور صالحہ کے ہاتھ سے مشین پسٹل
ہوا دور جا گرا۔ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے اس طرف کو دوڑی
کرنل ریان جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوا تھا یکلخت اپنی
سے اچھلا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس گنجے کے ہاتھ
نکل کر نیچے گری ہوئی مشین گن پر قبضہ کیا ہی تھا کہ یکلخت تڑتڑاہ
کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گ

"اب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ کرنل ریان ورنہ"۔ صالح
غراتے ہوئے کہا تو کرنل ریان نے بے اختیار دونوں ہاتھ سر پر رکھ

"تم۔ تم نے کنڈوں سے آزادی کیسے حاصل کر لی"......
ریان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دیوار کی طرف منہ کر کے اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھ
ہو جاؤ۔ جلدی کرو ورنہ میں گولی مار دوں گی"...... صالحہ نے تح
میں کہا تو کرنل ریان ہونٹ بھینچے تیزی سے مڑا اور پھر دیوار
ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

احتیاط سے صالحہ"۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا
مشین پسٹل کو اب نال سے پکڑے تیزی سے کرنل ریان کی
بڑھی تھی۔ عمران اور دوسرے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ وہ
پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار کر اسے بے ہوش کرنا چاہتی ہے
عمران نے اسے احتیاط کے لئے کہا تھا۔ صالحہ تیزی سے قریب
پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما ہی تھا کہ اچانک
ن تیزی سے نیچے بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ چیختی
ی کر دس قدم پیچھے ایک دھماکے سے فرش پر جا گری۔
ل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور ایک کونے میں جا گرا تھا۔
ن نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں نہ صرف صالحہ کا وار
یا تھا بلکہ اس نے کسی سپرنگ کی طرح اچھل کر اسے اس
لکر ماری تھی کہ صالحہ اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے
پر جا گری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ اٹھنے میں
تی کرنل ریان نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ صالحہ تیزی سے
ہ گئی اور کرنل ریان کا وار ناکام ہو گیا اور وہ فرش پر جا گرا
کے ساتھ ہی وہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں قلابازی کھا کر
ہو چکا تھا جبکہ صالحہ بھی اس دوران اچھل کر کھڑی ہو
میاب ہو چکی تھی اور اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔
تم نے"...... کرنل ریان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا
ب فقرہ ادھورا چھوڑ کر اس نے انتہائی برق رفتاری سے

صالحہ پر حملہ کر دیا اور صالحہ شاید اس انتظار میں تھی کہ کرنل
فقرہ مکمل کرے گا اس لئے وہ بروقت اپنا دفاع نہ کر سکی اور
ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر اس
نیچے گری جیسے خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری گرتی ہے اور
ریان بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کونے کی طرف دوڑ پڑا
مشین پسٹل موجود تھا جبکہ صالحہ نے سر کو جھٹکا اور پھر وہ تیزا
اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے کرنل ریان مشین پسٹل اٹھا کر
سے مڑا ہی تھا کہ صالحہ ایک بار پھر توپ سے نکلنے والے گو
طرح اڑتی ہوئی اس سے ٹکرائی اور کرنل ریان اچھل کر پیچھے
تھا کہ صالحہ نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کے د
جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے کرنل ریان کے سینے پر پڑے
کرنل ریان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس
صالحہ ایک بار پھر اچھلی لیکن دوسرے لمحے چیختی ہوئی اچھل کر
دھماکے سے پشت کے بل زمین پر جا گری۔ کرنل ریان نے
بازو گھما کر اس کی پنڈلیوں پر اس قوت سے مارا تھا کہ ہوا میں
صالحہ اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گری تھی۔ نیچے گرتے ہی
نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن شاید اس کے جسم نے
حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے واپس گر
ساکت ہو گئی جبکہ کرنل ریان چیختا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا
کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن کی طرف

وہ بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا
وہ چیختا ہوا منہ کے بل آگے گرا اور اس کا سر دیوار سے جا
صالحہ نے اچانک اپنی لات گھما کر مشین گن اٹھانے کے لئے
لئے کرنل ریان کی ٹانگوں پر ماری تھی اور یہ اس ضرب کا ہی
لہ وہ اچھل کر سر کے بل آگے کی طرف گرا تھا اور چونکہ دیوار
وہ بالکل قریب تھی اس لئے اس کا سر ایک دھماکے سے دیوار
یا اور وہ ٹکرا کر پلٹ کر گرا۔ اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی
لیکن وہ پوری طرح اٹھ نہ سکا تو اس نے تیزی سے اپنے جسم
جب وہ اوندھے منہ ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم
اٹھنے کے لئے سمٹا اور پھر ایک جھٹکے سے وہ اٹھ کر کھڑا ہو
دوسرے لمحے لڑکھڑا کر وہ نیچے گر گیا۔ اس نے دوبارہ اٹھنے کی
کی لیکن اس دوران صالحہ یکلخت اس طرح اچھلی کر کھڑی ہو
اس کے جسم میں موجود سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔
اٹھتے ہی اس نے مشین گن جھپٹی اور کرنل ریان جیسے ہی
صالحہ کے بازو تیزی سے گھومے اور مشین گن کا بھاری
ریان کے سر پر پوری قوت سے پڑا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر
تھا کہ صالحہ نے دوسری ضرب لگائی اور کرنل ریان کا جسم
سیدھا ہوا اور پھر وہ ساکت ہو گیا جبکہ صالحہ اب مشین
زمین پر ٹکائے اور اس کی نال پکڑے اس طرح زور زور
لے رہی تھی جیسے اسے سانس لینا دوبھر ہو رہا ہو۔ یہ سارا

تکمیل صرف چند منٹوں میں مکمل ہو چکا تھا۔ عمران اور اس
حیرت سے بت بنے یہ سب کچھ دیکھتے رہے تھے۔ عمران
کسی ساتھی نے جان بوجھ کر نہ کوئی لفظ منہ سے نکالا تھا
کوئی آواز کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جس انداز میں یہ جان
ہو رہی تھی اگر صالحہ کی توجہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے
ہٹ گئی تو کرنل ریان کے ہاتھوں اس کی موت یقینی ہو جاتی
کرنل ریان واقعی ماہر لڑاکا تھا اور آخری لمحے تک جدوجہد
قائل تھا اور اس نے ایسی جدوجہد کی بھی تھی۔ لیکن صالحہ
اس کے مقابل ایک لمحے کے لئے بھی کمزوری نہ دکھائی تھی۔

"گڈ شو صالحہ۔ آج تم نے ہم سب کی زندگیاں بچا لی
شو"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ
یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

"شکریہ۔ بے حد شکریہ۔ ویسے یہ میری زندگی کی
خوفناک لڑائی تھی اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس
ہمت بھی دی، توفیق بھی اور کامیابی بھی"...... صالحہ نے
لیتے ہوئے کہا اور باری باری سب نے ہی اس کی تعریف کی
چہرہ جگمگا سا اٹھا تھا۔

"ہمارے کنڈے کھولو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے
نے کہا تو صالحہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھ گئی۔ اس
ہاتھ اٹھا کر کنڈوں پر موجود بٹنوں کو پریس کرنے کی کوشش

انہیں سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ عام انداز میں نہیں کھلیں
گے۔ اس کا طریقہ تمہیں بتاتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
پھر اس کی ہدایت پر جب صالحہ نے عمل کیا تو کھٹاک کی آواز
ہاتھ کنڈہ درمیان سے کھل گیا اور عمران کا ہاتھ آزاد ہو گیا۔
تم دوسرے ساتھیوں کو کھولو۔ دوسرا ہاتھ میں خود آزاد کر لوں
عمران نے کہا تو صالحہ صفدر کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران
نا دوسرا ہاتھ آزاد کرا لیا۔
تم جولیا کو کھولو"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو صالحہ
لیا کے دونوں ہاتھ آزاد کرا دیئے جبکہ عمران نے اپنے باقی
ن کو کنڈوں سے آزاد کرا دیا۔
لیا ضرورت تھی کرنل ریان سے لڑنے کی۔ گولی مار کر ہلاک
یا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا
مالحہ نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے تنویر۔ فارمولا لیبارٹری
ویا اس کرنل ریان کے پاس ہو گا اور کرنل ریان کی ہلاکت
تھ ہی یہ سارا باب یکسر ختم ہو جاتا۔ اس لئے اس نے کرنل
و صرف زندہ رکھنے کے لئے اس قدر خوفناک اور جان لیوا لڑائی
"...... عمران نے کہا تو تنویر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی

ختم شد

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا دلچسپ ناول
حصہ
کیٹ ریٹ گیم
مصنف مظہر کلیم ایم اے
کیٹ ریٹ گیم انتہائی دلچسپ اور انوکھا کھیل اپنے عروج پر پہنچ کر مزید
اور منفرد ہوتا چلا گیا۔
کیٹ ریٹ گیم بلی اور چوہے کا کھیل جب اپنے عروج پر پہنچ گیا تو
کیا ہوا ——؟
وہ پراسرار فارمولا جس کے لئے یہ دلچسپ اور پراسرار
کھیل کھیلا جا رہا تھا وہ درحقیقت کیا تھا؟
اس کھیل میں آخری کامیابی کس کے حصے میں آئی
انتہائی دلچسپ' منفرد اور انوکھی کہانی
شائع ہو چکی ہے
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
کیٹ ریٹ گیم
پاک سوسائٹی
ڈاٹ کام
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین - سلام مسنون - کیٹ ریٹ گیم کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے - اس ناول میں یہ دلچسپ اور سسپنس سے بھرپور کھیل انتہائی تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے - مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا - لیکن اس کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں تاکہ دلچسپی کا تسلسل قائم رہے -

امریکہ سے محمد نعمان جھنڈیر لکھتے ہیں - " میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں - میں نے آپ کے ناول چوتھی جماعت سے پڑھنے شروع کئے تھے اور اب میں امریکہ میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں - لیکن اب بھی آپ کا ہر ناول میرے زیر مطالعہ رہتا ہے - یوں تو آپ کے تمام ناول ہی مجھے پسند ہیں لیکن خصوصاً روحانیت جیسے نازک موضوع پر جاسوسی ادب میں لکھنا واقعی حیرت کی بات ہے - آپ نے جس طرح اس نازک ترین موضوع کو آج کے جدید دور میں پیش کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے اور موجودہ جدید دور کے نوجوانوں کو پہلی بار اس کا ادراک ہوا ہے کہ اسلام کی روحانیت اور اس کے اثرات واقعی زمان و مکان کی پابندیوں سے بالاتر ہیں اور مجھے یقین ہے آپ کے روحانیت پر لکھے گئے ناولوں سے

سینکڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ قارئین کی زندگیوں میں دائمی
مثبت تبدیلیاں آئی ہوں گی۔ اس لحاظ سے آپ واقعی جہاد باللہ
رہے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ
رہیں گے"۔

محترم محمد نعمان جھنڈیر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کر
بے حد شکریہ۔ خیر و شر کے موضوع پر لکھنے کا خیال بھی مجھے اس لئے
تھا کہ موجودہ دور میں مذہب اور دین کو نئی نسل وہ اہمیت نہیں
تھی جو اسے پہلے ادوار میں دی جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ ان
اس کامل موضوع پر جدید انداز کی کتب پڑھنے کو نہ ملتی تھیں۔
لئے میں نے اس نازک ترین موضوع پر قلم اٹھایا اور یہ اللہ تعالیٰ
انتہائی کرم نوازی ہے کہ اس نے اپنی بے پایاں رحمت سے میری
کاوش کو شرف قبولیت بخشا۔ انشاء اللہ آئندہ بھی اس خصوص
موضوع پر ناول لکھے جاتے رہیں گے۔ امید ہے آپ بھی آئندہ خط لکھتے
رہیں گے۔

لاہور کینٹ سے قراۃ العین صاحبہ لکھتی ہیں۔ میں آپ کے ناول
کب سے پڑھ رہی ہوں شاید یہ مجھے خود بھی یاد نہیں۔ اب تک میں
نے آپ کو اس لئے خط نہیں لکھا تھا کہ مجھے آپ کے ناولوں میں ایسا
ایسا پہلو نہ ملا تھا جس کی وضاحت طلب کی جا سکتی تھی۔ آپ کے ناول
"ہائی وکٹری" اور "فائنل فائٹ" بے حد پسند آئے لیکن فائنل فائٹ
کے آخر میں جولیا نے عمران پر غداری کا الزام لگا دیا۔ اسی طرح اکثر

ہوتی ہیں عمران کے ساتھی عمران پر بھروسہ کرنے سے واضح طور پر
انکار کر دیتے ہیں حالانکہ وہ سب طویل عرصے سے عمران کے ساتھ کام
کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا ان کا عمران پر اب تک اعتماد قائم نہیں ہو
سکا یا وہ منافقت کرتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں
گے۔

محترمہ قراۃ العین صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ بات پوچھی ہے لیکن اس کی بنیادی وجہ
بھی اگر غور کریں تو آسانی سے سمجھ سکتی ہیں۔ عمران کے ساتھی
عام حالات میں تو عمران پر اندھا اعتماد کرتے ہیں حتیٰ کہ عمران کی
خاطر وہ اپنی جانیں تک بچانے کے لئے کوئی کوشش نہیں
کرتے کیونکہ انہیں مکمل اعتماد ہوتا ہے کہ عمران اپنے ساتھ ساتھ ان
کی حفاظت کے لئے بھی ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا لیکن
جب عمران کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو بظاہر ملک و قوم کے
مفادات کے خلاف ہوتی ہے اور باوجود غور کرنے کے وہ اس کی کوئی
وجہ نہیں سمجھ سکتے تو پھر وہ بھڑک اٹھتے ہیں۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ
عمران صرف مصلحت پسندی یا ان کی زندگیاں بچانے کے لئے ملک و
قوم کے مفادات کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ آپ نے
اسے منافقت کہا ہے حالانکہ یہ منافقت نہیں بلکہ ٹھوس سچائی ہے کہ
وہ جو کچھ سمجھتے ہیں اس کا برملا اظہار کر دیتے ہیں اور عمران جیسے شخص پر
بھی غداری کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔ امید ہے آپ سب اس پہلو کو

سامنے رکھ کر ناول پڑھیں گے تو آپ کی الجھن خود بخود دور ہو جائے گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

ملتان سے محمد عظیم خان لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں لیکن "چند باتیں" میں قارئین کے خط اور ان کے جواب پڑھ کر مجھے بھی اپنی خاموشی توڑنی پڑی ہے۔ آپ کے ناول ویسے تو مجھے بے حد پسند ہیں لیکن چند شکایات بھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران کے ساتھ جب کرنل فریدی یا میجر پرمود کے کردار شامل ہوتے ہیں تو آپ کبھی کبھی ان کرداروں کو عمران پر ترجیح دے دیتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ عمران ایک ایسا کردار ہے جو ہر لحاظ سے باقی کرداروں سے آگے ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ نے ابھی تک کیپٹن شکیل کے ساتھ کوئی صنف نازک انچ نہیں کی حالانکہ کیپٹن شکیل کسی طرح بھی صفدر یا تنویر سے کم نہیں ہے اور تیسری بات یہ کہ آپ مجھے عمران کی اماں بی کا ایڈریس دیں تاکہ ہم جولیا کے سلسلے میں، عمران کی اماں بی کو آمادہ کر سکیں۔ آخر میں ایک فرمائش بھی ہے کہ وادی مشکبار کے سلسلے کے ناول زیادہ سے زیادہ لکھا کریں"۔

محترم محمد عظیم خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک کرنل فریدی اور میجر پرمود کو عمران پر ترجیح دینے کا سوال ہے تو ایسا تو کسی ناول میں بھی نہیں ہوا۔ عمران بہرحال عمران ہے۔ وہ آخر میں اپنی مرضی کے نتائج حاصل کر لینے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔ ہاں کسی سچوئیشن میں اگر عمران پیچھے رہ جائے تو ایسا ہونا بہرحال نارمل ہے کیونکہ کرنل فریدی اور میجر پرمود کارکردگی، ذہانت اور تجربے کے لحاظ سے کسی طرح بھی عمران سے کم نہیں ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ عمران کی ذہانت میں شاطرانہ پن کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے عمران وہ سب کچھ حاصل کر لیتا ہے جو وہ دراصل چاہتا ہے۔ جہاں تک کیپٹن شکیل کے ساتھ صنف نازک کے انچ ہونے کا تعلق ہے تو ابھی تو کیپٹن شکیل غور و فکر کے مقام پر ہے۔ جب وہ غور و فکر کے مقام سے آگے بڑھے گا تو کسی صنف نازک کی طرف متوجہ ہوگا ورنہ آپ نے پاور ایجنٹ میں کیپٹن شکیل کا رویہ اپنی ساتھی خاتون سے دیکھ بھی لیا ہوگا اور آخری بات یہ کہ آپ نے اماں بی کا ایڈریس طلب کیا ہے تاکہ انہیں جولیا کے سلسلے میں آمادہ کر سکیں تو محترم، ضروری نہیں کہ آپ جو کچھ چاہتے ہیں نتیجہ بھی وہی نکلے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ معاملات بالکل ہی الٹ جائیں اور پھر عمران کی اماں بی عمران کو کان سے پکڑ کر اپنی کوٹھی میں لے جائیں اور نکاح خواں کو حکم دے دیا جائے۔ پھر جولیا کا کیا ہوگا۔ اس بارے میں اچھی طرح سے سوچ لیں پھر مجھے خط لکھیں۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

گوجرانوالہ سے محمد عمیر جستجو لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ کا انداز تحریر واقعی دیگر مصنفین سے یکسر مختلف ہے اور اس میں ایسی کشش ہے کہ بار بار ناول پڑھنے کے باوجود بار بار

اسے مزید بڑھنے کی خواہش رہتی ہے۔ آپ نے خیر و شر کے موضوع پر جس طرح قلم اٹھایا ہے وہ آپ کا ہی خاصہ ہے۔ ویسے خیر و شر پر ان ناولوں نے مجھ جیسے قارئین کو بے حد متاثر کیا ہے۔ ہمیں ان ناولوں سے اسلام کی حقانیت اور عالمگیری کا صحیح معنوں میں ادراک ہوا ہے۔ آپ کی پاکیزہ تحریروں نے نوجوان نسل میں مثبت سوچ اور ہر حالت میں جدوجہد جاری رکھنے کا جو جذبہ پیدا کیا ہے وہ واقعی بے مثال ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس موضوع پر مزید ناول لکھتے رہیں گے۔"

محترم محمد عمیر جستجو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ خیر و شر کے موضوع پر انشاء اللہ آئندہ بھی ناول لکھتا رہوں گا۔ ویسے یہ موضوع جس قدر نازک ہے اس کا اندازہ آپ کو بھی ہو گا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشی ہوئی توفیق ہے جس نے مجھے اس قابل کیا ہے کہ اس نازک موضوع پر لکھے گئے ناول سب قارئین نے بے حد پسند کئے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

[illegible]سالک نے انتہائی جان لیوا لڑائی لڑ کر نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانیں بچا لی تھیں بلکہ کرنل ریان بھی ان کے ہاتھ لگ گیا تھا اور چونکہ کلب کے نیچے یہ ساری کارروائی ہوئی تھی اس لئے عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کرنل ریان کو اس خفیہ راستے سے باہر نکال کر اپنی رہائش گاہ پر لے جائے گا تاکہ وہاں اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے۔ ورنہ یہاں اوپر کلب میں سے کسی بھی لمحے مداخلت ہو سکتی تھی۔

"اسے کھولو۔ ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں اس کے ساتھی اور سالک بھی موجود تھا۔ کرنل ریان کو کنڈوں میں جکڑ دیا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہوا۔ ویسے اس بے ہوش کرنل ریان کو یہاں سے نکال کر لے جانا مشکل کام ہے۔ ہمارے پاس کار بھی نہیں

ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کار پارکنگ سے اڑائی جا سکتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ"۔ عمر
نے کہا اور پھر وہ صفدر اور تنویر کو ساتھ لئے اس خفیہ راستے سے
پہنچ گیا۔

"اس کلب کی پارکنگ میں کاریں موجود ہوں گی۔ دو کاریں
آؤ اور اگر کوئی اسٹیشن ویگن موجود ہو تو اسے اڑا لینا وہ زیادہ
رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس پارکنگ بوائے کو بے ہوش کرنا پڑے گا"...
نے کہا۔

"جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر او
تیزی سے آگے سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ عمران واپس مڑا اور و
کمرے میں پہنچ کر اس نے کرنل ریان کو کنڈوں سے آزاد کیا او
اٹھا کر کاندھے پر لاد دیا۔

"آ جاؤ میرے پیچھے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی ط
بڑھ گیا۔

"اسے مجھے دے دیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ جلدی آؤ۔ کسی بھی لمحے کوئی مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے
کرنل ریان کو ہاتھ سے نہیں گنوانا چاہتا"...... عمران نے کہا۔
جب وہ اس گلی میں پہنچ گئے تو اسی لمحے ایک اسٹیشن ویگن بیک
گلی میں داخل ہوتی دکھائی دی۔ وہ تیزی سے بیک ہو کر

ے کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں عمران کاندھے پر بے ہوش
ل ریان کو لادے کھڑا تھا اور پھر ویگن قریب آ گئی۔ اس کی
گ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ سیٹ پر صفدر موجود تھا۔ عمران
ل ریان کو اٹھائے پچھلے ویگن پر چڑھا اور اس نے اسے خالی جگہ پر
۔ اس کے بعد کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ بھی ویگن میں سوار
ئیں تو تنویر نے ایک جھٹکے سے ویگن آگے بڑھا دی۔

"نر کالونی چلو جہاں ہماری رہائش گاہ تھی"...... عمران نے
ے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ے ملی ہے ویگن"...... عمران نے کہا۔

"ب کی سائیڈ میں کھڑی تھی۔ تاریں توڑ کر سٹارٹ کی ہے"۔
نے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلا کر
ش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن ٹرنر کالونی کی اس کوٹھی کے
پہنچ گئی جہاں یہ لوگ آ کر ٹھہرے ہوئے تھے اور جس کی ط
میں ریتوکا کے ساتھی ہیلی کاپٹر پر پہنچے تھے اور عمران کے
وں کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ ویگن رکتے ہی صفدر ویگن سے
ا اور اس نے گیٹ پر لگا ہوا نمبروں والا تالہ کھول کر گیٹ
دیا۔ تنویر اسٹیشن ویگن اندر لے گیا۔ کرنل ریان کو اٹھا کر
خانے میں لے چلو اور اسے کرسی پر باندھ دو۔ تنویر تم اس
یہاں سے دور کسی جگہ چھوڑ آؤ جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل
باہر رک کر پہرہ دیں گے"...... عمران نے باقاعدہ ہدایات

دیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔
عمران نیچے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ کرنل ریان کو کرسی پر
رسیوں سے جکڑ دیا گیا جبکہ صالحہ اور جولیا وہاں موجود تھیں۔
نے آگے بڑھ کر کرنل ریان کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے
دیا۔ چند لمحوں بعد کرنل ریان کے جسم میں حرکت کے تاثرات
ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی
بیٹھ گیا۔

"صالحہ۔ تم اس کے عقب میں جا کر کھڑی ہو جاؤ۔ یہ تربیت
یافتہ آدمی ہے۔ رسیاں کھول بھی سکتا ہے"...... عمران نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم بیٹھو۔ میں جاتی ہوں۔ تم پہلے ہی بہت تھکی ہوئی دکھائی
دے رہی ہو"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر کرنل ریان
عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی جبکہ صالحہ عمران کے ساتھ ہی کرسی
بیٹھی رہی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ م۔ میں کہاں ہوں"...... اسی لمحے کرنل ریان نے
ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے مرد ہو کرنل ریان کہ ایک خاتون سے مار کھا گئے
لگتا ہے بیوی سے جوتیاں کھانے کے عادی ہو"...... عمران نے
کرنل ریان نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظر
ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ پر پڑیں تو اس کے ہونٹ سکڑ گئے۔

"کاش۔ میں تمہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا
دیتا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ لڑکی اس طرح اچانک
کہاں سے آزاد بھی ہو سکتی ہے اور اس انداز میں لڑ بھی سکتی
ہے"...... کرنل ریان نے کہا۔

"اس کاش نے بلا مبالغہ کروڑوں بار ہماری زندگیاں بچانے میں
اہم رول ادا کیا ہے۔ ہاں۔ یہ بتا دوں کہ رسیاں کھولنے کی کوشش نہ
کرنا۔ تمہارے عقب میں جو خاتون کھڑی ہے اس سے تو میں بھی
ڈرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرنل ریان نے چونک کر سر گھمایا
اور پھر سیدھا کر لیا جبکہ صالحہ بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"وہ فارمولا کہاں ہے جو تم نے لا کر مارگرین کو دینا تھا"۔ عمران
نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ وہیں لیبارٹری میں ہی ہے۔ میں اسے ساتھ ہی نہیں لایا
تھا"...... کرنل ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے لہجے اور
انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"تم سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ
ایجنسیوں کے لوگ جو معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ
معلوم کر لیتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم سمجھداری سے
کام لو گے۔ نہ جھوٹ بولو گے اور نہ انکار کرو گے اس لئے یہ بتا دو کہ
یہ ساری کارروائی کس بنا پر کی ہے۔ کہاں سے تمہیں مخبری
ہوئی تھی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی یہ تصور تک نہ تھا کہ یہ سب کچھ ڈرامہ ہ
فارمولا مارگرین کو دینے آرہا تھا کہ میرے ایک دوست رچمنڈ کا
گیا اور اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تین لینڈ
ہے اور چونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں صرف وہی لیبارٹری ہے
میں سیکورٹی چیف ہوں اس لئے اس نے مجھے اطلاع دی
ہوشیار ہو جاؤں جبکہ میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی تو ا
بتایا کہ عمران آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے اور پھر میرے
ان نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کالوں کو چیک کیا تو کا
مجھے نہ کی گئی تھی اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ ساری کارروائی تم
ہے اور اس کا مطلب ہے کہ مارگرین تمہارے ہاتھوں ہلاک
ہے۔ چنانچہ میں نے تمہیں پکڑنے کا پلان بنایا اور پھر میں
آدمی اپنے ساتھ لئے اور تمہاری کوٹھی میں باہر سے بے ہوش ک
گیس فائر کر دی۔ پھر میں نے سٹار کلب کے مینجر رابن ۔
کی۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس نے اپنے آدمی بھیج کر تم سب
ہوشی کے عالم میں اٹھوا کر اپنے کلب کے نیچے تہہ خانوں
دیا"...... کرنل ریان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے فارمولے کا کیا کیا"...... عمران نے کہا۔

"وہ میری تحویل میں ہے۔ میں نے سوچا کہ پہلے تم پ
لوں۔ پھر فارمولے سمیت تم سب کو ڈیفنس سیکرٹری یا کس
افسر کے سامنے پیش کروں گا"...... کرنل ریان نے کہا تو عم

لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی سوائے تمہارے اور کسی کو معلوم
نہیں ہے کہ مارگرین ختم ہو چکی ہے اور یہ سارا کھیل ہم نے فارمولا
حاصل کرنے کے لئے کھیلا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ڈاکٹر مارٹن کو بتا دیا تھا"...... کرنل ریان نے
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ کرنل ریان نے جس لہجے
اور انداز میں جواب دیا تھا اس سے عمران فوراً سمجھ گیا تھا کہ اس بار
اس نے جھوٹ بولا ہے۔

"اوکے۔ اب چونکہ تم نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے اس لئے
اب تم ہمارے لئے ایک عام دشمن ہو اس لئے ایجنٹ والی رعایت
ختم"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھ پر ہر
قسم کا تشدد بے کار ہے کیونکہ میں نے اینٹا فائیڈ کورس کیا ہوا
ہے"...... کرنل ریان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تم پر تشدد کرنے کی۔ تم نے اینٹا فائیڈ
کورس نہ بھی کیا ہوتا تو بھی تم بہرحال ایک تربیت یافتہ سیکرٹ
ایجنٹ ہو۔ تم پر تشدد تو ویسے ہی بے کار تھا"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی اٹھائی اور اسے کرنل ریان کے
سامنے رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" جولیا۔ اس کے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال دو تاکہ یہ
اپنے حلق سے نکلنے والی چیخیں خود نہ سن سکے"...... عمران نے
جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے کرنل ریان کے دونوں کانوں
انگلیاں ڈال کر انہیں دبا دیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا مطلب"......
ریان نے جولیا کے اس عمل پر یکلخت انتہائی حیرت بھرے لہجے
کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدلتے
گئے۔ اب اس کے چہرے کے اعصاب ساکت ہو گئے تھے۔
اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یوں لگ
رہا تھا جیسے دو بھوکے بھیڑیئے ایک دوسرے کی آنکھوں
آنکھیں ڈالے بیٹھے ہوں کہ جس کی آنکھیں بھی جھپکیں دوسرا اسے
پھاڑ کر کھا جائے گا۔ پھر چند لمحوں بعد یکلخت عمران نے ایک
سے آنکھیں دوسری طرف موڑ دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ
اس نے کرسی اٹھائی اور واپس صالحہ کے قریب کرسی رکھ دی
اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔

" بس اب انگلیاں نکال لو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو
نے انگلیاں نکالیں اور پیچھے ہٹ گئی۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب ہوا۔ یہ تم نے کیا ڈرامہ شروع
ہے"...... کرنل ریان نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی میں نے ڈرامہ شروع ہی نہیں کیا کرنل ریان"۔

صالحہ مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے عمران صاحب۔ یہ سب کیا تھا۔ میں تو سمجھی تھی کہ آپ
اس پر ہپناٹزم کا عمل کر کے اس سے پوچھ گچھ کریں گے لیکن آپ نے
تو کوئی پوچھ گچھ نہیں کیا اور پھر جولیا نے کیوں اس کے کانوں میں
انگلیاں ڈالی تھیں۔ یہ سب کیا ہے"...... صالحہ نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" جولیا کیا تم صالحہ کی بات کا جواب دے سکتی ہو"...... عمران
نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ کرنل ریان کو انہوں نے اس طرح
نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود ہی وہاں نہ ہو۔

" مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ عمران نے کرنل ریان کے کانوں میں
انگلیاں کیوں ڈلوائیں لیکن یہ معلوم ہے کہ عمران نے کرنل ریان
کے ذہن کو کنٹرول کر لیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ مجھے نہیں
معلوم"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میرے ذہن کو کنٹرول۔ کیا مطلب۔ ویسے ایسا ہونا ناممکن
ہے۔ جو آدمی ایسٹا فائیڈ کورس کر لے اس کے ذہن کو ہپناٹزم کا
بڑے سے بڑا ماہر بھی کنٹرول نہیں کر سکتا"...... کرنل ریان نے
منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہاری بات درست ہے کرنل ریان۔ چونکہ تم نے خود ہی بتا
دیا کہ تم نے ذہن کو بلینک کرنے کا خصوصی کورس کیا ہوا ہے
اس لئے تم پر تشدد بھی بے کار ہوتا اور تمہارا ذہن بھی کنٹرول نہ کیا

جا سکتا تھا کیونکہ تم ایک لمحے میں ذہن کو بلینک کر لیتے او
ٹرانس میں بھی نہیں آ سکتے لیکن مجھے اس کا توڑ معلوم ہے۔
تمہارے ذہن کو حیرت میں مبتلا کر دیا جائے تو جب تک ذہن حیرت
میں مبتلا رہے گا اسے بلینک نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں نے
ے کہا کہ وہ تمہارے کانوں میں انگلیاں ڈال دے اور یہ ایسی با
تھی کہ تمہارا ذہن اس کی کوئی فوری توجیہہ نہ کر سکا اور حیرت
مبتلا ہو گیا۔ اس طرح مجھے اسے کنٹرول کرنے کا موقع مل گیا او
یہ ہپناٹزم نہیں تھا بلکہ آئی ٹی کا عمل تھا۔ میں نے آنکھوں کے ذ
اپنے خیالات تمہارے ذہن میں اور تمہارے ذہن میں موجود خیا
کو اپنے ذہن میں ٹرانسفر کر لیا۔ اس طرح چند ہی لمحوں میں وہ
کچھ جو میں پوچھنا چاہتا تھا وہ میرے ذہن میں ٹرانسفر ہو کر پہنچ گیا
اب مجھے معلوم ہے کہ فارمولا ایک فائل کی شکل میں ہے او
فائل تمہارے ذاتی بریف کیس میں رکھی ہوئی ہے اور یہ
کیس تم اپنے آفس کی شمالی دیوار کے خفیہ سیف میں رکھ کر
آئے ہو اور سپیشل وے کھلوانے کے لئے تم اپنے اسسٹنٹ
کو فون پر حکم دو گے اور وہ سپیشل وے کھول دے گا۔ تمہار
نمبر تو میں پہلے سے ہی جانتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرنل
کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ
جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ واقعی ناقابل یقین صلاحیتوں
کے مالک ہیں"...... صالحہ نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اگر تم اپنی قابل یقین صلاحیتوں کا مظاہرہ نہ کرتی تو
اب تک میں باقی ساتھیوں سمیت اور اپنی ناقابل یقین صلاحیتوں
سمیت کسی گٹر میں لاشوں کی صورت میں پڑا ہوتا"۔ عمران نے کہا تو
صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"وہ تو عام سی بات تھی عمران صاحب"...... صالحہ نے کہا۔

"اب کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ اس کا قصہ ختم کرتے ہیں
اور چل کر لیبارٹری پر ریڈ کرتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس تکلف کی۔ فارمولا خود چل کر یہاں آ جائے
گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ ویسے وہ ابھی تک
کرنل ریان کے عقب میں کھڑی تھی۔

"جیری یہ فارمولا لے کر یہاں پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا تو
جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کیا کرنا چاہتا
ہے جبکہ صالحہ نے بھی اس انداز میں سر ہلا دیا تھا جیسے اسے بھی سمجھ آ
گئی ہو۔

"جیری لیبارٹری سے باہر نہیں آئے گا"...... کرنل ریان نے
کہا۔

"کیسے نہیں آئے گا۔ اسے کرنل ریان کے غصے کا اچھی طرح علم

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے کرنل ریان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ریان بول رہا ہوں"...... عمران کے منہ سے کرنل ریان کی آواز نکلی۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یس باس۔ میں جیری بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے نہ ہی کوڈ پوچھا ہے اور نہ ہی کوڈ بتایا ہے جبکہ میں نے آتے ہوئے تمہیں خصوصی ہدایات دی تھیں"...... عمران کے لہجے میں بے حد سختی تھی۔

"اوہ یس سر۔ سوری سر۔ دراصل چونکہ پہلی بار ایسا ہوا ہے اس لئے سوری سر۔ آپ کوڈ بتائیں"...... جیری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوڈ فائن ڈے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ کوڈ ڈارک ڈے"...... دوسری طرف سے جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب میرا حکم غور سے اور توجہ سے سنو۔ میرے آفس کے سپیشل سیف میں میرا بریف کیس موجود ہے اور سیف کو کھولنے کا نمبر ڈبل زیرو ڈبل ون ہے۔ تم یہ سیف کھول کر اس میں سے بریف کیس اٹھاؤ اور سپیشل وے کھول کر یہاں کوئین لینڈ کی ٹرنر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں پہنچ جاؤ۔ میں یہاں موجود ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ کیا میں نے اکیلے آنا ہے"...... دوسری طرف سے جیری نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں جلد از جلد پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بریف کیس کا خیال رکھنا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں۔ ویسے آپ کس نمبر سے کال کر رہے ہیں سر"...... جیری نے کہا تو عمران نے فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ جیری خاصا ہوشیار آدمی ہے۔ ابھی اس کا فون آئے گا تصدیق کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے نظریں اٹھا کر جولیا کی طرف دیکھا۔ جولیا نے ابھی تک کرنل ریان کے منہ سے ہاتھ نہیں ہٹائے

تھے۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... عمران کے منہ سے مارگرین کی آواز نکلی۔

"آپ کون بول رہی ہیں" ...... دوسری طرف سے جیری کی آواز سنائی دی۔

"مارگرین بول رہی ہوں۔ تم کون ہو" ...... عمران نے مارگرین کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ریان صاحب یہاں ہوں گے۔ میں جیری بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کرو" ...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے رسیور سے ہاتھ ہٹا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل ریان بول رہا ہوں" ...... عمران کے منہ سے کرنل ریان کی آواز نکلی۔

"جیری بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے جیری کی آواز سنائی دی۔

"ابھی تم وہیں بیٹھے ہو۔ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی پہنچو۔ مادام مارگرین کا ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے وقت طے ہو گیا ہے اور انہوں نے وہاں پہنچنا ہے" ...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں پہنچ رہا ہوں سر" ...... دوسری طرف سے جیری نے کہا۔

"جلدی پہنچو" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب ہاتھ ہٹا دو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے کرنل ریان کے منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم۔ تم مافوق الفطرت مخلوق ہو۔ تم انسان نہیں ہو"۔ کرنل ریان نے بے اختیار لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ جولیا کے سامنے تو یہ انکشاف نہ کرو۔ کیوں مجھے ہمیشہ کنوارہ رکھنا چاہتے ہو تم" ...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب اسے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔ اسے ختم نہ کر دیں" ...... جولیا نے کرنل ریان کی کرسی کے عقب سے نکل کر عمران اور صالحہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پھر ایسٹا فائیڈ کورس میں اس نے کیا ہوا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"مجھے مت مارو۔ میں واقعی تمہارے مقابل نہیں آ سکتا۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں تمہارے مقابل آ گیا ہوں" ...... کرنل ریان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر کو باہر سے بلا لاؤ" ...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم نے یقیناً جان بوجھ کر صالحہ کے ذریعے صفدر کو بلایا ہے"۔

جولیا نے کہا۔

" چلو اسی بہانے دونوں بات تو کر لیں گے"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ چند لمحوں بعد صفدر اکیلا اندر آیا۔

" ارے۔ وہ صالحہ کہاں رہ گئی"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" وہ تو باہر تنویر سے باتیں کر رہی ہے۔ کیا اسے بلانا ہے" صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تنویر کا ذہن جولیا کی طرف سے بدل دینے میں کامیاب ہو جائے۔ بہرحال تمہیں میں نے اس لئے بلایا ہے کہ کرنل ریان کا اسسٹنٹ جیری بریف کیس لے کر یہاں پہنچ رہا ہے۔ بریف کیس میں وہ فارمولا ہے جو ہمیں چاہئے اس لئے تم لوگوں نے باہر نہ صرف الرٹ رہنا ہے بلکہ جیری کو بھی ساتھ لے کر آنا ہے تاکہ کرنل ریان اور اس کے اسسٹنٹ دونوں کو ان کے شایان شان پروٹو کول دیا جا سکے"..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کرنل نے اسے یہاں بلایا ہے" صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی بات صالحہ تنویر کو بتا رہی ہو گی تاکہ وہ بھی میری ما الفطرت صلاحیتوں سے مرعوب ہو کر رقابت چھوڑ دے"۔ عم

نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

" اوہ۔ عمران صاحب آپ نے تو کمال کر دیا ہے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ اب لیبارٹری پر لازماً ریڈ کرنا پڑے گا"..... صفدر نے کہا۔

" فی الحال تم کمال دکھاؤ تاکہ جیری زندہ سلامت یہاں پہنچ جائے فارمولے سمیت"..... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

کوئین لینڈ کی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے کمرے میں ایک نوجوان
لڑکی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے میز پر ایک سرخ رنگ
کا فون موجود تھا اور لڑکی بڑی بے چینی سے بار بار سامنے رکھے ہوئے
فون کی طرف دیکھ رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس
جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ باربرا بول رہی ہوں"..... لڑکی نے انتہائی بے چین
لہجے میں کہا۔

"جیری بول رہا ہوں۔ سیف کسی صورت بھی نہیں کھل رہا"
دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بم مار کر کھول لو جیری۔ اسے لازماً کھولو۔ مجھے ہر قیمت
پاکیشیائی فارمولا چاہئے"..... لڑکی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سوری مادام۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ لیبارٹری

والی سسٹم ایسا ہے کہ اندر کوئی بم یا شعاعی ہتھیار کام ہی نہیں
کرتا۔ یہ سیف ویسے بھی خصوصی ساخت کا ہے اس لئے جب تک
اس کا نمبر معلوم نہ ہو جائے تب تک سیف نہیں کھل سکتا"۔ جیری
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے جیری۔ کچھ سوچو فوراً"..... لڑکی نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے مادام۔ کرنل ریان فارمولا ساتھ لے کر
نکل گیا تھا اس لئے میں نے آپ کو آگاہ کر دیا تھا کہ آپ آسانی سے
اسے گولی مار کر اس سے فارمولا حاصل کر سکتی ہیں لیکن اچانک اس
کے دوست رچمنڈ کا فون آ گیا اور مارگرین کے بارے میں شک پڑ
گیا اور کرنل ریان وہ بریف کیس جس میں فارمولا تھا سپیشل سیف
میں رکھ کر واپس چلا گیا۔ اب تو ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ باہر ہی
کرنل ریان کو کور کریں اور اس سے اس بارے میں معلومات
حاصل کریں۔ پھر ہی یہ فارمولا مل سکتا ہے"..... جیری نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ کرنل ریان کہاں گیا ہے اور وہ
رچمنڈ وغیرہ کہاں ہیں"..... لڑکی نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ لیکن آپ اگر کرنل ریان کا تعاقب
کرتیں تو معلوم ہو جاتا"..... جیری نے کہا۔

"میرے ساتھیوں کو وہاں پہنچنے میں دیر ہو گئی اور میں اس وقت

کوئین لینڈ سے دور تھی۔ جب تک میں پہنچی کرنل ریان نا
چکا تھا ...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ اچھی بات ہے کہ
محفوظ ہے اسے پھر کسی بھی صورت میں حاصل کیا جا سکتا
جیری نے کہا۔

"فارمولا واپس سائنس دانوں کے پاس پہنچ جائے گا اور
حصول ناممکن ہو جائے گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کر
کی عدم موجودگی میں سپیشل وے کھول دو اور میں اندر پہنچ
طرح فارمولا حاصل کر لوں"...... لڑکی نے بے چین سے
کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ لیبارٹری میں داخلہ کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے
کوئی غیر متعلقہ آدمی داخل نہیں ہو سکتا"...... جیری نے کہا۔

"پھر ایک ہی صورت ہے کہ کرنل ریان جب واپس
اسے کور کر لیا جائے اور پھر اس سے سیف کے نمبر معلوم
فارمولا باہر لایا جائے"...... باربرا نے کہا۔

"یس مادام۔ اب اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا"......
جواب دیا۔

"اوکے۔ میرے آدمی معبد کے باہر موجود ہیں جیسے
ریان واپس آیا اسے کور کر لیا جائے گا اور پھر میں تمہیں
گی"...... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

نے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی
اٹھی تو لڑکی نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

ہیلو۔ باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے تیز لہجے میں کہا۔

میکنڈ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
سنائی دی۔

یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... باربرا نے تیز لہجے
میں کہا۔

آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے کوئین لینڈ میں کرنل ریان
ٹریس کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوہ۔ کہاں ہے وہ۔ کس پوزیشن میں ہے"...... باربرا نے
کہا۔

اس وقت سٹار کلب کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں
ہے۔ سٹار کلب کا مینجر اور اس کے خاص آدمی بھی وہیں ہیں"۔
جواب دیا۔

کلب کے نیچے تہہ خانوں میں۔ کیوں۔ وہاں وہ کیا کر رہا
باربرا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس کے وہاں جانے
نہ آئی ہو۔

ہم نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق سٹار
ابن کرنل ریان کا دوست ہے اور کرنل ریان کی کال پر
اسٹیشن ویگن لے کر سٹار کلب سے کسی کالونی میں گیا

اور پھر واپس آیا تو کرنل ریان کی جیپ بھی ساتھ تھی اور
ویگن میں دو عورتیں اور چار مرد بے ہوشی کے عالم میں موجود تھ
انہیں نیچے تہہ خانوں میں لے جایا گیا۔ کرنل ریان، ستار تھ
اور اس کے آدمی بھی نیچے چلے گئے اور وہ ابھی تک وہیں ہیں
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے کرنل ریان کی اس انداز میں نگرا
ہے کہ اسے اس انداز میں اغوا کیا جا سکے کہ کسی کو اس کا
علم نہ ہو سکے"...... باربرا نے کہا۔

"کب اغوا کرنا ہے اسے مادام"...... ڈیسنڈ نے پوچھا۔

"بتایا تو ہے کسی ایسی جگہ اور ایسے وقت کہ کسی دو
اس اغوا کا علم نہ ہو سکے"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اوکے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جنہیں وہ بے ہوشی کے عالم
کلب لے گیا ہے"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پ
اسے جیری کی کال یاد آ گئی جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
گیا تھا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے اس انداز میں
جیسے بات اب اس کی سمجھ میں آ گئی ہو کہ یہ بے ہوش افرا
سیکرٹ سروس کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ باربرا کرانس کی اہ
اور گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں مستقل رہتی تھی۔

اس کا پورا گروپ کام کر رہا تھا۔ وہ مارگرین کی بھی بڑی گہری
تھی اور مارگرین سے ہی اسے اس فارمولے کے بارے میں
ہوا تھا۔ اس فارمولے کے بارے میں جب اس نے حکومت
کو رپورٹ بھیجی اور ساتھ ہی اجازت طلب کی کہ اسے
دی جائے کہ وہ مارگرین سے پہلے پاکیشیا جا کر یہ فارمولا
کر لے تو حکومت کرانس نے اسے حکم دیا کہ وہ کسی صورت
پاکیشیا نہیں جائے گی بلکہ مارگرین کی واپسی پر اس کی نگرانی
گی۔ مارگرین اگر کامیاب آئے تو اس سے فارمولا یا اس کی کاپی
کر کے وہ کرانس بھیجے کیونکہ حکومت کرانس کے سائنس
نے اس فارمولے کے بارے میں رپورٹ حاصل کر لی تھی کہ
فارمولے پر مبنی ہتھیار گریٹ لینڈ نے تیار کر لیا تو پھر اس کا
دفاع ناقابل تسخیر ہو جائے گا بلکہ کرانس کے لئے بھی انتہائی
پیدا ہو جائیں گے۔ چنانچہ حکومت کی ہدایت کے مطابق وہ
مارگرین کی نگرانی کرتی رہی اور پھر مارگرین فارمولا حاصل
پاکیشیا چلی گئی۔ چونکہ ظاہر ہے اسے وہاں کچھ عرصہ لگنا تھا اس
باربرا اس کی عدم موجودگی میں واپس کرانس میں چھٹیاں
منانے چلی گئی۔ البتہ اس نے اپنے نمبر ٹو ڈیسنڈ کو ہدایت کر دی
کہ مارگرین کی واپسی کے بارے میں وہ معلومات حاصل کرتا
اور جب بھی اس کی واپسی کی اطلاع ملے وہ اسے فوراً اطلاع
اور پھر ڈیسنڈ نے اسے اطلاع دے دی اور وہ فوراً واپس گریٹ

لینڈ پہنچ گئی۔ لیکن یہاں آنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ فارمولا
کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے نکل گیا ہے کیونکہ مارگرین نے فار
اپنے چیف راجر کو پہنچا دیا تھا اور راجر نے اسے ڈیفنس سیکرٹری
پاس اور وہاں سے وہ سپیشل ایجنٹ لے گیا اور پھر سپیشل ایجنٹ
غائب کر دیا گیا۔ اس طرح اب کسی کو بھی یہ معلوم نہیں تھا
فارمولا کہاں ہے حتیٰ کہ مارگرین کو بھی معلوم نہیں تھا۔ چنانچہ
نے حکومت کرانس کو رپورٹ دے دی اور حکومت کرانس ا
صرف اتنا حکم دے کر خاموش ہو گئی کہ وہ اس کی تلاش جاری ر
لیکن ظاہر ہے وہ اسے کس طرح تلاش کر سکتی تھی۔ پھر اچانک ا
مارگرین سے ہی اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے خطرناک
ایجنٹ علی عمران کے ساتھ اس فارمولے کو واپس حاصل کر
گریٹ لینڈ پہنچ گئی ہے۔ اس کے بعد مارگرین سے اسے وقتاً فو
دوسری معلومات ملتی رہیں۔ پھر اچانک مارگرین کوئین لینڈ چلی
تو باربرا سمجھ گئی کہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس وہیں ہو گی اور یہ
جو لیبارٹری تھی اس کے بارے میں باربرا بہت اچھی طرح جانتی
کیونکہ وہاں کا سیکنڈ سیکورٹی چیف جیری اس کا خاص آدمی تھا
حکومت کرانس نے اسے خصوصی طور پر اس لیبارٹری میں تعینا
کرایا ہوا تھا تاکہ وہاں ہونے والی ریسرچ ورک کے بارے
حکومت کرانس کو اطلاع ملتی رہے۔ باربرا خود بھی اپنے ساتھیو
سمیت کوئین لینڈ پہنچ گئی اور پھر اسے جیری سے معلوم ہو گیا

کرنل ریان فارمولا لے کر لیبارٹری سے باہر جا رہا ہے اور وہ یہ
فارمولا مارگرین کو دے گا تاکہ مارگرین اسے ڈیفنس سیکرٹری تک
پہنچا دے اور ڈیفنس سیکرٹری اسے حفاظت کے لئے سپر سٹور میں رکھ
دے۔ اس اطلاع کے بعد اس نے پلاننگ بنائی کہ جیسے ہی کرنل
ریان معبد سے باہر آئے گا اسے بے ہوش کر دیا جائے گا اور پھر
فارمولے کی مائیکرو فلم تیار کر کے کرنل ریان کو کسی ویران جگہ
چھوڑ دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کرنل ریان کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ
فارمولے کی کاپی کر لی گئی ہے اور وہ اپنی عزت بچانے کے لئے کسی
کو کچھ بتائے گا بھی نہیں چونکہ اصل فارمولا بھی موجود ہو گا اس لئے
سب کچھ چھپ جائے گا اور فارمولا کرانس حکومت تک پہنچ جائے گا۔
لیکن پھر اچانک جیری کی طرف سے اسے اطلاع ملی کہ کسی رچمنڈ نے
فون کر کے کرنل ریان کو مشکوک کر دیا ہے اس لئے اس نے
فارمولا ساتھ لے جانے کی بجائے اسے سیف میں رکھ دیا ہے اور خود
بغیر فارمولے کے کوئین لینڈ جا رہا ہے تو باربرا نے اپنے آدمیوں
کو کرنل ریان پر حملہ کرنے سے روک دیا۔ اس کا خیال تھا کہ کرنل
ریان کی عدم موجودگی میں جیری اس فارمولے کو حاصل کر کے اسے
لیبارٹری سے باہر لے آئے گا اور اس طرح وہ اس کی کاپی تیار کرا لے
گی اور جیری واپس جا کر اصل فائل سیف میں رکھ دے گا لیکن اب
جیری نے یہ بات کر کے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا کہ
وہ کسی صورت بھی نہیں کھل رہا۔ چنانچہ اب اس نے یہی پلان

بنایا تھا کہ کرنل ریان کی واپسی پر اس پر حملہ کر کے اسے اغوا
جائے اور پھر اس سے سیف کا نمبر معلوم کر کے فارمولا اڑا لیا جا
اور پھر اس کی کاپی کر کے فارمولا واپس سیف میں پہنچا کر کرنل ر
کو چھوڑ دیا جائے۔ اسے یقین تھا کہ کرنل ریان اپنی عزت بچانے
لئے خاموش رہے گا۔ چنانچہ اب وہ اس انتظار میں تھی کہ کرنل ر
کب واپس آئے اور اسے موقع ملے تو وہ کرنل ریان کو اغوا کر
پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑ
فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"جیری بول رہا ہوں مادام۔ خوش خبری سنئیں۔ فارمولا
تحویل میں آگیا ہے"...... دوسری طرف سے جیری کی انتہائی
جیری آواز سنائی دی تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ کیسے۔ کیا ہوا ہے"...... باربرا نے انتہائی حیرت بھ
لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ اچانک کرنل ریان کا فون آیا اور اس نے مجھے
میں سیف سے بریف کیس نکال کر اور سپیشل وے کھول کر
کیس جس میں فارمولا ہے ٹرنر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں
دوں اور پھر خود ہی کرنل ریان نے سیف کھولنے کے مخصوص
دیئے اور اب میں نے سیف کھول لیا ہے اور بریف کیس کو کھ
فارمولا بھی چیک کر لیا ہے اور اب میں سپیشل وے کھولنے کا

ہوں۔ معبد کے باہر میری جیپ موجود ہے۔ میں اس جیپ میں سوار
ہو کر خود ہی آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ آپ اس فارمولے کی فلم بنا
لیں پھر میں یہ فارمولا لے جا کر ٹرنر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں
کرنل ریان کو پہنچا دوں گا اس طرح کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکے
گا کہ فارمولے کی کاپی ہمیں مل گئی ہے۔ کرنل ریان کو بھی معلوم
نہیں ہو سکے گا"...... جیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ گڈ شو۔ یہ تو واقعی انتہائی خوش خبری ہے۔ جلدی آؤ۔
میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں"...... باربرا نے کہا اور پھر اس نے
کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے کے بعد دیگرے دو نمبر
پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"راگین۔ جیری جیپ میں سوار ہو کر یہاں ہمارے پاس آ رہا
ہے۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچے اسے فوراً میرے آفس میں پہنچا دو اور ساتھ
ہی مائیکرو فلم کیمرہ بھی لے آنا"...... باربرا نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا نے رسیور
رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
یالک اسے خیال آیا کہ ڈیسنڈ نے تو اسے بتایا تھا کہ کرنل ریان
نائٹ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں موجود ہے اور اب جیری کہہ رہا تھا
اسے ٹرنر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ پر فارمولا پہنچانے کے لئے کہا

گیا ہے۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال
اس نے اسے آن کر دیا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر تھا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ باربرا کالنگ۔ اوور "...... باربرا نے بار بار کا
دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ڈیسنڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر
ڈیسنڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" تم نے پھر کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور "...... باربرا نے کہا۔

" مادام۔ میں رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ یہا
بے حد ہنگامہ ہوا ہے۔ کرنل ریان اور وہ افراد جو بے ہوشی کے
میں لائے گئے تھے غائب ہو گئے ہیں جبکہ سٹار کلب کا مینیجر اور اس
آدمیوں کی لاشیں تہہ خانوں سے ملی ہیں۔ اوور "...... دوسری طرف
سے کہا گیا تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

" غائب ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیوں۔ کہاں۔ اوور "...... با
نے کہا۔

" مادام۔ جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے جو تصور سامنے آتا ہے ا
کے مطابق بے ہوش افراد کو وہاں کنڈوں میں جکڑا گیا اور مقصد
کی ہلاکت تھا لیکن وہ نہ صرف آزاد ہو گئے بلکہ انہوں نے وہاں
افراد کو ہلاک کیا اور خفیہ راستے سے وہ کرنل ریان کو بھی لے از
اور جس انداز میں یہ سارا کام ہوا ہے اس سے میں اس نتیجے پر
ہوں کہ ان بے ہوش افراد کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس

ہے۔ اوور "...... ڈیسنڈ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل ریان پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے قبضے میں ہے۔ اوور "...... باربرا نے چونک کر کہا۔

" یس مادام۔ اوور "...... دوسری طرف سے ڈیسنڈ نے جواب دیا۔

" اوکے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کہاں ہیں لیکن ابھی ہم نے
مداخلت نہیں کرنی۔ البتہ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے
کر ٹرنر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ کی نگرانی کرو۔ کرنل ریان اس
کوٹھی میں موجود ہے۔ لیکن خیال رکھنا اگر تمہاری اطلاع درست
ہے تو پھر لازماً اس کوٹھی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد بھی
موجود ہوں گے اور اگر انہوں نے تمہاری نگرانی چیک کر لی تو پھر ہم
خواہ مخواہ سکرین پر آ جائیں گے۔ اوور "...... باربرا نے کہا۔

" لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے مادام۔ اوور "...... ڈیسنڈ نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو باربرا نے اسے جیرمی کی کال کے
بارے میں بتا دیا۔

" اوہ مادام۔ اس کا مطلب ہے کہ مارگرین پہلے ہی پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہے اور اب کرنل ریان ان
کے قبضے میں ہے اور جیسے ہی جیرمی فارمولا لے کر وہاں پہنچے گا یقیناً
اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا اور کرنل ریان کو بھی اور پھر وہ لوگ
فارمولا لے اڑیں گے۔ اوور "...... ڈیسنڈ نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن پھر کیا کیا جائے۔

اوور"...... باربرا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مادام۔ آپ جیری کو کچھ نہ بتائیں اور فارمولے کی کاپی لے کر بھیج دیں۔ اگر تو وہ لوگ انہیں بے ہوش کر کے چلے گئے تو ٹھیک اور اگر انہوں نے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تو ہم جیری کو بچانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اوور"...... ڈیسنڈ نے کہا۔
"نہیں۔ اس طرح تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم درمیان میں کود پڑے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں خود ہی پلاننگ کر لوں گی تم اس کوٹھی کی نگرانی کرو۔ ویسے کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور"...... باربرا نے کہا۔
"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر بند کیا اور پھر اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جیری کو اس کی قسمت پر چھوڑ دے گی۔ اگر وہ بچ گیا تو ٹھیک ورنہ پھر اس کی جگہ کسی اور آدمی کو انگیج کر لیا جائے گا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔
"یس کم ان"...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ یہ جیری تھا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں مخصوص کیمرہ تھا۔
"آؤ بیٹھو جیری"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیری پلاتا ہوا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ دوسرے نوجوان

نے ہاتھ میں موجود کیمرہ باربرا کے سامنے رکھ دیا۔
"راگین تم ابھی یہیں ٹھہرو"...... باربرا نے کہا تو راگین سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔
"فارمولا کہاں ہے۔ مجھے دو"...... باربرا نے کہا تو جیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس نے ایک فائل نکال کر باربرا کی طرف بڑھا دی اور بریف کیس بند کر کے اس نے اسے نیچے کرسی کے ساتھ رکھ دیا۔
"یہ ہے وہ فارمولا"...... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیسے ہی فائل کھولی وہ بے اختیار چونک پڑی۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو سپیشل پیپرز ہیں ان کی تو فلم ہی بن سکتی اور نہ کسی اور طریقے سے ان کی کاپی ہو سکتی ہے"...... باربرا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ اب کیا ہو گا"...... جیری نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"بے فکر رہو جیری۔ ہمارے پاس ہر مشکل کا حل موجود ہوتا ہے"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر اس سے پہلے کہ جیری کچھ سمجھتا اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیری سینے پر گولیاں کھا کر چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا اور پھر پلٹ

کر سیدھا ہونے لگا تھا کہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ راگین حیرت سے بت بنا سائیڈ پر کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ البتہ اس کے ہونٹ کھل گئے تھے اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں تھی کہ ہم یہ اصل فارمولا ہی لے اڑیں"...... باربرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام جیری تو ہمارا ہی آدمی تھا"...... راگین نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جاتا تو لامحالہ اسے تلاش کر لیا جاتا اور پھر وہ لوگ اس کے ذریعے ہم تک پہنچ جاتے۔ اب مردہ جیری کسی کو کچھ نہیں بتا سکے گا اور دوسری بات یہ کہ اس کی لاش بھی اگر غائب کر دی جائے تو وہ خود ہی اسے تلاش کرتے پھریں گے۔ تم ایسا کرو کہ اسے اٹھا کر لے جاؤ اور اس کی لاش کسی گٹر میں ڈال دو۔ میں ڈیسنڈ کو کال کرتی ہوں۔ ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"۔ باربرا نے کہا تو راگین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑے ہوئے مردہ جیری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ البتہ اس نے ایک ہاتھ سے کرسی سیدھی کر دی تھی۔ باربرا نے ایک بار پھر فائل کو دیکھا اور پھر اس نے اسے بند کر کے تہہ کیا اور اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر اس نے دراز میں سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ باربرا کالنگ۔ اوور"...... باربرا نے بار بار کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈیسنڈ اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ڈیسنڈ کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے نگرانی کی۔ اوور"...... باربرا نے کہا۔

"مادام۔ ہم کافی دور سے نگرانی کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں چیک نہیں کر سکے۔ ویسے اس کوٹھی سے ابھی تک نہ کوئی باہر آیا ہے اور نہ ہی کوئی اندر گیا ہے۔ اوور"...... ڈیسنڈ نے جواب دیا۔

"سنو۔ فارمولا میرے پاس پہنچ چکا ہے چونکہ اسے ایسے کاغذ پر لکھا گیا ہے کہ نہ تو اس کی فلم بن سکتی ہے اور نہ ہی کسی اور طریقے سے اس کی کاپی کی جا سکتا ہے اس لئے میں نے جیری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاش گٹر میں پھنکوا دی ہے۔ اب اصل فارمولا لے جائیں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی جیری کو تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ساتھیوں سمیت واپس آ جاؤ۔ ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے اور لندن پہنچ کر وہاں سے فارمولا کوریئر سروس کے ذریعے کرانس بھجوانا ہے اور پھر ہم اطمینان سے دارالحکومت چلے جائیں۔ اوور"۔ باربرا نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ نے بہترین فیصلہ کیا ہے۔ اب یہاں ان لوگوں کو ہمارے بارے میں کسی طرح علم نہیں ہو سکے گا اور ہم

فارمولا لے جائیں گے۔ اوور"...... ڈیسنڈ نے مسرت بھرے
کہا۔

"اوکے۔ جلدی پہنچو۔ اوور اینڈ آل"...... باربرا نے کہ
ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس دراز میں رکھ دیا۔ اب
کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہو
تھے۔ اس کے کارناموں میں ایک اور کارنامے کا اضافہ ہو گیا تھا۔

"بہت دیر ہو گئی ہے۔ یہ جیری ابھی تک نہیں پہنچا۔" عمران
ـتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک کمرے میں موجود تھا۔ اس
ی جولیا اور صالحہ بھی موجود تھیں۔ کرنل ریان کا انہوں
کر دیا تھا کیونکہ کرنل ریان تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اور اس
داری ان کے لئے مسئلہ بن گئی تھی۔ اب چونکہ اس کو زندہ
ضرورت ہی نہ رہی تھی اس لئے عمران کے اشارے پر جولیا
گولی مار دی تھی اور اس کی لاش اسی کمرے میں پڑی ہوئی
عمران جولیا اور صالحہ سمیت اس کمرے میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔
کیپٹن شکیل تینوں باہر نگرانی پر موجود تھے۔ عمران نے
ریان کی آواز میں فون کر کے لیبارٹری سے معلوم کر لیا تھا کہ
کیس لے کر لیبارٹری سے جا چکا ہے اس لئے وہ مطمئن
تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ جائے گا لیکن جب کافی وقت گزر گیا

اور جیری نہ پہنچا تو عمران کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔ اسے ایک آدمی اس کے پاس بھیج دینا چاہیے تھا لیکن بظاہر اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ کو کسی طرح بھی اس بات کا علم نہیں ہو سکتا تھا کہ یہاں جالا ہیں۔ وہ کرنل ریان کے حکم پر بریف کیس لے کر یہاں آ رہا تھا۔

"یہ آدمی کیوں نہیں پہنچا ابھی تک"...... اچانک جولیا نے

"کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا۔ شاید جیپ نہ مل سکی ہو۔ بہر جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی ہوتی اچانک تنویر کمرے میں داخل ہوا۔

"میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... اچانک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"نگرانی۔ وہ کیسے"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت

"میرا اندازہ ہے۔ میں چھت کے کونے پر موجود تھا کہ دور ایک کار کو رکتے دیکھا اور پھر اس کار میں سے دو آدمی نکل انداز میں ایک طرف جا کر بیٹھ گئے جیسے وہ خاص طور پر دبا مقصد کے لئے بیٹھے ہوں اور پھر میں نے ایک بار دور بین کی چمک بھی محسوس کی لیکن میں نے خیال نہ کیا اور چند لمحے دونوں اچانک اوٹ سے نکلے اور پھر کار میں بیٹھ کر چلے گئے کے ساتھ ہی ایک اور کار بھی مخالف سمت سے نکل کر ان چلی گئی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن نگرانی کون کر سکتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ آدمی بھی تو ابھی تک نہیں پہنچا۔ نجانے وہ کہاں غائب ہو گیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"معاملات کچھ مشکوک ہوتے جا رہے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ریان بول رہا ہوں"...... عمران کے منہ سے کرنل ریان کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ میں رچرڈ بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"جیری کہاں ہے۔ وہ ابھی تک نہیں پہنچا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک نہیں پہنچا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ اسے تو یہاں سے گئے ہوئے اب ایک گھنٹے سے بھی زیادہ ہو چکا ہے۔ میں سپیشل سے باہر اس کی جیپ تک اسے پہنچا آیا تھا"...... رچرڈ نے کہا۔

"اس کی جیپ کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سطاری جیپ ہے باس۔ نمبر کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ ویسے

سفاری جیپ ایک ہی ہو گی کوئین لینڈ میں۔ جیری کو یہ بے
حد پسند ہے۔ اس نے اسے خاص طور پر دارالحکومت سے
منگوایا تھا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے چیک کرنا پڑے گا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ
کوئی خاص چکر چل گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم ساتھ چلیں"...... جولیا اور صالحہ دونوں نے کہا تو عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار ہو کر
سے نکلے اور سیدھے اس معبد کی طرف بڑھتے چلے گئے۔
ساتھیوں کو انہوں نے وہیں چھوڑ دیا تھا تاکہ اگر ان کی عدم موجودگی
میں جیری پہنچ جائے تو وہ اسے کور کر سکیں اور اس کے
عمران نے جیب میں زیرو فائیو ٹرانسمیٹر بھی رکھ لیا تھا تاکہ جیری
پہنچنے پر صفدر اسے اطلاع بھی دے سکے۔

"یہ آخر کہاں گیا ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے

"میرا خیال ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر چل گیا ہے"...... عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ جیری خود فرار ہو کر
کہیں نکل گیا ہو"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک

"اوہ ہاں۔ واقعی وہ کسی اور ملک کا ایجنٹ بھی ہو سکتا ہے
بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھو

اور ان کی کار اس معبد کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ لوگ معبد میں آ
جا رہے تھے۔ چونکہ یہاں آنے جانے والوں کا ہر وقت رش لگا رہتا تھا
اس لئے وہاں معبد کے باہر چند دکانیں بھی موجود تھیں جن میں سے
ایک دکان تازہ پھول فروخت کرنے والے کی تھی۔ اس پر ایک
نوجوان موجود تھا جو اپنے انداز سے پڑھا لکھا دکھائی دے رہا تھا۔
عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا اس نوجوان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میرا ایک دوست یہاں ایک سفاری جیپ میں آیا تھا۔ کیا آپ
نے اسے دیکھا ہے"...... عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر
کہا جو ایک گاہک کو پھول دے کر عمران کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"آپ کے دوست کا حلیہ کیا تھا جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"اس کا حلیہ تو عام سا ہے۔ میں سفاری جیپ کے بارے میں
پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں نے ایک سفاری جیپ یہاں کھڑی دیکھی تو
تھی۔ پھر میں گاہکوں میں مصروف ہو گیا۔ معلوم نہیں کب وہ چلی
گئی"...... نوجوان نے کہا اور پھر وہ دوسرے گاہکوں کی طرف متوجہ
ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور کچھ فاصلے پر موجود ایک گداگر کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر اس
گداگر کے ہاتھ پر رکھ دیا تو گداگر نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر اس
کے منہ سے دعائیں نکلنے لگیں جیسے ٹیپ ریکارڈر چل پڑا

ہو۔

"یہاں سفاری جیپ تھی میرے دوست کی۔ بڑے بڑے
والی جیپ تھی۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کس طرف گئی ہے"۔
نے کہا۔

"اوہ۔ وہ نیلے رنگ کی بڑی سی جیپ۔ ہاں میں نے دیکھی
ایک آدمی اسے چلا رہا تھا۔ وہ ادھر ٹساموکی طرف گئی ہے"۔
نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور آکر کار کی ڈرا
سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے موڑنا شر
دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ہماری طرف ہی گیا ہے"...... ج
کہا۔

"ہاں دیکھو"...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ ٹسا
کا ایک چھوٹا سا علاقہ شمال کی طرف تھا جہاں سے گھوم کر کوئی
پہنچا جا سکتا تھا۔ یہاں گیسٹ ہاؤسز ٹائپ کی رہائش گاہیں بنی
تھیں جن میں زیادہ تر سیاح رہائش پذیر ہوتے تھے۔ عمران نے
کے آغاز میں ایک دکان کے سامنے کار روکی اور نیچے اتر کر دکا
طرف بڑھ گیا۔ یہ جنرل سٹور تھا۔

"جی صاحب"...... دکاندار نے عمران کی طرف متوجہ

ہوئے کہا۔

"میرا ایک دوست سفاری جیپ میں یہاں سے گزرا ہے۔ میرا
اس سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ آپ نے سفاری جیپ کو یقیناً دیکھا ہو گا۔
کیا آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی کر سکتے ہیں"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ یس سر۔ آپ کے دوست کو ٹساموکے آخری کونے میں
موجود گیسٹ ہاؤس میں جاتے ہوئے میں نے دیکھا تھا۔ سفاری
جیپ میری پسندیدہ جیپ ہے اس لئے میں نے اسے خاص طور پر
دیکھا تھا۔ میں اس وقت دکان کی طرف ہی آ رہا تھا"...... دکان دار
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس گیسٹ ہاؤس کی کوئی نشانی یا نمبر۔ اگر آپ کو یاد ہو"۔
عمران نے کہا۔

"چودہ نمبر ہے اس کا۔ سب سے آخری"...... دکان دار نے کہا تو
عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس آکر اس نے اپنی کار ایک بار
پھر آگے بڑھا دی۔ چودہ نمبر گیسٹ ہاؤس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران
نے کار اس کے قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ پھاٹک کی
طرف بڑھا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پھاٹک کے اوپر سے اسے
سامنے گیراج میں کھڑی سفاری جیپ صاف نظر آ رہی تھی۔

"اوہ۔ تو جیری یہاں موجود ہے اور ہم اس کا وہاں انتظار کرتے
رہے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس

نے کال بیل کی گھنٹی بجادی۔ لیکن جب کافی دیر تک کوئی جواب
ملا تو اس نے پھاٹک کو دھکیلا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر سے
نہ تھا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا لیکن اندر داخل ہوتے
اسے احساس ہو گیا کہ گیسٹ ہاؤس خالی ہے اور وہاں کوئی
نہیں۔ پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا کیونکہ گیسٹ ہاؤس خالی
ہوا تھا۔ وہاں کے مخصوص انداز سے احساس ہوتا تھا کہ یہاں
رہ رہے تھے۔ اس نے جیپ کی تلاشی لی لیکن نہ ہی گیسٹ ہاؤس
اور نہ ہی جیپ سے اسے کچھ مل سکا۔

"یہ کہاں چلا گیا آخر"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
اچانک وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا
یہاں فرش پر خون کے نشانات واضح طور پر موجود تھے۔ یوں
جیسے یہاں کوئی زخمی کچھ دیر تک پڑا رہا ہے۔

"اوہ۔ کوئی بڑی گڑ بڑ ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے
بار پھر تلاشی لینا شروع کر دی۔ اسی لمحے جولیا اور صالحہ بھی
گئیں۔

"کیا ہوا۔ جیپ تو موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ جیپ موجود ہے لیکن جیری اور فارمولا دونوں
ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ واپس جانے کے لئے گیٹ
طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"آپ کون ہیں جناب اور خالی گیسٹ ہاؤس میں کیا کر

کون"...... ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارا ایک دوست اس سفاری جیپ میں یہاں آیا تھا لیکن اب
جیپ تو یہاں موجود ہے لیکن نہ ہی ہمارا دوست یہاں موجود ہے اور
نہ کوئی اور آدمی۔ آپ کون ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"میں ٹساموکی ان رہائش گاہوں کا مینجر ہوں جناب۔ میرا نام
رابرٹ ہے آپ کے دوست کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ یہاں مادام
باربرا اپنے ساتھیوں سمیت رہ رہی تھیں۔ انہوں نے مجھے کال کر کے
بتایا کہ وہ واپس دارالحکومت جا رہی ہیں۔ البتہ ان کی یہ جیپ یہاں
رہے گی۔ ان کا آدمی کل آکر یہ جیپ لے جائے گا"...... رابرٹ نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام باربرا۔ کیا وہ مقامی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ وہ کرانسیسی ہیں"...... رابرٹ نے کہا تو عمران بے
اختیار چونک پڑا۔

"وہ کب سے یہاں ٹھہری ہوئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ آج صبح یہاں آئی تھیں جناب۔ پھر مختصر قیام کے بعد واپس
چلی گئیں۔ البتہ کرایہ انہوں نے ایک ہفتے کا پیشگی دے دیا تھا"......
رابرٹ نے جواب دیا۔

"جو آدمی یہ جیپ لے کر آیا تھا کیا وہ بھی ان کے ساتھ ہی واپس

گیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب۔ البتہ ان کے ساتھ پانچ مرد تھے۔
حالانکہ جب وہ یہاں آئی تھیں تو ان کے ساتھ صرف دو مرد تھے لیکن
اب واپسی کے وقت پانچ آدمی تھے اور پھر وہ سب دو کاروں میں سوار
ہو کر چلے گئے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔
"کیا آپ کاروں کی تفصیل بتا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر رابرٹ
کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ جناب"...... رابرٹ نے چونک کر کہا۔
جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا اور پھر اس نے دونوں کاروں
بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔
"ایک سفید رنگ کی کار تھی اور ایک سیاہ رنگ کی"۔ رابرٹ
نے کہا اور ساتھ ہی مزید تفصیل بھی بتا دی۔
"ٹھیک ہے۔ اب مادام باربرا اور ان کے ساتھیوں کے حلیئے
بتا دو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں
ایک اور نوٹ نکال کر رابرٹ کے ہاتھ پر رکھ دیا تو رابرٹ نے
زیادہ مستعدی سے حلیئے بتانے شروع کر دیئے۔
"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور آگے کی طرف
بڑھنے ہی لگا تھا کہ اندر سے صالحہ باہر آ گئی تو عمران کو پہلی
احساس ہوا کہ جب وہ رابرٹ سے باتیں کر رہا تھا تو صالحہ اندر

گئی تھی اور پھر باہر آ کر وہ تینوں اپنی کار کی طرف بڑھ گئے جبکہ
رابرٹ مڑ کر دوسرے گیسٹ ہاؤس کی طرف چلا گیا تھا۔
"عمران صاحب۔ عقبی گلی میں ایک گٹر کا دھانہ تھوڑا سا ہٹا ہوا
ہے اور وہاں خون کے نشانات بھی ہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو
عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"عقبی گلی۔ اوہ میں نے تو وہاں صرف سرسری نظر ڈالی تھی۔ آؤ
میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس پھاٹک کی
طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صالحہ اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ گئیں اور
ایک بار پھر وہ پھاٹک کھول کر اندر چلے گئے۔ عقبی گلی میں واقعی
ایک گٹر کا ڈھکن تھوڑا سا ہٹا ہوا تھا اور وہاں خون کے نشانات بھی
موجود تھے۔ ایسے نشانات بھی موجود تھے جیسے کسی بھاری چیز کو جبراً
اندر لے جایا گیا ہو۔
"جولیا۔ تم باہر کا خیال رکھنا میں چیک کرتا ہوں ورنہ اگر کوئی
اس دوران آ گیا تو وہ پولیس کو اطلاع کر دے گا اور ہم خوانخواہ الجھ
جائیں گے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیزی
سے بیرونی طرف کو مڑ گئی۔ عمران نے ڈھکن ہٹایا اور اندر جھانکا تو
دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ اندر ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی ہے"...... عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ گٹر میں پانی کی
مقدار خاصی کم تھی اور لاش ویسے ہی ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔

یوں لگتا تھا جیسے اسے اوپر سے نیچے بس دھکیل دیا گیا ہو۔ مرنے والے نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے سینے میں گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ عمران نے اس کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک کارڈ باہر نکالا۔ اوپر سے چونکہ روشنی نیچے آ رہی تھی اس لئے اس نے کارڈ کو کھولا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ سیکورٹی کارڈ تھا اور کارڈ ہولڈر کا نام جیری تھا اور ڈپٹی سیکورٹی چیف اس کا عہدہ تھا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے جیری۔ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ"...... عمران نے کارڈ کو تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر جیری کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید فارمولا اس کی جیب میں موجود ہو اور اسے کسی اور چکر میں مارا گیا ہو لیکن اس کی جیبوں میں عام سا سامان تو موجود تھا لیکن فارمولا کسی بھی انداز میں موجود نہ تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر واپس سیڑھی چڑھ کر گڑھے سے باہر آ گیا۔ اس نے ڈھکن اٹھا کر واپس دہانے پر رکھ دیا۔

"کس کی لاش تھی عمران صاحب۔ کچھ پتہ چلا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا شناختی کارڈ اس کی جیب سے ملا ہے۔ یہ جیری کی لاش ہے۔ فارمولا اس سے حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس نے ایسا کیا ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے مادام باربرا اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیا کیونکہ جب عمران اور جولیا رابرٹ سے بات کر رہے تھے اس وقت صالحہ اندر گئی ہوئی تھی اس لئے اسے اس بارے میں معلوم ہی نہیں تھا۔

"لیکن باربرا اور اس کے ساتھی کون ہیں اور یہ جیری یہاں کیسے آیا"...... صالحہ نے کہا۔

"رابرٹ کے بقول یہ باربرا کرانس کی رہنے والی ہے اور آج صبح ہی یہاں آئی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ انہیں اس فارمولے کے بارے میں آج ہی معلوم ہوا ہے اور وہ اسے لے کر نکل گئے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ کوٹھی سے نکل کر واپس اپنی کار میں پہنچ گئے۔ عمران نے جولیا کو بھی جیری کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا تیسری پارٹی کے ہاتھ لگ گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ تیسری پارٹی اچانک کیسے ٹپک پڑی"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے۔ وہ لوگ تو اب تک وہاں پہنچ چکے ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آرکن سے براہ راست کسی چارٹرڈ طیارے سے چلے جائیں"...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اتنی جلدی وہ آر کن نہیں پہنچ سکتے۔ ویسے اب مجھے ... رہا ہے کہ تنویر جس نگرانی کی بات کر رہا تھا وہ یقیناً کرانس ... کے آدمی تھے۔ اس نے بھی دو کاروں کا ذکر کیا تھا۔ سلیٹی ... سیاہ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن وہ نگرانی کیوں کر رہے تھے اور پھر واپس ... چلے گئے"...... جولیا نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے اس کے مطابق جیری ان کا آدمی تھا۔ ہم نے کرنل ریان کو بلایا تو جیری نے انہیں اطلاع دے دی ... اور وہ باربرا اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئی۔ وہ شاید کرنل ... سے وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن کرنل ریان بغیر فارمولے کے آگیا تو جیری نے انہیں اطلاع دی اور وہ لوگ یہاں پہنچ گئے۔ ... اس دوران ہم نے کرنل ریان سے جیری کو کال کرا کر اسے فارمولا لانے کا کہہ دیا تو ان کا کام خود بخود ہو گیا۔ جیری فارمولے سمیت ... کے پاس پہنچ گیا اور نگرانی کرنے والے واپس چلے گئے کیونکہ ... کام ہو گیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر جیری ان کا آدمی تھا تو اسے ہلاک کیوں کیا گیا"...... صالحہ نے کہا۔

"یہی بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ کوئی بات ایسی ہو گئی ہو جس کی وجہ سے جیری کو ہلاک کرنا ضروری ہو گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں بتاتی ہوں۔ انہوں نے لازماً یہ سوچا ہو گا کہ کرنل ریان نے جیری کا حلیہ وغیرہ معلوم کرا لیا گیا ہو گا اور اگر جیری ان کے دارالحکومت جائے گا تو لازماً اس کی وجہ سے ان کے گروپ کو ٹریس کیا جا سکتا ہے اس لئے انہوں نے جیری کو ہلاک کر کے گڑھے میں ڈال دیا"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن پھر انہوں نے اس کی جیپ کیوں وہاں چھوڑ دی"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس لئے کہ اس جیپ کے ذریعے بھی انہیں پہچانا جا سکتا ہے۔ یہ بات ان کے تصور میں بھی نہ ہو گی کہ ہم اس جیپ کو ٹریس کر کے گیسٹ ہاؤس تک پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن وہ فارمولے کی کاپی تو کر سکتے تھے۔ اس طرح جیری کو بھی ہلاک نہ کرنا پڑتا اور وہ مطمئن ہو کر واپس چلے جاتے اور کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکتا کہ فارمولے کی کاپی کرانس بھی پہنچ چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ فارمولا ایسے کاغذ پر ہو کہ اس کی کاپی ہی نہ ہو سکے یا وہ مائیکرو فلم ہو اور یہاں اس کی کاپی کرنے کا انتظام نہ ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے ان کے ساتھ کمرے میں پہنچتے ہوئے

" باقی ساتھیوں کو بلاؤ۔ ہم نے فوری واپس جانا ہے"۔
نے صالحہ سے کہا تو صالحہ باہر کی طرف مڑ گئی جبکہ عمران نے
طور پر صفدر کو ساری بات بتا دی۔

" ویری بیڈ۔ یہ تو وہی بات ہو گئی کہ بلیاں آپس میں لڑ
گئیں اور بندر روٹی لے اڑا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس بار الٹا کام ہوا ہے کہ بندر آپس میں لڑتے رہے
فارمولا لے اڑی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب ہم کس چیز پر آرکن جائیں گے۔ یہ کاریں تو
ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

" کمال ہے۔ ساتھ والی کوٹھی میں ریتوکا کے ساتھیوں کا ہیلی
موجود ہے۔ وہ کب کام آئے گا"...... عمران نے کہا تو سب اس
اچھل پڑے جیسے انہیں اچانک کوئی بڑی خوش خبری سنا دی گئی ہو۔

اپنے ساتھیوں سمیت دو کاروں میں سوار ہو کر کوئین لینڈ
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ آگے والی کار سفید رنگ کی
سیاہ رنگ کی کار ان کے عقب میں تھی۔ سفید کار کی
سیٹ پر ڈیسنڈ تھا جبکہ عقبی سیٹ پر باربرا موجود تھی جبکہ
باقی ساتھی جن کی تعداد چار تھی، عقبی سیاہ رنگ کی کار میں
بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے
انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ انہیں کوئین لینڈ
آئے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ اب آرکن پہنچنے ہی والے

م آرکن کی بجائے اگر فارمولا دارالحکومت سے بھیجا جائے تو
رہے گا"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

ہی بات ہے لیکن میں جلد از جلد اس فارمولے کو نکالنا

چاہتی ہوں"...... باربرا نے جواب دیا۔

"وہ کیوں مادام۔ اب کیا خطرہ رہ گیا ہے"...... ڈیسی نے

"پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے اگر ہمارا کھوج لگا ر
بھوکے چیتوں کی طرح ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ایک لحاظ سے ت
شکار چھین کر لے جا رہے ہیں"...... باربرا نے مسکراتے ہوئ

"انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے مادام"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"وہ جیری کا انتظار آخر کب تک کریں گے۔ جب جیری نہ
گا تو وہ لازماً اس کا کھوج لگائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ
ہاؤس تک پہنچ جائیں اور وہاں سے انہیں ہمارے بارے
معلومات مل سکتی ہیں"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... ڈیسنڈ نے جواب

"اگر اس فارمولے کی کاپی ہو جاتی تو پھر واقعی کوئی مسئلہ
فارمولا ان تک پہنچ جاتا اور وہ مطمئن ہو کر واپس چلے جاتے۔ ا
معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ درمیان میں کیا ہوا ہے۔ لیکن
مجبوری تھی"...... باربرا نے کہا۔

"مادام۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ فارمولے کے پیچھے
کرانس پہنچ جائیں"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ فارمولے کے پیچھے
کوئین لینڈ پہنچ سکتے ہیں تو کرانس بھی پہنچ سکتے ہیں لیکن کرانس
ان کا مقابلہ ظاہر ہے ہم سے تو نہیں ہو گا۔ وہاں ایسے ایجنٹ

خود ہی انہیں ڈیل کر لیں گے"...... باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ نے
میں سر ہلا دیا اور پھر اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے وہ آرکن
ہے۔

ین مارکیٹ چلو"...... باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ نے اثبات میں سر
تھوڑی دیر بعد کاریں آرکن کی مین مارکیٹ پہنچ گئیں۔

تم لوگ یہیں رکو۔ میں آ رہی ہوں"...... کار رکتے ہی باربرا
اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی
یک سپر سٹور سے اس نے ایک کھلونا خریدا اور پھر باتھ روم
پھر اس نے اس باکس میں سے کھلونا نکال کر ایک طرف رکھا
مولے کو تہہ کر کے اس نے اس باکس میں رکھ کر باکس کو
دیا۔ اس کے بعد اس نے کھلونے کو اٹھا کر گٹر کا ڈھکن ہٹا کر
لو میں پھینک کر ڈھکن اوپر رکھ دیا اور پھر باکس اٹھائے وہ
روم سے باہر آ گئی۔ پیمنٹ چونکہ وہ پہلے ہی کر چکی تھی اس لئے
ان سے سپر سٹور سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ انٹرنیشنل
سروس کے زونل آفس میں داخل ہوئی۔ اس نے کھلونے کے
و پیک کرایا اور پھر ایک ایڈریس لکھ کر اس نے بھیجنے والے
ایک فرضی نام اور آرکن کا ایڈریس لکھ کر اسے کاؤنٹر پر دے
لمحوں بعد اسے رسید دے دی گئی اور وہ رسید کو اپنے پرس
کر اطمینان سے چلتی ہوئی کمپنی کے آفس سے باہر آ گئی۔ پھر
ریسٹورنٹ میں داخل ہو گئی۔ اس نے ایک میز پر بیٹھ کر

ویٹر سے شراب لانے کو کہا اور پرس سے رسید نکال کر اس نے
نمبر غور سے دیکھا اور پھر رسید پھاڑ کر اس نے ایک طرف پڑے
ڈسٹ بن میں ڈال دی۔ اسی لمحے ویٹر شراب کا جام اٹھائے آگیا۔

"فون لے آؤ۔ میں نے فارن کال کرنی ہے"...... باربرا
نے کہا۔

"یس میڈم"...... ویٹر نے کہا اور واپس چلا گیا جبکہ باربرا نے
شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے
فون پیس لا کر اس کے سامنے میز پر رکھ دیا اور واپس چلا گیا تو باربرا
نے فون پیس اٹھایا، اسے آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس
شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔ باربرا چونکہ ایک کارنر میز پر بیٹھی ہوئی تھی اس لئے اس کے
قریب اور کوئی نہیں تھا۔

"آرکن سے کرانس دارالحکومت کا رابطہ نمبر چاہئے"...... باربرا
نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ باربرا نے فون آف
کر کے رابطہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ
پریس کرتی رہی۔ پھر اس نے فون پیس کو کان سے لگا لیا۔

"پائی کلب"...... رابطہ قائم ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"باربرا بول رہی ہوں۔ شیراک سے بات کراؤ"...... باربرا

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا
گیا۔

"ہیلو۔ شیراک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں شیراک۔ جس فارمولے کے بارے میں
تمہیں میں نے بتایا تھا وہ فارمولا میں نے حاصل کر لیا ہے لیکن مجھے
خطرہ ہے کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ میرے پیچھے نہ
لگ جائیں اس لئے میں نے اسے انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے
پائی کلب کے ایڈریس پر بھجوایا ہے۔ تم اسے وصول کر کے چیف
تک پہنچا دینا"...... باربرا نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس والے۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو انتہائی خطرناک
لوگ ہیں"...... شیراک نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن میں سامنے ہی نہیں آئی اور پھر جب
فارمولا میرے پاس نہیں ہوگا تو وہ میرا کیا بگاڑ لیں گے"...... باربرا
نے کہا۔

"وہ تم پر تشدد کر کے بھی تم سے پوچھ سکتے ہیں اور ظاہر ہے وہ
پائی کلب پر چڑھ دوڑیں گے"...... شیراک نے کہا۔

"چڑھ دوڑیں۔ تم انہیں چیف کے بارے میں بتا دینا۔ پھر چیف
آپ ہی ان سے نمٹ لے گا"...... باربرا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا نے اوکے کہہ کر فون آف کیا اور پھر اسے میز پر رکھ دیا۔ شراب پی کر اس نے ویٹر کو بلایا۔

"بل لے آؤ"...... باربرا نے ویٹر سے کہا۔

"کاؤنٹر پر دے دیں میڈم"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر فون پیس اور خالی جام اٹھا کر واپس چلا گیا تو باربرا اٹھ کھڑی ہوئی اٹھی اور سیدھی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے فون کا بل اور شراب کی پیمنٹ کی اور ریسٹورنٹ سے باہر آگئی۔ اب اس کا رخ اس طرح تھا جہاں اس کے ساتھی کاروں میں موجود تھے۔

"چلو ڈیسنڈ۔ یہ کاریں اب کمپنی کو واپس کریں اور ٹیکسیوں پر ایئرپورٹ چلیں۔ ہم نے اب طیارہ چارٹرڈ کرا کر دارالحکومت جانا ہے"...... باربرا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ڈیسنڈ نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

"فارمولے کا کیا ہوا"...... ڈیسنڈ نے پوچھا۔

"وہ میں نے بھجوا دیا ہے"...... باربرا نے مطمئن لہجے میں جواب دیا تو ڈیسنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے آرکن کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں ران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ کوئین لینڈ سے باہر نکلتے ہی انہوں نے ایک چیک پوسٹ کے قریب ہیلی کاپٹر اتار کر یہ کنفرم کر لی تھی کہ سفید اور سیاہ رنگ کی دو کاریں تقریباً ڈھائی چار گھنٹے پہلے آرکن کی طرف گئی ہیں اور یہ اتنا وقت تھا کہ ران سمجھ گیا کہ جب تک وہ آرکن پہنچیں گے یہ لوگ اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہوں گے اس لئے اب راستے میں ان کی چیکنگ فضول ہے یہی وجہ تھی کہ عمران اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر عمران اور باقی ساتھی موجود تھے۔ چونکہ ہیلی کاپٹر ایک سیاحتی کمپنی کا تھا اس لئے اس میں گروپ کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔

میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ فارمولا اس طرح آخری لمحات میں

ہاتھ سے نکل جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہمیں ذرا سا بھی احساس ہو جاتا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے تو اس گروپ کا پہلے انتظام کر لیا جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"لطف بھی اسی کام میں آتا ہے جو اچانک ہو۔ اب دیکھو۔ سالوں سے میں آہیں بھر رہا ہوں لیکن اب اگر آہیں بھرنا بند کر دوں تب کیا لطف آئے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری آہیں کبھی بند ہو ہی نہیں سکتیں۔ یہ نوٹ کر لو"...... تنویر نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتیں۔ جب آہیں بھر جائیں گی تو اپنے آپ ختم ہو جائیں گی یا پھر نیچے گرنا شروع ہو جائیں گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ فارمولا کرانس پہنچ گیا تو پھر کیا کرانس جانا ہو گا"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ تمہارا چیف تو چیک دینے کی بجائے وارنٹ میرے ہاتھ میں پکڑا دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ فضول باتیں مجھے اچھی نہیں لگتیں"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کے

وارنٹ کے الفاظ برداشت ہی نہ کر سکتی تھی۔

"تو پھر اپنے چیف کو بھی سمجھا دو کہ وہ مجھے چیک دے دیا کرے بغیر کوئی کام کئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو کہ وہ تمہیں چیک تو دیتا ہے ورنہ اگر وہ نہ دے تو تم کیا کر لو گے اس کا"...... جولیا نے کہا۔

"میں اس کے خلاف مشن شروع کر دوں گا اور پھر مجھے واقعی بھاری رقم کا چیک مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ بڑا طویل عرصہ ہوا ہے ہم نے چیف کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے بعد ہم نے آج تک اس کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اب کوشش کی جائے تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہیں کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں ویسے ہی بتا دیتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم چیف کو جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ اس میں ناممکن کیا ہے۔ چیف انسان ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ چلو یہ بتاؤ کہ چیف کون ہے"...... جولیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ جو میں بتاؤں گا تم اس پر یقین کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"ارے ہاں واقعی۔ یہ بات تو ہے۔ عمران صاحب کا کیا ہے۔ کوئی بھی نام لے سکتے ہیں۔ کوئی بھی حلیہ بتا سکتے ہیں۔ اب ہم کیسے ان کی بات کی تصدیق کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر تم چاہو گے تو تصدیق بھی کرا دوں گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوکے۔ بتاؤ کون ہے اور تصدیق بھی کراؤ"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اس سنسنی خیز راز کے انکشاف سے مجھے کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا فائدہ لینا چاہتے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ کہ اگر میں اس کی جگہ لے لوں تو تم مجھے بطور چیف قبول کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ تو فیلڈ میں کام کرتے ہیں۔ آپ چیف بن کر کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اپنے نام بھاری رقم کا چیک تو لکھ سکوں گا"...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ اگر آپ چیف کو ہٹا کر اس کی جگہ چیف بن جائیں تو ہم آپ کو بطور چیف قبول کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نہیں کروں گا قبول"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ تمہیں کیا اعتراض ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف احمق ہو"...... تنویر نے جواب دیا تو ہیلی کاپٹر ایک بار پھر زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اچھا۔ تو اب تک تم یہی سمجھتے رہے ہو کہ تمہارا چیف عقلمند ہے اور اسی لئے اس نے ہیڈ کوارٹر کا نام دانش منزل رکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بہرحال تمہاری نسبت عقل مند ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تنویر کی بات درست ہے۔ جو تم جیسے احمق کو برداشت کر لیتا ہے اس کی عقل مندی میں کیا شک ہو سکتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے جولیا نے تنویر کی تعریف کر دی تھی۔

"عمران صاحب۔ ہمیں اصل موضوع پر بات کرنی چاہئے۔ ہماری اب تک کی تمام جدوجہد یکسر بے کار چلی گئی ہے۔ فارمولا تو کوبرا لے اڑی ہے اور ہم نے ہر صورت میں فارمولا اس سے واپس لینا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اب کیا اخبار میں اشتہار شائع کرائیں گے"...... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم آرکن پہنچنے والے ہیں"...... اسی لمحے تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ہیلی کاپٹر کسی آباد جگہ کے قریب اتار دینا۔ کمپنی والے خود ہی ہیلی کاپٹر لے جائیں گے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک خالی احاطے میں اتر چکا تھا اور وہ سب ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔

"باربرا نے کاریں کسی سیاحتی کمپنی سے ہی حاصل کی ہوں گی"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سیدھا ایئر پورٹ پہنچنا چاہئے۔ باربرا یقیناً دارالحکومت پہنچنے کی کوشش کرے گی"...... صفدر نے کہا۔ وہ سب اب پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں سے انہیں ٹیکسیاں مل سکتی تھیں۔

"جولیا تمہیں باربرا کا حلیہ معلوم ہے۔ تم اپنے ساتھ صفدر، تنویر اور صالحہ کو لے کر ایئر پورٹ پہنچو۔ میں اور کیپٹن شکیل انہیں شہر میں تلاش کرتے ہیں۔ اگر یہ تمہیں وہاں مل جائیں تو تم نے انہیں کس انداز میں کور کرنا ہے یہ تم بہتر سمجھ سکتی ہو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن ہمارے پاس تو کوئی اسلحہ وغیرہ بھی نہیں ہے"...... جولیا

نے کہا۔

"اگر تم اسلحہ کے حصول کے چکر میں پڑ گئیں تو وہ نکل جائیں گے اور دارالحکومت پہنچ کر انہیں تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہو گئی جبکہ عمران، کیپٹن شکیل سمیت دوسری ٹیکسی میں بیٹھ کر مین مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے مین مارکیٹ جانے کا فیصلہ کس بنا پر کیا ہے"۔ ٹیکسی کے آگے بڑھتے ہی کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمام بڑے بڑے کوریئر سروسز کے آفس وہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ باربرا سب سے پہلے اس فارمولے کو اپنے سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کیسے چیک کریں گے۔ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ فارمولا کس شکل میں ہے۔ مائیکرو فلم ہے یا فائل"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باربرا کا حلیہ بتا کر معلوم کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں مین مارکیٹ کے آغاز میں لے جا کر ڈراپ کیا تو وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ دو کوریئر کمپنیوں سے انہوں نے معلومات حاصل کیں لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا تو وہ تیسری کوریئر

سروس کمپنی کے آفس میں داخل ہو گئے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے کاروباری انداز میں

"میری ایک دوست لڑکی نے کرانس دارالحکومت کے لئے پارسل بھجوانا تھا۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا گزشتہ گھنٹوں میں آپ کی سروس سے کرانس کے لئے کوئی پارسل بھجوایا گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے ساتھ ہوئے کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ ایک گھنٹہ پہلے ایک پیکٹ کرانس دارالحکو لئے یہاں سے بک کیا گیا ہے اور اب مجھے یاد آ گیا ہے کہ خوبصورت کرانسیسی لڑکی نے کھلونے کا پیکٹ بک کرایا لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ میری دوست نہ ہو۔ میں اس کا حلیہ ہوں۔ آپ برائے کرم تصدیق کریں"...... عمران نے کہا نے باربرا کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مجھے یاد ہے سر۔ یہی حلیہ تھا"...... لڑ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ پیکٹ کب پہنچے گا کرانس۔ کیا یہاں سے روانہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ وہ کل پہنچے گا۔ ویسے پارسل یہاں سے روانہ ہو ہماری سپلائی جانے ہی والی تھی کہ بکنگ ہوئی اس لئے

مت جانے والی سپلائی میں شامل ہو گیا"...... لڑکی نے دیا۔

کیا آپ بکنگ سلپ دکھائیں گی مجھے کہ کس ایڈریس پر بھیجا یہ پیکٹ"...... عمران نے کہا۔

اوہ نہیں۔ سوری سر۔ یہ بزنس سیکرٹ ہے۔ یہ سب کچھ بھی نے آپ کو اس لئے بتایا ہے کہ آپ نے اپنی دوست لڑکی کی کی تھی"...... لڑکی نے جواب دیا۔

اوکے۔ تھینک یو۔ ویسے اتنا تو آپ بتا سکتی ہیں کہ بکنگ نمبر "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... لڑکی نے کہا اور نے ایک بار پھر کمپیوٹر آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر ں نے بکنگ نمبر بتا دیا۔

اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ کیپٹن بھی اس کے ساتھ تھا۔

آپ کا خیال درست نکلا عمران صاحب"...... آفس سے باہر ہی کیپٹن شکیل نے کہا۔

ہاں۔ لیکن مسئلہ یہ بن گیا ہے کہ پیکٹ آر کن سے نکل گیا ہے اسے ہم یہیں چھاپ لیتے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔

اب کیا کرنا ہے۔ آپ دارالحکومت کال کر کے فارن ایجنٹ کو

کہہ دیں۔ وہ وہاں سے اس کا کوئی بندوبست کر لے گا"...... کیپٹن
شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں خود وہاں پہنچنا ہو گا۔ میں آخری لمحات میں کام
اوور پر نہیں چھوڑ سکتا"...... عمران نے ایک خالی ٹیکسی میں
ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ایئرپورٹ چلنے کا کہہ
تھوڑی دیر بعد وہ ایئرپورٹ پہنچ گئے تو جولیا نے انہیں بتایا کہ ا
نے یہاں چیکنگ کر لی ہے۔ باربرا اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ا
چارٹرڈ طیارے میں دارالحکومت روانہ ہو چکی ہے۔ طیارہ ہما
یہاں پہنچنے سے نصف گھنٹہ پہلے روانہ ہو چکا تھا"...... جولیا نے کہا

"ٹھیک ہے۔ صفدر جا کر ایک طیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ آخر ہم پا
سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ ان معمولی ایجنٹوں سے کم تو نہ
ہیں کہ عام پرواز سے جاتے رہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر
اختیار ہنس پڑا اور پھر وہ ایئرپورٹ کے اس حصے کی طرف بڑھ
جہاں چارٹرڈ سیکشن تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ گریٹ لینڈ
دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچ چکے تھے اور چونکہ یہ چارٹرڈ پرواز
تھی اور اندرونی پرواز بھی اس لئے انہیں کسی چیکنگ وغیرہ کا سا
نہیں کرنا پڑا تھا۔

"تم لوگ ہوٹل شیرٹن پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا"
عمران نے پبلک لاؤنج سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اکیلے جاؤ گے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

ں۔ سنا ہے کہ باربرا بڑی خوبصورت لڑکی ہے"...... عمران
کراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

تم جیسے ندیدے کو تو چڑیل بھی خوبصورت دکھائی دے گی۔
"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا
طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
موجود کاؤنٹر سے فون کارڈ خریدا اور فون بوتھ میں داخل ہو
نے کارڈ کو فون پیس کے خانے میں ڈالا اور بٹن پریس کر کے
رسیور اٹھا لیا۔ اس نے پہلے انکوائری سے انٹرنیشنل کوریئر
کے ہیڈ آفس کا نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر
نمبر پریس کر دیئے۔

انٹرنیشنل کوریئر سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

کوریئر سروس کا کوئی سنٹر ہے یا ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے

ہیڈ کوارٹر ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
یہاں سے میں نے ایک پیکٹ گرانس کے لئے بک کرایا تھا۔
رسید نمبر میرے پاس موجود ہے۔ میں نے یہ معلوم کرنا ہے
گرانس روانہ ہو گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔
ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں آپ کی آپریشنل مینجر سے بات کرا
"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رچرڈ سمتھ بول رہا ہوں آپریشنل مینجر"...... چند

ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں لارڈ میکالے کا پرسنل سیکرٹری بول رہا ہوں

جارج ہے۔ لارڈ میکالے کے آدمیوں نے آرکن سے ایک

کی کوریئر سروس سے کرانس کے دارالحکومت کے لئے

ہے۔ اس کا بکنگ نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ آپ پلیز یہ بتا

پیکٹ یہاں سے کرانس روانہ ہو چکا ہے یا نہیں۔ لارڈ

بارے میں بے حد فکرمند ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی فرمایئے۔ نمبر کیا ہے"...... دوسری طرف سے

عمران نے بکنگ نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کیجئے۔ میں معلوم کراتا ہوں"...... دوسری طرف

گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد د

سے کہا گیا۔

"یس فرمایئے"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ آپ کا بک شدہ پارسل کرانس روانہ کر دیا گیا ہے۔

سروس انتہائی تیز رفتار ہے اس لئے پورے گریٹ لینڈ میں سب

زیادہ بکنگ ہماری سروس کی ہوتی ہے۔ ہمارے اپنے

چونکہ کرانس کے لئے بکنگ مکمل ہو چکی تھی اس لئے جہاز

دیا گیا ہے۔ وہ پارسل تین گھنٹوں بعد اس ایڈریس پر پہنچا

کے لئے بک کرایا گیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

آپ کے پاس وہ ایڈریس ریکارڈ میں موجود ہو گا کیونکہ لارڈ

بے حد وہمی آدمی ہیں۔ وہ ایڈریس بھی کنفرم کرانا چاہتے

۔ عمران نے کہا۔

لڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کرتا ہوں"...... دوسری

کہا گیا اور ایک بار پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد ایک بار پھر

منیجر کی آواز سنائی دی۔

فرمایئے"...... عمران نے کہا۔

آپ کا پیکٹ پائی کلب سار سیکس روڈ کے منیجر شمیراک کے

کرایا گیا ہے اور بک کرانے والے کا نام ڈیلنڈ ہے"۔

رف سے کہا گیا۔

بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔

پھر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی

دی۔

نس کے دارالحکومت کا یہاں سے رابطہ نمبر بتائیں"۔ عمران

دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا

اور آگے کر کے اس نے لائٹ آنے پر تیزی سے نمبر پریس

کر دیئے۔

"رسیورس کلب"...... رابطہ قائم ہونے پر ایک
سنائی دی۔

"فارک سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف
بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری
چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو۔ فارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
سنائی دی۔

"کیا یہ نمبر محفوظ ہے۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں
نے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر

"ہیلو عمران صاحب۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے
لمحوں بعد دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔
کرانس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا اور
اس کے کافی عرصے سے تعلقات چلے آ رہے تھے اس لئے وہ
خاصا بے تکلف بھی تھا۔

"تمہارے لئے بڑی مشکل سے ایک کام ڈھونڈا ہے"
نے کہا۔

"اچھا۔ کیا ہے"...... فارک نے بے اختیار ہنستے ہوئے

"ایک فارمولا آرکن سے کھلونے کے پیکٹ میں انٹرنیشنل

سروس کے ذریعے کرانس کے دارالحکومت کے لئے پائی کلب کے مینجر
شیراک کے لئے بک کرایا گیا ہے۔ بک کرانے والے کا نام ڈیلنڈ
ہے اور میں اس کا بکنگ نمبر بتا دیتا ہوں"...... عمران نے اس بار
سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بکنگ نمبر بھی بتا
دیا۔

"لیں"...... فارک نے کہا۔

"یہ انٹرنیشنل کوریئر سروس کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز رفتار
ثابت ہو رہی ہے۔ آرکن سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ گریٹ لینڈ کے
دارالحکومت بھجوایا گیا ہے۔ یہاں سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ کمپنی کا
اصل جہاز اسے لے کر کرانس روانہ ہو چکا ہے۔ یہ فارمولا پاکیشیا
کا ہے اور اسے اب تم نے حاصل کرنا ہے کیونکہ ہم چاہتے چارٹرڈ
طیارے سے ہی کیوں نہ کرانس پہنچیں بہرحال ہم سے پہلے ہی وہ
پیکٹ اس مینجر شیراک تک پہنچا دیا جائے گا اور اس کے بعد وہ
پتہ نہیں کہاں پہنچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انتہائی ذمہ داری سے کام کرنا ہے۔ یہ انتہائی اہم فارمولا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اس سروس میں میرے آدمی موجود ہیں۔
وہیں سے ہی یہ پیکٹ وصول کر لوں گا اور اس کی جگہ دوسرا
پیکٹ وہاں پائی کلب میں ڈیلیور کر دیا جائے گا"...... فارک نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا تمہیں پائی کلب اور اس شیراک کے بارے میں معلو[illegible]
ہے۔ عمران نے کہا۔
"کرانس کی سرکاری ایجنسی برائٹ لائٹ کا سلسلہ ہے۔ شیراک
اس کے ایک سپر سیکشن کا انچارج ہے۔ یہ ایجنسی خاصی تیز اور فع[illegible]
سمجھی جاتی ہے"...... فارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"چیف کا نام ڈیوڈ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اس کی ایک ایجنٹ باربرا ہے۔ اس کے بارے میں [illegible]
معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دینا"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے"...... فارک نے جواب دیا تو عمران نے گڈ بائی [illegible]
کر رسیور رکھا اور کارڈ واپس کھینچ کر اس نے اسے جیب میں ڈالا [illegible]
فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی ٹیکسی ہوٹل شیرٹن [illegible]
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات
تھے کیونکہ اسے فارک کی صلاحیتوں کا علم تھا کہ وہ آسانی سے یہ [illegible]
کر لے گا۔

باربرا گریٹ لینڈ میں اپنے آفس میں بڑے اطمینان بھرے انداز
میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے یہاں پہنچ کر انٹرنیشنل کوریئر سروس
کے ہیڈ آفس سے معلومات حاصل کر لی تھیں کہ فارمولے کا پیکٹ
پاکیشیا روانہ ہو چکا ہے اس لئے وہ اب ہر طرح سے مطمئن تھی کہ وہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے فارمولا چھین لینے میں کامیاب رہی ہے
انہیں معلوم تک نہیں ہو سکا کہ فارمولا کہاں گیا اور کون لے
گیا۔ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باربرا نے ہاتھ بڑھا
کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے کہا۔
"ڈیسنڈ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے اس کے نمبر
ٹو اور ٹرانسپورٹ انچارج ڈیسنڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... باربرا نے چونک

کر کہا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ ڈیسنڈ کے لہجے میں تشویش
جھلکیاں موجود تھیں۔

"یس مادام۔ فارمولے کو کرانس میں حاصل کرنے کی منصوبہ
بندی کی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا بے
اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... باربرا نے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے آرکن کے ایئر پورٹ پر
انتظام کر دیئے تھے کہ اگر ہمارے بارے میں کوئی معلومات حاصل
کرے تو نہ صرف ہمیں اطلاع دی جائے بلکہ ان کی نگرانی بھی کی
جائے۔ چنانچہ مجھے اطلاع ملی کہ ہمارے وہاں سے روانہ ہونے
نصف گھنٹے بعد دو عورتوں اور دو مردوں کا ایک گروپ ایئر پورٹ
پہنچا اور انہوں نے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کیں۔
کے بعد دو اور مرد وہاں پہنچے اور اس گروپ سے ملے اور یہ سب
ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے دارالحکومت روانہ ہو گئے۔
اطلاع پر میں نے یہاں اپنے آدمی بھیج دیئے تاکہ ان کے بارے
تازہ ترین معلومات حاصل کی جا سکیں اور ابھی مجھے اطلاع ملی
اس گروپ میں سے ایک آدمی ایئر پورٹ پر رک گیا جبکہ باقی
ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل شیرٹن پہنچ گئے جبکہ وہ آدمی ایک پبلک
فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا تو ہمارے آدمیوں نے زیرو ایکس دا

ذریعے اس کی کالیں تھوڑے فاصلے سے ٹیپ کرنا شروع کر دیں۔ اس
آدمی نے ایک کال تو انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ہیڈ کوارٹر کی اور
دوسری کال اس نے کرانس دارالحکومت کے ایک کلب میں فارک
نامی آدمی کو کی۔ اس کے بعد یہ آدمی شیرٹن ہوٹل روانہ ہو گیا۔
فون ٹیپس میرے پاس پہنچ چکی ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں
آپ کے آفس آ کر یہ ٹیپس آپ کو سنوا دوں"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"تم نے سنی ہیں یہ ٹیپس"...... باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم مختصر طور پر بتا دو کہ کیا ہوا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"مادام۔ بات کرنے والے نے اپنے دو نام لئے ہیں۔ ایک نام
پرنس آف ڈھمپ اور دوسرا نام علی عمران ہے۔ اس نے پہلے لارڈ
بالے کا پرسنل سیکرٹری جارج بن کر انٹرنیشنل کوریئر سروس کے
ہیڈ کوارٹر فون کیا اور آپریشنل مینجر کو فارمولے کا بکنگ نمبر بتا کر
اس سے پوچھا کہ اس پیکٹ کی کیا پوزیشن ہے۔ جس پر اسے بتایا گیا
کہ یہ پیکٹ کرانس روانہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اس نے وہ
ایڈریس معلوم کیا جہاں کے لئے یہ پیکٹ بک کرایا گیا ہے تو اسے
بتایا گیا کہ یہ پیکٹ پائی کلب کے مینجر شیراک کے نام بک کرایا گیا
ہے اور بک کرانے والے کا نام ڈیسنڈ ہے اور یہ پیکٹ تین گھنٹوں
میں ڈلیور ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس نے کرانس کے رسیورس

کلب میں فون کر کے کسی فارک سے بات کی۔ اس نے ...
بتایا کہ کس طرح پاکیشیا کا فارمولا انٹرنیشنل کوریئر سروس
ذریعے کرانس دارالحکومت کے پائی کلب کے مینجر شیراک کو ...
ہے۔ اس نے فارک سے کہا کہ وہ اس فارمولے کو باہر ...
وصول کر کے اسے واپس شیرٹن ہوٹل میں مائیکل کے نام ...
کرا دے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے شیراک کے بارے میں
فارک سے معلومات حاصل کیں تو فارک نے بتایا کہ ...
کرانس کی سرکاری ایجنسی برائٹ لائٹ کے ایک سیکشن کا
انچارج ہے۔ اس نے فارک کو کہا کہ گریٹ لینڈ میں کام کر...
لڑکی باربرا کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے اسے ...
دے۔ فارک نے اسے بتایا کہ اس کے آدمی اس انٹرنیشنل
سروس کے آفس میں موجود ہیں اس لئے یہ پیکٹ آفس ...
حاصل کر لیا جائے گا اور اس کی جگہ دوسرا پیکٹ رکھ کر اسے ...
کو ڈیلیور کر دیا جائے گا"۔ ڈیسنڈ نے ایک لحاظ سے پوری ...
بتاتے ہوئے کہا۔ جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا باربرا کی آ...
حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ انہیں بکنگ نمبر کیسے معلوم ہوا ...
کیسے یہ معلوم ہوا کہ میں نے فارمولا انٹرنیشنل کوریئر سروس ...
بھجوایا ہے جبکہ اس بارے میں تو تمہیں بھی معلوم نہیں تھا"۔ ...
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور یہ
سب کہتے ہیں کہ یہ دنیا کی سب سے فعال اور خطرناک تنظیم
اور اب تو یقین کرنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ واقعی ایسے ہی ہیں لیکن
اصل مسئلہ اس فارمولے کو محفوظ کرنا ہے ورنہ واقعی یہ لوگ
اپنے فارمولا حاصل کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔ ڈیسنڈ نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جائے"۔۔۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔
"آپ شیراک سے بات کریں۔ وہ خود ہی اس کا کوئی حل نکال
لے"۔۔۔۔۔۔ ڈیسنڈ نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ یہ وہاں کا کام ہے اور وہی کر سکے گا۔ میں
...ہوں بات۔ لیکن تم ہوٹل شیرٹن میں ان کی نگرانی کراؤ۔
طور پر اس مائیکل کی اور آر ایس ون کو استعمال کرو تاکہ انہیں
پتا نہ ہو سکے کہ ان کی فون کالز اور دیگر باتیں ٹیپ کی جا رہی
ہیں۔ اگر شیراک وہاں کچھ نہ کر سکے تو جب یہ فارمولا یہاں واپس
ہم اسے دوبارہ حاصل کر سکیں"۔۔۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔
"یہ کام میں نے پہلے ہی کرا لیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔ ڈیسنڈ
جواب دیا تو باربرا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"پائی کلب"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

"باربرا بول رہی ہوں گریٹ لینڈ سے۔ شیراک سے بات

کراؤ"...... باربرا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شیراک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد شیراک کی آ

سنائی دی تو باربرا نے اسے ڈیسنڈ کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز پلاننگ ہے۔ ہمیں معلوم ہی نہ

سکتا اور فارمولا واپس ان کے پاس پہنچ جاتا"...... شیراک نے حیر

بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم نے یہ فارمولا فارک کو وصول نہیں کر

دینا"...... باربرا نے کہا۔

"بے فکر رہیں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں اس فارک کو۔ م

ایسا بندوبست کروں گا کہ اس کے حصے میں ناکامی ہی آئے گ

شیراک نے کہا۔

"کیا کرو گے تم"...... باربرا نے پوچھا۔

"وہی چال ان پر الٹ دوں گا۔ انہیں واقعی کھلونے کا پیکٹ د

گا جبکہ فارمولا خود بخود میرے پاس پہنچ جائے گا"...... شیراک

کہا۔

"وہ کیسے"...... باربرا نے حیران ہو کر کہا۔

"انٹرنیشنل کوریئر سروس کا مال پہلے ایئرپورٹ پر ان

خصوصی آفس میں پہنچتا ہے اور پھر وہاں سے ان کے آفس میں

کیا جاتا ہے جہاں سے پھر آگے پارٹیوں کو ڈیلیور کیا جاتا

ایئرپورٹ پر ان کے آفس میں میرے آدمی موجود ہیں۔ میں ایئر

پورٹ سے ہی اصل پیکٹ اڑا لوں گا اور اس کی جگہ واقعی کھلونے والا

پیکٹ رکھ دوں گا۔ وہ پیکٹ فارک تک پہنچے گا اور پھر فارک اسے

لینڈ بھجوا دے گا جبکہ فارمولے والا پیکٹ میں وصول کر کے

کو پہنچا دوں گا۔ تم بے فکر رہو۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع

دی۔ اب میں یہ کام کر لوں گا"...... شیراک نے کہا۔

"اوکے۔ پھر مجھے اطلاع کر دینا۔ میں تمہاری طرف سے اطلاع کی

منتظر رہوں گی"...... باربرا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا

گیا تو باربرا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر

اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ شیراک کی صلاحیتوں سے

واقف تھی اور پھر کرانس اس کا اپنا ملک تھا۔

کرانس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ فارک ا
آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل موجو
اور وہ اس فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہ
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فارک نے کہا۔

"سٹانزا بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مر
آواز سنائی دی تو فارک بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... فارک نے کہا۔

"باس۔ شیراک کو گریٹ لینڈ سے باربرا کی کال وصول ہ
ہے جس میں اسے آپ کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے"۔ دو
طرف سے کہا گیا تو فارک بے اختیار اچھل پڑا۔

"میرے بارے میں۔ کیا مطلب۔ کیسی اطلاع"...... فار

نے کہا۔

"میں نے سپیشل ٹی ایس پر کال ٹیپ کر لی ہے۔ اگر آپ کہیں
ابھی آپ کو فون پر سنا دوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ سناؤ"...... فارک نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے
بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ شیراک کی آواز تھی۔ اس سے
بعد ایک نسوانی آواز تھی جس نے اپنا نام باربرا ہی بتایا تھا۔ پھر
دونوں کے درمیان گفتگو آگے بڑھتی رہی اور فارک ہونٹ بھینچے
بیٹھا سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہوئی تو سٹانزا کی آواز سنائی
دی۔

"آپ نے ٹیپ سن لی باس"...... سٹانزا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ میں نے تمہیں شیراک کے فون چیک
کرنے پر لگا دیا تھا ورنہ تو یہ لوگ میدان مار جاتے"...... فارک نے
کہا۔

"لیکن اب تو انٹرنیشنل کوریئر سروس کا جہاز پہنچنے ہی والا ہو گا اور
وہاں کوئی آدمی نہیں ہے"...... سٹانزا نے کہا۔

"اب اس شیراک کو گھیرنا ہو گا۔ تم وہاں ایئرپورٹ پر جاؤ میں
وہاں آ رہا ہوں"...... فارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"کارلی بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بوبی کار تیار کراؤ اور دو آدمی ساتھ لے لینا۔ ہم نے ایئرپور
پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"...... فارک نے کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فارک نے ر
رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فارک ایک سیاہ رنگ کی کار کی سا
سیٹ پر بیٹھا ایئرپورٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ڈرائیونگ سی
پر ایک نوجوان تھا۔ وہ بوبی تھا اور عقبی سیٹ پر دو نوجوان مو
تھے۔ یہ فارک کے کلب کا خصوصی گروپ تھا۔
"باس۔ ایئرپورٹ پر کیا کرنا ہے ہم نے"...... بوبی نے کہ
فارک نے انہیں شیراک کے بارے میں بتا دیا۔
"شیراک کا خاتمہ کرنا ہے"...... بوبی نے چونک کر کہا۔
"نہیں۔ اسے بے ہوش کر کے اس سے وہ فارمولا حاصل
ہے"...... فارک نے کہا۔
"لیکن باس بعد میں یہ شیراک آپ کے خلاف حرکت میں آ
گا اور بہرحال وہ سرکاری آدمی ہے"...... بوبی نے کہا۔
"اسی لئے تو میں اس کی ہلاکت کے حق میں نہیں ہوں۔ ہم
فارمولا واپس حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد شیراک ہمارا کیا بگا
گا لیکن اس کی ہلاکت سے معاملہ پیچیدہ ہو جائے گا۔ سرکاری ا
پھر بھی بہرحال حرکت میں آ جائے گی"...... فارک نے کہا تو
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایئرپورٹ کی
میں داخل ہوئی اور پھر پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے ا

پر قدم اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہاں ایک لمبے قد
ورزشی جسم کا نوجوان پہلے سے موجود تھا جو انہیں دیکھ کر تیزی
ان کی طرف بڑھا۔
"شیراک یہاں پہنچا ہے سٹانزا"...... فارک نے اس نوجوان سے
طب ہو کر کہا۔
"یس باس۔ ابھی دس منٹ پہلے پہنچا ہے اور وہ اس کوریئر
س کے آفس گیا ہے"...... سٹانزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کی کار کہاں ہے"...... فارک نے پوچھا۔
"ادھر خصوصی پارکنگ میں موجود ہے باس۔ وہ نیلے رنگ کی
......" سٹانزا نے ہاتھ اٹھا کر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
صوصی پارکنگ تھی جس میں صرف سرکاری گاڑیاں ہی پارک کی
تھیں اور اس وقت اس حصے میں گاڑیوں کی تعداد بے حد کم
۔

بوبی۔ جا کر شیراک کی کار میں ایس ایس ون نصب کر دو۔ اسے
ا بھی کر دینا تاکہ جہاں مناسب ہو ہم اسے ڈی چارج کر
"...... فارک نے کہا تو بوبی سر ہلاتا ہوا پہلے پارکنگ کے اس
کی طرف بڑھ گیا جہاں ان کی کار موجود تھی اور پھر اس نے کار کا
کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس باہر آیا اور
ک کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے چابی نکالی
طرح لاک کھولنے لگا جیسے کار اس کی ملکیت ہو۔ کار کا دروازہ

کھل گیا تو بوبی اندر بیٹھ گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دروازہ کھولا اور باہر آکر اس نے دروازہ لاک کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس طرف کو آنے لگا جہاں فارک اور سٹانزا موجود تھے۔

"میں نے ایس ایس ون نصب کر کے اسے چارج بھی کر دیا ہے"...... بوبی نے کہا۔

"او کے ۔ اب چلو۔ ہمیں اب پرسن روڈ کے پہلے موڑ پر پہنچنا ہے۔ وہ قدرے سنسان جگہ ہے۔ وہاں اطمینان سے کارروائی مکمل کی جا سکتی ہے۔ سٹانزا تم یہیں رکو گے۔ جب شیراک کار لے کر واپس جائے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے اور پھر اس کا تعاقب کرنا ہے لیکن خیال رکھنا اسے علم نہ ہو سکے ورنہ وہ راستہ بھی بدل سکتا ہے"...... فارک نے کہا۔

"یس باس"...... سٹانزا نے کہا تو فارک بوبی سمیت واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"باس ۔ آپ نے آدمی تو ساتھ لئے تھے حملے کے لئے لیکن آپ نے اچانک کیوں ارادہ بدل دیا"...... بوبی نے کار میں بیٹھے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میرے بارے میں شیراک اور اس کے آدمیوں کو علم ہے اور جس طرح اسے ہمارے بارے میں اطلاعات ملی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے ہماری سرگرمیوں کی اطلاع بھی ملتی رہتی ہے۔ پھر وہ سرکاری آدمی ہے۔ اس کی ہلاکت یا اس پر حملہ ہمارے لئے

مسائل پیدا کر سکتا ہے اس لئے میں نے پلاننگ تبدیل کر دی ہے۔ اب جب تک شیراک کو ہوش آئے گا وہ فارمولا واپس گریٹ لینڈ پہنچ بھی چکا ہو گا اور اس کے بعد شیراک ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا"...... فارک نے کہا تو بوبی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک موڑ پر پہنچ گئے تو فارک نے اسے ایک سائیڈ پر کار روکنے کے لئے کہا تو بوبی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے اس طرح روک دی جیسے وہ ڈرائیونگ کرتے کرتے تھک گیا ہو اور وہ سب اب آرام کرنا چاہتے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو فارک نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔ سٹانزا کالنگ ۔ اوور"...... سٹانزا کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ فارک بول رہا ہوں ۔ اوور"...... فارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شیراک کار میں بیٹھ کر روانہ ہو رہا ہے باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ۔ تم اس کا تعاقب کرتے ہوئے آؤ تاکہ اگر یہ کسی اور طرف مڑ جائے تو ہمیں اطلاع مل سکے ۔ اوور"...... فارک نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور اینڈ آل"...... سٹانزا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فارک نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور سائیڈ سیٹ اٹھا کر

اس کے نیچے موجود باکس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکا
کر اس نے سیٹ کو بند کیا اور واپس سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"بوبی۔ اگلے موڑ پر کوئی رکاوٹ کھڑی کر دو تاکہ راستہ بند
جائے ورنہ چلتی کار میں اگر شیراک کو بے ہوش کیا گیا تو کار
بھی سکتی ہے"...... فارک نے کہا تو بوبی سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور
تیز قدم اٹھاتا آگے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک سائیڈ پر پڑ
ہوئے درخت کے ایک تنے کو گھسیٹ کر سڑک کے آر پار رکھا
پھر بھاگ کر واپس درختوں کے اس جھنڈ میں آگیا جہاں اس کی
موجود تھی۔

"اگر کوئی دوسری کار پہلے آگئی تو مسئلہ بن جائے گا"...... ب
نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے وقت کا اندازہ لگا کر ایسا کرایا ہے"...... فا
نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد نیلے رنگ کی کار انہیں دور سے
دکھائی دی۔ یہ شیراک کی کار تھی جو خاصی تیز رفتاری سے
طرف بڑھی چلی آرہی تھی۔ بوبی اور فارک دونوں چونک کر
ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائروں کے چیخنے اور سڑک پر گھسٹنے کی
سنائی دی اور دوڑتی ہوئی کار ایک جھٹکے سے سڑک پر پڑے
لکڑی کے تنے کے قریب جا کر رک گئی۔ دوسرے لمحے کار کا
کھلا اور ایک آدمی نیچے اترا تو فارک بے اختیار مسکرا دیا۔
تسلی کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر ایس ایس وی

طرح نہیں کیا تھا۔ شیراک نے تنے کو گھسیٹ کر ایک طرف کیا اور
پھر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اس کے ذہن میں خطرہ جاگ
اٹھا ہو لیکن ظاہر ہے وہ فارک کی کار کو نہ دیکھ سکتا تھا کیونکہ وہ اس
سے نہ صرف کافی فاصلے پر تھی بلکہ درختوں کے جھنڈ میں تھی۔ چند
لمحوں تک جائزہ لینے کے بعد شیراک جیسے ہی دروازہ کھول کر کار میں
بیٹھا فارک نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریموٹ کنٹرول نما آلے کے
بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک
سرخ رنگ کا بلب آلے پر ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں وہ فارمولا لے آتا ہوں"...... فارک نے کار
سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا
چلا گیا جہاں شیراک کی کار موجود تھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا تو
شیراک اسٹیئرنگ پر سر رکھے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ فارک نے جلدی
جلدی اس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب
سے ایک پیکٹ برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ وہی پیکٹ تھا
جو نمبر عمران نے اسے بتایا تھا اور اس پر ایڈریس بھی شیراک اور
کلب کا ہی لکھا ہوا تھا۔ اس نے پیکٹ جیب میں ڈالا اور کار سے
باہر آ کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... فارک نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے
ہوئے کہا تو بوبی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ وہ
اسی طرف کو جا رہے تھے جدھر سے شیراک کی کار آئی تھی اور پھر

انہیں کافی فاصلے پر سٹانزا کی کار نظر آ گئی۔ وہ تعاقب کرتے ہوئے
رک گیا تھا۔ فارک نے کار کی کھڑکی سے ہاتھ باہر نکالا اور اسے
پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں
رسیورس کلب میں پہنچ گئیں۔ فارک تیزی سے چلتا ہوا اپنے
آفس میں پہنچا اور اس نے سب سے پہلے تو اس پیکٹ کے اوپر
چڑھایا اور پھر اس پر اس نے مائیکل کا نام اور ہوٹل شیرٹن
گریٹ لینڈ کا ایڈریس لکھ کر بھیجنے والے کے طور پر اپنا نام
ایڈریس لکھا اور پھر پیکٹ جیب میں ڈال کر وہ آفس سے باہر آ
تیز تیز قدم اٹھاتا کلب سے باہر آ گیا۔ وہ خود اسے بک کرانا چاہتا
اس لئے وہ خود کلب سے باہر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے
ایک کوریئر سروس کے آفس جا کر بک کرایا اور رسید لے کر
طرح تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ اس نے فون
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
یہاں سے نہ صرف گریٹ لینڈ اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ
کا علم تھا بلکہ ہوٹل شیرٹن کے نمبروں کا بھی اسے پہلے سے علم تھا
لئے اسے انکوائری سے نمبرز معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"شیرٹن ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"میں کرانس سے فارک بول رہا ہوں۔ آپ کے ہوٹل میں
مائیکل ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان سے بات کرائیں"...... فارک نے

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے آواز سنائی
دی۔

"ہیلو۔ مسٹر مائیکل لائن پر ہیں جناب۔ بات کریں"...... اس
کے بعد ہی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"فارک بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... فارک نے کہا۔

"اوہ یس۔ کیا ہوا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"کامیابی جناب۔ میں نے وہ پیکٹ حاصل کر کے اس پر نیا کاغذ
چڑھا کر اسے آپ کے نام اور ہوٹل شیرٹن کے ایڈریس پر بھجوا دیا
ہے۔ کوریئر سروس کا نام اور بکنگ نمبر نوٹ کر لیں"...... فارک
نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوریئر
سروس کمپنی کا نام اور پیکٹ کا بکنگ نمبر بتا دیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"بڑا زبردست پرابلم پیدا ہوا تھا لیکن بہرحال بروقت اطلاع ملنے پر
میں نے معاملے کو سنبھال لیا"...... فارک نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"کیا ہوا تھا۔ تفصیل بتاؤ"...... مائیکل نے کہا تو فارک نے
اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا فون ٹیپ کیا جا رہا تھا اور ایسا

اب بھی ہو سکتا ہے"...... مائیکل نے چونک کر کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے اب پہلے ضروری انتظامات کئے ہیں اور

پھر آپ کو کال کیا ہے"...... فارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پیکٹ کب مجھ تک پہنچے گا"...... دوسری طرف سے پوچھا

گیا۔

"رات کو پہنچ جائے گا"...... فارک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فارک نے رسیور رکھ کر اطمینان بھرا طویل

سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ شیراک کو چونکہ گیس سے بے ہوش

کیا گیا ہے اس لئے وہ اپنے آپ ہوش میں نہیں آسکے گا اور لازماً اسے

پولیس چیک کر کے پہلے ہسپتال پہنچائے گی اور پھر جب تک اسے

ہوش آئے گا پیکٹ عمران تک پہنچ بھی چکا ہو گا اور شیراک کو

معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ اس سے پیکٹ کس نے حاصل کیا [illegible]

اور اگر اسے فارک پر شک بھی پڑے گا تو فارک اپنا دفاع آسانی [illegible]

کر سکتا ہے اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا۔

[illegible]دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی باربرا نے چونک کر دروازے کی

[illegible] دیکھا۔ دروازے سے اس کا نمبر ٹو ڈیسنڈ اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ فون کرنے کی بجائے خود آئے ہو"...... باربرا

[illegible] چونک کر کہا۔

"آپ کو ایک ٹیپ سنوانا ہے"...... ڈیسنڈ نے کہا اور اس کے

[illegible] ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... باربرا نے چونک کر

[illegible]

"جی ہاں۔ جو فارمولا آپ نے کرانس باس کو بھجوایا تھا وہ واپس

عمران کے پاس پہنچ رہا ہے"...... ڈیسنڈ نے کہا تو باربرا بے

[illegible] اچھل پڑی۔

"واپس عمران کے پاس پہنچ رہا ہے۔ وہ کیسے"...... باربرا نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران مائیکل کے نام سے ہوٹل شیرٹن میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی وہیں کمرے بک کرائے ہوئے ہیں۔ عمران کا فون میں نے خصوصی آلے کے تحت ساتھ والے کمرے میں ٹیپ کرنے کا بندوبست کیا ہوا ہے۔ عمران نے فارک کو کہا تھا کہ وہ فارمولا حاصل کر کے واپس بھیج دے۔ فارک نے وہ فارمولا باس شیراک سے حاصل کر کے واپس بھجوا دیا ہے"...... ڈیلسنڈ نے کہا تو باربرا کے چہرے پر انتہائی حیرت اور تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ سناؤ ٹیپ"...... باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ڈیلسنڈ نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"فارک بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا ہوا"...... ایک اور آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو جیسے جیسے آگے بڑھتی گئی باربرا کے ہونٹ بھنچتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب گفتگو ختم ہو گئی تو ڈیلسنڈ نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"ویری بیڈ۔ شیراک اس طرح بھی مار کھا سکتا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی"...... باربرا نے کہا۔

"باس شیراک نے تو اپنی طرف سے کام دکھایا تھا اور ایئرپورٹ

سے ہی فارمولا حاصل کر لیا تھا لیکن یہ لوگ وہاں خاصے باخبر ثابت ہوئے ہیں اور انہوں نے اس انداز میں سامنے آئے بغیر فارمولا حاصل کر لیا ہے"...... ڈیلسنڈ نے جواب دیا۔

"تم نے اس فارمولے کے حصول کے لئے کیا کیا ہے"۔ باربرا نے کہا۔

"میں نے ٹیپ سننے کے بعد اس کا انتظام کر لیا ہے لیکن میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں اس لئے خود یہاں آیا ہوں"...... ڈیلسنڈ نے کہا۔

"کیسا مشورہ اور کیا انتظام کیا ہے"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔

"مادام۔ اگر ہم نے باہر فارمولا حاصل کر لیا تو پھر چوہے بلی کا کھیل کبھی ختم نہیں ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھی کرانس بھی پہنچ جائیں"...... ڈیلسنڈ نے کہا۔

"تو پھر"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔

"مادام۔ کیوں نہ کوئی عام سا سائنسی فارمولا پیک کر کے ان تک پہنچا دیا جائے۔ ظاہر ہے فارمولا لے کر وہ واپس چلے جائیں گے اور جب ان کے سائنس دانوں کو علم ہو گا کہ یہ وہ فارمولا نہیں ہے تو انہیں معلوم ہو گا"...... ڈیلسنڈ نے کہا۔

"اوہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن عام سا سائنسی فارمولا ہم کہاں سے حاصل کریں گے اور وہ بھی کاغذ پر لکھا ہوا"...... باربرا نے

کہا۔

"میں نے اس کا بندوبست کر لیا ہے۔یہاں کی وزارت سا
کے سپیشل سٹور کا انچارج میرا دوست ہے۔میں نے اس سے بات
کی ہے۔اس نے بھاری معاوضے کے عوض ایسا ہی فارمولا
کرنے کا وعدہ کیا ہے۔باقی رہی پیکٹ کی بات تو وہ آپ کو علم ہے
ایسا ایک اور پیکٹ بنایا جا سکتا ہے"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"اوہ۔ویری گڈ۔اگر ایسا ہو جائے تو واقعی اس طرح یہ بلی چوہے
کا کھیل ختم ہو سکتا ہے اور کامیابی بھی ہمارے ہی حصے میں آ
گی"...... باربرا نے کہا۔

"یہ پیکٹ رات کو یہاں پہنچے گا اور ابھی رات پڑنے میں کا
وقت ہے۔سارا انتظام آسانی سے کیا جا سکتا ہے اور پیکٹ ایئرپورٹ
پر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔بکنگ نمبر بھی معلوم ہے اور وصول کرنے
والے کا اور بھیجنے والے کا نام بھی معلوم ہے"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے۔ایسا ہی کرو۔اب یہ فارمولا میں خود
تک پہنچاؤں گی"...... باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"انتہائی احتیاط سے کام کرنا ڈیسنڈ۔ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ بھی
پورٹ پہنچے ہوئے ہوں کیونکہ فارک نے جو تفصیل بتائی ہے
سے ہو سکتا ہے کہ وہ چوکنا ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔میرے آدمی ان کی فون کالز
ان کی بات چیت بھی ریکارڈ کر رہے ہیں اور ایئرپورٹ پر بھی

آدمی موجود ہیں۔سب کام ایسے ہو جائے گا کہ کسی کو کانوں کان خبر
بھی نہ ہو سکے گی"...... ڈیسنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن پھر بھی محتاط رہنا اور فارمولا مجھے فوراً پہنچانا
اور اس کے ساتھ ہی ایک طیارہ بھی چارٹرڈ کرا لینا تاکہ میں فوراً
یہاں سے نکل سکوں"...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔میں آپ کو اطلاع کر دوں گا۔آپ ایئرپورٹ
پہنچ جائیں۔طیارہ چارٹرڈ ہو گا۔وہیں سے آپ فارمولا لے کر چلی
جائیں۔جب تک نقلی فارمولا نائیکل تک کوریئر سروس کے آدمیوں
کے ذریعے پہنچے گا آپ کرانس بھی پہنچ چکی ہوں گی"...... ڈیسنڈ نے
کہا۔

"اوہ ہاں۔یہ بہتر رہے گا۔تم فارمولا حاصل کرو۔میں بازار سے
جا کر اس جیسا پیکٹ حاصل کرتی ہوں تاکہ پیکٹ بالکل ایک جیسا
ہونا چاہئے"...... باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
پھر جب ڈیسنڈ کمرے سے باہر نکل گیا تو باربرا اٹھی اور خود بھی آفس
سے باہر آ گئی۔تھوڑی دیر بعد اس کی کار مین مارکیٹ کی طرف بڑھی
چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد اس نے پہلے جیسے
سائز کا پیکٹ حاصل کر لیا جو اس نے آرکن سے خریدا تھا اور جس
میں اس نے فارمولا ڈال کر اسے بند کر کے کرانس بھیجا تھا۔یہ
پیکٹ لے کر وہ واپس اپنے آفس آ گئی تو کچھ دیر بعد ڈیسنڈ واپس آ گیا۔
اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

"کیا ہوا۔ مل گیا فارمولا"...... باربرا نے پوچھا۔

"یس مادام۔ میں نے چونکہ فارمولا دیکھ لیا تھا اس لئے ویسا ہی لے آیا ہوں اور یہ ہے بھی سائنسی فارمولا"...... ڈیلنڈ نے بریف کیس کھول کر اس میں سے ایک فائل نکال کر باربرا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ویسا ہی ہے۔ البتہ اس کا کاغذ عام سا ہے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے تو یہ فارمولا دیکھا ہی نہیں۔ اس لئے وہ کیسے اسے پہچان سکتے ہیں"...... باربرا نے کہا اور پھر اس نے بالکل پہلے کی طرح فائل کو تہہ کر کے اس پیکٹ میں ڈالا اور پیکٹ بند کر دیا۔ ڈیلنڈ نے اس پیکٹ پر کاغذ چڑھایا اور پھر اس نے کورئیر ایجنسی کا نام اور دیگر تفصیلات خود ہی لکھ دیں۔ بکنگ نمبر بھی دونوں اطراف میں ایڈریس پر درج کر دیئے۔ چونکہ وہ کورئیر سے پیکٹ بھجواتے رہتے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ اس پر کیا کچھ لکھا جاتا ہے۔

"اس کے ساتھ کمپنی کی رسید بھی تو منسلک ہوتی ہے"...... باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ اصل فارمولے والے پیکٹ کے ساتھ جو رسید ہو گی وہ اس سے منسلک ہو جائے گی"...... ڈیلنڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب تم جاؤ۔ طیارہ چارٹرڈ کرا لینا۔ میں کب تک

پہنچ جاؤں"...... باربرا نے کہا۔

"میں تمام انتظامات کر کے آپ کو فون کر دوں گا"۔ ڈیلنڈ نے کہا تو باربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو ڈیلنڈ نے پیکٹ بریف کیس میں رکھا اور پھر بریف کیس اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فارک سے تفصیلی بات چیت کے بعد عمران نے رسیور
رکھ دیا۔ اس وقت سارے ساتھی عمران کے کمرے میں م
اور جب اسے بتایا گیا کہ کرانس سے فارک کا فون ہے تو
لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے فارک نے جو تفصی
تھی وہ تمام ساتھیوں نے بھی سن لی تھی۔

"عجیب چوہے بلی کا کھیل شروع ہو گیا ہے"...... جولیا

"پہلے یہ وضاحت کرو کہ اس کھیل میں چوہا کون ہے اور
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلی باربرا ہے اور چوہے تم"...... جولیا کے بولنے سے
بول پڑا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے۔ تم نے شاید یہ سوچ کر مجھے چوہا بنا دیا ہو گا
چوہوں سے بہت ڈرتی ہیں لیکن تم نے جولیا اور صالحہ

سادگی میں باربرا کو بلی کہہ کر ان کی توہین کر دی ہے"...... عمران
نے کہا۔

"ہماری کیوں توہین ہو گی۔ کیا ہم بلیاں ہیں"...... جولیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صرف بلیاں نہیں بلکہ کٹکھنی بلیاں کہو۔ ذرا سی بات ہوئی نہیں
پنجہ مارا نہیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس
پڑے۔

"عمران صاحب۔ نہ آپ چوہے کہلائے جا سکتے ہیں اور نہ ہی جولیا
اس لئے تنویر نے یہ فقرہ ہی غلط بولا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"میں نے جولیا کو تو بلی نہیں کہا۔ باربرا کو بلی کہا ہے"۔ تنویر
نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم جولیا کو بلی کہتے تو چوہا کون ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"میں"...... تنویر نے بے ساختہ کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے
گونج اٹھا۔ تنویر اپنی اس بے ساختگی پر خود ہی شرمندہ سا ہو کر رہ
گیا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہاں سے بھی فارمولا اڑا لیا گیا تو پھر"۔
کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہاں سے۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے شرا ک ہوش میں آنے کے بعد اطلاع یہاں باربرا کو

دے گا اور باربرا ایک بار پھر چوہے بلی کے اس کھیل کو ...
سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑیں
فارمولا تو رات کو پہنچے گا اور رات ہونے میں ابھی کافی
عمران نے کہا۔

"اس باربرا کو ہی کیوں نہ تلاش کر کے ختم کر دیا جائے
نے کہا۔

"اس نے ہمارا کیا بگاڑا ہے۔ صرف اتنا کہ آخری لمحات
فارمولا لے اڑی ہے اور اب جب وہ فارمولا ہمارے پاس
رہا ہے تو اس کا یہ قصور بھی قابل معافی ہو جاتا ہے"...... عمران
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم اس کی اتنی سائیڈ کیوں لے رہے ہو"
نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو سب اس کا انداز دیکھ
اختیار مسکرا دیئے۔

"آخر وہ میری بلی ہے جس طرح تم تنویر کی بلی ہو"......
نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیپٹن شکیل درست کہہ
ہمیں اس کا انتظام پہلے ہی کر لینا چاہئے"...... جولیا نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے معلوم تو کر لیں کہ شراک صاحب کی کیا پوزیشن

دیکھیں گے ورنہ خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ کا کوئی فائدہ نہیں
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے
بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس
شروع کر دیئے۔

"ریسیورس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔

"فارک سے بات کراؤ۔ میں گریٹ لینڈ سے مائیکل بول رہا
"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ فارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فارک کی آواز
دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ تم نے شراک کے بارے میں تفصیل
بتائی کہ اسے کب ہوش آئے گا۔ اگر اسے جلد ہوش آ گیا تو وہ
اطلاع یہاں باربرا کو بھی دے سکتا ہے اور پھر وہی کارروائی جو
یہاں کی ہے باربرا یہاں بھی کر سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔
"مسٹر مائیکل۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میرے ذہن میں یہ
صورت حال موجود تھی اس لئے میں نے شراک کو ایسی گیس
بے ہوش کیا ہے کہ اسے ہسپتال پہنچانے کے باوجود جلد ہوش
اور میں نے آپ کو کال کرنے کے بعد اس کے بارے میں
معلومات حاصل کی ہیں۔ اسے پولیس نے ہسپتال پہنچا دیا ہے لیکن

وہ مسلسل بے ہوش ہے اور رات سے پہلے اسے کسی صورت
نہیں آ سکتا۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنا آدمی ہسپتال بھجوا دیتا ہ
اگر اسے رات سے پہلے کسی صورت ہوش آ گیا تو وہ اسے دوبار
ہوش کر دے گا"...... فارک نے کہا۔

"تم اس کا خاتمہ کیوں نہیں کرا دیتے تاکہ نہ رہے بانس
بانسری"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ سرکاری ملازم ہے۔ اس کی موت ہ
نئے مسئلہ بن جائے گی۔ اب جب اسے ہوش آئے گا تو ا
ہی نہیں ہو سکے گا کہ کس نے ایسا کیا ہے اور اگر ہم پر شک
گیا تو میں خود سنبھال لوں گا"...... فارک نے جواب دیتے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اسے اس وقت تک ہوش نہیں آنا
جب تک فارمولا یہاں میرے پاس نہیں پہنچ جاتا"...... عم
کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا"...... فارک نے کہا تو عمران نے ر
دیا۔

"اب یہ بلی چوہے کا کھیل ختم ہونے کے قریب پہنچ گیا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہیں یہ الفاظ بہت اچھے لگنے لگ گئے ہ
بار بار انہیں دوہرا رہے ہو"...... جولیا نے ایک بار پھ

اٹھا تو سب ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے کہ بلی چوہے کے
الفاظ دوہرانے پر جولیا کو کیوں عمران پر غصہ آ رہا ہے۔

"چلو ایک بلی تو ایسی ہے جو کم از کم مجھ پر توجہ تو دے گی"۔
نے کہا۔

"میں اسے بھی گولی مار دوں گی اور تمہیں بھی۔ سمجھے"...... جولیا
پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو سب اس کے انداز پر ہنس پڑے
انہیں اب سمجھ آئی تھی کہ جولیا کیوں ان الفاظ پر ناراض ہو
ہے۔ ظاہر ہے بلی بار بار کو کہا گیا تھا اور جولیا کم از کم عمران کے
کسی بھی صورت میں کسی کا نام اپنے ہوتے برداشت نہ کر سکتی
پھر اس طرح ہلکی پھلکی باتیں کرتے کرتے رات کا وقت ہو
اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے
چونک پڑے۔ عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر دروازہ
باہر کوریئر سروس کا باوردی ملازم موجود تھا۔

"آپ مائیکل صاحب کے نام یہ پیکٹ آیا ہے کوریئر سروس سے"۔
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"...... عمران نے کہا تو ملازم کمرے میں داخل ہو گیا۔

"نام مائیکل ہے۔ مجھے دیں یہ پیکٹ"...... عمران نے کہا تو
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پیکٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔
اس پر لکھا ہوا ایڈریس دیکھا اور بھیجنے والے کا نام اور پتہ
کے اس نے بکنگ نمبر وغیرہ دیکھا اور پھر کوریئر سروس کی

منسلک رسید چیک کر کے اس نے ملازم کی طرف دیکھا جو ہاتھ
ایک رسید بک ٹائپ کی کاپی پکڑے کھڑا تھا۔

"کہاں کرنے ہیں دستخط"...... عمران نے کہا تو ملازم نے
آگے بڑھا دی۔ رسید بکنگ نمبر اور نام کے آگے وصول کرنے
کے دستخط کا خانہ خالی تھا۔ عمران نے اسے پڑھا اور مانیکل نا
دستخط کر دیئے۔

"شکریہ جناب"...... ملازم نے کہا اور سلام کر کے واپس
اس کے باہر جانے کے بعد صفدر نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔

"لو بھئی جس کا انتظار تھا وہ شاہکار آ ہی گیا"...... عمران

"آپ تو اسے اس انداز میں چیک کر رہے تھے جیسے آپ کو
شک ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ان حالات میں تو ظاہر ہے شک پڑنا ہی تھا لیکن سب
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے
رسید علیحدہ کی۔ پیکٹ پر موجود کاغذ پھاڑ کر علیحدہ کیا اور
کھولا تو اندر تہہ شدہ فائل موجود تھی۔ فائل دیکھتے ہی
چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس
باہر نکالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا لیکن جیسے جیسے وہ اسے
تھا اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔ اس کے
کے چہروں پر بھی ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو وہ فارمولا نہیں ہے۔ یہ تو ایشاس

فارمولا ہے جو کئی سال پہلے ایجاد ہوا تھا"...... عمران نے یکلخت
اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... سب کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"یہ وہ فارمولا ہی نہیں ہے جس کی ہمیں تلاش تھی۔ اس کا
مطلب ہے کہ ایک بار پھر ہمارے ساتھ ڈاج کیا گیا ہے"...... عمران
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو معلوم ہے کہ ڈاکٹر راشدی کا فارمولا کیا
ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا تو سب چونک پڑے۔

"ہاں۔ سرداور سے مجھے اس بارے میں معلومات مل چکی ہیں اور
یکسر دوسرا فارمولا ہے جبکہ یہ فارمولا تو اب کورس کی کتابوں میں
ہوا ویسے ہی مل جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل ریان نے ہم سے دھوکہ کیا ہے۔
اس نے غلط فارمولا ہمیں دینے کی کوشش کی ہے"...... کیپٹن
نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈیفنس
کے ذریعے ڈاکٹر مارٹن کو مجبور کیا گیا تھا کہ وہ فارمولا
ڈیفنس کے سپیشل سٹور میں پہنچا دے۔ وہ کیسے غلط فارمولا
سکتا ہے۔ ایک منٹ۔ میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے
فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رسیورس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فارک سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فارک کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ پیکٹ میرے پاس پہنچ گیا ہے لیکن اس میں فارمولا غلط ہے۔ تم بتاؤ کہ تم نے جب اسے حاصل کر کے میرے پاس بھجوایا تھا تو اسے کھول کر چیک کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ اتنا وقت ہی نہیں تھا۔ میں نے اس پر ایک سفید کاغذ چڑھا کر اس پر آپ کا اور اپنا ایڈریس لکھا اور فوراً بھجوا دیا"...... فارک نے جواب دیا۔

"وہ کاغذ جس پر کرانس کا ایڈریس اور بھیجنے والے کا نام اور ایڈریس لکھا تھا وہ تم نے علیحدہ نہیں کیا تھا"...... عمران نے [illegible] کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہی تو بتا رہا ہوں کہ وہ ویسے ہی موجود تھا۔ میں نے اس پر دوسرا سفید کاغذ چڑھایا اور ایڈریس لکھ کر بھجوا دیا"...... فارک نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری فون کالز باقاعدگی سے ٹیپ کی جا رہی ہیں۔ یہ پیکٹ بھی تبدیل کر لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ میں نے اس بار خصوصی طور پر آلات سے اپنی فون کالز کو محفوظ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا"...... فارک نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہمارا فون چیک کیا جا رہا ہو لیکن میں نے فون یہیں بھی چیک کیا ہے اور کمرہ بھی جو ہر لحاظ سے اوکے ہے۔ شیراک کو ہوش آیا ہے یا نہیں"...... عمران نے [illegible]

"ہوش آیا تھا لیکن میرے آدمی نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے۔ ابھی تک وہ بے ہوش ہے"...... فارک نے جواب دیا۔

"تو ایک بار پھر ہاتھ ہو گیا ہے۔ ٹھیک ہے اب مجھے خود کرانس آنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلی بہت تیز جا رہی ہے"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے [illegible]

"کیا یہ کنفرم ہے کہ پیکٹ یہاں دوبارہ تبدیل کیا گیا ہے"...... [illegible] نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جب میں نے اس پر موجود کاغذ پھاڑا تو نیچے دوسرا موجود نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ خاص طور پر ایک عام

سائنسی فارمولا حاصل کر کے اس کا پیکٹ بنا کر ہمیں بھجوایا گیا ۔
اور اصل فارمولا واپس حاصل کر لیا گیا ہے۔ اگر مجھے سائنس کی سو
بدھ نہ ہوتی تو ہم اطمینان سے غلط فارمولا لے کر واپس پاکیشیا
جاتے"...... عمران نے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ یہ کام باربرا نے کیا ہے"...... جولیا
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے ورنہ شیراک تو وہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے
عمران نے کہا۔

" لیکن اسے کیسے علم ہو گیا کہ یہ فارمولا شیراک سے ہو کر ا
ہمارے پاس پہنچ رہا ہے اور تمہارے نام اور رہائش گاہ کے بار
میں بھی اس قدر تفصیلی معلومات انہیں کیسے مل گئیں"۔ جولیا
کہا۔

" دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو فارک کا فون مسلسل چیک
رہا ہے یا دوسری صورت یہ ہے کہ ہمارا فون چیک ہو رہا ہے۔ فا
کا کہنا ہے کہ اس نے باقاعدہ فون کالز چیک ہونے سے روکنے
لئے آلات نصب کئے ہیں تو اب دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے
ہمارا فون چیک ہو رہا ہے اور یہ سب کسی خصوصی مشین سے
ہو گا۔ اوہ۔ ٹرائین کے ذریعے ایسا ہو سکتا ہے۔ صفدر، تم
کمرے کے دائیں طرف والے کمرے کو چیک کرو۔ بائیں طرف
تمہارا کمرہ ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے اٹھ ا

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے
ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی لچھے دار تار کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا موجود
تھا۔

" کمرہ تو خالی ہے البتہ یہ تار دیوار کے ساتھ پڑی تھی۔ قالین اور
دیوار کے درمیان پھنسی ہوئی تھی اور کمرہ بھی شاید تھوڑی دیر پہلے
خالی ہوا ہے"...... صفدر نے تار عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
عمران نے تار کو دیکھا تو اس کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔

" ویری بیڈ۔ یہ تو آر ایس ون میں استعمال ہونے والی تار ہے۔
اس۔ ساتھ والے کمرے میں ہماری نہ صرف فون کالز چیک ہوتی
رہیں بلکہ جو کچھ ہم بولتے رہے ہیں وہ بھی ٹیپ ہوتا رہا ہے۔ ویری بیڈ
"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" پہلے کسی کو خیال ہی نہیں آیا کہ دونوں کمروں کے درمیان
روشندان موجود ہیں۔ تار کا سرا اس روشندان میں لگا دیا گیا ہو گا۔
بہرحال اب یہ بات طے ہو گئی کہ ہماری فون کالز چیک کی گئی ہیں
اور اس طرح پہلے ہی انہیں معلومات مل گئیں اور اب بھی انہوں
نے ہمارے ساتھ باقاعدہ ڈرامہ کھیلا ہے اس لئے واقعی اب اس تلی
بازی کے کھیل کو ختم کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ہمیں تو ان کے ٹھکانے کا بھی علم نہیں ہے"...... جولیا
نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور روم سروس والوں کو جوس لانے

کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تم نے اچانک جوس کیوں منگوا لیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے شکست کی گرمی دور کرنے کے لئے جوس سے بہتر کوئی مشروب نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر ویٹر ٹرے اٹھائے موجود تھا جس میں جوس کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے اندر آ کر جوس کے گلاس میز پر رکھے اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے کہا۔

"جارج سر۔ میرا نام جارج ہے"...... ویٹر نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کب سے اس منزل پر سروس دے رہے ہو"...... عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سر۔ اس کی کیا ضرورت ہے سر۔ میں تو ویسے ہی خادم ہوں"...... ویٹر نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے نوٹ جیب میں رکھ لیا۔

"ہمارے دائیں ہاتھ والے کمرے میں کون لوگ رہ رہے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"سر۔ مسافر تھے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کمرہ خالی کر کے گئے

گیا"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"مقامی تھے یا غیر ملکی"...... عمران نے پوچھا۔

"مقامی تھے جناب"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"کتنے افراد تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"دو آدمی تھے جناب اور"...... ویٹر بات کرتے کرتے رک گیا تو عمران نے جیب سے ایک نوٹ اور نکال لیا۔

"سنو۔ اگر تم ان کی ایسی نشاندہی کر دو جس سے ہم انہیں تلاش کر سکیں تو یہ نوٹ بھی تمہارا ورنہ ظاہر ہے ہم کاؤنٹر سے بھی ان کے نام اور ایڈریس معلوم کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ ان میں سے ایک کا نام فرانکو ہے اور وہ رین بو کلب کے سپروائزر رانکو کا بھائی ہے۔ میں نے رین بو کلب میں کافی وقت گزارا ہے اس لئے میں اسے جانتا ہوں لیکن وہ مجھے نہیں جانتا"...... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کتنی بار اندر سروس دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آج تین بار جناب"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"وہ کیا کرتے رہے تھے اندر بیٹھ کر"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ ایک چھوٹی سی مشین کے سامنے بیٹھے رہتے تھے۔ ایک کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا اور وہ آپس میں باتیں بھی کرتے رہتے تھے اور مشین کو بھی دیکھتے رہتے تھے"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔ نوٹ اسے دے دیا۔ ویٹر نے سلام کیا اور نوٹ جیب میں ڈال واپس مڑ گیا۔

"تو تم نے اس لئے جوس منگوایا تھا تاکہ ویٹر سے پوچھ گچھ کی جا سکے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ صفدر تم تنویر کو ساتھ لے کر رین بو کلب جاؤ اور وہاں سے اس سپروائزر رانکو کو قابو کر کے اس کے بھائی فرانکو کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ اس سے باربرا کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر بھی اٹھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے تو عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ہوٹل کے فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایئر پورٹ پر چارٹرڈ طیاروں کے سیکشن مینجر سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ابھی کرانس جانے کا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے چیک کر لیں کہ کہیں یہ باربرا فارمولے سمیت نکل نہیں گئی۔ اگر یہاں ہے تو اس سے فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے ہی گئی ہو

عام پرواز سے بھی تو جا سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ آرکن سے یہاں چارٹرڈ طیارے پر آئی ہے اور جس انداز میں اس نے یہ ساری کارروائی کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کارروائی ایئر پورٹ پر کی گئی ہے۔ ایجنسی میں نہیں کی گئی اور ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولا لے کر فوراً چارٹرڈ طیارے سے کرانس چلی گئی ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"چارٹرڈ طیارے کے سیکشن مینجر ڈینی سے بات کریں جناب"۔ دوسری طرف سے فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ مائیکل بول رہا ہوں شیرٹن ہوٹل سے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں چارٹرڈ سیکشن مینجر ڈینی بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مجھے کرانس کے لئے ایک طیارہ چارٹرڈ کرانا ہے لیکن چھوٹا طیارہ۔ اس کا بندوبست ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ایک دوست مادام باربرا نے طیارہ چارٹرڈ کرانے کے لئے آپ سے رابطہ کیا تھا لیکن آپ نے کہا کہ طیارہ موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسا تو نہیں ہوا۔ البتہ مادام باربرا نے چارٹرڈ کرایا اور پھر خود ہی کینسل کرا دیا ہے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیوں۔ انہیں تو انتہائی ایمرجنسی جانا تھا"..... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے عمران کو بے حد حیرت ہوئی ہو۔

"معلوم نہیں جناب۔ ان کے منیجر ڈیسنڈ نے بکنگ کرائی لیکن پھر خود ہی کینسل کرا دی"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"بکنگ کے وقت ڈیسنڈ صاحب نے ایڈریس اور فون نمبر لکھوایا ہوگا۔ وہ بتا دیں میں نے فوری ان سے ملنا ہے اور میرے پاس ان کا فون نمبر گم ہو گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک فون نمبر اور ایڈریس بتا دیا گیا۔

"بے حد شکریہ۔ ہم جلد ہی ایئرپورٹ پر آکر خود بکنگ کرا لیں گے"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ایڈریس تو کسی پرائیوٹ کوٹھی کا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے فون کر لیں۔ یہ ڈیسنڈ اس باربرا کا خاص آدمی ہے ویسے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ بکنگ کیوں کینسل کرائی گئی ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے

نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو سیکشن منیجر نے بتائے تھے۔
"آپ کا مطلوبہ نمبر کسی کے استعمال میں نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے ٹیپ سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایڈریس بھی فرضی ہوگا"..... عمران نے کہا تو جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"مارشل بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ فون کرنے والا صفدر ہے۔

"یس۔ کیا ہوا"..... عمران نے کہا۔

"فرانکو گزشتہ ایک ماہ سے ملک سے باہر ہے۔ اس کا گھر بھی لاکڈ ہے۔ ہم نے اس کے بھائی فرانکو کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق فرانکو سپارگ کلب میں ملازم ہے لیکن سپارگ سے معلوم ہوا ہے کہ فرانکو گزشتہ تین روز سے چھٹی پر ہے اور اس کا فلیٹ بھی لاکڈ ہے"..... دوسری طرف سے صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے فلیٹ"..... عمران نے پوچھا۔

"سلاٹ پلازہ میں فلیٹ نمبر اٹھارہ۔ وہ اکیلا ہی رہتا ہے

وہاں '...... صفدر نے جواب دیا۔

" اس کے فلیٹ کو اندر سے چیک کیا ہے تم نے "......
نے کہا۔

" جی ہاں۔ لیکن کوئی کام کی چیز نہیں ملی۔ البتہ ایک کارڈ
کسی ڈیسنڈ رچرڈ نامی آدمی کا۔ اس کا ایڈریس بارہ بارڈوک لین
برج لکھا گیا ہے اور اس پر فون نمبر بھی درج ہے۔ میں نے اس
فون کیا ہے لیکن دوسری طرف سے کہا گیا ہے کہ یہ نمبر کسی
استعمال میں نہیں ہے "...... صفدر نے کہا تو عمران بے
چونک پڑا۔

" کیا نمبر ہے "...... عمران نے پوچھا تو صفدر نے نمبر بتا دیا۔

" تم ایسا کرو کہ دے برج پہنچ جاؤ۔ ہم بھی وہیں آ رہے ہیں
عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ۔ شاید ایڈریس درست ہو "...... عمران نے کہا تو
ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" بکنگ کینسل کرا دو ڈیسنڈ "...... اچانک باربرا نے ڈیسنڈ سے
ب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ ڈیسنڈ نے وہ
ٹ جو کرانس سے مائیکل کے ایڈریس پر بھیجا گیا تھا حاصل کر کے
کی جگہ دوسرا پیکٹ رکھ دیا تھا جسے انہوں نے خود تیار کیا تھا اور
را کے حکم کے مطابق اس نے کرانس کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرا لیا
لیکن اب باربرا نے اچانک بکنگ کینسل کرانے کے لئے کہا تو
ڈ باربرا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیوں مادام۔ کیا آپ نے کرانس جانے کا پروگرام ترک کر دیا
"...... ڈیسنڈ نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ تین گھنٹوں کا سفر ہے جبکہ وہ پیکٹ ایک گھنٹے میں ان
ی کو ڈیلیور ہو جائے گا۔ اگر انہیں شک پڑ گیا تو پھر کرانس ایئر
ٹ پر میرے استقبال کے لئے فارک اور اس کا گروپ موجود ہو گا

اور میں وہاں سے کسی صورت نہیں نکل سکوں گی اور فارمولا

لے اڑیں گے"...... باربرا نے جواب دیا۔

"تو پھر"...... ڈیسنڈ نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

"پہلے چیک کر لیں۔ اگر انہیں شک نہیں پڑتا تو یہ لوگ

سے پاکیشیا چلے جائیں گے اور پھر ہم بھی اطمینان سے فارمولا

پہنچا دیں گے اور اگر انہیں کوئی شک پڑتا ہے تو پھر وہ

سوچ کر کرانس چلے جائیں گے کہ فارمولا وہاں سے حاصل

دونوں صورتوں میں ہم یہاں محفوظ رہیں گے"...... باربرا نے

"لیکن مادام۔ اگر انہوں نے ہمیں یہاں تلاش کرنے کی

کی تو"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"وہ کیسے۔ ہمارے بارے میں ان کے پاس کیا کلیو ہے

نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو کوئی کلیو نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ

جانتے ہوں گے اور بس"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"میرا نام تو عام سا ہے۔ یہاں دارالحکومت میں سینکڑوں

ہوں گی۔ اس کے باوجود جب تک ان لوگوں کے بارے

حتمی بات سامنے نہیں آ جاتی میں زیرو پوائنٹ پر رہوں گی۔

کینسل کرا کر دہیں آ جانا۔ البتہ فرانکو کو کہہ دو کہ اگر انہیں

شک ہو تو وہ فوراً کمرہ چھوڑ دیں کیونکہ ویسے بھی اب ان کی

ضرورت نہیں رہی اور اگر فرانکو وغیرہ ان کے قبضے میں آ گئے

تب بھی پہنچ سکتے ہیں"...... باربرا نے کہا۔

"یس مادام۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ آپ زیرو پوائنٹ پہنچیں میں آ رہا

ہوں"...... ڈیسنڈ نے کہا تو باربرا سر ہلاتی ہوئی پارکنگ کی طرف

بڑھ گئی جہاں اس کی کار موجود تھی۔ فارمولے والا پیکٹ اس کی

جیکٹ کی جیب میں موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد باربرا کی کار ایک کالونی

میں داخل ہوئی اور پھر ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ

کر رک گئی۔ گیٹ پر پروفیسر اسمتھ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ باربرا

نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک

کھل گیا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو ڈیوڈ"...... باربرا نے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے

واپس مڑا اور پھر اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ باربرا نے کار آگے

بڑھائی اور پھر اسے پورچ میں لے جا کر روک دیا۔ ڈیوڈ پھاٹک بند کر

کے واپس آ گیا۔

"ابھی ڈیسنڈ آئے گا۔ اور سنو۔ میں اب مسز انجیلا اسمتھ ہوں۔

سمجھے ہو ناں"...... باربرا نے کہا۔

"یس مادام"...... ڈیوڈ نے جواب دیا تو باربرا سر ہلاتی ہوئی

اندر عمارت کی طرف بڑھ گئی۔ یہ سیٹ اپ اس نے خصوصی

طور پر کیا ہوا تھا۔ پروفیسر اسمتھ اصل تھا۔ وہ ایک دوسرے شہر کی

یونیورسٹی میں پڑھاتا تھا اور وہیں رہتا تھا جبکہ باربرا یہاں اس کی

بیوی انجیلا کے طور پر کبھی کبھار آتی تھی۔ یہاں اس نے پروفیسر

اسمتھ کے ساتھ شادی ظاہر کی ہوئی تھی اور یہاں ایسے ثبوت تھے جنہیں دیکھنے کے بعد کوئی اس بات سے انکار نہیں تھا کہ اس کا نام انجیلا نہیں ہے اور وہ پروفیسر اسمتھ کی بیوی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئی۔ اس نے ایک پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان پھٹ کر سائیڈوں پر ہو گئی۔ اب وہاں ایک بڑا سا سیف نظر آ باربرا نے سیف کھولا اور جیب سے فارمولے کا پیکٹ نکال کر سیف کے ایک خفیہ خانے میں رکھا اور پھر خانہ بند کر کے سیف کو بند کیا اور اس کے بعد دیوار برابر کر دی۔ اب اس چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

"پائی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"شیراک سے بات کراؤ۔ میں باربرا بول رہی ہوں" نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ باس تو ہسپتال میں ہیں۔ انہیں ابھی تک ہوش آیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا بے اختیار چونک پڑی

"کس ہسپتال میں"...... باربرا نے پوچھا۔

"سٹی ہسپتال۔ روم نمبر الیون سپیشل بلاک"...... طرف سے کہا گیا۔

"ہسپتال کا فون نمبر کیا ہے"...... باربرا نے پوچھا تو

طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا تو باربرا نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون پر وہ ہسپتال کے نمبر پریس کرنے ہی لگی تھی کہ اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کی نگرانی ہو رہی ہو۔ فارک تیز آدمی ہے"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹان سے بات کراؤ میں گریٹ لینڈ سے باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سٹان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں سٹان۔ گریٹ لینڈ سے"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"چیف سے بات کرنی ہے۔ انتہائی ایمرجنسی۔ کہاں ہوں گے"...... باربرا نے کہا۔

"بلیک ایگل پر چیف اس وقت موجود ہے"...... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... بار برا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ سے بار برا بول رہی ہوں۔ بی ایل تھرٹی ون چیف سے بات کراؤ"...... بار برا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بی ایل ون اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے راست کال کیا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور سرد آواز سنائی دی۔

"شیراک ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے چیف۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... بار برا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسے کار میں بے ہوش کیا گیا ہے لیکن کیا ہوا ہے۔ میں تو اس کے ہوش میں آنے کے انتظار میں تھا"...... چیف نے اس بار نرم لہجے میں کہا تو بار برا نے کوٹھی میں فارمولا حاصل کرنے سے لے کر اب تک کے سارے واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا گئی ہو۔ یہ لوگ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہوں گے خطرناک باس۔ لیکن بار برا نے انہیں ہر قدم پر مات دی ہے۔ اب بھی اصل فارمولا میرے پاس موجود ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ انہیں میرے بارے میں بھی کچھ علم نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ اب اس فارمولے کو آپ تک کیسے پہنچایا جائے۔ میں خود آؤں یا کسی کوریئر سروس کے ذریعے بھجواؤں"...... بار برا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم اسے کرانس کے سفارت خانے میں تھرڈ سیکرٹری بائٹ کو پہنچا دو۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں وہ سفارتی بیگ کے ذریعے اسے یہاں پہنچا دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے باس۔ میں کل صبح فارمولا اس تک پہنچا دوں گی"۔ بار برا نے کہا۔

"اور سنو۔ اب تک انہوں نے تمہارے خلاف اس لئے کام نہیں کیا ہوگا کہ تم نے فارمولا کرانس بھجوا دیا تھا۔ لیکن اب اگر انہیں علم ہو گیا کہ فارمولا تمہارے پاس ہے تو وہ تمہارے پیچھے لگ جائیں گے اس لئے انتہائی محتاط رہنا۔ میں نہیں چاہتا کہ برائٹ ایک ذہین ایجنٹ سے محروم ہو جائے"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ وہ مجھ تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے"...... بار برا نے کہا۔

"اوکے۔ کل یہ فارمولا سفارت خانے پہنچا دینا۔ اس کے بعد تم

فارغ ہو جاؤ گی"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
گیا تو باربرا نے رسیور رکھ کر اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اسی
دروازہ کھلا اور ڈیسنڈ اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہوئی
ہے"...... باربرا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فارمولے کے متعلق
کا علم ہو گیا ہے اور انہیں یہ بھی احساس ہو گیا ہے کہ ان کی
کالز چیک ہو رہی ہیں اس لئے فرانکو نے فوراً وہ کمرہ چھوڑ دیا
سپیشل پوائنٹ پر چلا گیا ہے۔ اس نے مجھے اطلاع دی ہے"......
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ فرانکو کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے
جانتے بھی ہوں تو وہ اس زیرو پوائنٹ کے بارے میں کچھ نہیں
ابھی میری چیف سے بات ہو گئی ہے۔ چیف نے کہا ہے کہ
فارمولا کل صبح کرانس کے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری
پہنچا دوں۔ پھر میں فارغ ہو جاؤں گی"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ واقعی بہترین سکیم ہے۔ اس طرح واقعی فارمولا
پہنچ بھی جائے گا اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا"۔ ڈیسنڈ نے
باربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن مادام کیوں نہ فارمولا ابھی اس تھرڈ سیکرٹری تک
جائے تاکہ ہم فارغ ہو جائیں"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

نہیں۔ فارمولا یہاں محفوظ رہے گا اور ویسے بھی میں یہاں انجیلا
بنی ہوں باربرا نہیں ہوں اس لئے اس روپ میں کوئی بھی مجھ
تک نہیں پہنچ سکتا"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے اجازت ہے"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"تم نے اب ان لوگوں کی نگرانی کرنی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ
لوگ اب ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے اور باقی لوگوں
کی بات چھوڑو۔ کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں لیکن
تمہیں یہ معلوم ہے اس لئے اگر یہ لوگ تم تک پہنچ گئے تو پھر یہ
آسانی سے مجھ تک پہنچ جائیں گے"...... باربرا نے کہا۔

"مجھ تک وہ کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ میرے بارے میں تو انہیں کچھ
معلوم نہیں ہے اور نہ ہی میں اب تک کسی بھی موقع پر سکرین پر آیا
ہوں"...... ڈیسنڈ نے جواب دیا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے کسی بھی صورت میں تم
تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ جب تک فارمولا تھرڈ
سیکرٹری تک نہیں پہنچ جاتا تم بھی یہاں رہو"...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم"...... ڈیسنڈ نے مسکراتے ہوئے
کہا تو باربرا اس کے مسکرانے پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں مسکرا رہے ہو اور جب پروفیسر
ہتھم بھی یہاں موجود نہ ہو تو اس کی بیوی بے چاری اکیلی کیسے رہ
سکتی ہے"...... باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

دے برج ایک مضافاتی کالونی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹیکسیوں میں سوار ہو کر ہوٹل سے سیدھے وے برج پہنچے تھے۔ پہلے ہی چوک پر انہوں نے ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور پھر پیدل آگے بڑھنے لگے۔ سڑک پر کاروں کی اچھی خاصی تعداد رواں دواں تھی۔ کالونی خاصی گنجان آباد تھی اور پھر انہوں نے جلد ہی ہارڈوک لینڈ تلاش کر لی۔ اس میں بارہ نمبر کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور باہر ستون پر فرانک رچرڈ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"آؤ۔ سڑک پر چل کر ٹھہرتے ہیں۔ تنویر اور صفدر آ جائیں تو اس بارے میں سوچیں گے"..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر وہ ہارڈوک لین سے نکل کر مین سڑک پر آ کر اس طرح ایک سائیڈ پر بنے ہوئے چھوٹے سے گارڈن میں ٹہلنے لگے جیسے وہ اس علاقے کے رہنے والے ہوں اور ویسے ہی چہل قدمی کے لئے ادھر آ نکلے ہوں۔

"نیم پلیٹ تو موجود ہے لیکن فون نمبر کو کیا ہو گیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس نمبر کے فون میں کوئی خصوصی کام دکھایا گیا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیا"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"ویسے یہ فون نمبر ایکس چینج سے الاٹ نہیں کیا گیا لیکن انہوں نے شاید کوئی نہ کوئی چکر کھیل کر اپنے نئے ورکنگ آرڈر پر کر رکھا ہے۔ پاکیشیا میں میرے ایک دوست کے ساتھ تکنیکی طور پر خود بخود ایسا ہو گیا تھا کہ جب فون نمبر ملایا جاتا تو یہی ٹیپ چل پڑتی کہ یہ نمبر کسی کے استعمال میں نہیں ہے لیکن جب اس کے فون کرنے سے پہلے حرف کو ڈبل پریس کیا جاتا تو فون کال مل جاتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ یہاں بھی کوئی ایسا ہی تکنیکی کھیل جان بوجھ کر کھیلا گیا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا"..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں صفدر اور تنویر دونوں ایک طرف سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"ہماری ٹیکسی ٹریفک جام میں پھنس گئی تھی اس لئے ہمیں دیر ہو گئی"..... صفدر نے قریب آ کر کہا۔

"ایسا ہے کہ تم سب یہاں ٹھہرو میں اور جولیا جاتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر تمہیں کال کر لیا جائے گا۔ صفدر، وہ کارڈ مجھے دے

وہ جو فلیٹ کی تلاشی کے دوران تمہیں ملا تھا"...... عمران نے
صفدر نے جیب سے کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران
ایک نظر کارڈ کو دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اگر صرف تم دونوں نے ہی جانا تھا تو پھر اس سارے لاؤ
کو لے کر آنے کی کیا تک تھی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے...

"فوج تو سرحدوں پر رہتی ہی ہے۔ البتہ ہراول دستہ
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ
جولیا خاموشی سے اس کے پیچھے چلتی ہوئی سڑک کراس کر کے بائی
لین کی طرف بڑھنے لگی۔ عمران نے کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر
بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا سا پھاٹک کھلا اور ایک
نوجوان باہر آگیا۔

"جی فرمایئے"...... اس نے حیرت سے عمران اور جولیا کو دیکھتے
ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈیلنڈ رچرڈ سے کہو کہ کرانس سے رابرٹ اور مارگریٹ
آئے ہیں"...... عمران نے کرانسی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آئیں۔ اندر آجائیں"...... نوجوان نے چونک کر
اور واپس مڑ کر اندر چلا گیا تو عمران اور جولیا بھی اس کے پیچھے
داخل ہو گئے۔

"صاحب طویل عرصے سے بیمار ہیں۔ ان کی ٹانگوں میں تکلیف ہے
اس لئے آپ کو ان کے کمرے تک خود جانا ہوگا"...... نوجوان نے

پھاٹک بند کر کے مڑتے ہوئے عمران اور جولیا سے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم مل لیں گے"...... عمران نے چونک کر
کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مسٹر ڈیلنڈ یہاں اکیلے رہتے ہیں"...... عمران نے کوٹھی کی
اندرونی سمت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں ان کے ساتھ رہتا ہوں۔ ان کے بچے کرانس میں رہتے
ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام ڈاگر ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"آپ یہاں رکیں میں صاحب کو اطلاع کر دوں"...... ڈاگر نے
برآمدے میں پہنچ کر کہا اور تیزی سے سامنے موجود راہداری میں داخل
ہو گیا۔ عمران اور جولیا وہیں رک گئے۔

"یہ کوئی ڈرامہ تو نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دیکھو۔ ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آئیے جناب"...... تھوڑی دیر بعد ڈاگر نے واپس آکر کہا اور پھر
مڑ کر راہداری کی طرف چلا گیا۔ عمران اور جولیا اس کے پیچھے چلتے
ہوئے راہداری کے آخر میں موجود ایک کھلے دروازے سے کمرے میں
داخل ہوئے۔ وہاں ایک کرسی پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے چہرے سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ طویل عرصے سے بیمار ہے۔

"ہم۔ ہم۔ مجھے معاف کر دیجئے میں آپ کا استقبال کھڑے ہو کر

نہیں کر سکتا"...... اس آدمی نے بڑے بے چارگی بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ آپ سے ملاقات ہی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ" عمران نے آگے بڑھ کر بوڑھے سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ۔ آپ پہلی بار تشریف لائے ہیں۔ میں تو آپ سے واقف ہی نہیں ہوں لیکن آپ میرے معزز مہمان ہیں۔ مجھے بتائیے آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... بوڑھے نے کہا۔ اسی لمحے اندر داخل ہوا۔ اس نے شراب کی بوتل اور دو جام ٹرے میں ہوئے تھے۔

"سوری۔ ہم اس وقت شراب نہیں پیتے۔ آپ کا شکریہ"...... نے کہا۔

"اور کیا حاضر کروں"...... ڈاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ آپ جائیں"...... عمران نے کہا تو ملازم سر ہلاتا واپس چلا گیا۔

"مسٹر ڈیسمنڈ رچرڈ۔ آپ کا فون کام کر رہا ہے"...... عمران بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا تو بوڑھے نے بے اختیار ایک سانس لیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بے چارگی پہلے سے زیادہ گئی تھی۔

"اب کیا بتاؤں۔ اچھا نہیں لگتا کہ میں اپنے حالات سے آپ

کرتا رہوں۔ میں ریلوے میں افسر رہا ہوں۔ اب پنشن پر گزارا اور میری بیماری ایسی ہے کہ میری پنشن، ملازم کی تنخواہ اور کے علاج میں ہی پوری ہو جاتی ہے۔ گو ریلوے سے مجھے مفت ج کی سہولت حاصل ہے لیکن جب تک دو چار خاص ادویات نہ مال کی جائیں مجھ سے اٹھ کر بیٹھنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے اور یہ ات ریلوے کے شیڈول میں شامل نہیں ہیں اس لئے وہ مجھے سے خریدنا پڑتی ہیں۔ ان حالات میں فون کا بل کیسے ادا کر سکتا "...... بوڑھے نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل لیا۔

"آپ کسی فرانکو کو جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"فرانکو۔ نہیں اس نام کا کوئی آدمی میرا واقف نہیں ہے"...... ڈیسمنڈ نے جواب دیا۔

"یہ شخص سپارگ کلب میں ملازم ہے اور سلات پلازہ کے ایک میں رہتا ہے"...... عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے۔ سپارگ کلب اور سلات پلازہ حوالے سے مجھے یاد آگیا ہے۔ مجھے کسی سے معلوم ہوا تھا کہ فرانکو تعلقات محکمہ صحت کے بڑے بڑے افسروں سے ہیں۔ چنانچہ کچھ پہلے میں سپارگ کلب میں اس سے ملا تھا اور میں نے اس سے است کی تھی کہ وہ میرا نام مفت علاج کے لئے محکمہ صحت

کے کسی بڑے افسر سے ریکمنڈ کرادے اور اس نے وعدہ بھی کیا
میرا کارڈ بھی لے لیا۔ پھر میں کئی بار اس کے فلیٹ پر بھی گیا لیکن
نے میرا کام نہ کیا جس پر میں مایوس ہو کر خاموش ہو گیا"..... ا
نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"..... عمران نے پوچھا تو بوڑھے نے حلیہ
دیا۔

"اوکے۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ ہم معذرت خواہ ہیں"
عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ بیٹھو۔ میں تو یہاں اکیلا رہ رہ کر مرجانے کی ح
تک بور ہو چکا ہوں۔ نجانے کتنے عرصے بعد ڈاکٹر کے علاوہ میں
کسی انسان سے بات کی ہے۔ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کون ہیں
اور یہ ساری باتیں آپ کیوں پوچھنے آئے ہیں"..... ڈیسنڈ نے

"ہمارا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ ہم ایک خاص سٹیلیو
فرانکو کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کا کارڈ
کے سامان سے ملا تھا اس لئے ہم یہاں آگئے"..... عمران نے

"اوہ اچھا"..... بوڑھے نے جواب دیا اور پھر عمران نے
مصافحہ کر کے خاموشی سے مڑا اور جولیا سمیت اس کوٹھی سے
گیا۔

"کیا ہوا"..... عمران کے ساتھیوں نے بڑے اشتیاق
لہجے میں کہا۔

"ٹائیں ٹائیں فش۔ شکر ہے میں جولیا کو ساتھ لے گیا تھا ورنہ تو
انہوں نے میری بات پر یقین ہی نہیں کرنا تھا"..... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

"لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ ڈیسنڈ نے چارٹرڈ طیارہ بک
کرانے کے لئے یہ فون نمبر لکھوایا۔ ایسا کیوں ہے۔ اصل ڈیسنڈ کا
اس بوڑھے ڈیسنڈ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"..... صالحہ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بوڑھے ڈیسنڈ کا نام، ایڈریس اور فون نمبر
دھوکہ دینے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ یہ بوڑھا ڈرامہ کر رہا ہو"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کیا ہے۔ وہ واقعی بیمار بھی ہے اور
بوڑھا بھی"..... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ فارمولا بھی ہاتھ سے گیا اور کسی کا پتہ
بھی نہیں چل رہا"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت تو واقعی پوزیشن ایسی ہی ہے"..... عمران نے
لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا عمران خود ہی
اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ شاید کام بن جائے"..... عمران نے
چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف
موجود فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں گریٹ لینڈ میں چونکہ فون

بوتھوں کی اس قدر کثرت تھی کہ شاید ہی کوئی جگہ ان سے خالی
گئی ہو۔ عمران نے جیب سے کارڈ نکالا اور اسے فون پیس میں ڈال
اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"رسیورس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
سنائی دی۔
"گریٹ لینڈ سے مائیکل بول رہا ہوں۔ فارک سے
کرائیں"...... عمران نے کہا۔
"وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکے ہیں۔ ان کا نمبر نوٹ کر لیں"
دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا گیا۔ عمران
اوکے کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر کارڈ کو مزید آگے دھکیل کر اس
ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ فارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فارک کی
سنائی دی۔
"مائیکل بول رہا ہوں فارک"...... عمران نے کہا۔
"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
"شیراک کو ہوش آ گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"جی آ گیا ہے اور وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنی رہائش گاہ
چکا ہے"...... فارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تمہیں اس کا فون نمبر معلوم ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں"...... فارک نے کہا اور ایک فون نمبر بتا دیا۔

"تم نے باربرا اور شیراک کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ کی
تھی۔ کیا یہ ٹیپ تمہارے پاس ہے"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ ہے تو سہی لیکن وہ تو کلب میں ہے۔ یہاں رہائش گاہ پر
نہیں ہے"...... فارک نے جواب دیا۔
"تم کتنی دیر میں وہاں پہنچ سکتے ہو۔ جلد سے جلد"...... عمران نے
کہا۔
"صرف پندرہ منٹ لگیں گے"...... فارک نے جواب دیا۔
"اوکے۔ میں بیس منٹ بعد تمہیں دوبارہ کلب میں کال کروں
گا"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے کارڈ فون
پیس سے نکالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔
"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔
"ابھی کچھ نہیں ہوا اور ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ صفدر خطبہ نکاح
یاد نہیں کر پا رہا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم پر پھر وہی دورہ پڑ گیا ہے۔ نانسنس"...... جولیا نے اس بار
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"کاش دورہ پڑ جاتا۔ سنا تو یہی ہے کہ جب یہ دورہ پڑ جائے اسے
ال کھلائی جاتی ہے اور جب دورہ اترتا ہے تو باقی ساری عمر وہ بے
چارہ دوسروں کو مٹھائیاں کھلاتا رہ جاتا ہے"...... عمران بھلا کہاں
آسانی سے باز آنے والا تھا۔
"عمران صاحب۔ آپ شاید کرانس فون کرنے گئے تھے"۔ اچانک

کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے ...
حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے کیسے اندازہ لگا لیا جبکہ فون بوتھ یہاں سے کافی فاصلے ...
پر ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا آئیڈیا تھا کہ آپ فارک کو فون کریں گے تاکہ اس ...
ذریعے باربرا یا اس کے کسی ساتھی کا ایڈریس یا فون نمبر معلوم ...
جائے کیونکہ باربرا کا تعلق کرانس کی سرکاری ایجنسی برائٹ ...
سے ہے اور فارک بھی وہاں کرانس میں ہی کام کرتا ہے"......
شکیل نے کہا۔

"تمہاری ذہانت کا گراف اب اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اب ...
مجھے واک آؤٹ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا تو صرف اندازہ تھا عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل ...
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو یہ بات پہلے ہی معلوم کی جا سکتی تھی" ...
جولیا نے کہا۔

"میں نے پہلے بھی معلوم کی تھی لیکن فارک یہاں بار ...
سیٹ اپ سے واقف نہیں تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب وہ کیسے بتا دے گا"...... جولیا نے حیران ہو ...
عمران نے فارک سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم باربرا کی آواز اور لہجہ سننا چاہتے ہو تاکہ ...

اب یہ شیراک سے اس کا یہاں کا ایڈریس معلوم کر سکو۔ ویری گڈ۔
تم واقعی جینئس ہو"...... جولیا نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے مکمل ستیاناس ہو گیا"...... عمران نے جولیا کی
تعریف پر خوش ہونے کی بجائے الٹا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے مجھے جینئس کہہ دیا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ جینئس سے
لڑکیاں اس طرح دور بھاگتی ہیں جیسے چھوت کی بیماری سے لوگ دور
بھاگتے ہیں"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سب اس
کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم خود ہی تو کہتے رہتے ہو کہ انتہائی عقلمندی اور حماقت کی
سرحدیں ملتی ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو میں تنویر کے بارے میں کہتا رہتا ہوں کہ وہ سرحد پار
کر چکا ہے۔ میں تو ابھی سرحد کی اس عقلمندی والی سائیڈ پر ہوں ورنہ
تم مجھے جینئس نہ کہتی۔ تم خود سوچو۔ تم نے کبھی تنویر کو جینئس کہا
ہے"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ویسے تمہاری تعریف کرنا بھی ایک عذاب ہے۔ ٹھیک ہے۔
تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"یہ ہوئی نا تنویرانہ تعریف۔ خواہ مخواہ سینہ پھلائے پھرتے رہتے
تھے"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

پھر پندرہ منٹ تک ایسی ہی ہلکی پھلکی گفتگو ہوتی رہی اور پندرہ
بعد عمران دوبارہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ فارک سے رابطہ
اور پھر فارک نے اسے وہ ٹیپ بھی فون پر سنوا دیا۔

"تم نے اس فارمولے کے حصول کے لئے کوئی پلاننگ کی
ہے یا اطمینان سے چادر اوڑھ کر سونے کا پروگرام ہے"......
نے کہا۔

"میں نے شیراک کے آفس میں ایک آدمی سے بات کی
جیسے ہی پیکٹ وہاں کسی بھی کوریئر سروس سے پہنچے گا مجھے اطلاع
جائے گی اور میں اسے حاصل کر لوں گا"...... فارک نے جواب دیا

"اور اگر باربرا نے فارمولا شیراک کی بجائے کسی اور ایڈریس
بھجوا دیا تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو مجبوری ہے جناب کیونکہ یہاں کرانس میں ایک
بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں کوریئر سروسز ہیں۔ سب کو تو چیک
کیا جا سکتا"...... فارک نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم کوشش جاری رکھو"۔
نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے کارڈ کو اور آگے دھکیلا اور پھر
آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں گریٹ لینڈ سے۔ شیراک سے
کراؤ"۔ عمران نے باربرا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو باربرا۔ شیراک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد شیراک
کی آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو شیراک۔ ہسپتال سے صحیح سلامت گھر پہنچ گئے ہو
ناں"...... عمران نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ اس نے
شیراک کے لہجے میں بے تکلفی کا عنصر محسوس کر لیا تھا۔

"شکریہ۔ لیکن اس فارمولے کا کیا ہوا"...... شیراک نے کہا۔

"وہ میں نے حاصل کر لیا ہے لیکن اب میں سوچ رہی ہوں کہ
اسے کس طرح کرانس پہنچاؤں اس لئے میں نے فون کیا ہے"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی اب بے حد محتاط رہنا ہوگا۔ میرے ساتھ جو کچھ ہوا
ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ بے حد تیز اور چالاک ہیں۔ میرا
خیال ہے کہ تم ایسا کرو کہ ڈیسنڈ کے ہاتھ یہ فارمولا بھجوا دو۔ یہاں
فارک بھی ڈیسنڈ کو نہیں جانتا اس لئے اسے کوئی چیک نہ کر سکے
گا"...... شیراک نے کہا۔

"مجھے بھی وہ نہیں جانتے۔ میں سوچ رہی تھی کہ خود ہی طیارہ
ہائرڈ کرا کر کرانس آ جاؤں۔ میں نے طیارہ بک بھی کرا لیا تھا لیکن
پھر یہ سوچ کر کینسل کرا دیا کہ کہیں انہیں اطلاع نہ مل جائے۔
اب بھی میں چھپی ہوئی ہوں کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ
فارمولا ہاتھ سے نکل چکا ہے حالانکہ میں نے کوشش کی تھی کہ جعلی

فارمولا ان تک پہنچا دوں لیکن بات نہیں بنی"...... عمران نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تم زیرو پوائنٹ پر چھپی ہوئی ہو گی۔ ویسے وہ انتہائی محفوظ جگہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ ہے تو سہی لیکن مجھے پھر بھی خطرہ لاحق ہے"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ پروفیسر اسمتھ کی بیوی انجیلا کو انہوں نے کیا کہنا ہے"...... شیراک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی شاطر ہیں شیراک۔ انتہائی شاطر۔ اس سے پہلے ان لوگوں سے میرا واسطہ نہیں پڑا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ وہ بے چارے چاہے کتنے ہی شاطر ہوں بہرحال باربرا کو ہی تلاش کریں گے انجیلا کو نہیں"...... شیراک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے حوصلہ ہو گیا ہے لیکن اگر انہوں نے کسی طرح تلاش کر لیا تب واقعی مسئلہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم ان کی نگرانی نہیں کرا رہی"...... شیراک نے کہا۔

"نگرانی کرانے پر تو ساری باتوں کا علم ہوا تھا لیکن پھر انہیں نگرانی کا علم ہو گیا اس لئے میں نے نگرانی ہٹا لی ہے ورنہ ایک آدمی بھی ان کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ آسانی سے مجھ تک پہنچ جاتے"۔ عمران نے کہا۔

"ڈیسنڈ کو کہہ دو کہ وہ نگرانی کرائے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم اکیلی زیرو پوائنٹ پر نہیں رہ سکتی۔ لازماً ڈیسنڈ کو بھی تم نے وہیں رکھا ہوا ہو گا"...... شیراک نے بڑے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ڈیسنڈ کو تو اس کالونی کا بھی علم نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو اور وہ بھی مجھ سے کہہ رہی ہو جبکہ مجھے معلوم ہے کہ ریجنٹ کالونی کی یہ پروفیسر اسمتھ والی کوٹھی کا سارا پلان ہی ڈیسنڈ کا ہے۔ تم نے خود مجھے بتایا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہرحال چھوڑو اس بات کو۔ میرا خیال ہے کہ کل میں خود فرانس آجاؤں"...... عمران نے کہا۔

"جیسے مناسب سمجھو کرو۔ لیکن ہر لحاظ سے محتاط رہنا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک موجود تھی۔ وہ فون بوتھ سے باہر آگیا۔

"کوئی بات بنی عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایک زیرو پوائنٹ سامنے آیا ہے اور یہ ریجنٹ کالونی میں ہے اور کسی پروفیسر اسمتھ کے نام سے ہے۔ باربرا وہاں پروفیسر اسمتھ کی بیوی انجیلا کے روپ میں کیموفلاج ہوئی بیٹھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی وہ وہاں ہو اور اگر وہاں نہ بھی ہوئی تو وہاں سے

بہر حال اس کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر ٹیکسیوں میں سوار ریجنٹ کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

باربرا اور ڈیسنڈ دونوں کمرے میں صوفوں پر بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔

"کیا بات ہے۔ آج تمہارا سونے کو جی نہیں چاہ رہا"...... ڈیسنڈ نے کہا۔

"میرے دل میں بے چینی اور اضطراب اس قدر ہے ڈیسنڈ کہ کچھ بتا نہیں سکتی۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے یقینی خطرہ تیزی سے میری طرف بڑھ رہا ہو"...... باربرا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے۔ یہاں کے بارے میں اول تو سوائے تمہارے اور میرے اور کسی کو علم ہی نہیں ہے اور اگر علم ہو بھی جائے تو تم کیا ہو، باربرا تو نہیں ہو"...... ڈیسنڈ نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو بہر حال اب ہمیں یہاں سے بھی جانا ہو گا۔ میں یہاں

نہیں رہ سکتی"...... باربرا نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کہاں جانا چاہتی ہو"...... ڈیسنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارے فلیٹ پر چلا جائے"...... باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں بھی ہم محفوظ رہیں گے"...... ڈیسنڈ نے جواب دیا تو باربرا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ڈیسنڈ اس کے پیچھے تھا۔

"سو ڈیوڈ۔ ہم جا رہے ہیں۔ اگر کوئی یہاں آئے تو تم نے اسے یہی بتانا ہے کہ انجیلا کئی روز سے گئی ہوئی ہے۔ ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا"...... باربرا نے ڈیوڈ کو بلا کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ ڈیوڈ نے کہا تو باربرا باہر موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"تم نے اپنی کار میں آؤ گے ڈیسنڈ۔ یہاں اسے نہیں چھوڑا جا سکتا"...... باربرا نے کہا۔

"ہاں"...... ڈیسنڈ نے کہا اور تھوڑی دیر بعد دو کاریں یکے بعد دیگرے کوٹھی سے نکلیں اور دائیں طرف کو مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ڈیسنڈ کی رہائش گرین روڈ پر اسکوائر پلازہ میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں پلازہ کی وسیع و عریض پارکنگ میں پہنچ کر رک گئیں۔ باربرا اور ڈیسنڈ دونوں نیچے اترے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہم نے سائیڈ پر موجود سیڑھیوں سے اوپر جانا ہے ڈیسنڈ۔ لفٹ استعمال نہیں کرنی"...... باربرا نے کہا۔

"وہ کیوں"...... ڈیسنڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اس طرح ہم استقبالیہ کی نظروں میں آئے بغیر فلیٹ تک پہنچ جائیں گے"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہ لوگ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے مادام"...... ڈیسنڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے نہیں سمجھ سکو گے ڈیسنڈ۔ جب تک میں فارمولا تھرڈ پارٹی کے حوالے نہیں کر دوں گی مجھے چین نہیں آئے گا۔ جو لوگ ایشیا سے یہاں فارمولا حاصل کرنے آئے ہیں وہ خاموشی سے بیٹھ نہیں جائیں گے اور سیکرٹ ایجنٹوں کے پاس کسی کو ٹریس کرنے کے ہزاروں راستے ہوتے ہیں"...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کے اطمینان کے لئے ایسے ہی سہی"۔ ڈیسنڈ نے کہا اور پھر وہ سائیڈ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ ڈیسنڈ نے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور جب بلب جلا دیا تو باربرا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ڈیسنڈ بھی اندر داخل ہوا اور پھر اس نے دروازہ لاک کر دیا۔

"اب آپ بالکل مطمئن ہو جائیں مادام۔ یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا"...... ڈیسنڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے نام کی پلیٹ تو باہر موجود نہیں"...... باربرا نے
چونک کر پوچھا۔
"اوہ نہیں مادام۔ یہ فلیٹ تو میرے نام سے بک ہی نہیں ہے۔
یہاں میرا نام ڈیلنڈ نہیں ہے بلکہ راگ ہے۔ عام ایڈریس اور فون
نمبر تو میں بوڑھے ڈیلنڈ رچرڈ کا استعمال کرتا ہوں۔ یہاں کے بارے
میں تو سوائے میرے اور میرے اپنے آدمیوں کے اور کسی کو بھی
معلوم نہیں ہے"...... ڈیلنڈ نے کہا تو باربرا نے اطمینان بھرے
انداز میں سر ہلا دیا۔ ڈیلنڈ نے شراب کی بوتل نکالی اور ایک بار پھر
دونوں شراب نوشی میں مصروف ہو گئے۔
"وہ فارمولا آپ کے پاس ہے ناں مادام"...... اچانک ڈیلنڈ نے
پوچھا۔
"نہیں۔ میں نے وہ ایک ایسی جگہ محفوظ کر دیا ہے کہ کسی کو
اس کا علم ہی نہیں ہو سکتا"...... باربرا نے جواب دیا تو ڈیلنڈ نے
ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر تک شراب نوشی کے بعد
باربرا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔
"میں اب سونے جا رہی ہوں اور سنو۔ آج تم علیحدہ کمرے میں
سوؤ گے"...... باربرا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک کمرے کی طرف
بڑھ گئی تو ڈیلنڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے باربرا
اس کی انچارج تھی اس لئے وہ اسے کچھ کہہ بھی نہ سکتا تھا۔ پھر تھوڑی
دیر بعد وہ بھی اٹھا اور دوسرے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر

بعد وہ بیڈ پر گہری نیند سو چکا تھا لیکن پھر اچانک کال بیل کی تیز آواز
اس کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے
سائیڈ پر موجود ٹیبل لیمپ جلایا تو اس کی نظریں کلاک پر جم سی
گئیں۔ وقت بتا رہا تھا کہ اس کو سوئے ہوئے کچھ زیادہ وقت نہیں
گزرا تھا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔
"اس وقت کون آ گیا"...... ڈیلنڈ نے چونک کر کہا اور بستر سے
اٹھ کر وہ کمرے سے باہر نکلا اور سیدھا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔
"کون ہے"...... اس نے ڈور فون کا بٹن پریس کر کے پوچھا۔
"پولیس۔ دروازہ کھولو"...... رسیور سے ایک بھاری اور قدرے
کرخت سی آواز سنائی دی۔
"پولیس۔ اس وقت۔ کیا مطلب"...... ڈیلنڈ نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔
"نائٹ مینجر کو ساتھ لے کر آؤ۔ تب دروازہ کھولوں گا"۔ ڈیلنڈ
نے کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے
مڑ کر دیکھا تو باربرا ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے کھڑی تھی۔ اس کے
چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔
"میں نائٹ مینجر بول رہا ہوں مرفی مسٹر راگ"...... دروازہ
کھولیں"...... دوسرے لمحے مینجر کی آواز سنائی دی۔
"یہ واقعی مرفی کی آواز ہے"...... ڈیلنڈ نے کہا اور پھر اس نے

آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر دو پولیس آفیسر اور ایک
لباس میں ملبوس آدمی موجود تھا۔

"ہم تکلیف دینے کی معذرت چاہتے ہیں۔ دوسری منزل میں
قتل ہو گیا ہے اور قاتل تیسری منزل پر آیا ہے اس لئے ہم نے
لینی ہے"...... ایک پولیس آفیسر نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے لیں تلاشی"...... ڈیسنڈ نے ایک طرف
ہوئے کہا تو دونوں پولیس آفیسر اندر چلے گئے۔

"سوری جناب۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ اب آپ آرام کر
ہیں"...... پولیس آفیسر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پولیس سے تعاون تو ہمارا فرض ہے"۔
نے جواب دیا تو پولیس آفیسرز اور نائٹ مینجر سب باہر چلے
ڈیسنڈ نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"میں تو واقعی ڈر گئی تھی"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے

"میں خود پریشان ہو گیا تھا کہ اس وقت یہاں کون
ہے"...... ڈیسنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو باربرا نے بھی
میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیسنڈ نے الماری سے شراب کی بوتل اور
نکالے اور دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے کیونکہ اب ظاہر
نیند خراب ہو جانے کے بعد دوبارہ آسانی سے نیند نہیں آ سکتی تھی۔

"ہم خواہ مخواہ ہی ڈر رہے ہیں ڈیسنڈ۔ آؤ چل کر سوئیں"۔
باربرا نے کہا تو ڈیسنڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس مادام۔ یہاں کوئی نہیں آ سکتا"...... ڈیسنڈ نے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا اور وہ دونوں اس بار ایک ہی بیڈ روم کی
بڑھ گئے لیکن ابھی وہ اندر جا کر بیٹھے ہی تھے کہ کال بیل کی
ایک بار پھر سنائی دی۔

"اوہ۔ اب کیا ہو گیا ہے۔ نانسنس"...... ڈیسنڈ نے انتہائی
ہوئے لہجے میں کہا اور کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی
بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... اس نے ڈور فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"پولیس۔ دروازہ کھولو"...... باہر سے بھاری آواز سنائی دی۔

"اب کیا ہو گیا ہے۔ ابھی تو آپ چیک کر کے گئے ہیں"۔ ڈیسنڈ
اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ ایک اور پوائنٹ پر آپ سے بات کرنی ہے"۔ دوسری
سے کہا گیا تو ڈیسنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے دروازے کا لاک
اور پھر دروازہ کھلتے ہی کسی نے اسے پیچھے دھکیلا اور اس کے
ساتھ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی۔

ریجنٹ کالونی خاصی وسیع کالونی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کالونی کے پہلے چوک پر ٹیکسیوں سے اتر گئے۔ انہیں چونکہ نمبر معلوم نہیں تھا اس لئے عمران ایک طرف بنے ہوئے ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔ ریستوران میں اس وقت اکا دکا آدمی بیٹھے ہوئے رہے تھے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے عمران کے قریب آنے پر لہجے میں کہا۔

"یہاں پروفیسر اسمتھ صاحب کی رہائش گاہ ہے۔ مجھے نمبر یاد نہیں رہا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایک سو ایک بی بلاک ان کی کوٹھی کا نمبر ہے۔ خود تو یہاں نہیں رہتے البتہ کبھی کبھار ان کی بیگم یہاں آتی ہے"۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔

"کوئی ملازم تو ہوگا یہاں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کا ملازم ڈیوڈ یہاں مستقل طور پر رہتا ہے"۔ کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر ریستوران سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بی بلاک کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کو تلاش کر چکے تھے۔

"میں عقبی طرف سے اندر جاتا ہوں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا۔

"اوہ۔ آؤ"...... عمران نے صفدر کو دیکھ کر کہا تو سب ساتھی تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

"عمران صاحب۔ اندر ایک ملازم ہے۔ اسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ یہاں اور کوئی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"چلو اس ملازم سے پوچھ لیتے ہیں۔ شاید یہ اس کا کوئی اور ٹھکانہ جانتا ہو"...... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب کوٹھی میں داخل ہو گئے۔

"یہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے کوئی عورت موجود رہی ہے"۔ جولیا نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بلکہ ایک نہیں دو افراد تھے۔ یہ دیکھو شراب کی خالی بوتل کے

سامنے دو جام ہیں۔ ایک جام پر لپ سٹک کے نشانات بھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک عورت اور ایک مرد یہاں ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"مجھے تو عورت کی مخصوص خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ لپ سٹک والی بات تو بہرحال تم نے چیک کی ہے"...... جولیا نے

"اگر میں خوشبو کی بات کر دیتا تو تم نے ابھی مجھے گولی مار تھی اس لئے مجبوراً مجھے اس نشان کا کہنا پڑا ہے"...... عمران نے سب بے اختیار ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ جولیا بھی ہنس پڑی تھی۔

"اس ملازم کو یہاں لا کر باندھ دو۔ اب یہ بتائے گا"...... نے کہا تو تھوڑی دیر بعد صفدر ایک بے ہوش نوجوان کو کاند اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"رسی تلاش کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بنڈل تھا۔ اس نے تنویر کی مدد سے اس نوجوان کو کرسی سے طرح باندھ دیا۔

"اب تم لوگ باہر اور عقبی طرف کی نگرانی کرو۔ ہو سکتا ہے یہ لوگ اچانک واپس آ جائیں"...... عمران نے کہا تو سوائے اور جولیا کے باقی سب سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ عمران نے کر ملازم کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں

ں کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہٹائے اور کرسی قریب کر کے وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ اور جولیا دونوں ایک طرف کرسیوں پر بیٹھی رہی تھیں۔

"یہ۔ کیا۔ کیا مطلب"...... ملازم نے ہوش میں آتے ہی انتہائی ٹ بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام ڈیوڈ ہے اور تم پروفیسر اسمتھ کے ملازم ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ یہ کیا مطلب۔ تم اندر کیسے آ گئے۔ نے مجھے کیوں باندھا ہے"...... ڈیوڈ نے اب پوری طرح سنبھلے ئے لہجے میں کہا۔

"مادام باربرا یہاں آئی تھی۔ وہ کہاں گئی ہے"...... عمران نے لہجے میں کہا۔

"باربرا۔ وہ کون ہے۔ یہاں تو کوئی باربرا نہ رہتی ہے نہ آئی "...... ڈیوڈ نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ عام ملازم نہیں ہے بلکہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"یہاں کون رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں پروفیسر اسمتھ اور ان کی بیگم انجیلا رہتی ہیں"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں ایک مرد اور ایک عورت موجود تھی۔ کون تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"مادام انجیلا اور ان کا ایک رشتہ دار تھا۔ وہ ایک گھنٹہ پہلے
گئے ہیں"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔
"کہاں گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے کیا معلوم۔ میں تو ملازم ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا تو ع
نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکال لیا۔
"اب تم سب کچھ بتاؤ گے ڈیوڈ۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم م
ہو اس لئے تمہیں تکلیف نہیں ہونی چاہئے لیکن تم نے خود ہی دا
دی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ا
کرسی اور آگے کر کے ڈیوڈ کے سامنے رکھ دی۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں"...... ڈیو
کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے تیز چیخ نکلی۔ کا ایک نتھ
سے آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور ابھی اس کی چیخ کی باز
موجود تھی کہ عمران کا بازو تیزی سے ایک بار پھر گھوما اور کمرہ
بار پھر ڈیوڈ کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔
نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے لباس سے خنجر صا
اور پھر خنجر کو کوٹ کے اندر مخصوص جیب میں رکھ لیا۔ ڈیو
ہوئے اپنا سر دائیں بائیں مار رہا تھا۔ عمران نے مڑی ہوئی انگلی
اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مارا تو ڈیوڈ کے حلق سے
کربناک چیخ نکلی۔ اس کا پورا جسم پھڑکنے لگا تھا۔ چہرہ پسینے میں
گیا اور آنکھیں ابل کر باہر کو آ گئی تھیں۔

"بتاؤ کہاں ہے باربرا۔ بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"م۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں کسی باربرا کو نہیں
"...... ڈیوڈ نے انتہائی کربناک لہجے میں کہا تو عمران نے اس کی
رگ پر دوسری ضرب لگائی اور اس بار تو ڈیوڈ کی حالت اس قدر بگڑ
گئی کہ اس کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا ضرور لیکن وہ چیخ اس کے منہ
سے نہ نکل سکی۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اور چہرہ حد سے زیادہ
بگڑ گیا تھا۔
"بتاؤ کہاں ہے باربرا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"مم۔ مم۔ مادام اپنے ساتھی ڈیسنڈ کے ساتھ چلی گئی ہے۔ ڈیسنڈ
کے فلیٹ پر چلی گئی ہے"...... ڈیوڈ کے منہ سے اس انداز میں الفاظ
نکل رہے تھے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔
"ڈیسنڈ کا فلیٹ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو کمرے کے قریب سے گزر رہا تھا کہ
میں نے ان کی بات سن لی تھی"...... ڈیوڈ نے اسی طرح لاشعوری
انداز میں کہا۔
"باربرا کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ڈیوڈ نے تفصیل
سے بتا دیا۔ پھر عمران کے پوچھنے پر ڈیوڈ نے ڈیسنڈ کا حلیہ بھی بتا
دیا۔ عمران نے سوالات کر کے ان دونوں کے لباسوں کے بارے
میں معلومات حاصل کر لیں۔
"کس چیز پر گئے ہیں وہ دونوں یہاں سے"...... عمران نے

پوچھا۔

"دو کاروں پر علیحدہ علیحدہ"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"کاروں کے نمبر اور تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہ
کہا تو ڈیوڈ نے نمبرز اور تفصیلات بتا دیں۔ پھر عمران نے ا
طرف سے اس سے بہت سے سوالات کئے لیکن اس سے زیاد
واقعی کچھ نہ جانتا تھا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب
مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے سا
گولیاں ڈیوڈ کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

"اب معلوم کرنا پڑے گا کہ کاریں کہاں گئی ہیں"......
نے مشین پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے جولیا اور صا
مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اس وقت رات کو کیسے معلوم ہو گا"...... جولیا نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ گریٹ لینڈ ہے۔ یہاں ٹریفک کا نظام انتہائی منظم ہے
کنٹرول بھی کیا جاتا ہے اور اس کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے
یقیناً معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور ایک طرف
ہوتے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکو
نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آ
دی۔

"جنرل ٹریفک کنٹرول ٹاور کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم
کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے جو
انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"جنرل ٹریفک کنٹرول ٹاور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل نیلسن چیف آف ملٹری انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ کنٹرولر
سے بات کروائیں"...... عمران نے لہجے کو بھاری اور سخت بناتے
ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے
ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں ویلسن بول رہا ہوں۔ کمانڈر ویلسن"...... چند
لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میں جنرل نیلسن بول رہا ہوں چیف آف ملٹری انٹیلی جنس"۔
عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں دو کاروں کی تلاش ہے۔ ان کے نمبرز اور تفصیلات نوٹ
کریں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیوڈ سے
حاصل کی تفصیلات دوہرا دیں۔

"یس سر۔ میں نے تمام تفصیلات نوٹ کر لی ہیں"...... کمانڈر

نے کہا۔

"ہمیں فوری طور پر یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ دونوں کاریں اس وقت کہاں ہیں اور یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از سیکرٹ ایمرجنسی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ کے خود فون کرنے سے سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ ہولڈ کریں میں کنٹرول کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد ہی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ دونوں کاریں آخری بار گین روڈ کے اسکوائر پلازہ پارکنگ میں داخل ہوتے چیک کی گئی ہیں اور اس کے بعد وہ نہیں آئیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ اب دوبارہ یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"...... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ تو واقعی جادوگری ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو چیف اسے اس کی حرکتوں کے باوجود لیڈر بنا دیتا ہے۔ یہ شخص واقعی جادوگر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے احمق جادوگر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"آؤ اب وہاں چیک کر لیں۔ شاید اس محترمہ باربرا کی شکل دیکھنا نصیب ہو جائے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر گین روڈ پر واقع اسکوائر پلازہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گیٹ پر اترنے کے بعد جب وہ اندر داخل ہوئے تو وہاں پارکنگ میں واقعی دونوں کاریں موجود تھیں۔

"یہ دونوں علیحدہ علیحدہ کاروں میں آئے ہیں تو لازماً دونوں کی کاریں اپنی اپنی ہوں گی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک طرف موجود پارکنگ کے چوکیدار کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھی ایک طرف کھڑے رہ گئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران چوکیدار سے باربرا اور ڈیلنڈ کے بارے میں کاروں کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے گیا ہے اس لئے وہ علیحدہ کھڑے رہے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے چوکیدار کے قریب پہنچ کر کہا۔

"جناب میرا نام ہنری ہے"...... چوکیدار نے جواب دیا۔

"مس باربرا اور ڈیلنڈ کی کاریں آج اکٹھی کھڑی ہیں حالانکہ

دونوں میں کبھی نہیں بنی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
دونوں کاروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"باربرا اور ڈیسنڈ کی کاریں۔ اوہ نہیں جناب۔ یہ پہلی کار تو
راگ صاحب کی ہے۔ یہ سیاہ کار تو کسی مہمان کی ہے"۔ چو
نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"راگ صاحب کی۔ اوہ۔ وہ جو دوسری منزل کے فلیٹ نمبر
میں رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو تیسری منزل کے کمرہ نمبر اٹھارہ میں
ہیں جناب"...... چوکیدار نے جواب دیا۔
"اوہ نہیں۔ وہ راگ صاحب نہیں ہو سکتے۔ چلو میں ان کا
بتاتا ہوں تاکہ مکمل تصدیق ہو جائے"...... عمران نے کہا اور
کے ساتھ ہی اس نے ڈیسنڈ کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ وہی حلیہ
ڈیوڈ نے اسے بتایا تھا۔
"جی ہاں۔ یہ راگ صاحب ہیں جناب۔ یہاں طویل عرصے
رہتے ہیں۔ تیسری منزل فلیٹ نمبر اٹھارہ"...... چوکیدار نے
فاتحانہ لہجے میں کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ چلو تم نے میری غلط فہمی دور کر دی
اس لئے تم انعام کے حقدار ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
اور جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے چوکیدار کے ہاتھ
دیا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ آپ کی مہربانی۔ آپ کا بے حد شکریہ"۔
چوکیدار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے نوٹ جلدی سے جیب
میں ڈال لیا تو عمران مسکراتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔
"ڈیسنڈ یہاں راگ کے نام سے تیسری منزل کے فلیٹ نمبر اٹھارہ
میں رہ رہا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تو وہ سب
اچھل پڑے۔
"یہ سب کچھ اتنی جلدی کیسے ہو گیا"...... جولیا نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"پارکنگ کے چوکیدار یا پارکنگ بوائے اس علاقے کے بارے
میں انسائیکلو پیڈیا ہوتے ہیں۔ باقی پوچھنے والے کا اپنا انداز ہے کہ
وہ کتنی دیر میں پوچھ گچھ کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے
اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جب استقبالیہ میں پہنچے
تو وہاں پولیس آفیسر موجود تھے لیکن وہ سب اپنے کاموں اور باتوں
میں مصروف تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کسی نے
توجہ نہ کی تھی کیونکہ وہاں اور بھی بہت سے لوگ آ جا رہے تھے۔
عمران اپنے ساتھیوں سمیت لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گیا۔
فلیٹ نمبر اٹھارہ کا دروازہ بند تھا البتہ باہر راگ کی نیم پلیٹ موجود
تھی۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
"کون ہے"...... ڈور فون سے انتہائی جھلائی ہوئی مردانہ آواز

سنائی دی۔

"پولیس۔ دروازہ کھولو"..... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہو گیا ہے۔ ابھی تو آپ چیکنگ کر کے گئے ہیں" فون سے اسی طرح جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سوری۔ ایک اور پوائنٹ پر آپ سے بات کرنی ہے"۔ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پولیس کسی وجہ سے ان کے فلیٹ کی چیکنگ کر چکی ہے اور لمحے دروازہ کھلا اور عمران تیزی سے دروازے میں موجود دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کے ساتھی بھی اندر داخل ہوئے اور پھر وہ دوڑتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے نیچے گرتے ہی اس آدمی نے تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا آدمی بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"فلیٹ خالی ہے"..... اسی لمحے جولیا نے واپس آکر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"فلیٹ خالی ہے۔ وہ یار برا کہاں گئی۔ اس کی کار تو نیچے موجود ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عورت کی مخصوص خوشبو تو اس سامنے والے بیڈ روم

میں موجود ہے لیکن کمرہ خالی ہے"..... جولیا نے جواب دیا تو عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے خود دروازے میں داخل ہوتے ہوئے ایک عورت کی جھلک اس کمرے میں دیکھی تھی لیکن ظاہر ہے وہ اس آدمی کو کور کئے بغیر اندر نہ جا سکتا تھا اور اب جولیا کہہ رہی تھی کہ کمرہ خالی ہے۔ کمرے میں داخل ہو کر وہ تیزی سے گھوما اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ باتھ روم خالی ہے"..... جولیا نے کہا تو عمران تیزی سے عقبی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو کھڑکی کے ساتھ موجود پائپ کے ذریعے نیچے اتر کر گلی میں بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ گلی میں پہنچ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں غائب ہو گئی تھی البتہ عمران اس کی ایک جھلک دیکھ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"بڑی پھرتیلی اور تیز لڑکی ہے"..... عمران نے سر واپس کرتے ہوئے کہا۔

"کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"صالحہ تم اور صفدر واپس جاؤ۔ وہ یار برا پائپ کے ذریعے فرار ہو کر عقبی گلی میں پہنچی ہے۔ وہ لازماً پارکنگ میں جائے گی اپنی کار حاصل کرنے"..... عمران نے کہا تو صالحہ جو جولیا کے ساتھ ہی

کھڑی تھی تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"تو وہ اس کھڑکی سے نکل گئی ہے۔ واقعی انتہائی تیز ہے"۔۔۔ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بلی بننا آسان نہیں ہوتا مس جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ وہ بھی تم جیسے چوہے کی"...... جولیا نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں ہی واپس اس کمرے میں آ گئے جہاں ڈیوڈ راگ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ لگژری فلیٹ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے عمران کو یہ فکر نہ تھی کہ اندر ہونے والی کارروائی کا علم باہر والوں کو ہو سکے گا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ عمران کے ساتھی وہاں اس کمرے میں موجود تھے۔

"وہ باربرا عقبی کھڑکی سے نکل گئی ہے"...... تنویر نے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تنویر نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"صالحہ اور صفدر کو آ جانے دو پھر اس کے بارے میں سوچیں گے۔ ویسے اسے اٹھا کر اندر کرسی پر ڈال دو اور کسی رسی یا پردے سے اسے اچھی طرح باندھ دو"...... عمران نے کہا تو تنویر اور کیپٹن

شکیل دونوں تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو صالحہ اور صفدر اندر داخل ہوئے۔ صفدر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"وہ پارکنگ میں نہیں آئی۔ کار ویسے ہی کھڑی ہے۔ ہم نے اسے عقبی گلی تک تلاش کر لیا ہے"...... صفدر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ وہ پولیس کو بھی فون کر سکتی ہے اور یہاں کی انتظامیہ کو بھی۔ اب اسے اٹھا کر لے جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے اسے کہاں لے جائیں گے۔ ہمارے پاس کوئی ایمرجنسی رہائش گاہ تو نہیں ہے۔ یہیں جلد از جلد جو کچھ اس سے پوچھنا ہے پوچھ لو"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ڈیفنڈ کو لے جایا گیا تھا۔ تنویر پردے کی رسی بنا کر اسے کرسی پر باندھنے میں مصروف تھا۔

"اسے مت باندھو۔ اب طویل پوچھ گچھ کا وقت نہیں رہا۔ یہاں کسی بھی وقت ریڈ ہو سکتا ہے۔ اسے اٹھا کر نیچے ڈال دو۔ اب اس کی گردن پر پیر رکھ کر مجھے پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اب تک باندھی ہوئی رسی کھول دی اور پھر اسے اٹھا کر اس نے نیچے بچھے ہوئے قالین پر ڈال دیا۔ عمران نے جھک کر پہلے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس

کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے با
ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیر اس
گردن پر مخصوص انداز میں رکھ دیا تو اس آدمی کا جسم یکلخت تڑپا
اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا اٹھنے کے
تڑپتا ہوا جسم یکلخت واپس گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ
طرح بگڑتا چلا گیا۔

"باربرا کہاں گئی ہے۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ اندر کمرے میں ہے۔ اندر کمرے میں"...... اس
نے رک رک کر کہا۔

"وہ عقبی کھڑکی سے گلی میں اتر کر فرار ہو گئی ہے۔ کار بھی
لے گئی۔ بتاؤ کہاں جا سکتی ہے وہ"...... عمران نے پیر کو د
دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم"...... اس آدمی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ڈیسنڈ راگ ہے۔ ڈیسنڈ راگ"۔ اس آدمی
جواب دیا۔

"تم اس کے خاص آدمی ہو اس لئے بتاؤ ورنہ"...... عمران
غراتے ہوئے کہا۔

"اس کے بے شمار خفیہ اڈے ہیں۔ نجانے وہ کہاں گئی ہے۔
بے حد چالاک ہے"...... ڈیسنڈ نے رک رک کر جواب دیتے

عمران کو اس کے لہجے سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ڈیسنڈ واقعی
کہہ رہا ہے۔

"فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے پاس ہے۔ میں نے پوچھا بھی تھا لیکن اس نے بتایا کہ
نے اسے محفوظ کر دیا ہے"...... ڈیسنڈ نے جواب دیتے ہوئے

"فارمولا کرانس بھجوانے کے لئے کیا پلان بنایا گیا ہے"۔ عمران
پوچھا۔

"اس نے چیف سے بات کی تھی۔ چیف نے اسے کہا ہے کہ وہ
کرانس کے یہاں سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری کو دے
وہ سفارتی بیگ میں پہنچا دے گا۔ وہ فارمولا کل اسے پہنچا دے
...... ڈیسنڈ نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ
چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ڈیسنڈ کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی
وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ ہم نے میک اپ کرنا ہے اور اب
رہائش گاہ بھی حاصل کرنی ہے ورنہ یہاں کی پولیس ہمارا
پیچھا نہ چھوڑے گی"...... عمران نے بیرونی دروازے کی
مڑتے ہوئے کہا لیکن ابھی وہ درمیانی کمرے تک ہی پہنچا تھا کہ
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے آگے
رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راگ بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈیسنڈ کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے نام راگ ہی کا لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فلیٹ راگ کے نام سے ہی بک ہے۔

"باربرا بول رہی ہوں راگ۔ کیا وہ حملہ آور چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے باربرا کی آواز سنائی دی۔ عمران چونکہ پہلے میپ شراک کے ساتھ ہونے والی اس کی گفتگو سن چکا تھا اس لئے وہ اس کی آواز ویسے ہی پہچان گیا تھا۔

"یس مادام۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی اور وہ آپ کا ایڈریس اور فارمولے کے بارے میں پوچھ رہے تھے لیکن چونکہ مجھے خود معلوم نہیں تھا اس لئے میں کیا بتاتا۔ انہوں نے مجھ پر تشدد بھی کیا لیکن جب واقعی مجھے معلوم نہ تھا تو وہ چلے گئے۔ ابھی دس منٹ پہلے گئے ہیں"...... عمران نے ڈیسنڈ کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ اچانک تمہارے فلیٹ پر کیسے پہنچ گئے تھے"...... باربرا نے کہا۔

"مجھے خود سمجھ نہیں آئی مادام"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہماری کاروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ان کاروں کی وجہ سے وہ وہاں پہنچے۔ تم نے انہیں فارمولے کے بارے میں کیا بتایا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"میں کیا بتا سکتا تھا مادام۔ مجھے تو خود علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کرانس پہنچنے کے بارے میں"...... باربرا نے کہا۔

"مادام۔ نہ انہوں نے اس بارے میں کچھ پوچھا اور نہ میں نے کوئی بات کی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم وہیں رہو گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ باہر موجود ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پبلک فون بوتھ سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے جلدی سے کریڈل پر ہاتھ مارا اور پھر تیزی سے ایکس چینج کا مخصوص نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ سنٹرل ایکس چینج"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل نیلسن چیف آف ملٹری انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو۔ اس نمبر پر ابھی چند لمحے پہلے کال کی گئی ہے۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ اس نمبر پر کہاں سے کال کی گئی ہے"۔ عمران نے بھاری لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈیسنڈ کا فون نمبر دوہرا دیا جو فون کے اوپر لکھا ہوا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"سر۔ اس نمبر پر کال آخری بار ورسز روڈ کے فون بوتھ نمبر ایک سو اٹھارہ سے کی گئی ہے"....... دوسری طرف سے بتایا گیا۔

"کیا اچھی طرح چیک کیا ہے تم نے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ لڑکی تو واقعی ذہانت کی آخری حدوں تک پہنچ رہی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی انتہائی تیز اور ذہین لڑکی ہے"....... جولیا نے کہا۔

"اور خوبصورت بھی"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ پھر"....... جولیا نے اس بار جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"پھر سکوپ بن سکتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس سے فارمولا تو حاصل کر لو۔ اسی نے تمہیں واقعی تگنی کا ناچ نچا دیا ہے"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری۔ صالحہ میری چھوٹی بہن ہے اس لئے تگنی نہیں بلکہ ... کہہ سکتی ہو"....... عمران نے کہا تو جولیا چند لمحے خاموش رہی جیسے عمران کی بات کا مطلب سوچ رہی ہو اور پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب کرانس سفارت خانے کی نگرانی کی جائے"....... صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ لڑکی بار بار اب وہاں نہیں جائے گی کیونکہ اسے

معلوم ہے کہ ڈیلینڈ کو اس بارے میں علم ہے اور یہ لڑکی کوئی رسک لینے والوں میں سے نہیں"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب اسے کہاں تلاش کیا جائے"....... صفدر نے کہا۔

"ورسز روڈ پر فون بوتھ سے اس نے کال کی ہے تو لامحالہ وہ وہیں قریب ہی کسی بلڈنگ میں موجود ہو گی"....... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب ڈیلینڈ تو بلاک ہو چکا ہے ورنہ اس سے معلوم کر لیتے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باربرا ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس
نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور اس کے چہرے پر گہری الجھن
تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ڈیلینڈ کے ساتھ اس کے فلیٹ میں موجود تھی
کہ دوسری بار جب ڈیلینڈ نے دروازہ کھولا تو اسے دروازے پر پولیس
کی بجائے سول افراد نظر آئے اور ایک آدمی کو اس نے ڈیلینڈ
دھکیل کر اندر آتے دیکھا تو وہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ
گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے پہنچ گئے ہیں۔ وہ چونکہ پہلے بھی
کئی بار ڈیلینڈ کے فلیٹ میں آچکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ ا
کمرے کی عقبی کھڑکی کے ساتھ ویسٹ پائپ چھت سے نیچے گلی تک
جاتا ہے۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھی۔ کھڑکی
کھلی ہوئی تھی اس لئے وہ پلک جھپکنے میں اس سے گزر کر ویسٹ
پائپ تک پہنچ گئی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ گلی تک پہنچ جانے میں

کامیاب ہو گئی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ اپنی کار لے لے
لیکن اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ ان کے آدمی باہر پارکنگ میں
موجود ہوں اس لئے وہ مختلف گلیوں سے گزر کر سڑک پر آئی اور پھر
ایک خالی ٹیکسی کے ذریعے وہ سیدھی ریجنٹ کالونی پہنچ گئی جہاں اس
نے فارمولا سیف میں رکھا تھا لیکن جب اندر جا کر اس نے ڈیوڈ کی
حالت دیکھی تو وہ سمجھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی پہلے یہاں پہنچے
تھے اور پھر یہاں سے وہ ڈیلینڈ کے فلیٹ پر پہنچے تھے لیکن اسے معلوم
تھا کہ ڈیوڈ ڈیلینڈ کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں جانتا اس لئے وہ
اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈیوڈ سے
کاروں کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی ہو گی اور پھر کسی طرح
کاروں کو ٹریس کر کے وہ پلازہ پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ اس نے سیف سے
وہ فارمولا نکالا اور اس کوٹھی کے ایک بند گیراج میں موجود کار لے
کر وہ کوٹھی سے باہر آ گئی۔ البتہ ڈیوڈ کی لاش اس نے کار میں رکھ لی
تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ پولیس ڈیوڈ کی لاش کی وجہ سے
کوٹھی میں داخل ہو اور یہاں کی تلاشی لے۔ یہ اس کا خاص اڈا تھا اور
جہاں اس نے ایسے ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ اگر وہ پولیس کی
نظروں میں آ جاتے تو خاصی مشکل پیش آتی۔ ڈیوڈ کی لاش اس نے
ایک ویران عمارت میں پھینک دی۔ البتہ اس نے جان بوجھ کر اس
کا چہرہ بگاڑ دیا تھا تاکہ پولیس اسے اس کوٹھی کے ملازم کے طور پر شناخت
نہ کر سکے۔ اس کے بعد وہ ورسٹر روڈ پر واقع اپنے ایک خفیہ اڈے پر آ

گئی تھی لیکن اسے ڈیسنڈ کے بارے میں فکر تھی۔ چنانچہ اس نے
کوٹھی میں موجود فون سے بات کرنے کی بجائے باہر جا کر کافی فاصلے
پر ایک پبلک فون بوتھ کے ذریعے ڈیسنڈ کے فلیٹ پر کال کی اور
دوسری طرف سے ڈیسنڈ نے بات کی تھی لیکن اس نے آخر میں جس
طرح اس سے یہ پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ وہ کہاں سے فون
رہی ہے اس بات نے اسے چونکا دیا تھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس والوں نے اسے گن پوائنٹ پر اس سے بات کرائی
ہے ورنہ ڈیسنڈ ایسی بات خود نہ پوچھ سکتا تھا۔ اسے بہرحال اطمینان
تھا کہ ورسنز روڈ والے اس اڈے کے بارے میں ڈیسنڈ کو بھی معلوم
نہیں ہے اس لئے وہ مطمئن تھی کہ یہ لوگ یہاں نہیں پہنچ سکتے لیکن
اب وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب وہ اس فارمولے کو کس طرح
کرانس پہنچائے کیونکہ سفارت خانے والا آئیڈیا اس نے ڈراپ کر دیا
تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈیسنڈ کو اس بارے میں معلوم تھا اور
ڈیسنڈ اگر اس قدر مجبور ہو سکتا ہے کہ وہ بغیر کوئی اشارہ کئے اس سے
اس انداز میں باتیں کرے تو لازماً اس نے انہیں اس بارے میں بھی
بتا دیا ہو گا۔

" ارے ہاں۔ ٹھیک ہے۔ یہ طریقہ سب سے محفوظ ہے۔ ویری
گڈ "...... اچانک باربرا نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اس
نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔ اس وقت رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔ اسے

معلوم تھا کہ جہاں وہ بات کرنا چاہتی ہے وہاں راتیں جاگتی ہیں اور
دن سوتے ہیں۔

" مارکم بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

" باربرا بول رہی ہوں مارکم "...... باربرا نے کہا۔

" اوہ۔ باربرا تم۔ کیسے فون کیا ہے "...... دوسری طرف سے
چونک کر کہا گیا۔

" سنو مارکم۔ میں نے ابھی اسی وقت گریٹ لینڈ سے روانہ ہونا
ہے اور کرانس پہنچنا ہے۔ کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو۔ لیکن یہ
سن لو کہ میرے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس لگی ہوئی ہے اس لئے کام
انتہائی محفوظ طریقے سے ہونا چاہئے "...... باربرا نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ یہ لوگ تو
عفریت ہیں۔ ٹھیک ہے۔ معاوضہ چار گنا ہو گا۔ کام تسلی بخش ہو
گا "...... مارکم نے کہا۔

" تم چار گنا کہہ رہے ہو۔ میں آٹھ گنا دینے کو تیار ہوں۔ تمہیں تو
معلوم ہے کہ حکومتیں ایسے معاملات میں کس قدر فیاض ہوتی
ہیں "...... باربرا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر رہو۔ تمام کام اس انداز میں ہو گا
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا پوری دنیا کے ایجنٹوں کو تمہاری ہوا
تک بھی نہ پہنچ سکے گی "...... مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے"...... با[ربرا]
نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... مارکم نے کہا۔

"میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی تم اس بات کو چھوڑو"۔ با[ربرا]
نے کہا۔

"اوکے۔ تم کلب آجاؤ۔ میں تمہیں اپنی مخصوص کار میں [illegible]
سمندر پر لے جاؤں گا اور پھر وہاں سے ایک مخصوص لانچ کے ذریعے
ہم گریٹ لینڈ پہنچ جائیں گے۔ گریٹ لینڈ سے ہمارا خصوصی [illegible]
کرانس کے مغربی ساحل تک ہمیں پہنچائے گا اور وہاں سے ہم خصوصی
طیارے کے ذریعے کرانس کے دارالحکومت پہنچ جائیں گے"۔ مارکم
نے جواب دیا۔

"راستے میں چیکنگ وغیرہ تو نہیں ہوگی"...... باربرا نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مارکم کس انداز میں کام
کرتا ہے اور پھر میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا تو ظاہر ہے ہر طرف
پہلے ریڈ الرٹ ہو چکا ہو گا"...... مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ کب پہنچ جاؤں میں تمہارے کلب"
باربرا نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے بعد تاکہ میں اس دوران انتظامات مکمل کر لوں۔
کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"...... مارکم نے
کہا۔

"میں اپنا نام نہیں بتاؤں گی بلکہ انجیلا کا نام لوں گی"...... باربرا
نے کہا۔

"انجیلا۔ ٹھیک ہے۔ میں کاؤنٹر پر کہہ دوں گا"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گی"...... باربرا نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات
نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مارکم کے وسائل کس
[illegible]کے ہیں۔ وہ بحری راستوں سے اسمگلنگ کا کنگ کہلاتا تھا اور
باربرا اس نے مارکم کے ذریعے کرانس پہنچنے کا سوچا تھا۔ رسیور رکھ
کر وہ اٹھی اور سائیڈ کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر تقریباً نصف
گھنٹے بعد جب وہ باہر آئی تو اس کا چہرہ اور بال یکسر بدل چکے تھے۔ اس
نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ فارمولے کی فائل البتہ اس کی جیکٹ
کی اندرونی خفیہ جیب میں موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائش
گاہ سے باہر آ گئی۔ تھوڑا سا پیدل چلنے کے بعد اسے ایک خالی ٹیکسی
مل گئی تو اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کارکم کلب جانے کا کہا اور ٹیکسی
کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی کارکم کلب کے سامنے
رکی تو باربرا نیچے اتری۔ اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر
تیز تیز قدم اٹھاتی وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"یس مس"...... کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے اس کے کاؤنٹر پر پہنچتے
ہی کاروباری انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام انجیلا ہے"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ یس مس۔ آئیے میں خود آپ کو باس کے خصوصی
دوں"...... لڑکی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر
دوسری لڑکی کو کاؤنٹر کا خیال رکھنے کا کہا اور کاؤنٹر سے باہر نکل
تیز تیز قدم اٹھاتی بائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ
راہداری کے اختتام پر وہ ایک دروازے کے سامنے جا کر رک
"تشریف لے جائیں مس۔ باس آپ کے منتظر ہیں"
نے دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولتے ہوئے کہا تو باربرا اند
ہو گئی۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ میز کے پیچھے ا
قد اور بھاری چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔
"کون ہو تم"...... اس آدمی نے چونک کر باربرا کی طرف
ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔
"انجیلا"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"انجیلا۔ مگر"...... اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے
کہا۔
"مگر باربرا۔ میں میک اپ میں ہوں مارکم"...... باربرا۔
مارکم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"حیرت انگیز۔ تم تو یکسر بدل گئی ہو۔ حیرت ہے۔ میں
نہ پہچان سکتا تھا"...... مارکم نے کہا۔
"ہمیں اس کی خصوصی ٹریننگ دی جاتی ہے"...... باربرا

دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مارکم نے اثبات میں سر ہلا

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا چلیں"...... باربرا نے کہا۔
"انتظامات ہو رہے ہیں۔ میں نے حکم دے دیا ہے کہ یہ کام فول
پروف انداز میں ہونا چاہئے اس لئے ہمیں مزید دو گھنٹے انتظار کرنا ہو
گا"...... مارکم نے کہا۔
"دو گھنٹے۔ لیکن"...... باربرا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے باربرا۔ تم یہاں ہر لحاظ
سے محفوظ ہو اور اسی طرح محفوظ حالت میں کرانس پہنچ جاؤ گی۔ یہ میرا
وعدہ ہے"...... مارکم نے کہا تو باربرا نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب مزید کیا کہا جا سکتا ہے"...... باربرا نے کہا۔
"میں تمہیں دنیا کی سب سے قیمتی شراب پلاتا ہوں"...... مارکم
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر عقبی طرف موجود الماری کی
طرف بڑھ گیا تو باربرا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ظاہر ہے
وہ مزید کیا کر سکتی تھی لیکن بہرحال اسے اطمینان تھا کہ عمران
اور اس کے ساتھی کچھ بھی کر لیں وہ اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسے
صرف اس بات کی جلدی تھی کہ وہ جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتی
تھی لیکن اب مارکم نے مزید دو گھنٹے کا کہہ کر اسے بور کر دیا تھا۔

عمران نے ڈیینڈ کے فلیٹ سے فون کر کے ایک رہائشی
بندوبست کر لیا تھا اس لئے وہ سب پلازہ سے نکل کر سی
کوٹھی میں پہنچ گئے تھے۔ یہاں نہ صرف کاریں بھی موجود تھ
خصوصی اسلحہ بھی انہیں مل گیا تھا۔ عمران نے ایک کار
اور کیپٹن شکیل کو ورسز روڈ کے سروے کے لئے بھیج دیا تھا
وقت وہ سب اس کوٹھی کے ایک کمرے میں بیٹھے باربرا
میں ہی باتیں کر رہے تھے کہ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن
واپس آ گئے۔

"اس روڈ پر رہائش گاہیں بھی بہت ہیں اور فون
بہرحال کوئی خاص کلیو باوجود کوشش کے نہیں مل سکا
نے کہا۔

"یہ لڑکی آفت کی پرکالہ ہے۔ چھلاوے کی طرح غائب

...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میرا خیال ہے اب عمران صاحب کے پاس بھی باربرا کو تلاش
کوئی کلیو نہیں ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
مجھے تو صرف جولیا کا خوف ہے ورنہ میں چٹکی بجاتے ہی باربرا کو
ڈالوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
میرا خوف۔ کیا مطلب۔ اسے تلاش تو کرنا ہے اور اس سے
بھی حاصل کرنا ہے ورنہ ہمارا یہ مشن تو ناکام رہ جائے
جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

پھر اجازت ہے تمہاری طرف سے"...... عمران نے کہا۔
میں اجازت کی کون سی بات ہے"...... جولیا نے کہا تو
نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
ؤڈ سپیکر کا بٹن بھی اس نے پریس کر دیا۔
ٹونائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
۔

رے سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیا
عمران نے کہا۔

پیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

جیفرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ
ی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے اصل
آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ عمران صاحب۔ آپ نے کیسے یاد کر لیا ہے"
جیفرے نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"جب گریٹ لینڈ میں سب انسائیکلو پیڈیا فیل ہو
تمہاری ہی یاد آتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو
ے جیفرے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"اس تعریف کا شکریہ عمران صاحب۔ حکم فرمائیں"
نے کہا۔
"گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں کرانس کی
برائٹ لائٹ کا ایک گروپ مستقل کام کرتا ہے۔
باربرا نامی ایک لڑکی ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ
عمران نے کہا۔
"بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ ویسے وہ انتہائی تیز
ہے لیکن اس کا دائرہ کار تو بڑا محدود ہے۔ پاکیشیا سے اس کا
ہو گیا"...... جیفرے نے کہا۔
"اس نے پاکیشیا کے ایک فارمولے پر ڈاکہ زنی کی
اس کا ایک اڈا ورسز روڈ پر ہے۔ اس بارے میں تمہیں
عمران نے کہا۔
"نہیں۔ اس بارے میں تو مجھے معلوم نہیں ہے"

جا سکتا ہے"...... جیفرے نے کہا۔
"کس طرح"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ورسز روڈ پر میرے دو آدمی کام کرتے ہیں اور وہ باربرا کو جانتے
ہیں۔ اگر وہاں اس کا کوئی اڈا ہوا تو ان کی نظروں میں بہرحال ہو
جیفرے نے کہا۔
"کتنی دیر میں معلوم ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"دس منٹ بعد فون کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"کیا یہ ضروری ہے کہ چونکہ اس نے ورسز روڈ کے فون بوتھ سے
کی ہے اس لئے اس کا اڈا ورسز روڈ پر ہی ہو"...... صالحہ نے کہا۔
"ہاں۔ رات کے اس وقت ایک خاتون اتنی ہوشیار تو ہو سکتی
اپنی رہائش گاہ سے فون نہ کرے لیکن چونکہ وہ بہرحال خاتون
ہے اس لئے وہ زیادہ دور فون کرنے نہیں جا سکتی"...... عمران نے

"آپ تو اس انداز میں بات کر رہے ہیں جیسے آپ نے خواتین کی
نفسیات پر باقاعدہ ریسرچ کر رکھی ہو"...... صالحہ نے مسکراتے
ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"ابھی ریسرچ مکمل نہیں ہوئی اس لئے رات تارے گنتے ہیں اور
دن آہیں بھرنے میں گزر جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ
قہقہوں سے گونج اٹھا۔ دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ جیفرے کو

فون کر دیا۔

"کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا جیفرے"...... رابطہ قائم ہونے پر ا
نے کہا۔

"ہاں۔ باربرا کا اڈا ورسز روڈ پر موجود ہے۔ وہ کبھی کبھار
قیام کرتی ہے۔ تھرٹی ون ورسز روڈ۔ عام طور پر یہ کوٹھی خالی
ہے۔ وہاں کوئی آدمی نہیں ہوتا"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ بے فکر رہو۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"...... عمران ۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ جولیا۔ اب چل کر خواتین کی نفسیات پر مزید ریسرچ کر
لیں"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی چلوں آپ کے ساتھ"...... صالحہ نے کہا۔

"پھر صفدر بھی ساتھ جانے کی ضد کرے گا کیونکہ اس نے
ابھی ریسرچ مکمل کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے
ہنس پڑے۔

"پھر ہم سب چلتے ہیں۔ کہیں آپ دونوں اکیلے ہی ریسرچ نہ
کر لیں اور تنویر یہاں بیٹھا رہ جائے"...... اس بار کیپٹن شکیل
کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر بھی اس
ساتھ ہی ہنس پڑا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ یہاں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ کوئی کا
کیا جائے۔ شاید کہ بہار آ جائے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی

پھر وہ سب کاروں میں لدے ہوئے ورسز روڈ کی طرف بڑھتے چلے جا
رہے تھے۔ ورسز روڈ کی ایک پارکنگ میں انہوں نے کاریں روکیں
اور پھر نیچے اتر کر وہ پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی
نمبر تھرٹی ون کے گیٹ کے سامنے موجود تھے۔ باہر تالا لگا ہوا تھا۔

"صفدر۔ تم عقبی طرف سے اندر جاؤ۔ ہو سکتا ہے تالا ڈاج دینے
کے لئے لگایا گیا ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا سائیڈ گلی
کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح آگے بڑھ
گئے جیسے وہ یہاں واک کرتے پھر رہے ہوں حالانکہ رات کافی گزر گئی
تھی لیکن سڑکوں پر اس طرح رش تھا جیسے یہاں سرے سے رات ہی
نہ ہو اور لوگ فٹ پاتھ پر آ جا رہے تھے اس لئے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ واپس
مڑے اور پھر مطلوبہ کوٹھی کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں چھوٹے گیٹ کے
پاس صفدر کھڑا تھا۔

"کوٹھی خالی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ تو تمہارا خیال تھا کہ یہاں اندر بارات بھی ہو گی اور
قاضی صاحب بھی مع دو گواہوں کے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔ عمران کوٹھی میں داخل ہو
گیا۔ باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔
ایک کمرے میں پہنچ کر عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہاں شراب
پھیلی ہوئی تھی اور میز پر ایک خالی بوتل اور جام بھی موجود تھا۔

"وہ یہاں رہی ہے کچھ دیر پہلے تک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بے اختیار چونک پڑا۔ فون میموری والا تھا۔ اس نے اسے آپریٹ کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ آخری بار کال کس نمبر پر کی گئی ہے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہ نمبر پریس کر دیا جو میموری پر موجود تھا۔

"مارکم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سنٹرل فون ایکس چینج"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل نیلسن بول رہا ہوں۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس" عمران نے بھاری سے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون کہاں لگا ہوا ہے۔ اچھی طرح چیک کرنا۔ اٹ از سٹیٹ کاز"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ نمبر بتا دیا جس پر مارکم کی آواز سنائی دی تھی۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر مارکم کلب کے مالک و مینجر مارکم کا خاص نمبر ہے اور مارکم کلب میں ہی نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ۔ اگر بات لیک آؤٹ ہوئی تو تمہاری باقی زندگی جیل میں گزر سکتی ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے خوفزدہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریلیسٹو نائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیفرے سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

عمران پہلے جیفرے سے دو بار بات کر چکا تھا اس لئے اس بار اس کا نام سن کر آپریٹر نے کال ملانے کا کہہ دیا تھا۔

"جیفرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیفرے کی آواز دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ خیریت"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں مزید کچھ مالی فائدہ پہنچا دوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ شکریہ"...... دوسری طرف سے جیفرے نے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت میں ایک کلب ہے جس کا نام مارکم کلب ہے اس کا مالک اور مینجر مارکم ہے۔ اس کا کیا حدود اربعہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مارکم۔ وہ بحری اسمگلنگ کا کنگ کہلاتا ہے عمران صاحب۔ مخصوص فیلڈ میں اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس کا بزنس کرانس کے ساتھ ہے یا کسی اور کے ساتھ"...... عمران نے کہا۔

"کرانس کے ساتھ سب سے زیادہ ہے۔ ویسے وہ خود بھی فرانسیسی ہی ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ مارکم نے کسی عورت کو کرانس پہنچانے کے لئے خصوصی انتظامات کرائے ہوں۔ اگر کرائے ہوں تو ان کی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل معلوم ہو سکتا ہے۔ میرے کئی آدمی اس کے گروپ میں شامل ہیں"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"لیکن خیال رکھنا اس بارے میں مارکم کو معلوم نہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر معلوم ہو گیا تو جیفرے کی آخری پناہ گاہ کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے کیونکہ مارکم ایسا ہی آدمی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کتنی دیر لگ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"آپ نصف گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں"...... جیفرے نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ باربرا اب مارکم کی مدد سے کرانس جا رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ آثار تو یہی بتاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن پھر اسے پکڑنے کے لئے ہمیں جانا پڑے گا
ناکام ہو چکا ہے"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ ایسا ہے بھی سہی یا نہیں۔ انتظامات معلوم ہونے کے بعد ہی کچھ سوچا جا سکتا ہے"...... نے جواب دیا۔

"ویسے چاہے کیسے ہی انتظامات ہوں اب وہ جادو کے زور کر تو کرانس نہ پہنچ جائے گی۔ اسے بہرحال وقت تو لگے گا"...... نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مسئلہ پھر یہی ہے کہ ہمیں بھی کرانس پہنچنے وقت لگے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا

پھر دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ جیفرے کو کال کیا۔

"کیا رپورٹ ہے جیفرے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ مارکم نے پہلے ایک عورت کے ساتھ کرانس جانے کے لئے انتظامات کرنے کے احکامات جاری کئے لیکن پھر اس نے خود ہی ان انتظامات کو مؤخر کر دینے کا حکم دیا۔ اب ایسے کوئی انتظامات نہیں ہیں"...... جیفرے نے کہا۔

"لیکن کیوں مؤخر کرائے ہیں اس نے انتظامات"...... نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں تو صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اب سے براہ راست تو پوچھا نہیں جا سکتا"...... جیفرے نے جواب

"یہ معلوم کرا سکتے ہو کہ جس عورت کے لئے یہ انتظامات کرائے گئے ہیں وہ عورت اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے

"میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے۔ اس کا نام انجیلا ہے اور وہ مارکم کے کلب میں موجود ہے اس کے آفس میں"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باربرا انجیلا کے روپ میں مارکم کے پاس موجود ہے۔ آؤ اب یہ سین بھی دیکھ لیا جائے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باربرا نے شراب کا جام اٹھا کر گھونٹ لیا تو اس کے چہرے
ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے شراب اسے بے حد پسند آئی ہو۔
"واقعی بے حد قیمتی شراب ہے"...... باربرا نے کہا تو مارکم
اختیار مسکرا دیا۔
"بہت قیمتی ہے لیکن بہرحال تم سے زیادہ نہیں"...... مارکم
کہا تو باربرا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔
"پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تمہارے پیچھے کیوں لگ
ہیں"...... مارکم نے کہا۔
"ایک سائنسی فارمولے کا چکر ہے۔ میں نے ان کے منہ
نوالہ چھین لیا ہے اس لئے پاگل ہو رہے ہیں"...... باربرا نے
مارکم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"کیا تم ان کے بارے میں جانتے ہو"...... باربرا نے جام

ہوئے شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں بھی برائٹ لائٹ میں کام
کرتا رہا ہوں"...... مارکم نے جواب دیا۔
"اوہ اچھا۔ واقعی۔ میں نے تو صرف اتنا سنا ہوا تھا کہ تم کسی
سرکاری ایجنسی میں کام کرتے رہے ہو لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ تم
برائٹ لائٹ میں بھی کام کرتے رہے ہو"...... باربرا نے چونک کر
کہا۔
"اور اسی لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کسی صورت تمہارا پیچھا
نہیں چھوڑیں گے"...... مارکم نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے صرف ایک کام سرانجام دینا ہے۔ اس کے بعد وہ میرا کچھ
نہیں بگاڑ سکتے"...... باربرا نے کہا لیکن بات کرتے کرتے
اچانک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح تیزی سے گھومنے لگ گیا۔
"یہ کیا۔ مجھے چکر کیوں آ رہے ہیں"...... باربرا نے یکلخت دونوں
ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔
"کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر کو بلاؤں"...... مارکم کی آواز باربرا کے کانوں
میں پڑی اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گھپ
اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بجلی کا کوندا
لپکا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن روشن ہونا شروع ہو گیا۔ چند
لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑی لیکن اس کا
یہ اچھلنا صرف احساس کی حد تک تھا کیونکہ اس کا جسم حرکت ہی نہ

کر پا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر یکلخت گھوم گیا
مارکم کے ساتھ بیٹھی انتہائی قیمتی شراب پی رہی تھی کہ اچانک
سر تیزی سے گھومنے لگ گیا تھا اور پھر اس کے احساسات تاری
ڈوب گئے تھے۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے سا
اس کے منہ سے حیرت کی شدت سے ایک طویل سانس نکل
کیونکہ اس وقت وہ اس آفس کی بجائے ایک انتہائی سجے ہوئے
روم میں ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے۔
میں تیز لائٹ جل رہی تھی۔ فرش پر دبیز اور انتہائی قیمتی قالین بچھا
تھا۔ ایک طرف ریک تھا جس میں ہر قسم کی شراب کی بوتلیں
تھیں۔ کمرہ کسی رئیس زادے کا بیڈ روم لگ رہا تھا کیونکہ وہاں
سے لے کر ڈیکوریشن کی اشیاء تک سب انتہائی قیمتی تھیں۔ باربرا نے
ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ فوراً سمجھ گئی تھی کہ مارکم نے اس سے غداری کی
ہے لیکن اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اگر ایسی بات تھی تو مارکم
نے اسے زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا
دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا
اس کے جسم پر گہرے براؤن رنگ کا سوٹ تھا اور وہ اپنے
مہرے اور انداز سے کوئی فلمی ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا باربرا"...... اس نوجوان نے آگے بڑھ کر

کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ دروازہ اس کے عقب میں بند ہو چکا
لیکن اس نے اسے لاک نہ کیا تھا۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... باربرا نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

"میرا نام مارتھر ہے اور میں مارکم کا نمبر ٹو ہوں اور تم اس وقت
ہالینڈ کے دارالحکومت سے تقریباً چار سو کلو میٹر دور ایک
دیہاتی گاؤں کی کوٹھی میں ہو"...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"کیا نام ہے اس گاؤں کا"...... باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"بلاسکی"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"مارکم کہاں ہے"...... باربرا نے پوچھا۔

"وہ دارالحکومت میں ہے اپنے کلب میں"...... مارتھر نے جواب
دیا۔

"لیکن مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ وہ کام جس کے لئے میں نے
اسے کہا تھا اس کا کیا ہوا"...... باربرا نے کہا۔

"تم گرانس کی بڑی معروف اور ذہین ایجنٹ ہونے کے بعد بھی
اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھنے کے باوجود ایسے بچگانہ سوال کر رہی
ہو۔ تم نے جو فارمولا اڑایا تھا وہ مارکم نے تمہیں بے ہوش کر کے تم
سے حاصل کر لیا ہے اور اس کا سودا کسی پارٹی سے کر رہا ہے۔ ویسے

اصولاً تو تمہیں اس وقت بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی ما
چاہئے تھی لیکن مارکم کو تم پسند آ گئی ہو اس لئے مارکم نے تم
یہاں بھجوا دیا ہے اور میں یہاں تمہاری نگرانی کے لئے م
ہوں"...... ویسے یہاں اور بھی ملازم موجود ہیں جو سب تربیت یا
ہیں اور مسلح بھی"...... مارتھر نے کہا۔

"اس کے باوجود تم نے مجھے رسی سے باندھ رکھا ہے"۔۔۔ با
نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ مجبوری ہے کیونکہ تمہیں زیادہ دیر بے ہوش نہیں رکھ
سکتا ورنہ تمہارے ذہن پر اثرات پڑ جاتے اور تم عام لڑکی نہیں
مارتھر نے جواب دیا۔

"لیکن مارکم کو آخر اس سارے بکھیڑے میں پڑنے کی کیا ضر
تھی۔ وہ مجھے دوستی کے لئے کہتا تو میں اس سے دوستی کر لیتی۔ ج
تک اس فارمولے کا تعلق ہے مجھے معلوم ہے کہ مارکم کو اس کے
کوئی پارٹی نہیں مل سکتی۔ پاکیشیا والے اسے خریدیں گے نہ
کرانس والے بھی دلچسپی نہیں لیں گے۔ باقی رہا گریٹ لینڈ تو وہ ا
کو رقم کیوں دے گا"...... باربرا نے کہا۔

"ایکریمیا اور اسرائیل کے بارے میں کیا خیال ہے"...... ما
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں اس انداز میں سودے بازی نہیں کر سکتے کی
انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ فارمولا کیا ہے اور اس کی کیا اہ

...... باربرا نے جواب دیا۔

"ہو گا۔ بہرحال یہ سوچنا میرا کام نہیں ہے۔ مارکم کرٹہووی ہے
اس لئے اس نے سوچ سمجھ کر ہی یہ سارا کام کیا ہو گا۔ وہ ویسے بھی
کام کرنے کا عادی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے پہلے سودا کیا
اور پھر تم پر ہاتھ ڈالا ہو"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس کی نیت شروع سے خراب تھی"...... باربرا نے

"اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہیں کرانس پہنچانے کے لئے خصوصی
انتظامات نہ کراتا لیکن پھر اچانک اس نے انتظامات منسوخ کرا
دئے"۔ مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کب آئے گا مارکم"...... باربرا نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی آ جائے اور ہو سکتا ہے
ایک ہفتے بعد۔ ظاہر ہے وہ سب معاملات سے فارغ ہو کر ہی
آئے گا"...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ ایک ہفتے تک نہ آیا تو کیا میں ایک ہفتے تک بندھی
رہوں گی"...... باربرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو آئندہ کیا ہوتا ہے"...... مارتھر نے مبہم سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی جیب سے ہلکی سی
ٹی ٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور
چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مارکم بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے
ہی مارکم کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ مارتھر بول رہا ہوں۔ اوور"...... مارتھر نے
لہجے میں کہا۔

"سنو۔ ابھی اس فارمولے کا سودا مکمل نہیں ہو رہا لیکن
بات طے ہو گئی ہے کہ یہ سودا مکمل ہو جائے گا اس لئے اب
زندہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اسے ہلاک کر کے اس
کسی ویرانے میں دفن کر دو اور واپس آ جاؤ۔ اوور"......
کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... مارتھر نے جو
ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا
نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"تم نے سن لیا باس کا آرڈر"...... مارتھر نے مسکراتے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین
نکال لیا۔

"سنو مارتھر۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے ہلاک
بجائے فرار کرا دو۔ تم جتنی رقم چاہو وہ بھی میں دینے
ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی وعدہ کہ تمہیں سرکار
میں کنفرم ملازمت بھی ملے گی"...... باربرا نے کہا۔

"سوری باربرا۔ میں نے باس کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہونا اس
آئی ایم سوری۔ البتہ"...... مارتھر بات کرتے کرتے رک گیا تو
باربرا بے اختیار چونک پڑی۔

"لیکن کیا"...... باربرا نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم میرے ساتھ دوستی کا معاہدہ کر لو اور اس کے ساتھ ہی
وعدہ بھی کر لو کہ تم گریٹ لینڈ چھوڑ دو گی تو میں باس کو رپورٹ
سکتا ہوں کہ تمہیں ہلاک کر کے دفن کر دیا گیا ہے"...... مارتھر
کہا۔

"لیکن یہاں دوسرے آدمی بھی تو موجود ہیں"...... باربرا نے

"ان کی فکر مت کرو۔ وہ میرے خاص آدمی ہیں۔ وہ وہی کچھ کہیں
گے جو میں انہیں بتاؤں گا لیکن ایک بات سن لو کہ اگر تم نے کسی
مجھے دھوکے بازی سے کام لینے کی کوشش کی تو پھر تمہارا انجام
بے حد عبرتناک ہو گا"...... مارتھر نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ ویسے بھی اس کیس کے بعد میں نے کرانس
ہو جانا تھا"...... باربرا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... مارتھر نے کہا اور مشین پسٹل
جیب میں ڈال کر وہ اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا

شخص کسی خاص مقصد کے لئے یہ رسک لے رہا ہے۔ نجانے

اس کا کیا مقصد ہے"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ و
نے اس دوران رسیاں کھولنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن
اس قدر ماہرانہ انداز میں باندھی گئی تھیں کہ وہ انہیں کسی
بھی نہ کھول سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور مارتھر اند
ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کلپ ہتھکڑی موجود تھی۔

"میں تمہارے دونوں ہاتھ کلپ رکھوں گا۔ یہ میری مجبو
ڈیزورٹ تم کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتی ہو"...... مارتھر نے

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ اب بہرحال میں نے
لیا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اچھا یہ تو بتاؤ کہ اس فارمولے کی کاپی تم نے کہاں چھپائی
ہے"...... مارتھر نے کہا تو باربرا نے بے اختیار ایک طویل
لیا۔ وہ اب سمجھ گئی تھی کہ مارتھر دراصل کیا چاہتا ہے۔ وہ با
بالا اس فارمولے کی کاپی باربرا سے حاصل کر کے فروخ
چاہتا تھا۔ اب اگر وہ اسے بتا دیتی کہ اس فارمولے کی کاپی
تھی تو وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے پیچھے کیوں لگاتی اور کیو
قدر بکھیڑے میں پڑتی۔ البتہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے
مارتھر کو بتائی تو مارتھر ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اسے گولی مے
گا۔

"کاپی۔ کیسی کاپی"...... باربرا نے جان بوجھ کر حیرت ا
کرتے ہوئے کہا کیونکہ اگر وہ فوراً مان جاتی تب بھی مارتھر

سکتا تھا۔

"فارمولے کی کاپی۔ ظاہر ہے تم نے اصل فارمولا حکومت کو
کے بعد اس کی کاپی کسی دوسرے ملک کو خاموشی سے فروخت
دینی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ سرکاری ایجنٹ ایسا کرتے رہتے
...... مارتھر نے کہا تو باربرا پھیکی سی ہنس پڑی۔

"میں تو سمجھی تھی کہ تم عام سے نوجوان ہو لیکن تم تو خاصے سمجھ
دار ہو اور تربیت یافتہ بھی"...... باربرا نے کہا۔

"میں نے پاس مارکم کے ساتھ برائٹ لائٹ میں کچھ عرصہ کام کیا
...... مارتھر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال تم نے اس کاپی کا کیا کرنا ہے۔ کیوں پوچھ
ہو تم"...... باربرا نے کہا۔

"اس دوستی کے معاہدے کے اصل شق یہی کاپی ہے۔ تم پہلے
دو گی یا اس کی جگہ بتاؤ گی۔ تب دوستی کا معاہدہ آگے بڑھ سکے
نہیں"...... مارتھر نے کہا۔

"لیکن وہ کاپی یہاں تو میرے پاس نہیں ہے۔ وہ تو دارالحکومت
ہے"...... باربرا نے کہا۔

"ظاہر ہے ایسا ہی ہو گا لیکن کہاں ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میرے آدمی
وہاں سے یہ کاپی حاصل کر لیں گے تب میں تمہاری رسیاں
کھولوں گا ورنہ نہیں"...... مارتھر نے کہا۔

"کاپی میرے ایک اڈے کے خفیہ سیف میں ہے اور یہ سیف

صرف میرے ہاتھ کے پرنٹس سے ہی کھل سکتا ہے ورنہ نہیں۔
مطلب ہے کہ میں اپنا ہاتھ دیوار پر ایک مخصوص جگہ رکھ کر
گی تو سیف نمودار ہو گا اس لئے تم بے فکر رہو۔ جب ہم یہاں
گریٹ لینڈ جائیں گے تو میں وہ کاپی تمہیں دے دوں گی۔ میں
رہا"...... باربرا نے کہا۔

"کہاں ہے یہ اڈا"...... مارتھر نے پوچھا۔

"ریجنٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ"...... باربرا نے جواب

"وہاں کتنے افراد ہیں"...... مارتھر نے پوچھا۔

"کوئی نہیں ہے۔ وہ میرا خاص اڈا ہے اور میرے علاوہ
کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے"...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا"...... مار
فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کہاں"...... باربرا نے چونک کر کہا۔

"اسی تمہارے اڈے میں تاکہ تم فارمولے کی وہ کاپی م
دو"...... مارتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل چلے جائیں گے"...... باربرا نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی جانا ہو گا اور میرے ساتھ چار مسلح ساتھی ہو
گے۔ پھر ہم واپس آ جائیں گے"...... مارتھر نے کہا۔

"اگر تم ضد کر رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ اب میں مزید کیا
ہوں"...... باربرا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ مجبوراً اس با

داخل ہو۔

"اندر آؤ"...... مارتھر نے مڑ کر کہا تو دروازہ کھلا اور مشین گنوں
سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

"اس کی رسیاں کھولو ٹونی اور پھر یہ ہتھکڑی اس کے ہاتھوں میں
ڈال دو اور جیری تم نے مشین گن لے کر کھڑے رہنا ہے۔ اگر یہ
معمولی سی بھی کوئی غلط حرکت کرے تو فوراً گولیوں سے اڑا دینا"۔
مارتھر نے کہا۔

"یس باس"...... دونوں نے کہا۔

"میں نے کیا حرکت کرنی ہے"...... باربرا نے کہا اور پھر ٹونی
نے اس کی رسیاں کھولیں تو باربرا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد
ٹونی نے اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال
جبکہ اس دوران جیری بڑے چوکنا انداز میں مشین گن کا رخ اس
طرف کئے کھڑا رہا تھا لیکن باربرا نے واقعی معمولی سی بھی مزاحمت
نہ کی تھی۔

"اسے لے آؤ"...... مارتھر نے اطمینان بھرے انداز میں
دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد باربرا کو باہر لایا
گیا جہاں ایک بڑی کار موجود تھی۔ کار کی سائیڈ سیٹ پر مارتھر بیٹھ
گیا عقبی سیٹ پر باربرا کو بٹھایا گیا۔ اس کے دونوں اطراف میں
اس کے دونوں آدمی جیری اور ٹونی بیٹھ گئے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ
پر مارتھر کا ساتھی ہی تھا اور تھوڑی دیر بعد کار اس کوٹھی سے نکل

کر مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی دارالحکومت جانے والی مین روڈ
چڑھ کر دارالحکومت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ باربرا نے اس لئے
سب کچھ کر لیا تھا کہ وہ خود جلد از جلد دارالحکومت پہنچنا چاہتی تھی
اسے معلوم تھا کہ ریجنٹ کالونی والی کوٹھی کے اندر اس نے
خفیہ سسٹم نصب کر رکھے ہیں کہ وہ آسانی سے مارتھر سمیت اس
آدمیوں کا خاتمہ کر لے گی۔ اس کے بعد وہ مارکم سے بھی حساب
کتاب چکائے گی۔ اسے خوشی تھی کہ مارتھر بھی اس فارمولے کی
کے لالچ میں یہ سب کچھ کرنے پر تیار ہو گیا تھا ورنہ انہوں نے
انداز میں اسے جکڑ رکھا تھا وہ انتہائی بے بسی سے ہلاک ہو جاتی۔
نے کوئی حرکت نہ کی تھی اور اسے ویسے بھی یہاں کچھ کرنے
ضرورت نہیں تھی اس لئے وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور پھر
کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ گئے۔ ریجنٹ والی
کی کوٹھی جہاں پہلے اس کا ملازم ڈیوڈ رہتا تھا بند تھی۔ باہر
مخصوص تالا تھا۔ باربرا نے اسے کھولنے کے مخصوص نمبر بتا
جیری نے آگے بڑھ کر تالا کھولا اور پھر بڑا پھاٹک کھول دیا۔
داخل ہوئی اور پورچ میں جا کر رک گئی۔

"اسے باہر نکالو"...... مارتھر نے نیچے اترتے ہوئے
باربرا کو باہر نکال دیا۔

"کہاں ہے وہ سیف۔ چلو اس کمرے میں"...... مارتھر نے

"میرے ہاتھ کھولو۔ مجھے بے حد الجھن ہو رہی ہے"

نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ وہاں اس کمرے میں جا کر"...... مارتھر نے کہا تو
باربرا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اسی طرح بندھے ہوئے
ہاتھوں سے اندرونی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مارتھر اور اس
کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ پھر باربرا کی رہنمائی میں وہ سب ایک
بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

"کون سی دیوار میں ہے وہ سیف"...... مارتھر نے باربرا سے
پوچھا۔

"سامنے والی"...... باربرا نے جواب دیا تو مارتھر آگے بڑھا اور
اس نے دیوار پر ہاتھ مار کر اسے چیک کرنا شروع کر دیا۔

"یہ تو ٹھوس ہے"...... مارتھر نے مڑ کر بگڑے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"اس کے اندر خصوصی سسٹم نصب ہے۔ سامنے سوئچ بورڈ پر
سرخ رنگ کا بٹن ہے۔ وہ پریس کر دو گے تو اس کے اندر سسٹم آن
ہو جائے گا۔ پھر تم اس دیوار کو کھٹکھٹاؤ گے تو تمہیں اس کے کھوکھلے
ہونے کا پتہ چلے گا لیکن ایسے چاہے تم اس پر ایٹم بم بھی کیوں نہ مار
دو گے یہ کھلے گا نہیں۔ البتہ میں اس پر اپنا ہاتھ رکھوں گی تو اندر
موجود مخصوص سسٹم دیوار کو کھول دے گا اور خفیہ سیف سامنے آ
جائے گا"...... باربرا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بڑا عجیب سسٹم بنا رکھا ہے تم نے یہاں"...... مارتھر نے

کہا۔

"سیکرٹ ایجنسی بڑا جان جوکھوں کا کام ہوتا ہے مارتھر"۔ باربرا نے جواب دیا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ خود ہی اس سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ باربرا خاموش کھڑی تھی۔ مارتھر خود ضرورت سے زیادہ ہی وہمی تھا اس لئے وہ سب کچھ خود کر رہا تھا۔ اس نے سوئچ بورڈ کے قریب جا کر ہاتھ اٹھایا اور سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے باربرا نے یکلخت سانس روک لیا۔ بٹن دبتے ہی چھت سے یکلخت سرخ رنگ کی تیز شعاعوں کا جھماکا سا ہوا اور دوسرے لمحے مارتھر سمیت اس کے باقی ساتھی اس طرح فرش پر گرتے چلے گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے گرتے ہیں جبکہ باربرا سانس روکے خاموش کھڑی تھی۔ مارتھر اور اس کے ساتھی نیچے گرے بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ منٹ بعد باربرا نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر اس نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیاں موڑ کر کلپ ہتھکڑی کے درمیانی جوڑ پر رکھیں اور دوسرے لمحے کلک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی کھل گئی تو باربرا نے ہتھکڑی ایک طرف پھینکی اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑے ہوئے مارتھر کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی دروازے کی طرف لے گئی اور پھر دروازہ کھول کر اسے باہر راہداری میں لے آئی اور پھر اسی طرح گھسیٹتی ہوئی وہ اسے ایک اور بڑے کمرے میں لے آئی۔ یہاں دیوار کے ساتھ فرش میں لگی

فولادی کرسیوں کی ایک قطار موجود تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے مارتھر کو اٹھایا اور کرسی پر ڈال کر اسے دونوں ہاتھوں سے ایڈجسٹ کیا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کے قریب دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا تو کھٹک کھٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی مارتھر کے جسم کے گرد فولادی راڈز نمودار ہوئے تو باربرا دروازہ کھول کر باہر نکل کر واپس اس کمرے میں پہنچی جہاں مارتھر کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے دو آدمیوں کو بازوؤں سے پکڑ کر گھسیٹا اور انہیں لا کر اس نے اس کرسیوں والے بڑے کمرے میں پھینک دیا۔ اب اس کمرے میں صرف ایک آدمی باقی تھا جو مارتھر کا ڈرائیور تھا۔ باربرا اسے بھی گھسیٹ کر اس کے کمرے میں لے آئی اور پھر اس نے دروازہ بند کیا اور ایک طرف موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی سرخ رنگ کی شیشی نکال کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑی اور واپس آ کر اس نے مارتھر کے قریب آ کر جیب سے چھوٹی سرخ رنگ کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی مارتھر کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے شیشی اس نے جیب میں ڈالی اور پھر ایک طرف موجود کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد مارتھر کے

جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے اور پھر وہ
تن کر بیٹھ گیا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم نے ہتھکڑی کیسے کھول لی۔ یہ
کیا کیا ہے"...... مارتھر نے رک رک کر کہا۔

"تم انتہائی تھرڈ کلاس آدمی ہو مارتھر۔ نجانے تم نے
لائنٹ میں کس قسم کی خدمات سرانجام دی ہیں کہ تمہارے
عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ میں
ہی بے بس ہو گئی ہوں۔ میں وہاں بھی رسیاں کھول سکتی تھی
تمہاری یہ ہتھکڑی کھولنا تو ہمارے لئے انتہائی معمولی بات ہوتی
بہرحال میں بلاسکی سے یہاں دارالحکومت آنا چاہتی تھی اس لئے
خاموش رہی اور تم نے یہاں آکر دیکھا کہ کس طرح تم بے
حرکت ہو گئے ہو اور تم اب یہاں اس حالت میں موجود ہو"......
نے کہا۔

"تم۔ تم بھی تو وہاں موجود تھی۔ تم کیوں بے حس و حرکت
نہیں ہوئی"...... مارتھر نے کہا۔

"میں نے سانس روک لیا تھا"...... باربرا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے تمہارے
بارے میں غلط اندازہ لگایا لیکن اب تم کیا چاہتی ہو"...... مارتھر
کہا۔

"میں نے مارکم سے وہ فارمولا واپس لینا ہے۔ تم بتاؤ کہ تم

معاملے میں کیا کر سکتے ہو"...... باربرا نے جواب دیا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں تو اس معاملے میں کچھ نہیں کر
سکتا"...... مارتھر نے کہا۔

"تو پھر میں نے خواہ مخواہ وقت ضائع کیا"...... باربرا نے منہ
بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل
نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی فرش پر پڑے
ہوئے مارتھر کے تینوں ساتھیوں کے جسموں میں گولیاں بارش کی
طرح اترتی چلی گئیں۔ وہ صرف معمولی سے تڑپے اور پھر ختم ہو
گئے۔

"اور اب تمہاری باری ہے"...... باربرا نے مشین پسٹل کا رخ
مارتھر کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ تم جو کہو میں کرنے کے لئے تیار
ہوں"...... مارتھر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اپنے ساتھیوں کو
سفاکی سے اپنے سامنے مرتے دیکھ کر اس کی حالت خوف کی
شدت سے واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"مجھے فارمولا واپس چاہئے۔ ابھی اور اسی وقت"...... باربرا نے
لہجے میں کہا۔

"فارمولا تو باس مارکم کے پاس ہو گا۔ میرے پاس تو نہیں
ہے"...... مارتھر نے کہا۔

"کہاں ہو گا اس وقت مارکم"...... باربرا نے پوچھا۔

"وہ اپنے کلب میں ہو گا۔ وہ وہاں سے کہیں نہیں جاتا۔ تم
میں اس کی رہائش گاہ ہے"...... مارتھر نے کہا۔

"اس سے فون پر بات کرو اور یہ کنفرم کرا دو کہ فارمولا
اس وقت بھی اس کے پاس ہے اور وہ وہاں موجود ہے۔
تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... باربرا نے کہا۔

"میری بات کراؤ فون پر"...... مارتھر نے کہا تو باربرا نے
رکھے ہوئے فون پیس کو تپائی سمیت اٹھا کر مارتھر کی کرسی کے
قریب رکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"نمبر بتاؤ"...... باربرا نے کہا تو مارتھر نے نمبر بتا دیئے۔
نے فون نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر
رسیور مارتھر کے کان اور کاندھے میں ایڈجسٹ کر دیا اور خود
کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ لاؤڈر کی وجہ سے وہ دوسری طرف بجنے والی
کی آواز بخوبی سن رہی تھی۔

"یس۔ ہارپر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے
کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مارتھر بے اختیار
پڑا۔

"ہارپر تم۔ میں مارتھر بول رہا ہوں۔ چیف کہاں ہے"......
نے کہا۔

"چیف آفس سے اٹھ کر کہیں کام گیا ہے اور بتا کر نہیں
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب گیا ہے اور کہاں گیا ہے"...... مارتھر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا
ہے"...... ہارپر نے کہا۔

"میں نے اس سے انتہائی ایمرجنسی بات کرنی ہے۔ وہ جہاں بھی
ہو اس سے رابطہ کراؤ"...... مارتھر نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے چیف کی عادت کا۔ پھر ایسی بات کر رہے
ہو۔ البتہ اگر اس نے خود رابطہ کیا تو میں تمہارے بارے میں اسے
بتا دوں گا اور تمہارا رابطہ اس سے کرا دوں گا۔ تم کہاں سے بول
رہے ہو"...... ہارپر نے کہا۔

"فوری رابطہ کسی صورت نہیں ہو سکتا"...... مارتھر نے کہا۔

"نہیں مارتھر۔ تمہیں تو معلوم ہے پھر تم کیوں اس انداز میں
بات کر رہے ہو"...... ہارپر نے جواب دیا تو باربرا نے اٹھ کر کریڈل
دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر مارتھر کی گردن سے رسیور ہٹا کر اس نے
اسے کریڈل پر رکھا اور تپائی سمیت فون اٹھا کر اس نے واپس اس
کی جگہ پر رکھ دیا۔

"اب بولو۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اس کے نمبر ٹو ہو"...... باربرا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی ایسا ہی ہے۔ وہ کسی کو بتا کر نہیں جاتا"...... مارتھر
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں خود ہی اسے تلاش کر لوں گی۔ تم

فارغ"...... باربرا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مارتھر کچھ
نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے
ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی مارتھر کے حلق سے نکلنے والی چیخ
اٹھا۔ چند لمحوں بعد مارتھر ہلاک ہو چکا تھا۔ باربرا نے اطم
سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور کرسی پر
نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"سناگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا مسئلہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک آدمی کو ٹریس کرنا ہے فوری۔ معاوضہ ڈبل"
باربرا نے کہا۔

"واہ۔ یہ تو واقعی خوشخبری ہے۔ بولو کون ہے وہ"
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مارکم کلب کا مارکم"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... سناگر نے چونک کر کہا۔

"کیا ہوا۔ تم چونکے کیوں ہو"...... باربرا نے حیرت
میں پوچھا۔

"تم بھی شاید اس سے فارمولے کا سودا کرنا چاہتی
نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں اس بارے میں علم ہے۔ کیسے"...... باربرا نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا کی ایک پارٹی سے مارکم کی بات میرے ہی ذریعے ہوئی
لیکن پھر اچانک مارکم آفس سے غائب ہو گیا۔ اب میرے آدمی
تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی اس کے بارے میں معلوم ہوا
بھی اطلاع دے دوں گا۔ اپنا نمبر بتا دو"...... سناگر نے کہا۔

"میں تمہیں خود ایک گھنٹے بعد فون کر لوں گی"...... باربرا نے
رسیور رکھ دیا۔

"یہ مارکم آخر کہاں غائب ہو گیا کہ سناگر کو بھی ابھی تک نہیں
ملا"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ کافی دیر تک
سوچتی رہی لیکن اسے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو اس نے اس
اپنے کاندھے جھٹکے جیسے وہ اس فیصلے پر پہنچ چکی ہو کہ ایک بار
اس کا پتہ مل جائے پھر وہ نہ صرف اس سے فارمولا حاصل کر لے گی
اسے ایسا سبق بھی دے گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک
کانپتی رہے گی۔

مارکم اپنے خصوصی آفس میں بیٹھا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارکم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارکم بول رہا ہوں"...... مارکم نے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے تمہاری کال آئی تھی۔ اس وقت ایک ضروری کام میں پھنسا ہوا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم فوری طور پر میرے سپیشل آفس میں آ سکتے ہو۔ ضروری کام ہے۔ معاوضہ تمہارا منہ مانگا ہو گا"...... مارکم نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کوئی ایمرجنسی ہے"...... ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی سمجھو"...... مارکم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا

مارکم نے رسیور رکھا اور پھر سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا
کر اس نے کسی کو ہنری کے بارے میں اطلاع دے اور اسے فوراً
سپیشل آفس پہنچنے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے
بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا منحنی سا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے
جسم پر سوٹ تھا۔ اس کا سر اور چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے بڑا
تھا۔

"آؤ ہنری۔ بیٹھو"...... مارکم نے کہا تو ہنری سر ہلاتا ہوا میز کی
دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے"...... ہنری نے کہا تو مارکم نے اسے باربرا سے
ملنے والے معاہدے سے لے کر اس کے بے ہوش ہونے اور پھر
اس سے فارمولا حاصل کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"لیکن اس ساری چکر بازی کی تمہیں کیا ضرورت تھی"۔ ہنری
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے
مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی معمولی اور عام
فارمولے کے لئے کام نہیں کرتی اس لئے میں نے سوچا کہ اس
فارمولے کو انتہائی بھاری قیمت پر ایکریمیا یا اسرائیل کو فروخت کیا
جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سٹاگر کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ
کوئی ایکریمین پارٹی تلاش کرے۔ دو چار کروڑ ڈالرز مل جاتا تو
کوئی بات ہے جبکہ باربرا نے مجھے کیا دے دینا تھا"...... مارکم نے

جواب دیا۔

"باربرا سرکاری ایجنٹ ہے"...... ہنری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ جس ایجنسی میں وہ کام کرتی ہے اس
میں، میں بھی کام کر چکا ہوں۔ باربرا کو میں نے یہاں سے دو
ایک آدمی کے پاس بھجوا دیا ہے۔ اسے وہاں ہلاک کر کے دفن
جائے گا اور پھر کبھی برائٹ لائٹ کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ
اچانک کہاں غائب ہو گئی"...... مارکم نے کہا۔

"اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ تو سنا ہے انتہائی خطر
لوگ ہیں"...... ہنری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن وہ باربرا کو ابھی تک تلاش نہیں کر
اس لئے وہ باربرا کو ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ مجھ تک تو وہ
صورت بھی نہیں پہنچ سکتے"...... مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھ سے اب کیا چاہتے ہو"...... ہنری نے کہا۔

"صرف اتنا کہ تم وہ فارمولا اپنے پاس میری امانت کے طو
رکھ لو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم امانت میں خیانت نہیں کرتے
تمہارے پاس وہ محفوظ بھی رہے گا اور کسی کو شک بھی نہ پڑ سکے گا
فارمولا تمہارے پاس ہے۔ معاوضہ جو تم کہو گے وہی تمہیں
جائے گا"...... مارکم نے کہا۔

"لیکن اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گئے تو
نے تم سے فوراً معلوم کر لینا ہے کہ فارمولا کہاں ہے اور اس

ں بھی ان کے نشانے پر آ جاؤں گا اور تمہیں معلوم ہے کہ میں کسی
لڑنے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے تشدد کے آگے ٹھہر
ہوں۔ ایسی صورت میں وہ اگر مجھ سے فارمولا لے گئے تو پھر
پنے اصول کا کیا ہو گا"...... ہنری نے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ باربرا کے
میان سے غائب ہو جانے سے وہ لوگ مجھ تک پہنچ ہی نہیں سکتے
اگر بفرض محال پہنچ بھی گئے تو میں تربیت یافتہ آدمی ہوں اس
میں انہیں ہر لحاظ سے مطمئن کر دوں گا کہ میرا کسی فارمولے
کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر انہوں نے پھر بھی تشدد کیا تو میں
تشدد سہنے کا ایس ایس سپر کورس کیا ہوا ہے اس لئے تشدد سے
میری زبان نہیں کھلوا سکتے۔ اس کے باوجود اگر وہ تم تک پہنچ
ئے ہیں تو پھر میری طرف سے اجازت ہے کہ تم انہیں فارمولا
سکتے ہو"...... مارکم نے کہا۔

"گڈ۔ اب بات بن گئی ہے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ فارمولا اب
ہ سے کیا میری روح سے بھی نہیں اگلوا سکتے۔ البتہ ایک اور
ت دے دو کہ اگر تم ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ تو پھر یہ فارمولا
ملکیت ہو گا"...... ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اجازت ہے"...... مارکم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ کہاں ہے فارمولا۔ مجھے دو اور بے فکر ہو جاؤ۔ معاوضہ
لاکھ ڈالر ہو گا اور وہ بھی پیشگی اور نقد"...... ہنری نے کہا تو

مارکم نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ فائل نکال کر ہ
طرف بڑھا دی۔ ہنری نے ایک نظر فائل کو دیکھا اور پھر اسے
کے اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ اس
مارکم نے میز کی دراز سے ایک چیک بک نکالی، اس کے ایک
پر رقم لکھ کر اس نے دستخط کئے اور چیک بک سے چیک علیحدہ
اسے ہنری کی طرف بڑھا دیا۔ ہنری نے چیک لے کر ایک نظر
دیکھا اور پھر اسے بھی تہہ کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

" ایک مشورہ دوں تمہیں۔ میرے خیال میں یہ تمہارے
ضروری ہے"...... ہنری نے کہا۔

"کیا"...... مارکم نے چونک کر کہا۔

" جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں موجود ہے تم
سے آؤٹ رہو۔ یہ لوگ ناقابل یقین انداز میں آگے بڑھتے ہیں
وہ باربرا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں تو اس بات کو سو فیصد یقینی سمجھو
کہ وہ تم تک پہنچ جائیں گے اور اس فارمولے کا سودا بھی اس
تک مت کرو جب تک یہ لوگ مایوس ہو کر واپس نہیں
جاتے"...... ہنری نے کہا۔

"وہ آسانی سے واپس نہیں جائیں گے"...... مارکم نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن یہ باربرا یکسر غائب ہو جائے گی تو
یہی سمجھیں گے کہ باربرا کرانس چلی گئی ہے اس لئے وہ کرانس
جائیں گے۔ پھر تم سودا کر کے فارمولا آگے فروخت کر دینا

بعد تم محفوظ ہو جاؤ گے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ اس جگہ چھپنا
کہ جس کا علم سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو نہ ہو اور اس
دوران رابطہ نہ رکھنا۔ اس میں ہی تمہاری بچت ہے۔ ویسے تم اپنی
مرضی کے مالک ہو"...... ہنری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم نے درست مشورہ دیا ہے۔ میں اس پر عمل
کروں گا"...... مارکم نے کہا۔

" فائدے میں رہو گے۔ گڈ بائی"...... ہنری نے مسکراتے
ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ مارکم چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر
اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر
ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ مارکم کالنگ۔ اوور"...... مارکم نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ مارتھر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے اسے اپنے اسسٹنٹ مارتھر کی آواز سنائی دی تو مارکم نے
اسے باربرا کو ہلاک کر کے کسی ویران جگہ پر دفن کرنے کا حکم دے
کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ مارتھر لفظ بلفظ اس کے حکم
کی تعمیل کرے گا اور اس طرح باربرا کا سراغ ہمیشہ کے لئے ختم ہو
جائے گا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا ہی
تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارکم بول رہا ہوں"...... مارکم نے کہا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارکم
منہ بگاڑتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر دراز بند کر کے وہ اٹھا اور
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ راستے
اپنے کلب سے باہر آیا اور سڑک کراس کر کے اس نے ایک ٹیکسی
اور اسے البانن روڈ کا کہہ کر اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ
البانن روڈ پر اس کی ایک ایسی دوست رہتی تھی جس کے بارے
کسی کو معلوم نہیں تھا۔ یہ کوٹھی اس کی ملکیت تھی اور وہ کبھی
کبھی کئی روز وہاں رہائش رکھ لیا کرتا تھا اس لئے اس نے اس دو
لڑکی ماریا کے پاس رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس طرح کسی کو اس
بارے میں معلوم نہ ہو سکتا تھا اور وہ اکیلے رہنے کی وجہ سے بیزار
نہ ہوتا۔

مارکم کلب کی عمارت دو منزلہ تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
کاروں میں بیٹھ کر مارکم کلب پہنچا۔ کاریں پارکنگ میں روک کر وہ
سب نیچے اترے اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب کا
ہال خاصا وسیع و عریض تھا اور وہاں موجود افراد بھی اعلیٰ طبقے سے
تعلق رکھنے والے تھے۔ ایک طرف ہیفوی کاؤنٹر تھا جس پر ایک
نوجوان اور چار عورتیں موجود تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"...... اس نوجوان نے عمران کے قریب آنے پر بڑے
مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

"مارکم سے کہو کہ آرتھر اپنے ساتھیوں سمیت آیا ہے۔ آرتھر
شوٹنگ کلب کا آرتھر"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا

رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے جیکی بول رہا ہوں۔ باس سے ملنے چار مرد اور دو عورتیں یہاں کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا ہے کہ وہ آرتھر شوٹنگ کلب کے آرتھر ہیں"...... جیکی نے رک رک کر کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"باس سپیشل آفس میں ہیں۔ آپ کو انتظار کرنا پڑے گا"۔ جیکی نے رسیور رکھ کر کہا۔

"کیا یہاں کاؤنٹر پر کھڑے رہیں یا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ دائیں طرف راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے۔ وہاں ان کی لیڈی سیکرٹری مس مارلین موجود ہیں۔ وہی آپ کو باس سے ملوا سکتی ہیں۔ آپ وہاں انتظار کر سکتے ہیں"۔ جیکی نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ مڑا اور دائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازے کے سامنے ایک باوردی دربان موجود تھا۔ باہر مارکم کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ ان کے قریب پہنچنے پر اس دربان نے انہیں انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور

ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ے میں داخل ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر ھے شیشے کا ایک دروازہ تھا جس کے باہر کاؤنٹر کے پیچھے ایک وان لڑکی فون سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ قریب ہی صوفے ود تھے جو خالی تھے۔

"میرا نام آرتھر ہے۔ آرتھر شوٹنگ کلب کا آرتھر اور یہ میرے تھی ہیں۔ مارکم سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر ب

"یس سر۔ باس اپنے سپیشل آفس میں اپنے کسی خاص مہمان بات چیت میں مصروف ہیں۔ وہاں انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جیسے ہی وہ اپنے آفس میں آئیں گے کی ملاقات کرا دی جائے گی"...... کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے ب دیا۔

"کیا یہ مہمان وہ لڑکی ہے جس کا نام باربرا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر گرل بے اختیار چونک پڑی۔

"باربرا۔ وہ کون ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو سپیشل آفس میں موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس کا معلوم نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہاں کوئی لڑکی نہیں ہے اور ہو بھی نہیں کیونکہ باس کسی لڑکی کو سپیشل آفس میں نہیں لے جاتے"۔

کاؤنٹر گرل نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تو کہاں لے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار
ہنس پڑی۔

"ایسی ہزاروں جگہیں ہیں۔ باس کے لئے جگہوں کی کمی نہیں
آپ تشریف رکھیں"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"اپنے باس کو فون کر کے میرا نام بتاؤ ورنہ پھر مجھے بتاؤ کہ کہاں
ہے سپیشل آفس"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تو لڑکی بے
اختیار چونک پڑی۔

"آپ۔ آپ"...... لڑکی نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ تمہاری یہ نازک سی گردن ایک
لمحے میں ٹوٹ بھی سکتی ہے"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تو لڑکی
نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن
پریس کر دیا۔ لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ہونٹ
بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجنے کی آواز
سنائی دے رہی تھی لیکن کال رسیو نہ کی جا رہی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ باس کال کیوں رسیو نہیں کر رہے"...... لڑکی
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے یہ سپیشل آفس۔ آؤ میرے ساتھ چلو"...... عمران

نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ مگر۔ مگر میں کیسے جا سکتی ہوں"...... لڑکی نے چونک
کر ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران نے کوئی انوکھی بات کر دی ہو۔

"سنو لڑکی۔ میرا نام آرتھر ہے۔ میں ایک لمحے میں گولی مار دوں
گا۔ اٹھو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار ایک
جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور کریڈل پر
رکھا اور اٹھ کر کاؤنٹر سے باہر آ گئی۔

"خیال رکھنا۔ تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو کوئی غلط حرکت نہ
کرنا"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہم۔ ہم۔ میں خیال رکھوں گی"...... لڑکی نے کہا اور پھر وہ
ہال سے باہر آ گئی۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت باہر آ گیا۔

"خیال رکھنا مارٹی۔ میں انہیں باس کے سپیشل آفس میں
چھوڑنے جا رہی ہوں۔ باس کا حکم ہے"...... لڑکی نے باہر موجود
دربان سے کہا۔

"یس میڈم"...... دربان نے جواب دیا تو لڑکی آگے دیوار کی
طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار کے ایک ابھرے ہوئے حصے پر پیر سے
ٹھوکر ماری تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب
وہاں ایک لفٹ نظر آ رہی تھی۔ لڑکی نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور اندر
داخل ہو گئی تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔ لڑکی نے
دروازہ بند کر کے لفٹ کے بٹن پریس کئے تو لفٹ تیزی سے نیچے

اترتی چلی گئی۔ کچھ دیر بعد لفٹ رک گئی۔ لڑکی نے دروازہ کھولا تو
دوسری طرف راہداری تھی جس کے اختتام پر دیوار تھی۔ لڑکی نے
ایک بار پھر دیوار کے ایک ابھرے ہوئے پتھر پر پیر سے ٹھوکر ماری تو
دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب دوسری طرف
ایک اور راہداری تھی جس کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا۔

"یہ باس کا سپیشل آفس ہے"...... لڑکی نے دروازے کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں تک آنے کا یہی ایک راستہ ہے جس سے ہم آئے
ہیں"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سپیشل آفس میں باس جسے بلواتا ہے اس کے لئے علیحدہ
راستہ ہے اور باس کے باہر جانے کا علیحدہ راستہ ہے"...... لڑکی نے
جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دروازے پر پہنچ کر لڑکی
نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ لڑکی اندر داخل ہوئی
تو اس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ
خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس وقت
خالی تھا۔

"یہ تو خالی ہے۔ باس چلا گیا ہے"...... لڑکی نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"تمہیں بتائے بغیر وہ کیسے جا سکتا ہے"...... عمران نے چونک
کر پوچھا۔

باس ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ اچانک اٹھ کر چلا جاتا ہے اور بعض
کئی کئی روز تک نہ واپس آتا ہے اور نہ ہی رابطہ کرتا
...... لڑکی نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام ایلسیا ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"اب تم بتاؤ گی ایلسیا کہ مارکم کہاں ہے"...... عمران نے غراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما تو ایلسیا چیختی ہوئی
دو قدم پیچھے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر جا گری۔ اس کے
ہی عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے موڑ دیا تو لڑکی
نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور پانی پلاؤ"...... عمران نے جولیا
تو جولیا اور صالحہ دونوں حرکت میں آ گئیں۔

"تم۔ تم۔ یہ عذاب۔ پلیز۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں تو بس
ہوں"...... لڑکی نے پانی پی کر تقریباً رو دینے والے لہجے میں

ں لئے زندہ بھی نظر آ رہی ہو۔ اب آخری موقع دے رہا ہوں
ندہ بچنے کا۔ بولو کہاں ہے مارکم"...... عمران نے انتہائی سرد
کہا۔

"تم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے واقعی نہیں معلوم"..... لڑکی
ب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"وہ لڑکی باربرا کہاں ہے جسے کرانس بھیجنے کے لئے انتظامات پہلے کئے گئے تھے پھر منسوخ کر دیئے گئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ اوہ۔ تو وہ باربرا تھی"...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بولو۔ درست جواب، ورنہ"...... عمران کا لہجہ ... ہو گیا تھا۔

"باس نے اسے بلاسکی بھجوا دیا تھا۔ باس کا نمبر ٹو مارتھر ... گیا تھا۔ پہلے باس کا خیال تھا کہ وہ خود وہاں جائے گا لیکن ... مارتھر کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہہ دیا کہ وہ اسے ہلاک کر کے ویرانے میں دفن کر دے"...... ایلسیا نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر کال کا تمہیں کیسے علم ہو گیا"...... عمران نے ...

"میرے پاس اس کا سیٹ موجود ہے۔ جب باس آفس ... کرتا ہے تو میری ڈیوٹی میں شامل ہے کہ میں اسے سنتی رہوں ... باس کی ہدایات کے متعلق مجھے بھی ساتھ ساتھ معلوم ہوتا ..." ایلسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ فارمولا کہاں ہے اور کس سے تمہارے باس نے سودا کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس نے سٹاگر کے ذریعے ایکریمیا سے اس کا سودا ... کوشش کی ہے لیکن باس نے مجھے منع کر دیا کہ اگر سٹاگر ... آئے تو میں اس سے یہ کہوں کہ باس آفس میں موجود نہیں

پھر سٹاگر کی کال آئی اور میں نے اسے کہہ دیا کہ باس موجود نہیں ہے"...... ایلسیا نے جواب دیا۔

"اب آخری بات سن لو۔ اس پر تمہاری موت اور زندگی کا فیصلہ ... اور جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا تمہاری یہ نازک سی گردن ٹوٹ جائے گی اور پھر تمہارے اس خوبصورت جسم کو گٹر کے کیڑے کھا رہے ہوں گے"...... عمران نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ پلیز۔ مجھے مت مارو۔ میں مرنا نہیں چاہتی"۔ ایلسیا نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم جیسی سیکرٹریوں کو معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا باس ان ... میں کہاں کہاں جا سکتا ہے اس لئے اچھی طرح سوچ کر جواب دو مجھے ابھی اور اسی وقت اس سے رابطہ قائم کرنا ہے۔ جہاں بھی وہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر"...... ایلسیا نے رک رک کر کہنا شروع کیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ دیکھو باس کچھ بتائے بغیر چلا گیا ہے۔ وہ یقیناً عقبی راستے سے گیا ہو گا اور کار کے بغیر کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر گیا ہو گا اس لئے کسی کنٹرولنگ آفس سے آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ میں معلوم کر سکتی ہوں"...... ایلسیا نے کہا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے۔ سمجھی۔ جلدی بتاؤ کہاں ہے وہ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ البائن روڈ پر ماریا کے پاس ہی جا سکتا ہے۔
حالات میں اکثر کئی کئی روز وہاں جا کر رہتا ہے اور کسی
بارے میں نہیں بتاتا۔ ایمرجنسی کی حالت میں وہ مجھے ہی کال
ہدایات دیتا رہتا ہے"...... ایلسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایڈریس ہے ماریا کا"...... عمران نے کہا تو ایلسیا
ایڈریس بتا دیا۔

"وہاں فون کرو اور کنفرم کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر باس نے تو مجھے نہیں بتایا۔ میں نے تو اپنا
بتایا ہے"...... ایلسیا نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود بات کر لیتا ہوں۔ فون نمبر بتاؤ"
نے کہا تو ایلسیا نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر
اٹھایا اور تیزی سے ایلسیا کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں نارا ک سے۔ کیا آپ
ہیں"...... عمران نے لڑکی کی آواز میں کہا تو ایلسیا کے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کون ہیں۔ میں تو آپ کو نہیں جانتی"
طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کے فرینڈ مارکم مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہوں
خود کہا ہے کہ اگر میں آفس میں نہ ہوں اور کلب میں

معلوم نہ ہو کہ میں کہاں ہوں تو میں آپ سے ایک بار خود فون کر کے
پوچھ لیا کروں"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ نے مارکم سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ مجھے مارکم سے کوئی کام نہیں ہے۔ مجھے اس کی
سیکرٹری ایلسیا سے کام ہے۔ کیا آپ اس کی سیکرٹری ایلسیا کی رہائش
گاہ کے بارے میں جانتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ لیکن آپ نے مجھ سے پوچھنے کی بجائے کلب والوں
سے پوچھ لینا تھا"...... ماریا نے کہا۔

"وہ کام ایسا ہے کہ کلب والوں کو معلوم نہیں ہونا چاہئے۔
البتہ مارکم اگر یہاں ہو تو اس سے میری بات کرا دیں۔ اس سے اس
معاملے پر بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"مارکم تو گزشتہ دو ہفتوں سے یہاں نہیں آیا"...... دوسری
طرف سے ماریا نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا
کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"اوکے۔ پھر سہی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔

"کہاں ہے وہ خفیہ راستہ۔ چلو ہمارے ساتھ"...... عمران نے
رسیور رکھ کر ایلسیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کیسے عورتوں کی آواز میں بات کر لیتے ہو۔ اگر میں خود

"تمہیں نہ دیکھ رہی ہوتی تو میں کبھی اس بات پر یقین نہ کرتی"...... ایلسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ چلو جلدی۔ کہاں ہے راستہ"...... عمران نے کہا تو ایلسیا سر ہلاتی ہوئی آفس کے ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ کافی سیڑھیاں اتر کر ایک دروازے پر پہنچ گئے۔ یہ دروازہ عقبی گلی میں کھلتا تھا۔ عمران نے باہر جھانکا تو گلی خالی تھی۔

"اسے ہاف آف کر کے یہاں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور بڑھ گیا۔ اس کے عقب میں ایلسیا کی ہلکی سی چیخ سنائی دی لیکن اس نے مڑ کر نہ دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

"پارکنگ سے کاریں یہاں لے آؤ"...... عمران نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"یہ فارمولا تو عذاب بن گیا ہے۔ پہلے یہ باربرا کا چکر تھا اب مارکم سامنے آ گیا ہے"...... جولیا نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا۔

"یہ مارکم اس باربرا سے زیادہ تجربہ کار ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس نے فارمولا اپنے پاس نہیں رکھا ہو گا اس لئے اس فارمولے تک پہنچنے کے لئے نجانے اور کون کون سے ہفت خواں طے کرنے پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر مارکم مس ماریا کے پاس ہے تو آپ کی کیتھرائن والی کال سے وہ یقیناً چونک پڑا ہو گا اور آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ وہ باربرا سے زیادہ تجربہ کار ہے جبکہ حقیقتاً باربرا نے ہی ہمیں ناکوں ناچ نچا رکھا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ کیتھرائن کو فون کر کے کنفرم کرنے کی کوشش کرے گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ کیتھرائن واقعی ناراک گئی ہوئی ہے تو پھر مطمئن ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہے یہ کیتھرائن اور تم اس کے بارے میں کیسے جانتے ہو"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ گریٹ لینڈ کی ملکہ حسن کہلاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ملکہ حسن۔ لیکن یہ ہے کون"...... جولیا نے اور زیادہ پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ میں پالینڈ کی انتہائی معروف ایجنٹ ہے۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر فون کیا تھا تاکہ اس کی مدد سے فارمولا حاصل کیا جا سکے لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ ناراک گئی ہوئی ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کیتھرائن اور مارکم کے درمیان بہت گہرے تعلقات ہیں"۔ عمران نے جولیا کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا کا بگڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا جبکہ

صالحہ اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے لیکن پھر اس سے پہلے
مزید کوئی بات ہوتی دو کاریں تیزی سے ان کے قریب آ کر رکیں
عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان میں سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد
البائن روڈ پر پہنچ چکے تھے۔ یہاں بڑی بڑی رہائش گاہیں تھیں۔ اس
نے اسے ماریا کی رہائش گاہ کا نمبر ایٹی فور بتایا تھا۔ چنانچہ تھوڑی
کوشش کے بعد انہوں نے یہ کوٹھی چیک کر لی۔ یہ خاصی وسیع
عریض اور شاندار کوٹھی تھی۔ عمران کی ہدایت پر اس کوٹھی سے کافی
فاصلے پر پارکنگ میں کاریں روک دی گئیں۔

"صفدر۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جا کر کوٹھی کے اندر بے
ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو اور پھر اندر جا کر پھاٹک کھول دو"
عمران نے کار سے اتر کر صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور پھر دوسری کار کی ڈگی میں موجود سیاہ رنگ کے بیگ میں سے
اس نے دو گیس پسٹل اٹھائے۔ ایک گیس پسٹل اس نے کیپٹن
شکیل کی طرف بڑھا دیا اور دوسرا اپنی جیب میں رکھ کر وہ واپس
اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ ہی آگے
بڑھ گیا تھا۔ عمران، تنویر، صالحہ اور جولیا کے ساتھ وہاں کھڑا رہا۔
تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپٹن شکیل واپس آتا دکھائی دیا۔

"آئیے عمران صاحب۔ کام ہو گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے
قریب آ کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اس
کوٹھی میں داخل ہو گئے۔

"یہاں ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی کمرے میں بیڈ پر بے
ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ چار ملازم تھے جو مختلف کمروں میں تھے
البتہ میں نے اس مرد کو اس بیڈ سے اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا ہے"
صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا وہ دونوں اب لباس میں ہیں"...... عمران نے چونک کر
پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جولیا اور صالحہ ہمارے ساتھ ہیں اس لئے میں
نے ان دونوں کو پہلے لباس پہنائے اور پھر مزید کارروائی کی تھی"
صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
اس کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک کرسی پر مارکم موجود تھا۔ اس کی
گردن ڈھلکی ہوئی تھی جبکہ بیڈ پر ایک نوجوان لڑکی بے ہوش پڑی
ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر گاؤن تھا۔

"اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں ڈال آؤ"...... عمران نے کہا تو
صفدر سر ہلاتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹھہرو۔ میں یہ کام کروں گی۔ تم پیچھے ہٹو"...... صالحہ نے کہا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو یہاں تک تو معاملات پہنچ ہی گئے ہیں"...... عمران نے کہا
تو باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ صالحہ نے لڑکی کو گھسیٹ کر
اندھے پر لادا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے نکل گئی۔

"گیس پسٹل کے ساتھ اسے ہوش میں لے آنے والی اینٹی گیس

کی شیشی بھی اٹھائی تھی یا نہیں"...... عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا
تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پہلے اسے باندھنا پڑے گا۔ یہ انتہائی تیز طرار ایجنٹ ہے"۔
عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر تیزی سے مڑ کر دروازے کی
طرف بڑھ گئے۔

"اسے اٹھا کر کسی اور کمرے میں لے چلو۔ یہاں بیڈ روم میں
بیٹھنا مجھے اچھا نہیں لگ رہا"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ یہاں ویسے بھی شراب کی بو موجود ہے"۔
عمران نے کہا اور پھر صفدر نے آگے بڑھ کر مارکم کو اٹھا کر کاندھے پر
لادا اور وہ سب اس بیڈ روم سے نکل کر سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔
صفدر نے مارکم کو صوفے کی سنگل کرسی پر بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد
کیپٹن شکیل نائیلون کی بنی ہوئی رسی اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔

"تنویر باہر رک گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر مارکم کو
کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا تو
صفدر نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر مارکم
کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد مارکم کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے شیشی ہٹائی اور اس کا
ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ البتہ وہ اور کیپٹن شکیل

دونوں اس کرسی کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے جبکہ عمران، جولیا
اور صالحہ سمیت سامنے کرسیوں پر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں"...... مارکم نے ہوش میں
آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ماریا کی رہائش گاہ پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
مارکم نے چونک کر سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھنا شروع
کر دیا۔

"میں میک اپ میں ہوں مارکم۔ اس لئے تم مجھے پہچان نہ سکو
گے البتہ میں اپنا تعارف ضرور کرا دیتا ہوں۔ میرا نام علی عمران ایم
ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے کہا تو مارکم نے
لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔

"تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ میں نے تو
کسی کو نہیں بتایا تھا کہ میں یہاں ہوں"...... مارکم نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسان کی عادتیں نہیں بدلتیں مارکم اس لئے کچھ لوگوں کو
معلوم ہوتا ہے کہ ان حالات میں تمہیں کہاں چھپنے کی عادت ہے۔
بہرحال اب تم پوری طرح ہوش میں آ گئے ہو اور تم مجھے اچھی طرح
جانتے ہو اور مجھے بھی تمہارے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات حاصل
ہیں۔ تم نے بار برا سے سودا کیا کہ اسے خصوصی انتظامات کے تحت
سمندر کے راستے کرانس پہنچا دو گے اور تم نے انتظامات بھی کئے لیکن

پھر تمہاری نیت بدل گئی اور تم نے باربرا کو بلاسکی بھجوا کر اسے
ہلاک کرا دیا اور فارمولا تم نے ایکریمیا کو فروخت کرنے کے بارے
میں کارروائی کی اور تمہیں اس بات کا بھی اچھی طرح علم ہے کہ یہ
فارمولا پاکیشیا کا ہے اس کے باوجود تم نے دانستہ جلتی ہوئی آگ میں
ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

" فارمولا۔ کیسا فارمولا"...... مجھے تو کسی فارمولے کے بارے
میں کوئی علم نہیں ہے"...... مارکم نے کہا تو عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

" آخری بار میری بات سن لو مارکم۔ چونکہ تم فیلڈ ایجنٹ رہے ہو
اس لئے تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں۔ اگر تم وہ فارمولا مجھے دے
دو تو میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا ورنہ تم جانتے ہو کہ فارمولا
بہرحال میں نے واپس لے ہی جانا ہے لیکن اس طرح تم اپنے آپ کو
تابوت سے بچا لو گے"...... عمران نے کہا۔

" آخر یہ سب کیا ہے۔ کیسا فارمولا۔ مجھے واقعی کسی فارمولے
کے بارے میں علم نہیں ہے"...... مارکم نے کہا۔

" باربرا کے ساتھ تم نے بے اصولی کیوں کی ہے۔ بتاؤ"۔ عمران
نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے کسی سے کوئی بے اصولی نہیں کی۔ باربرا نے خود ہی
اپنا منصوبہ منسوخ کر دیا تھا اور مجھے واقعی کسی فارمولے کا کوئی علم

نہیں ہے"...... مارکم نے جواب دیا۔

" اس کے باوجود تم نے ٹرانسمیٹر کال کر کے اپنے نمبر ٹو مارتھر کو
حکم دیا کہ باربرا کو ہلاک کر کے اسے کسی ویرانے میں دفن کر
دو"...... عمران نے کہا۔

" یہ سب غلط ہے۔ میں نے ایسی کوئی کال نہیں کی"۔ مارکم نے
جواب دیا۔

" اوکے مارکم۔ اب اتمام حجت ہو گئی ہے۔ اب تم خود سب کچھ
بتاؤ گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی سرد سے
انداز میں کہا اور تیزی سے مارکم کی طرف بڑھ گیا۔ مارکم ہونٹ بھینچے
خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اس کے سامنے رک کر جیب سے
مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین کھول کر اس میں سے اس نے
ایک گولی نکالی اور میگزین بند کر کے اس نے گولی کو مارکم کے
ایک نتھنے میں زبردستی اندر داخل کر کے ہاتھوں سے اس کی ناک کو
اس طرح اوپر کی طرف سہلانا شروع کر دیا کہ گولی اوپر مارکم کے
دماغ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر عمران پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند
لمحوں بعد مارکم کو ایک زوردار چھینک آئی اور اس کے ساتھ ہی گولی
اس کی ناک سے نکل کر فرش پر گر پڑی۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ چند
لمحوں بعد مارکم کو ایک اور چھینک آئی اور پھر جیسے چھینکوں کا طوفان
آ گیا۔ مارکم کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔ وہ رسیوں میں بندھا
ہونے کے باوجود اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے مچھلی پانی سے باہر آنے

پر پھڑکتی ہے۔اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ چھینکوں سے
اس کی حالت تباہ ہوتی جا رہی تھی لیکن کمرے میں سکوت طاری تھا
عمران کے ساتھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھ
رہے تھے جبکہ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں خاموش کھڑا
تھا۔

"بب ۔ بب ۔ بند کرو۔ بند کرو"...... مارکم نے یکلخت چیختے
ہوئے کہا۔ ساتھ ہی وہ مسلسل چھینک بھی رہا تھا۔

"اب یہ چھینکیں صرف اسی صورت میں بند ہو سکتی ہیں کہ تم
ہمیں بتاؤ گے کہ فارمولا کہاں ہے ورنہ یہ بند نہیں ہوں گی اور تم نہ
جی سکو گے نہ مر سکو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں لعنت بھیجتا ہوں اس فارمولے پر ۔ نجانے کس
عذاب کے لمحے میں نیت خراب ہوئی تھی۔ وہ ۔ وہ فارمولا ہمزی کے
پاس ہے۔ سٹار کلب کا ہمزی ۔ میں نے اسے امانت کے طور پر دیا ہوا
ہے"...... مارکم نے مسلسل چھینکنے کے دوران رک رک کر
ایک ایک لفظ علیحدہ علیحدہ بول کر فقرہ مکمل کیا۔

"صفدر۔ تمہاری جیب میں جو اینٹی گیس شیشی ہے وہ اس کے
نتھنے سے لگا دو"...... عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا
صفدر نے جیب سے وہی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے اس کا
ڈھکن ہٹایا اور شیشی مارکم کے اس نتھنے سے لگا دی جس میں عمران
نے گولی ڈالی تھی۔ چند لمحوں بعد عمران کے اشارے پر صفدر نے

شیشی ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا اور
پھر مارکم کی چھینکوں میں وقفہ آنا شروع ہو گیا۔ آہستہ آہستہ چھینکیں
جب بند ہو گئیں تو مارکم اس طرح لمبے لمبے سانس لینے لگا جیسے سو میٹر
کی دوڑ ریس جیت کر آیا ہو۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ ابھی
تک بگڑا ہوا تھا لیکن اب بہرحال اس کی وہ پہلے جیسی حالت نہ
تھی۔ البتہ وہ مسلسل ہانپ رہا تھا لیکن آہستہ آہستہ اس کا سانس
بھی نارمل ہوتا چلا گیا۔

"یہ ۔ یہ تم نے کیا کیا تھا۔ یہ کیا جادوگری ہے"...... مارکم نے
کہا۔

"کچھ نہیں ۔ معمولی سا سائنسی شعبدہ تھا۔ جس گیس سے تمہیں
بے ہوش کیا گیا تھا وہ ابھی تک تمہارے دماغ کے خلیات میں موجود
تھا اور مشین پسٹل کی گولی پر جو مخصوص کوٹنگ ہوتی ہے وہ جب
اس گیس سے ملتی ہے تو کیمیائی عمل پیدا ہوتا ہے جس سے دماغ
میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور پھر یہ تحریک کم ہونے کی بجائے بڑھتی
چلی جاتی ہے جب تک کہ اینٹی گیس سے اسے روکا نہ جائے"۔ عمران
نے بڑے سادہ سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز ۔ یہ ایسا عذاب ہے جسے واقعی برداشت نہیں کیا جا
سکتا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس طرح بھی آدمی کو بے بس
بنایا جا سکتا ہے"...... مارکم نے کہا۔

"اب تم وہ فون نمبر بتا دو جس پر تمہاری ہمزی سے بات کرائی جا

سکے"...... عمران نے کہا تو مارکم نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار کلب"...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارکم بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ"...... عمران نے مارکم کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو مارکم بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

"باس ہنری کلب میں موجود نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جہاں بھی ہوں میرا رابطہ کراؤ"...... عمران نے مارکم کے لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت ریٹا ہاؤس میں ہیں۔ میں فون نمبر دے دیتا ہوں آپ خود بات کر لیں۔ آپ کو میں یہ نمبر دے رہا ہوں ورنہ شاید کسی کو نہ دیتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"یہ ریٹا کون ہے"...... عمران نے مارکم کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ہنری کی ماں کا نام ہے"...... مارکم نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن وہاں کا نمبر کیوں نہیں دیا جا سکتا۔ یہ شاید اس

[illegible] گاہ ہے"...... عمران نے کہا۔

[illegible]ہیں۔ ہنری منشیات کا دھندہ کرتا ہے اور ریٹا ہاؤس میں اس کا [illegible]ہے"...... مارکم نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر [illegible] پھر رسیور اٹھا کر اس نے وہی نمبر پریس کر دیئے جو اسے سٹار [illegible] بتائے گئے تھے۔

[illegible]ٹا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

[illegible]کم بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

[illegible] کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

[illegible]۔ ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک باریک سی [illegible] دی۔

[illegible]کم بول رہا ہوں ہنری۔ فارمولے کا سودا ہو گیا ہے اور اب [illegible] پارٹی کے حوالے کرنا ہے۔ میں اپنا آدمی بھیج رہا ہوں۔ جارج [illegible] ہے۔ تم اسے فارمولا دے دو"...... عمران نے مارکم کی [illegible] لہجے میں کہا۔

[illegible] وقت تو فارمولا نہیں مل سکتا۔ میں نے اسے بینک لاکر [illegible] ہوا ہے۔ اب تو بینک بند ہو چکا ہے۔ کل مل جائے گا"۔ [illegible] کہا۔

[illegible] بینک لاکرز کی سروس تو یہاں چوبیس گھنٹے ہوتی ہے"۔ [illegible] نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن سپیشل لاکرز کی سروس چوبیس گھنٹے
کرتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ پھر کل میں آدمی بھیج دوں گا"...... عمران نے
رسیور رکھ دیا۔

"تم نے باربرا کے ساتھ بے اصولی کی ہے حالانکہ باربرا
حریف ہے لیکن بے اصولی بہرحال بے اصولی ہی ہوتی ہے
تم چھٹی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مارکم
عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پلک جھپکنے میں
بندھے ہوئے مارکم کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔ چند لمحوں
مارکم ختم ہو چکا تھا۔

"آؤ اب ریٹا ہاؤس چلیں"...... عمران نے واپس دروازے
طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ریٹا ہاؤس کہاں ہے"......
کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ ہنری کی آواز سن کر مجھے یاد آ گیا
ہنری بھی گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے
پتلا منحنی سا آدمی ہے لیکن حد درجہ عیار اور شاطر ہے اور
پہلے بھی دو تین بار ٹکراؤ ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو
اثبات میں سر ہلا دیئے۔

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے
دیئے۔

۔ سٹاگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گھنٹی بجنے کے بعد
ہی آواز سنائی دی۔

بول رہی ہوں سٹاگر۔ مارکم کا پتہ چلا ہے یا نہیں"۔
نے کہا۔

پتہ نہیں چلا۔ البتہ اتنی رپورٹ ملی ہے کہ اس کی
ایلسیا کے پاس ایک گروپ پہنچا تھا۔ چار مردوں اور دو
کا۔ اور پھر ایلسیا انہیں لے کر مارکم کے سپیشل آفس میں
کے بعد ایلسیا بیرونی خفیہ راستے میں بے ہوش پڑی پائی گئی
وپ غائب تھا۔ مارکم کلب کے انچارج ماسٹر نے جب سختی
یا سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ یہ لوگ مارکم کے

بارے میں معلومات حاصل کر رہے تھے اور ایلسیا نے انہیں
مارکم اپنی فرینڈ ماریا کی کوٹھی میں ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ
جب وہاں فون کیا تو وہاں کوئی فون اٹنڈ نہ کر رہا تھا جس پر ا
وہاں گیا تو مارکم کی لاش وہاں موجود تھی۔ مارکم کو ہلاک کر ا
اور وہاں ایسے آثار تھے کہ جیسے ایک گروپ وہاں کام کرتا
ماریا اور باقی ملازم بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ انہیں جب ہو
لایا گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اچانک بے ہوش ہو گئے تھے
ہوش میں آئے ہیں"...... سٹاگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
"اوہ۔ تو مارکم واقعی ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن کیا یہ گروپ
سیکرٹ سروس کا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو
کہ میں مارکم سے ملی ہوں۔ وہ یقیناً میرے پیچھے وہاں ہو
گے"...... باربرا نے کہا۔
"ہاں۔ اور ایلسیا نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہوں نے تمہارے
بارے میں بھی معلومات حاصل کی تھیں جس پر اس نے انہیں
کہ تمہیں مارکم نے بے ہوش کر کے اپنے نمبر ٹو مارکم کے
بلاسکی پہنچا دیا ہے اور پھر ٹرانسمیٹر پر اسے حکم دے دیا کہ تمہیں
کر کے وہیں کسی ویرانے میں دفن کر دیا جائے اور تم اب تک
ہلاک ہو چکی ہو گی"...... سٹاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا
"لیکن مارکم کے پاس تو فارمولا تھا۔ پھر تو پاکیشیا سیکرٹ
والوں نے اس سے واپس لے لیا ہو گا۔ اب مجھے ایک بار پھر

رمولا حاصل کرنا ہو گا"...... باربرا نے کہا۔
"جہاں تک میرا خیال ہے فارمولا مارکم کے پاس نہیں تھا اور
ا اپنے طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ کسی گروپ نے ہمزی کے
ہوٹل اڈے ریٹا ہاؤس پر ریڈ کیا ہے اور وہاں بے دریغ فائرنگ
کے سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن ہمزی وہاں نہیں مل سکا اور
معلوم ہے کہ ہمزی ایسا آدمی ہے جو فارمولے کو سب سے محفوظ
سکتا ہے اور اس گروپ کا مارکم کو ہلاک کر کے سیدھا ریٹا ہاؤس
ملہ کرنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے مارکم سے معلوم کر
لہ مارکم نے فارمولا حفاظت کی غرض سے ہمزی کو دیا ہے اور مجھے
یقین ہے کہ یہ فارمولا اب بھی ہمزی کے پاس ہو گا"...... سٹاگر
کہا۔
"اوہ۔ پھر تو ہمزی کو تلاش کرنا پڑے گا"...... باربرا نے کہا۔
"اگر تم میرے ساتھ کچھ وعدے کرو باربرا تو میں اس سلسلے میں
ی مدد کر سکتا ہوں"...... سٹاگر نے کہا تو باربرا بے اختیار
پڑی۔
کیسے وعدے"...... باربرا نے چونک کر کہا۔
پہلی بات تو یہ کہ تم ایک رات اپنی خوشی سے میرے ساتھ
۔ دوسری بات یہ کہ تم مجھے دس لاکھ ڈالر ادا کرو اور تیسری
یہ کہ آئندہ کسی کو بھی یہ نہ بتاؤ کہ میں نے تمہیں ہمزی کے
کوئی ٹپ دی ہے تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ ہمزی کل

تمہیں کہاں مل سکتا ہے"...... سٹاگر نے کہا۔

"کل کیوں۔ اب کیوں نہیں"...... باربرا نے کہا۔

"کل اس لئے کہ ایک بار میں نے تمہیں بتا دیا تو پھر تم نے ٹالنا شروع کر دینا ہے اور آج رات دونوں وعدے پورے کروا کر ہنری تک پہنچ جاؤ۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا یہ اپنا کام ہوگا"...... سٹاگر نے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہنری کہاں ہے"۔ باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد معلوم ہے۔ تمہیں اس بارے میں معلوم کہ میرا نیٹ ورک کس قدر منظم ہے۔ اب بھی جو معلومات میں نے اتنے کم وقت میں تمہیں دی ہیں یہ تمہیں اور کوئی نہیں دے سکتا تھا"...... سٹاگر نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے تمہاری شرائط منظور ہیں اور اتفاقاً میں اس وقت اکیلی بور ہو رہی ہوں اور ویسے بھی مجھے تم جیسے ساتھی کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اس لئے آ جاؤ۔ ہنری کا کیا ہے اس سے فارمولا حاصل کر لوں گی۔ نہ وہ کہیں بھاگا جا رہا ہے اور نہ فارمولا"...... باربرا نے کہا۔

"کیا۔ کیا واقعی۔ کیا واقعی تم مجھے دعوت دے رہی ہو۔ اس سے پہلے تو کبھی تم نے میری حوصلہ افزائی نہیں کی"...... سٹاگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ چھوڑو ان فضول باتوں کو۔ وقت مت ضائع کرو۔ آ جاؤ ابھی۔ میں اس وقت ریجنٹ کالونی والے اڈے میں ہوں اور اکیلی ہوں"...... باربرا نے بڑے رومانس بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو باربرا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آ جاؤ بوڑھے بدمعاش۔ آج میں تمہاری ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑوں گی"...... باربرا نے رسیور رکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور اس نے الماری سے ایک تیز دھار خنجر نکالا جس کی دھار پر سبز رنگ کی کوٹنگ کی ہوئی تھی۔ باربرا نے وہ خنجر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"تمہارا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ رنگ رلیاں مناتی پھروں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہنری سے فارمولا لے اڑے"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو باربرا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد واپس آئی تو اس کے ساتھ لمبے قد بھاری جسم کا ادھیڑ عمر سٹاگر موجود تھا۔

"آؤ بیٹھو۔ پہلے کچھ شراب نوشی کر لیں۔ پھر بیڈ روم میں چلیں"...... باربرا نے کہا۔

"ویری گڈ باربرا۔ آج تم نے مجھے خوش کر دیا ہے"...... سٹاگر نے ریشہ خطمی ہو جانے والے لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

باربرا نے مڑ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی بو
اٹھا کر اس نے واپس آکر اسے سٹاگر کے سامنے میز پر رکھا اور دو
جام اٹھا کر اس نے انہیں بھی بوتل کے ساتھ رکھا اور الماری بند
کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کہاں جا رہی ہو"...... سٹاگر نے چونک کر پوچھا۔

"کہیں نہیں۔ دروازہ بند کر رہی ہوں"...... باربرا نے کہا۔
سٹاگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی
تھا کہ باربرا نے دروازے کے ساتھ ہی دیوار پر موجود ایک بورڈ کے
نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے چھت
سے سرخ رنگ کی تیز روشنی کا دھارا نکلا اور سیدھا اس جگہ پر پڑا جہاں
سٹاگر بیٹھا ہوا تھا اور سٹاگر کا بوتل کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ یکلخت ڈھیلا
ہو کر میز پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بھی کرسی پر بیٹھے بیٹھے
ڈھلک گیا۔ روشنی کا جھماکا صرف پلک جھپکنے کے وقفے میں ہوا تھا۔
اس کا مرکز بھی کمرے کا وہ حصہ تھا جہاں میز اور دو کرسیاں تھیں۔
یہی وجہ تھی کہ باربرا خود ان شعاعوں کے اثرات سے محفوظ رہی
تھی۔ اس نے یہاں اس قسم کے بے شمار سائنسی حربے نصب کر
رکھے تھے اور ان حربوں میں سے ایک سے اس نے مارتھرا اور اس کے
ساتھیوں کا خاتمہ کیا تھا اور اب سٹاگر کو بھی اس نے اس لئے یہاں
بلوایا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ یہاں وہ سٹاگر کو اپنی مرضی سے ہینڈل
کر سکے گی۔ باربرا مسکراتی ہوئی واپس مڑی اور اس نے سٹاگر کو بازو سے

پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے کرسی سے کھینچ کر نیچے قالین پر ڈالا اور پھر
اسے گھسیٹ کر دروازے کی طرف لے گئی۔ پھر ایک راہداری میں
سے گزار کر وہ اسے اس بڑے کمرے میں لے آئی جسے اس نے
ٹارچنگ روم کے انداز میں تیار کرایا ہوا تھا کیونکہ اس نے سٹاگر
سے پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے وہ اسے آفس سے یہاں لے آئی تھی۔
اسے معلوم تھا کہ سٹاگر پوری طرح ہوش میں ہے لیکن وہ بے حس و
حرکت ہو چکا ہے۔ اس نے اسے ایک کرسی پر ڈالا اور چند لمحوں بعد
سٹاگر کے جسم کے گرد فولادی راڈز نمودار ہو چکے تھے۔ باربرا نے مڑ کر
ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر وہ
مڑی اور سٹاگر کے قریب آکر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی
سٹاگر کے ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اس کا
ڈھکن بند کیا اور شیشی کو جیب میں رکھ کر وہ سامنے موجود ایک
کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ البتہ اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب
سے وہ خنجر نکال کر گود میں رکھ لیا جس کی دھار پر سبز رنگ کی
کوٹنگ موجود تھی۔

"تم۔ تم نے یہ سب کیا کیا ہے"...... اچانک کمرے میں سٹاگر
کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دیکھو سٹاگر۔ مجھے تمہارے ساتھ وقت گزارنے میں کوئی
اعتراض نہیں ہے۔ میں اس معاملے میں بے حد آزاد خیال واقع ہوئی
ہوں لیکن اس وقت ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ میں مشن پر کام کر رہی

ہوں۔ مارکم پر مجھے مکمل اعتماد تھا اس لئے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے جس طرح بے اصولی اور بے ایمانی کی ہے اس کے بعد اب مجھے کسی پر اعتبار نہیں رہا۔ مارکم ہلاک ہو چکا ہے اور تمہارے تمہارے فارمولا ہمزی کے پاس ہے۔ ہمزی کو میں جانتی ہوں۔ وہ انتہائی شاطر اور عیار آدمی ہے۔ وہ آسانی سے پروں پر پانی نہ پڑنے دے گا لیکن میں نے ہمزی سے یہ فارمولا فوراً واپس حاصل کرنا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ ہمزی اس وقت کہاں ہے اس لئے تم مجھے بتا دو۔ میں اس سے فارمولا حاصل کر کے واپس آ کر تمہیں رہا کر دوں گی۔ پھر ہم جشن منائیں گے لیکن اگر تم نے ضد کی تو پھر یہ خنجر تو دیکھ رہے ہو۔ اس کی دھار پر سبز رنگ تمہیں نظر آ رہا ہے۔ یہ ایک خاص افریقی زہر ہے۔ اس کا نام کلوفین ہے۔ اس کی معمولی سی مقدار بھی اگر خون میں شامل ہو جائے تو انسان کا جسم آہستہ آہستہ پھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور اس سے اس قدر خوفناک تکلیف ہوتی ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن آدمی مرتا نہیں ہے صرف عذاب بھگتا رہتا ہے۔ اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم عذاب بھگتنا چاہتے ہو یا جشن منانا چاہتے ہو"۔ باربرا نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں بتا بھی دوں تو تم ہمزی کا مقابلہ نہ کر سکو گی۔ وہ انتہائی عیار اور شاطر آدمی ہے"...... سٹاگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم بتاؤ لیکن یہ بھی سن لو کہ میں اسے کنفرم کروں گی"۔ باربرا

نے کہا۔

" ہمزی کو مارکم کی ہلاکت کی اطلاع مل چکی ہے اس لئے وہ ریٹا ہاؤس سے نکل کر اپنے انتہائی خفیہ اڈے ایکس میں ہے۔ ایکس اڈے میں اس کا خاص آدمی برائٹ ہے اور میں نے برائٹ سے کنفرم کر لیا ہے ہمزی واقعی وہیں موجود ہے"...... سٹاگر نے کہا۔

" وہاں کا ایڈریس اور فون نمبر بتاؤ"...... باربرا نے کہا تو سٹاگر نے ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا تو باربرا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے خنجر دوبارہ جیب میں ڈال لیا تھا۔

" کہاں جا رہی ہو۔ مجھے تو چھوڑ دو"...... سٹاگر نے کہا لیکن باربرا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ سٹاگر چاہے کچھ کر لے لیکن وہ فولادی راڈز سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ اپنے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ آفس میں پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو سٹاگر نے بتائے تھے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک باریک سی آواز سنائی دی تو باربرا آواز سنتے ہی پہچان گئی کہ بولنے والا خود ہمزی ہے۔

" میں باربرا بول رہی ہوں۔ مسٹر ہمزی سے بات کرائیں۔ میں ان سے ایک خاص بات کرنا چاہتی ہوں"...... باربرا نے کہا۔

" میں ہمزی بول رہا ہوں۔ کیا تم زندہ ہو اور تمہیں یہاں کے

بارے میں کس نے بتایا ہے"...... ہمزی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہمزی تم مجھ سے اچھی طرح واقف ہو اس لئے ایسے سوالوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک میرے زندہ ہونے کا تعلق ہے تو مارکم احمق تھا۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ باربرا کیا کر سکتی ہے۔ بہرحال مارکم کو پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے ہلاک کر دیا ہے ورنہ میں اسے انتہائی عبرتناک سزا دیتی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا مارکم نے تمہیں حفاظت کی غرض سے دیا ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ریٹا ہاؤس پر فل ریڈ کیا لیکن تم وہاں سے پہلے ہی نکل چکے تھے اور اب وہ یقیناً تمہاری تلاش میں ہوں گے اور تمہیں اب تک اندازہ ہو چکا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس انداز کی سروس ہے۔ اس کا مقابلہ تم اپنی عیاری اور شاطر ذہن کے باوجود نہیں کر سکتے۔ تم سے وہ فارمولا بھی لے جائیں گے اور مارکم کی طرح تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے۔ تم آخر کب تک چھپے رہو گے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ اگر کوئی کر سکتا ہے تو وہ صرف باربرا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے میں نے فارمولا حاصل کیا تھا اور اگر مارکم بے اصولی اور بے ایمانی نہ کرتا تو یہ لوگ کبھی فارمولے تک نہ پہنچ سکتے تھے اس لئے تمہارا مفاد اسی میں ہے کہ تم یہ فارمولا مجھے دے دو اور اس کے عوض مجھ سے رقم لے لو تاکہ تمہارا گھر بھی پورا ہو جائے اور مجھے بھی فارمولا واپس مل

جائے۔ اس کے بعد اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تم تک پہنچ جائے تو تم بے شک اسے میرے بارے میں بتا دینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ باربرا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں تمہاری یہ آفر قبول نہ کروں تب"...... ہمزی نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی۔ میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتی۔ میں نے تو تمہیں آفر دی ہے۔ مارکم کی ہلاکت کے بعد اب امانت وغیرہ کی بات تو ختم ہو گئی۔ یہ بھی مجھے یقین ہے کہ تم فارمولا کبھی فروخت نہ کر سکو گے۔ میں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والے بہرحال اس کے حصول کے لئے کام کرتے رہیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ دولت کماؤ اور ایک طرف ہو جاؤ۔ مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو لڑنے دو"...... باربرا نے کہا تو دوسری طرف سے ایک طویل سانس لئے جانے کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے میرے اڈے کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اور میں نے اس کا حساب برابر کرنا ہے اس لئے پہلے مجھے ان سے نمٹ لینے دو۔ اس کے بعد تمہاری آفر پر غور ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا حساب میں پورا کر دیتی ہوں۔ بولو"...... باربرا نے کہا۔

"کیا تم پچاس لاکھ ڈالر دے سکو گی"...... ہمزی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ حکومت کرانس مفلس نہیں ہے۔ پچاس لاکھ ڈالر اس کے لئے انتہائی معمولی رقم ہے"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اس قدر بھاری رقم کا بندوبست کر سکتی ہو"۔ ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہ صرف کر سکتی ہوں بلکہ اس وقت میں جہاں سے بول رہی ہوں وہاں یہ رقم موجود ہے لیکن شرط یہی ہے کہ تم واقعی وہ فارمولا میرے حوالے کر دو گے اور کوئی گیم نہیں ہو گی"...... باربرا نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ تم میری عادت جانتی ہو۔ میں بلف نہیں کرتا۔ کہاں سے بول رہی ہو"...... ہنری نے کہا۔

" ریجنٹ کالونی والی کوٹھی سے اور میں یہاں اکیلی ہوں"۔ باربرا نے کہا۔

" لیکن تمہیں میرے اس اڈے اور فون نمبر کا کیسے معلوم ہوا۔ یہاں کی معلومات تمہیں کس نے دی ہیں"...... اچانک ہنری نے کہا۔

" تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ہنری۔ پھر ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میرے لئے یہ سب معمولی باتیں ہیں"...... باربرا نے جواب دیا۔

" تو تم ایسا کرو کہ رقم لے کر یہاں میرے پاس آجاؤ۔ مجھے رقم دے کر فارمولا لے جاؤ"...... ہنری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہے"۔ باربرا نے کہا۔

" اوکے۔ بس میں نے چیک کرنا تھا۔ اب میں خود آرہا ہوں۔ میں اپنا اڈا اندر سے تمہیں نہیں دکھانا چاہتا"...... ہنری نے کہا۔

" تم جیسے کہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف گیم نہیں ہونی چاہئے اور بس"...... باربرا نے کہا۔

" اوکے۔ میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے رسیور رکھ دیا اور پھر آدھے گھنٹے بعد دبلا پتلا مخنی جسم کا مالک ہنری اس کے آفس میں موجود تھا۔

" کہاں ہے وہ رقم۔ مجھے دو"...... ہنری نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ تمہارا حق ہے کہ تم پہلے رقم کے بارے میں تسلی کر لو"...... باربرا نے کہا اور اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی۔ اس کے اندر موجود ایک بٹن پریس کیا تو گھرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک سائیڈ کھل گئی تو باربرا نے اندر ہاتھ ڈال کر بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیں۔

" اب اچھی طرح چیک کر لو اور چاہو تو گن بھی لو۔ نوٹ پورے بھی ہیں اور اصلی بھی"...... باربرا نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے ورنہ میرے ذہن میں

حقیقتاً یہ بات تھی کہ کیا اتنی بھاری رقم تمہارے پاس ہو گی بھی
یا نہیں"...... ہمزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔
" آؤ میرے ساتھ۔ فارمولا میری کار میں موجود ہے"...... ہمزی
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوٹوں کی گڈیاں اٹھا لیں۔
" سوری ہمزی۔ اصول اصول ہوتا ہے۔ جس طرح میں نے
تمہیں چیکنگ کرائی ہے اس طرح تمہیں بھی اس فارمولے کو چیک
کرانا ہو گا تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم کوئی غلط فارمولا مجھے دے جاؤ"
بار برا نے کہا۔
" کیا تم فارمولے کو پہچانتی ہو"...... ہمزی نے کہا۔
" ہاں۔ وہ میرے پاس رہا ہے۔ میں اسے بہت اچھی طرح پہچانتی
ہو"...... بار برا نے کہا۔
" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ تمہاری بات درست ہے
اور اصولی بھی"...... ہمزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر
تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بار برا اس کے ساتھ تھی۔
باہر پورچ میں پہنچ کر ہمزی نے کار کی عقبی سیٹ اٹھائی اور نیچے پڑا
ہوا ایک پیکٹ اٹھا کر اس نے سیٹ بند کی اور واپس مڑ گیا۔ بار برا
خاموشی سے اس کے ساتھ تھی۔ واپس آفس میں پہنچ کر ہمزی نے
پیکٹ بار برا کی طرف بڑھا دیا۔
" لو اچھی طرح چیک کر لو"...... ہمزی نے کہا تو بار برا نے پیکٹ
کھولا۔ اندر موجود فائل نکالی اور پھر غور سے اسے چیک کرنا شروع کر دیا

اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
" ٹھیک ہے۔ یہ اصل فارمولا ہے۔ اب یہ رقم تمہاری ہو گئی
لیکن پہلے مجھے یہ فارمولا الماری میں محفوظ کرنے دو"...... بار برا نے
کہا تو ہمزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بار برا نے فائل کو واپس پیکٹ
میں ڈالا اور اسے اسی جگہ رکھ دیا جہاں سے اس نے کرنسی نوٹ
نکالے تھے۔ پھر اس نے الماری کو واپس گھما کر بند کر دیا۔
" آؤ"...... بار برا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ دروازے کی
طرف بڑھ گئی جبکہ ہمزی نوٹوں کے بنڈل اکٹھے کرنے میں مصروف
تھا لیکن بار برا نے دروازے کے قریب پہنچ کر ایک بار پھر سوئچ
بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا تو چھت سے سرخ رنگ کی روشنی
نکل کر ہمزی پر پھیل گئی اور ہمزی کا جسم اس طرح نیچے گرتا چلا گیا
جیسے اس کے جسم سے اچانک تمام توانائی غائب ہو گئی ہو۔
" سوری ہمزی۔ میں نہیں چاہتی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ
معلوم ہو سکے کہ فارمولا مجھ تک واپس پہنچ گیا ہے۔ اب وہ تمہاری
تلاش میں ٹکریں مارتے پھریں گے جبکہ میں اطمینان سے یہاں چھپی
رہوں گی"...... بار برا نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر نوٹ اٹھا کر
الماری کھول کر اندر ویسے ہی رکھ دیئے اور پھر ہمزی کو بازو سے پکڑ کر
گھسیٹتی ہوئی آفس سے باہر نکال کر اس ٹارچنگ روم میں لے آئی
جہاں پہلے سے سٹاگر موجود تھا۔
" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کون ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ہمزی

ہے"...... سٹاگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ ہنری ہے۔ تم نے درست پہچانا ہے اسے"...... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہنری کو گھسیٹ کر کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے جا کر سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کیا تو ہنری کے جسم کے گرد فولادی راڈز نمودار ہو گئے۔ باربرا نے جیب میں ہاتھ ڈال اور وہی شیشی نکال کر جس سے اس نے سٹاگر کو ہوش دلایا تھا اس وقت سے اس کی جیب میں ہی تھی، اس نے شیشی کا ڈھکن اور شیشی ہنری کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پیچھے کر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ یہاں کیسے آ گیا ہے"...... سٹاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لالچ انسان کو وہاں پہنچا دیتا ہے جہاں اس کے پہنچنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے یہ سب کیوں کیا ہے۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا"...... اچانک ہنری نے تن کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے ٹھیک کیا ہے ہنری تاکہ تم سے باتیں ہو سکیں ورنہ میں تمہیں اسی حالت میں گولی بھی مار سکتی تھی ویسے یہاں بڑی برقی بھٹی بھی موجود ہے۔ تمہاری لاش چند لمحوں میں راکھ بن سکتی ہے"...... باربرا نے کہا۔

"کیا باتیں"...... ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے مارکم سے یہ فارمولا حاصل کر لیا۔ اس وقت بھی تمہیں معلوم تھا کہ یہ فارمولا میرا ہے اور مارکم نے بے اصولی کی ہے لیکن تم نے اس کی پرواہ نہیں کی حالانکہ تمہیں اس پر احتجاج کرنا چاہئے تھا پھر جب میں نے تمہیں فون کیا تو تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے پہنچنے والے نقصان کا معاوضہ مجھ سے وصول کرنے کا کہہ دیا حالانکہ تمہیں معلوم تھا کہ یہ فارمولا میری امانت ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو اب کبھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ فارمولا واپس میرے پاس پہنچ چکا ہے اور میں یہاں دو تین ہفتوں تک چھپی رہوں گی۔ وہ لوگ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے"...... باربرا نے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو باربرا ورنہ میرے آدمی تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ انہیں معلوم ہے کہ میں یہاں تمہارے پاس آیا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"تمہاری عادتوں سے میں اچھی طرح واقف ہوں ہنری۔ مجھے معلوم ہے کہ بھاری رقم کے معاملے میں تم اپنے سائے سے بھی چھپتے ہو اور جہاں پچاس لاکھ ڈالرز کا معاملہ ہو وہاں تم کسی کو بھی کسی کو کچھ نہیں بتا سکتے"...... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال

"مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ مجھ سے رقم لے لو۔ مجھے مت مار..."

ہمزی نے مشین پسٹل دیکھتے ہی چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"تمہیں نہیں مار رہی ہمزی۔ اس سٹاگر کو مار رہی ہوں جو مے... ساتھ رات گزارنے یہاں پہنچ گیا تھا۔ نانسنس"...... باربرا نے ... سٹاگر جو اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا یکلخت چونک پڑا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا باربرا نے ٹریگر دبا دیا اور ککٹ ککٹ کی آواز... کے ساتھ ہی کمرہ سٹاگر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا... دل میں گولیاں کھا کر وہ چند لمحوں سے زیادہ تڑپ نہ سکا تھا۔

"تم نے دیکھ لیا ہمزی کہ موت کیسے آتی ہے۔ اس کا ذائقہ بھی کر لو"...... باربرا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہمزی کچھ... ایک بار پھر ککٹ ککٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں ہمزی... سینے میں اترتی چلی گئیں اور کمرہ ہمزی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ چند لمحے... بعد اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ باربرا نے ایک ... سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور ... بورڈ کی طرف بڑھ گئی تاکہ ان کے جسموں کو راڈز سے علیحدہ ... انہیں گھسیٹ کر برقی بھٹی میں ڈال سکے۔ اس کے چہرے پر ... کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ فارمولا ایک بار پھر اس کے ہاتھ ... چکا تھا اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس بارے میں ... ہو سکتا تھا کہ فارمولا اس کے پاس ہے اور وہ شاید یہی ... مطمئن ہو چکے ہوں گے کہ وہ مارکم کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ...

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے بڑے کمرے میں موجود تھا۔ عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ باقی ساتھی بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے میں ایسا سکوت طاری تھا جیسے وہاں کوئی بڑا واقعہ ہو چکا ہو۔

"یہ عجیب مشن بن گیا ہے۔ احمقوں کی طرح ایک کے بعد دوسرے کے پیچھے بھاگتے رہو۔ پہلے باربرا کا مسئلہ تھا، پھر مارکم سامنے آ گیا اور اب ہمزی"...... جولیا نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال ہے عمران صاحب کہ ہمزی کو فری ہینڈ دیا جائے۔ پھر ہی وہ سامنے آئے گا ورنہ ہم اسے یہاں گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں تلاش نہیں کر سکیں گے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"فری ہینڈ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہم بظاہر واپس پاکیشیا چلے جائیں۔ ظاہر ہے اس کی اطلاع اس کو مل جائے گی اور وہ مطمئن ہو کر بل سے باہر آ جائے گا جبکہ راستے سے ہی اپنا میک اپ تبدیل کر کے واپس آ جائیں گے۔ اس کے بعد اس پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن ہمزی نے اگر اس دوران فارمولا کسی دوسری سپر پاور کو فروخت کر دیا تو پھر"...... صالحہ نے کہا۔

"اتنی جلدی فارمولے فروخت نہیں ہوا کرتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا ذہن آخر کیوں کام نہیں کر رہا۔ ہمزی کوئی جن بھوت تو نہیں ہے کہ اس طرح غائب ہو جائے۔ تم اپنی مخصوص صلاحیتوں کو استعمال کر کے اسے کسی نہ کسی ذریعے سے تلاش کراؤ"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ریٹا ہاؤس اس کا خاص اڈا ہے اور تم نے تو دیکھ لیا ہے کہ وہاں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور وہ یقیناً اس لئے چھپ گیا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ ہم آخر کار مایوس ہو کر واپس چلے جائیں گے اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ انتہائی عیار اور شاطر آدمی ہے۔ اس لئے اس وقت تک باہر نہیں آنا جب تک وہ کنفرم نہیں ہو جائے گا کہ ہم واقعی پاکیشیا پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔ البتہ اب ایک ہی صورت

گئی ہے کہ ہم اس سے اس فارمولے کا باقاعدہ سودا کر لیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"سودا کریں۔ کیا مطلب۔ وہ ملے گا تو سودا ہو گا اور اگر وہ مل سکتا ہے تو پھر سودے بازی کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضروری نہیں کہ وہ سامنے آکر سودے بازی کرے۔ وہ چھپ کر بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"وکٹری گیم کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وکٹری گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اصل لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے یاد کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تمہاری فیس سن کر مجھے بخار چڑھ جاتا ہے اور پھر بخار طویل عرصے تک جان نہیں چھوڑتا اس لئے مجبوراً تب تک مجھے اسے بھگتنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رافٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی جو خدمت رافٹ کر سکتا ہے وہ یہاں گریٹ لینڈ میں اور کوئی آدمی نہیں کر سکتا"...... رافٹ نے کہا۔

"لفظ تو تم خدمت کا استعمال کرتے ہو اور بل اتنا بھاری بھجوا دیتے ہو کہ بے چاری خدمت اس کے بوجھ تلے سسکتی رہ جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رافٹ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"چلیں آپ جو چاہیں معاوضہ دے دیں۔ حکم کریں"...... رافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ ۔ یہ ہوئی ناں آفر۔ گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب رافٹ کا دھندہ خاصا کامیاب جا رہا ہے ورنہ تم تو ایک ایک پونڈ کو دانتوں

سے پکڑتے رہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ اب میری وہ پہلے والی پوزیشن نہیں رہی۔ بہرحال فرمائیں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"ہنری رچرڈ کو تو تم جانتے ہی ہو گے۔ وہ منحنی سا دبلا پتلا ہنری"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ اسے کون نہیں جانتا۔ کیا ہوا ہے اسے۔ وہ آپ کے مقابل کیسے آ گیا۔ وہ تو لمبا ہاتھ چلانے کا عادی ہی نہیں ہے"۔ رافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاتھ اس نے نہیں چلایا بلکہ اس پر مارکم نے ہاتھ چلایا ہے اور وہ بے چارہ اب اس ہاتھ کی ضرب پر بلبلاتا پھر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مارکم نے ۔ اوہ کیا ہوا۔ مارکم تو ہلاک ہو چکا ہے"...... رافٹ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کرانس کی ایک ایجنٹ تھی باربرا ۔ اس نے پاکیشیا کا ایک ارمولا درمیان میں اڑا لیا۔ ہم نے اس سے فارمولا حاصل کرنا تھا کہ ہ مارکم کے پاس پہنچ گئی اور مارکم کی فارمولے پر نیت خراب ہو گئی۔ ن نے باربرا کو بلاسکی بھجوا کر ہلاک کرا دیا۔ ادھر ہمارے خوف سے رکم نے فارمولا ہنری کے پاس امانت رکھ دیا۔ مارکم مارا گیا اور اب ری غائب ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ بھی گریٹ لینڈ سے ہی بات کر رہے ہیں"...... رافت نے کہا۔

"ہاں۔ ہم یہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ریٹا ہاؤس پر آپ نے ریڈ کیا تھا"۔ رافت نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمزی نہیں مل سکا"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ کیا چاہتے ہیں"...... رافت نے کہا۔

"ہمزی کو ٹریس کرنا ہے تاکہ اس سے پاکیشیا کی امانت واپس حاصل کی جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمزی سے تو اب آپ کی ملاقات عالم بالا میں ہی ہو سکتی ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد رافت نے کہا تو نہ صرف عمران بلکہ لاؤڈر پر دوسری طرف کی آواز سنتے ہی عمران کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہمزی ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حتمی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ لیکن حالات یہی بتا رہے ہیں کہ وہ باربرا کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ۔ باربرا کے ہاتھوں۔ کیا باربرا زندہ ہے"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ اسے مارکم کے نمبر ٹو مارتھر اور اس کے ساتھیوں سمیت دو کاروں میں سوار بلاکسی سے دارالحکومت آتے دیکھا گیا تھا"...... رافت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن وہ ہمزی تک کیسے پہنچ گئی"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہمزی تک نہیں پہنچی بلکہ ہمزی اس تک پہنچا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ باربرا ایسی ہی لڑکی ہے"...... رافت نے کہا۔

"میں تمہاری طرح عقل مند نہیں ہوں رافت۔ ذرا موٹے دماغ کا آدمی ہوں اس لئے کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ مسئلہ فارمولے کا تھا۔ فارمولا مارکم نے حاصل کیا۔ اس نے یہاں ایک آدمی سٹاگر کی مدد سے اسے ایکریمیا کو فروخت کرنا چاہا لیکن پھر شاید ارادہ بدل دیا اور حفاظت کی غرض سے فارمولا ہمزی کو دے دیا۔ اس کے بعد مارکم غائب ہو گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ اپنی دوست لڑکی کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پھر سٹاگر کے بارے میں اطلاع مل گئی کہ سٹاگر باربرا کے پاس گیا ہے۔ اس کے بعد اچانک ہمزی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کے خاص اڈے ریٹا ہاؤس کو تباہ کر دیا گیا لیکن ہمزی وہاں سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔ وہ اپنے ایک اور اڈے میں چھپا ہوا تھا کہ اچانک وہ بھی باربرا سے ملنے چلا گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ اب تک نہ سٹاگر واپس آیا ہے اور نہ ہمزی۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ دونوں باربرا

کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور یقیناً وہ فارمولا واپس باربرا کے پاس پہنچ چکا ہوگا"...... رافٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سارے سلسلے کا اتنی تفصیل سے کیسے علم ہو گیا۔ کیا تمہارا بھی اس فارمولے سے کوئی انٹرسٹ پیدا ہو گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہنری نے مجھ سے بات کی تھی کہ میں اس فارمولے کو فروخت کر دوں۔ میں نے ایک پارٹی سے بات کی اور پھر مزید تفصیل معلوم کرنے کے لئے میں نے ہنری کو فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ اچانک کار لے کر گیا ہے اور ابھی اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے کوشش کی کہ سٹاگر سے بات ہو سکے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ سٹاگر ایکریمین ایجنٹوں سے فارمولے کا سودا کر رہا ہے۔ میں سمجھا تھا کہ شاید ہنری نے اس سے فارمولے کا سودا کر لیا ہو اور وہ وہاں گیا ہو لیکن سٹاگر کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اچانک باربرا کی کال پر گیا ہے"...... رافٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ باربرا نہ صرف زندہ ہے بلکہ دوبارہ میدان میں آ گئی ہے اور سٹاگر اس کی کال پر گیا ہے اور ہنری بھی اچانک غائب ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ تو مجھ سے زیادہ سمجھ دار ہیں۔ باربرا نہ صرف خوبصورت اور جوان ہے بلکہ انتہائی آزاد خیال لڑکی بھی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے سٹاگر کو رات گزارنے کی دعوت دی

ہو"...... رافٹ نے کہا۔

"مجھے باربرا یا سٹاگر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے فارمولے سے دلچسپی ہے اور فارمولا آخری اطلاع تک ہنری کے پاس تھا اس لئے کیا تم ہنری کو تلاش کر سکتے ہو۔ تمہاری منہ مانگی فیس تمہیں مل جائے گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ وہ کس کار پر گیا ہے اس لئے میں اسے اس کی کار کی مدد سے ٹریس کر سکتا ہوں اگر آپ چاہیں تو"۔ رافٹ نے کہا۔

"میں تو خود تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اسے تلاش کرو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کس نمبر پر موجود ہیں"...... رافٹ نے کہا تو عمران نے فون پیس پر موجود نمبر پڑھ کر اسے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ بن گیا ہے۔ مارکم، سٹاگر، ہنری، باربرا اور اب یہ سب غائب ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار یہ فارمولا ہمارے لئے چیلنج بن گیا ہے۔ کسی طرح ہاتھ نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"رافٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے رافٹ"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہنری بھی باربرا کی کوٹھی میں موجود ہے۔ اس کی کار بھی وہیں چیک کی گئی ہے لیکن کوٹھی خالی ہے"...... دوسری طرف سے رافٹ نے کہا۔

"کیسے معلوم کیا ہے کہ کوٹھی خالی ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آر ایس ایس سے چیکنگ کی ہے۔ وہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں ہے یہ کوٹھی۔ اس کا ایڈریس بتاؤ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایڈریس بتا دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود چیک کرتا ہوں لیکن تم نے ہنری کی تلاش جاری رکھنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کار وہاں کھڑی کر کے باربرا کے ساتھ کہیں اور چلا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"بس ہمارے پاس اس کار کا ہی کلیو تھا عمران صاحب۔ لیکن بہرحال کوشش جاری رکھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کوٹھی کو چیک کر لینا چاہئے۔ ہنری وہاں گیا ہے تو لازماً

یہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم سب چلیں۔ یہاں فارغ بیٹھے بیٹھے ہم مرجانے کی حد تک بیزار ہو چکے ہیں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس کے کھڑے ہوتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ٹھیک ہے چلو"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دو کاروں میں سوار ریجنٹ کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس کوٹھی کی نشاندہی رافٹ نے کی تھی۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی لیکن اندر مکمل اندھیرا تھا اور پھاٹک پر نمبروں والا تالا موجود تھا۔

"کوٹھی تو واقعی بند ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"اب آئے ہیں تو چیک کر لیں۔ شاید کوئی ہمارے مطلب کی چیز مل جائے"...... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے کاریں وہیں روکیں اور نیچے اتر کر سڑک کراس کر کے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تالا کھولنے کی ضرورت نہیں صفدر۔ تم پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود جاؤ اور چھوٹا پھاٹک کھول دو"...... عمران نے قریب پہنچ کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انتہائی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھل گیا تو عمران اور اس کے پیچھے سارے ساتھی اندر داخل ہو گئے۔ پورچ میں چار کاریں موجود تھیں لیکن کوٹھی پر چھائی ہوئی خاموشی بتا رہی تھی کہ واقعی کوٹھی خالی ہے۔ وہ تیزی سے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور پھر

ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ
اچانک چھت کی طرف سے چٹک کی آواز سنائی دی اور ابھی وہ چونک
کر سر اٹھا ہی رہے تھے کہ یکلخت ان سب کے ذہنوں پر سیاہ چادر سی
پھیلتی چلی گئی۔

سٹاگر اور ہمزی دونوں کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر باربرا واپس
اپنے آفس میں پہنچ گئی۔ اس نے سب سے پہلے فارمولے اور وہاں
موجود کرنسی نوٹوں کو ایک دیوار کے اندر موجود سیف میں رکھا اور
پھر سیف بند کر کے اس پر موجود دیوار برابر کر دی۔ یہ وہی سیف تھا
جسے کھولنے کے چکر میں مارتھر اور اس کے ساتھی مارے گئے تھے۔

" باہر پورچ میں چار کاریں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ صبح انہیں بھی
ٹھکانے لگانا پڑے گا"...... باربرا نے الماری سے شراب کی بوتل اور
گلاس باہر نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گلاس میں شراب ڈالی اور
پھر کرسی پر بیٹھ کر شراب پینے میں مصروف ہو گئی۔ وہ اب سوچ رہی
تھی کہ اس فارمولے کو کس طرح کرانس پہنچائے اور پہنچائے بھی
ہی یا نہیں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال ابھی یہاں موجود
تھی اور جس طرح انہوں نے مارکم کو ہلاک کر کے ہمزی کی تلاش

ہیں ریٹا ہاؤس پر ریڈ کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ انتہائی متحرک ہیں۔ وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے کی عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندرونی کمرے میں داخل ہو گئی۔ کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس نے سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کیا تو کمرہ روشن ہو گیا۔ یہاں ایک دیوہیکل مشین موجود تھی جس پر چند بلب جل رہے تھے اور ایک میٹر پر تیزی سے ہندسے آگے پیچھے چلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ خود کار حفاظتی مشین تھی۔ باربرا نے اسے اپنے اس خصوصی اڈے میں اس لئے نصب کر دیا تھا کہ اس کی مدد سے وہ یہاں ہر قسم کے آلات کو کور کر سکتی تھی۔ وہ تیزی سے مشین کی طرف بڑھی اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو مشین پر موجود ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر اچانک کوٹھی کے برآمدے کا منظر نظر آنے لگا تھا جس کے ستون کے پاس ایک چھوٹا سا باکس پڑا ہوا نظر آ رہا تھا اور باکس سے سرخ رنگ کی لہریں سی نکلتی نظر آ رہی تھیں۔

"اوہ۔ یہ تو آر ایس ایس ہے"...... باربرا نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا ایک اور بٹن پریس کر دیا تو باکس میں سے نکلنے والی سرخ رنگ کی لہریں غائب ہو گئیں۔

"ہونہہ۔ تو کوٹھی کی چیکنگ کی جا رہی ہے۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور چند لمحوں بعد سکرین پر کوٹھی کے سامنے کا بیرونی منظر نظر آنے لگ گیا۔ کوٹھی کے سامنے سڑک پر ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی جس کے باہر ایک آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں کوئی ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ سے ایک آدمی سکرین میں داخل ہو گیا اور اس آدمی کے پاس پہنچ کر رک گیا۔ دونوں نے چند باتیں کیں اور پھر وہ دونوں کار میں بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد کار نے ٹرن لیا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی لیکن اس کے ساتھ ہی باربرا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ کار کی عقبی سکرین پر اس نے ایک مخصوص اسٹیکر دیکھ لیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ کارافٹ گروپ کی ہے"...... باربرا نے کہا اور تیزی سے مشین کے بٹن آف کر کے اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وکٹری گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کراؤ۔ میں اس کی فرینڈ ہوں ماریا"...... باربرا نے لہجہ بدل کر کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پی ایف بول رہی ہوں مارٹن ۔ کیا فون محفوظ ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو ۔ اب فون محفوظ ہے ۔ لیکن آپ کے بارے میں تو معلوم ہوا تھا کہ آپ کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں بچ گئی ہوں اور سنو۔ ابھی میں نے ریجنٹ کالونی کے اڈے کے سامنے تمہارے گروپ کی کار کھڑی دیکھی ہے ۔ اس میں موجود افراد نے کوٹھی کے اندر آر ایس ایس بھی فائر کیا ہے ۔ اس کی کیا تفصیل ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ ۔ تو آپ اس کوٹھی میں موجود تھیں ۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے کال ملی ہے کہ کوٹھی کے اندر ایک زندہ آدمی موجود ہے اور میں یہ اطلاع چیف رافٹ تک پہنچانے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... مارٹن نے کہا۔

"رافٹ کیوں یہ چیکنگ کرا رہا ہے"...... باربرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"رافٹ ایک پاکیشیائی علی عمران کے کہنے پر یہ ساری چیکنگ کرا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ اس کا تعلق کیسے رافٹ سے ہو گیا ہے"...... باربرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ پرانے دوست ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"ان کے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں ۔ تفصیل سے بتاؤ"۔ باربرا نے کہا۔

"لیکن تم نے اب تک معاوضے کی تو کوئی بات نہیں کی"۔ رٹن نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں معاوضہ دینے میں کتنی فیاض ں۔ پھر ایسی بات کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں تمہارے تصور سے ی زیادہ معاوضہ ملے گا"...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب میں بتا دیتا ہوں"...... مارٹن نے کہا اور پھر ا نے فون پر ہونے والی عمران اور رافٹ کے درمیان تمام گفتگو تفصیل بتا دی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم رافٹ کے نمبر ٹو ہو اور تمام کالیں وغیرہ پ کرتے ہو اور عملی طور پر اس کے گروپ کو کنٹرول بھی کرتے ۔ اس لئے میں یہ نہیں پوچھوں گی کہ تم نے اس قدر تفصیل کیسے م کر لی لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ عمران کہاں سے کال کر

رہا تھا"...... باربرا نے کہا۔

" انہوں نے جو فون نمبر دیا تھا وہ مجھے یاد ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

" وہی بتا دو"...... باربرا نے کہا تو مارٹن نے فون نمبر بتا دیا۔

" اچھا۔ اب ایک کام کرو۔ رافٹ کو یہی اطلاع دینا کہ ریجنٹ کالونی والی کوٹھی خالی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"۔ باربرا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب یہی اطلاع دوں گا"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے فکر رہو۔ کل تمہارے اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ ٹرانسفر ہو جائے گا اور ہاں۔ میرے بارے میں رافٹ کو معلوم نہیں ہونا چاہئے"...... باربرا نے کہا۔

" لیکن اسے تو پہلے ہی معلوم ہے کہ تم زندہ ہو۔ اسے رپورٹ مل چکی ہے کہ تم مارتھر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ دارالحکومت کی طرف آتی دیکھی گئی ہو"...... مارٹن نے کہا۔

" میرا مطلب تھا کہ اس کوٹھی کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ میں یہاں موجود ہوں"...... باربرا نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ لوگ خالی کوٹھی کی رپورٹ ملنے پر یہاں نہیں آئیں گے اور

کل صبح میں ان پر خود ریڈ کر دوں گی"...... باربرا نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ ایک خیال کے تحت یکلخت رک گئی۔

" اوہ۔ ان کا کوئی پتہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ رافٹ کی اطلاع پر یقین نہ کریں اور خود یہاں آ جائیں۔ مجھے ان کا بندوبست کر لینا چاہئے"...... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس اس مشین کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن آپریٹ کرنا شروع کر دیئے۔

" اوکے۔ اب انہیں کوٹھی خالی ہی دکھائی دے گی"...... باربرا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر واپس اپنے آفس میں آ گئی۔ اس نے ایک بار پھر شراب کی بوتل اٹھائی، شراب گلاس میں ڈالی اور پھر چسکیاں لے لے کر اسے پینا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر کوئی کوٹھی میں داخل ہوا تو اسے اطلاع مل جائے گی اور وہ آسانی سے اسے بے ہوش کر سکے گی۔ ویسے وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ جائیں کیونکہ یہ اس کی نظروں میں ان لوگوں کے خاتمے کا بہترین موقع تھا۔

" اوہ۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے مارٹن کو منع کر دیا ہے کہ وہ کوٹھی میں کسی کی موجودگی کی رپورٹ نہ دے۔ اب خالی کوٹھی میں انہوں نے کیا کرنے آنا ہے"...... باربرا نے اچانک بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ مارٹن کو فون کر کے کہہ دے کہ اگر اس نے رافٹ کو رپورٹ نہیں دی تو وہ اسے رپورٹ دے دے کہ کوٹھی میں باربرا موجود ہے لیکن پھر اس نے خیال ترک کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مارٹن اس وقت تک رپورٹ دے چکا ہو گا اور یہ رپورٹ عمران تک بھی پہنچ چکی ہو گی۔

"اوہ۔ مجھے ان کے فون نمبر سے ان کی جگہ تو معلوم کر لینی چاہیے"۔ باربرا نے اچانک چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے فون ایکس چینج کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ سنٹرل فون ایکس چینج"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سپروائزر جیری سے بات کرائیں۔ میں اس کی دوست مارلین بول رہی ہوں"۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیری بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں جیری"۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ آپ میڈم۔ حکم فرمائیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون کہاں نصب ہے۔ انتہائی احتیاط سے چیک کرنا۔ یہ بے حد اہم معاملہ ہے۔ تمہارا

معاوضہ تمہیں مل جائے گا"۔۔۔۔ باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ فون نمبر بتا دیا جو مارٹن نے اسے بتایا تھا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میڈم۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سپروائزر جیری کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔

"ایڈریس نوٹ کر لیں۔ تھروپ کالونی کوٹھی نمبر بیالیس اے بلاک"۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"۔۔۔۔ باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تھروپ کالونی"۔۔۔۔ باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہی کہ اس کوٹھی پر وہ کس انداز میں ریڈ کرے کہ ان ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے کہ اچانک سیٹی کی آواز سن کر وہ بے اختیار اچھل پڑی اور دوسرے لمحے دوڑتی ہوئی اس عقبی کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا اور وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑی کہ ایک آدمی بیرونی پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود رہا ہے جبکہ دو عورتیں اور تین مرد باہر

کھڑے تھے۔

" اوہ۔اوہ۔تو یہ لوگ پہنچ بھی گئے۔ویری گڈ "...... باربرا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔اسے معلوم تھا کہ اس نے ڈاج دینے کے لئے باہر نمبروں والا تالا لگایا ہوا ہے۔اس سے وہ کوٹھی کو خالی سمجھیں گے اور اسی لئے ان میں سے ایک آدمی اوپر چڑھ کر اندر کودا تھا۔پھر چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور باہر موجود افراد اندر داخل ہوئے تو باربرا نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔اب وہ سب اندرونی عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن سکرین پر ساتھ ساتھ منظر بدلتے چلے جا رہے تھے۔پھر راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے تو باربرا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔دوسرے لمحے چھت سے یکلخت روشنی کا جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود سب لوگ اس طرح گرنے لگے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے پر مکھیاں یا حشرات الارض گرتے ہیں۔

" ہا۔ہا۔ہا۔آخرکار یہ لوگ بھی میرے قابو میں آ ہی گئے۔اب میں دیکھوں گی کہ ان کی روحیں بھی کیسے آزاد ہو سکتی ہیں"۔ باربرا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں قلقاری مارتے ہوئے کہا اور اس نے مشین کو آف کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ آفس والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔پھر تھوڑی سی مشقت کے بعد وہ انہیں ٹارچنگ روم تک نہ صرف گھسیٹ کر لے گئی بلکہ اس نے انہیں کرسیوں پر

ڈال کر سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کر کے انہیں راڈز میں جکڑ دیا

" یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے کیوں نہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے "...... باربرا نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا لیکن دوسرے لمحے اس نے خیال بدل دیا۔

" کتنے بھی خطرناک ہوں اب یہ ان راڈز سے تو کسی صورت رہائی حاصل کر ہی نہیں سکتے"...... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔اس نے الماری کھولی اور اس میں سے نیلے رنگ کی ایک بوتل اٹھا کر وہ ان کی طرف بڑھ آئی۔اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور ان میں سے ایک آدمی کی ناک سے بوتل لگا دی۔چند لمحوں بعد اس نے یہی کارروائی دوسرے لوگوں کے ساتھ دوہرا دی۔آخر میں اس نے بوتل بند کی اور اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ اطمینان سے مڑی اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔البتہ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر سامنے رکھ لیا تھا۔اس کی نظریں بے ہوش افراد پر جمی ہوئی تھیں اور پھر سب سے پہلے ایک کونے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس کی نظریں اس پر جم گئیں۔

ختم شد

عمران سیریز
سپنس گیم
کلیم

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ کیٹ ریٹ گیم سے شروع ہونے والی انوکھی اور دلچسپ کہانی تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس ناول میں اعصاب شکن سسپنس اس سطح پر پہنچ گیا ہے کہ یقیناً آپ اس دلچسپ، منفرد اور نئے انداز کی کہانی سے لطف اندوز ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس ناول کو پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ دلچسپی کا تسلسل قائم رہے۔

رسالپور سے الطاف محمد اعوان لکھتے ہیں۔ " ہمیں آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں جس طرح نوجوانوں میں اسلام سے محبت اور جذبہ حب الوطنی پیدا کرنے میں کوشاں ہیں وہ واقعی اس دور میں انتہائی قابل قدر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید حوصلہ، ہمت اور جذبہ عطا فرمائے تاکہ ہمارا پیارا ملک پاکستان اپنے ان مقاصد کو حاصل کر لے جس کے لئے یہ وجود میں آیا ہے۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی نوجوانوں کی کردار سازی اسی انداز میں کرتے رہیں "۔

محترم الطاف محمد اعوان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بے حد شکریہ۔ بحیثیت مسلمان اسلام سے محبت اور بحیثیت پاکستانی ملک سے محبت تو ہماری گھٹی میں شامل ہے۔ صرف ان جذبوں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ناول صرف تفریح طبع تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ ساتھ ساتھ قارئین میں وہ مثبت جذبے بھی اجاگر کئے جائیں جو نہ صرف ان کی اپنی زندگیوں کو سنوار دیں بلکہ ملک و قوم کے لئے بھی مفید ثابت ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مجھے یہ توفیق بخشی ہے اور میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی اس بے پایاں رحمت کا انتہائی شکر گزار ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

مظفر آباد سے حماد خضر لکھتے ہیں۔ " میں آپ کا خاموش قاری ہوں۔ ویسے تو آپ کا ہر ناول بے مثال ہوتا ہے لیکن اب مجھے آپ سے چند شکایات پیدا ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے میں خط لکھنے پر مجبور ہوا ہوں۔ جوزف دی گریٹ میرا پسندیدہ کردار ہے لیکن آپ اسے طویل عرصے سے نظرانداز کرتے چلے آرہے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں اب جنگل کا ذکر تک نہیں ہوتا۔ عمران نے ٹیکنی کلر لباس پہننا اور کھل کر مذاق کرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ اب وہ خاصا سنجیدہ رہنے لگ گیا ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ میری ان شکایات پر ضرور توجہ دیں "۔

محترم حماد خضر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایات سر آنکھوں پر۔ لیکن اب عمران صرف جوزف کو جنگل دکھانے تو نہیں لے جا سکتا۔ ظاہر ہے جب تک کوئی ایسا مشن سامنے نہیں آئے گا جس کی تکمیل کے لئے جنگل میں جانا پڑے تب تک عمران وہاں صرف تفریح طبع کے لئے تو جانے سے رہا۔ البتہ یہ بات آپ بھی جانتے ہیں اور عمران بھی کہ جب بھی کسی مشن کا تعلق جنگل سے ہوتا ہے تو عمران نہ صرف جوزف کو ساتھ لے جاتا ہے بلکہ وہ اس کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد بھی کرتا ہے۔ جہاں تک عمران کے لئے ٹیکنی کلر لباس پہننے اور کھل کر مذاق کرنے کی شکایت ہے تو محترم اب چھوٹے مجرم تو عمران کے ملک کا رخ ہی نہیں کرتے اور جب بین الاقوامی سطح کے مجرموں سے مقابلہ ہوتا ہے تو پھر لامحالہ عمران کو اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ کھل کر مذاق کر سکے اور اگر صرف مذاق کرنے کے لئے کسی چھوٹے مجرم کے خلاف کام شروع کر دے تو آپ کو ہی گلہ ہوتا ہے کہ اس میں تو صرف مذاق ہی مذاق ہے۔ کہانی کہیں نظر نہیں آتی۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی شکایات کا ازالہ جس حد تک بھی ممکن ہو سکے کر دیا جائے۔ امید ہے آپ بھی آئندہ خاموش قاری رہنے کی بجائے خط لکھا کریں گے۔

جلال پور پیر والا سے محمد ساجد مغل لکھتے ہیں۔ " ہم گذشتہ سات سالوں سے آپ کے قاری ہیں۔ آپ کی طرز تحریر کی تعریف کرنا تو سورج کو چراغ دکھانے کے مصداق ہے۔ آپ کے ناول اس قدر دلچسپ اور زبردست ہوتے ہیں کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد جب

تک اسے مکمل پڑھ نہ لیا جائے ناول سے نظریں ہٹانے کو بھی دل نہیں کرتا۔ لیکن اس سے ایک گھمبیر مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اس طرح مسلسل پڑھنے سے قارئین کی نظر پر اثر پڑتا ہے اور دماغ میں خشکی ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں جس سے نوجوان نسل جوانی سے پہلے ہی بڑھاپے کا شکار ہو جاتی ہے۔ آپ ضرور اس اہم مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تجویز کریں گے تاکہ ہماری نوجوان نسل گنج پن سے بچ سکے"۔

محترم محمد ساجد مغل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ نکتہ سوچا ہے اور اس کا حل بھی مجھ سے ہی پوچھا ہے تو محترم۔ نظر کو اثر سے بچانے کے لئے یہی ہو سکتا ہے کہ آپ آنکھیں بند کر کے ناول پڑھا کریں تاکہ آپ کی نظر ہر قسم کے اثرات سے بچ جائے اور جہاں تک دماغ میں خشکی پیدا ہونے کا تعلق ہے تو خشکی اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں نمی موجود نہ ہو۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ آپ ناول کو پانی کے ٹب میں رکھ کر پڑھا کریں تاکہ خشکی والا مسئلہ ہی ختم ہو جائے۔ جہاں تک بال گرنے کا تعلق ہے تو اس کا تو بڑا سیدھا حل ہے کہ آپ بالوں کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھا کریں۔ اس طرح انہیں گرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ امید ہے آپ کو یہ حل یقیناً پسند آئیں گے اور آپ گنجے ہونے سے بچنے کے لئے اس پر عمل بھی کریں گے۔ بہرحال جو نتیجہ نکلے اس سے مجھے ضرور مطلع کریں۔

بھلوال سے عنصر علی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ کیونکہ اس سے نہ صرف مفید معلومات ہم تک پہنچتی ہیں بلکہ نوجوان نسل آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر برائی اور خاص طور پر سماجی برائیوں سے بچ جاتی ہے۔ خیر و شر پر لکھے ہوئے آپ کے ناولوں کا سلسلہ ہمیں سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ ان ناولوں کو پڑھنے کے بعد آدمی شیطانی ہتھکنڈوں سے لامحالہ بچنے کی لاشعوری کوشش کرتا ہے اور اس کا ایمان پختہ ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اس سلسلے کو جاری رکھیں گے"۔

محترم عنصر علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ برائیوں اور خاص طور پر سماجی برائیوں سے بچ کر ہی انسان پرسکون اور باوقار زندگی گزار سکتا ہے اس لئے اسے برائیوں سے حتی الامکان ہر صورت میں بچنا چاہئے۔ جہاں تک خیر و شر کے سلسلے کے ناول ہیں تو انشاء اللہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر محمد عظیم لکھتے ہیں۔ "عمران سیریز کے ناول واقعی شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن صرف وہ ناول جس میں کوئی غیر حقیقی بات نہیں ہوتی۔ جیسے "بیس کیمپ، روزی راسکل، کراؤن ایجنسی وغیرہ۔ جبکہ غیر حقیقی ناولوں میں "کراس مشن، لوگا سامشن اور ایکس وی فائل" آتے ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد ہی فرضی دھاتوں پر رکھی گئی ہے۔ ایکس وی اور ایکسٹم تھرٹی فرضی دھاتیں ہیں جبکہ

لوگا سا یقیناً ایک فرضی پتھر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران سیریز خود بھی ایک حقیقت ہو اور اس کے پڑھنے والے بھی حقیقت پسند ہوں۔ امید ہے آپ اس کا ضرور خیال رکھیں گے۔

محترم محمد عظیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے دراصل خود ہی ناولوں کو حقیقی اور غیر حقیقی دو خانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جن کیمیائی فارمولوں اور دھاتوں کے بارے میں آپ کو علم نہیں ہے آپ نے انہیں غیر حقیقی قرار دے دیا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ موجودہ دور میں علوم اس قدر وسعت اختیار کر چکے ہیں کہ اب تمام علوم کا احاطہ کرنا ایک آدمی کے لئے تقریباً ناممکن ہو چکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جس کا علم ہمیں نہ ہو وہ غیر حقیقی ہو جاتا ہے۔ امید ہے آپ میری اس بات پر ضرور غور کریں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کے تاریک ذہن میں جگنو سا چمکا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے فولادی راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے پوری طرح ہوش آ گیا اور اسے اس بات کا ادراک بھی ہو گیا کہ وہ اس کمرے میں نہیں ہے جہاں چھت سے چٹک کی آواز سن کر وہ بے ہوش ہوئے تھے بلکہ ایک بڑے کمرے میں ہے جہاں وہ اور اس کے ساتھی اس کے قریب ہی کرسیوں پر موجود تھے اور عمران سمیت سب کے جسم راڈز کی گرفت میں تھے اور ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ سامنے کرسی پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے گود میں مشین پسٹل رکھا ہوا تھا اور وہ غور سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اگر تم نے مجھے اتنے غور سے مزید کچھ دیر دیکھا تو مجھے شرم آ جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا آ جائے گی۔ کیا مطلب"..... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شرم"...... عمران نے اس بار باقاعدہ شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہو وہ علی عمران جس کا نام سن کر ایجنٹ کانپنے لگ جاتے ہیں لیکن تم تو ایک معصوم سے آدمی ہو۔ بالکل بھیڑ کی طرح معصوم"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنا تعارف تو کرا دو تاکہ مجھے یہ معلوم ہو سکے کہ آئندہ مقابلہ حسن میں کون پہلے نمبر پر آ رہی ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ چند لمحے وہ آنکھیں سکیڑے شاید عمران کے فقرے پر غور کرتی رہی لیکن پھر وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس خوبصورت انداز میں تعریف کرنے کا شکریہ۔ ویسے میرا نام باربرا ہے اور میرا تعلق کرانس کی سرکاری ایجنسی برائٹ لائٹ سے ہے"..... لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو بزرگوں اور عقل مندوں کا قول تمہاری شخصیت میں آ کر غلط

ہو گیا ہے"..... عمران نے کہا تو باربرا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے۔ کیا مطلب ہے اس بات کا"..... باربرا نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بزرگوں اور عقل مندوں کا قول ہے کہ حسن اور ذہانت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی اور آج تک یہ قول ہر جگہ سچ ثابت ہوا ہے لیکن تمہیں دیکھ کر یہ قول غلط ہو گیا ہے"...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو باربرا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم بڑی دلچسپ باتیں کرتے ہو لیکن افسوس کہ اب تمہاری زندگی ختم ہونے والی ہے"..... باربرا نے کہا۔

"تمہیں کس طرح یہ بات معلوم ہو گئی۔ یہ تو علم غیب ہے کہ کون کب تک زندہ رہتا ہے اور کب مرتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کم از کم تم لوگوں کی حد تک یہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ میری گود میں مشین پسٹل موجود ہے اور اس میں میگزین بھی موجود ہے۔ میں نے اس کا رخ تمہاری طرف کر کے ٹریگر دبانا ہے اور تم موت کا شکار ہو جاؤ گے"...... باربرا نے کہا۔

"آج تک تو میں تمہیں انتہائی ذہین سمجھتا رہا ہوں اور اپنے ساتھیوں کے سامنے تمہاری ذہانت کے قصیدے پڑھ پڑھ کر میری

زبان تھک گئی ہے لیکن اب تم نے ایسی بات کر دی ہے کہ مجھے اپنی تعریف پر شرم آنے لگ گئی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... باربرا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں۔ بہرحال اب یہ بتا دو کہ جب یہاں ار ایس ایس فائر کیا گیا تو رپورٹ یہ ملی تھی کہ کوٹھی خالی ہے۔ کیا تم اس وقت یہاں سے کہیں گئی ہوئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہاں تھی اور میں نے رافت کے نمبر ٹو مارٹن کو خصوصی طور پر منع کر دیا تھا کہ وہ رافت کو یہی رپورٹ دے کہ کوٹھی خالی ہے تاکہ تم اسے خالی سمجھ کر یہاں آؤ"...... باربرا نے کہا تو عمران حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"رافت سے تمہارا کیا تعلق ہے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ رافت نے یہ چیکنگ کرائی ہے"...... عمران کو واقعی باربرا کی بات سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی اور جواب میں باربرا نے اسے پوری تفصیل بتا دی کہ کس طرح اس نے مشین اپریٹ کر کے آر ایس ایس کام کرتا چیک کر لیا اور پھر گاڑی پر اسٹیکر دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ یہ چیکنگ رافت گروپ کر رہا ہے اور رافت کا نمبر ٹو مارٹن اس کا خاص آدمی ہے۔ عمران اس دوران یہ چیک کر چکا تھا کہ کرسیوں پر موجود راڈز کا تعلق دروازے کے ساتھ موجود دیوار پر

موجود سوئچ بورڈ سے ہے کیونکہ وہاں سرخ رنگ کے مخصوص بٹنوں کی قطار اسے صاف دکھائی دے رہی تھی۔ چنانچہ اس نے باربرا سے بات چیت کے دوران اپنے پیروں کو اس طرح آہستہ آہستہ حرکت دینی شروع کر دی جیسے وہ پیروں کو آرام دینے کے لئے ایسا کر رہا ہو لیکن اسے کرسی کے پائے کے ساتھ اس تار کی تلاش تھی جو ایسے میکنزم میں لازماً موجود ہوتی ہے اور پھر اس کے بوٹ کی ٹو نے تار کو تلاش کر لیا اور پھر اس نے بوٹ کی ٹو کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لیا کہ پیر کو ایک زوردار جھٹکا دیتے ہی تار ٹوٹ جائے اور وہ ان راڈز سے آزاد ہو سکے اس لئے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم درمیان میں کہاں ٹپک پڑی تھی باربرا اور تمہیں اس فارمولے کے بارے میں کس نے بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ایسی باتوں کا خود بخود علم ہو جاتا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"وہ فارمولا تم نے ہمزی سے کیسے حاصل کر لیا"...... عمران نے کہا تو باربرا نے نہ صرف ہمزی بلکہ سٹاگر کے بارے میں بھی تمام تفصیل بتا دی۔ وہ اس طرح مطمئن بیٹھی ہوئی تھی جیسے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے قطعاً کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو جبکہ عمران کے ساتھی ہوش میں آجانے کے باوجود خاموش بیٹھے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہے تھے۔

"سنو باربرا۔ اب بھی وقت ہے کہ تم فارمولا ہمارے حوالے کر

دو اور خود ایک طرف ہٹ جاؤ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم جیسی ذہین ایجنٹ میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم ضرورت سے زیادہ خوش فہمی میں مبتلا ہو عمران۔ تم اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہو اس لئے تمہارا خیال ہے کہ تم نے اپنے آپ کو آزاد کرانے کا طریقہ سوچ لیا ہے اور اب تم مطمئن نظر آ رہے ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیا سوچا ہے اور کیا کرنا ہے۔ تم نے گہری نظروں سے سوئچ بورڈ پر موجود مخصوص بٹنوں کی قطار کو دیکھا اور تمہارے چہرے پر ابھر آنے والے مخصوص آثار دیکھ کر میں سمجھ گئی کہ تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ کرسیاں جن پر تم اور تمہارے ساتھی جکڑے ہوئے ہیں میکنزم کے تابع ہیں۔ اس کے بعد تم نے اپنے پیروں کو اس انداز میں حرکت دینا شروع کر دی جیسے تھک جانے کی وجہ سے تم انہیں حرکت دے رہے ہو حالانکہ تمہارا مقصد اس تار کو تلاش کرنا تھا جس کا تعلق میکنزم اور کرسی سے ہے۔ پھر یہ تار تم نے تلاش کر لی۔ اس کے بعد تم نے بوٹ کی نو اس میں پھنسا دی اور دوسرا پیر آگے بڑھا کر تم پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ تم جس وقت بھی چاہو گے پیر کو جھٹکا دے کر اس تار کو توڑ دو گے اس طرح راڈز تمہارے جسم کے گرد سے غائب ہو جائیں گے اور تم مجھ پر اچانک حملہ کر دو گے۔ اس دوران تم مجھ سے باتیں بھی کرتے رہے اور میری باتوں کا جواب بھی دیتے رہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ تم میری

توقع سے بڑھ کر تیز ہو لیکن ہر سیر کا سوا سیر بہرحال موجود ہوتا ہے۔ اب میں تمہاری یہ خوش فہمی ختم کر دوں کہ مجھے بھی میکنزم کی ان کرسیوں کی اس کمزوری کے بارے میں علم تھا اس لئے اس تار کے اوپر میں نے خصوصی طور پر ایسٹاس کو رچڑھایا ہوا ہے اور تم بہرحال جانتے ہی ہو گے کہ ایسٹاس تمہارے پیر کے جھٹکے سے تو کیا کسی کلہاڑے کے وار سے بھی نہیں کٹ سکتا اور نہ ٹوٹ سکتا ہے اور نہ جھٹکے سے اندر تار ٹوٹے گی اس لئے تم ان راڈز کو کسی صورت نہیں کھول سکتے۔ جہاں تک تمہاری ان دو ساتھی لڑکیوں کا تعلق ہے تو مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر کوشش کی ہے کہ وہ اپنے نرم و نازک جسم کی وجہ سے کسی طرح ان راڈز سے کھسک کر نیچے یا اوپر کو ہو جائیں اس طرح جھٹکے سے آزادی حاصل کر لیں لیکن انہیں ناکامی ہوئی اس لئے کہ میں نے اس سلسلے میں خصوصی کام کیا ہوا ہے۔ جن کرسیوں پر یہ لڑکیاں بیٹھی ہوئی ہیں ان کے راڈز کو میں ڈبل کر دیتی ہوں اور اس طرح وہ اس قدر تنگ ہو جاتے ہیں کہ انتہائی دبلی پتلی اور نرم و نازک لڑکی بھی اس سے نہیں نکل سکتی۔ جہاں تک تمہارے مرد ساتھیوں کا تعلق ہے انہوں نے سرے سے کوئی کوشش ہی نہیں کی۔ شاید انہیں تم پر مکمل اعتماد ہے کہ تم ہی سب کچھ کر لو گے"...... باربرا نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ واقعی باربرا کی ذہانت اور مستعدی کا قائل

ہو گیا تھا۔

"گڈ شو باربرا۔ تم تو میری توقع سے کہیں زیادہ ذہین ثابت ہو رہی ہو۔ تم جیسی ذہین ایجنٹ کے ساتھ یہ ظلم ہے کہ اسے صرف گریٹ لینڈ تک محدود کر دیا جائے۔ تمہیں تو ایسی تنظیم میں ہونا چاہئے جو بین الاقوامی سطح پر کام کر سکے"...... عمران نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ علی عمران۔ بہرحال اب کوئی اور سوال رہ گیا ہو تو وہ بھی کر لو تاکہ مرنے سے پہلے تمہارے دل میں یہ حسرت نہ رہے کہ تم نے کچھ پوچھا نہیں"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"فارمولا میرے پاس ہے اور اسی عمارت کے اندر ہے لیکن اگر میں تمہیں آزاد کر دوں تو تم قیامت تک اسے تلاش نہیں کر سکو گے"...... باربرا نے کہا۔

"کیا تم چیلنج کر رہی ہو مجھے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے یہ لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ اس طرح میں مقابلے بازی کی وجہ سے تمہیں رہا کر کے کہوں گی کہ فارمولا تلاش کرو تو ایسا نہیں ہو گا۔ تمہیں بہرحال اس کرسی پر

ہی مرنا ہو گا"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمارے ساتھ کوئی معاہدہ کر لو"۔ عمران نے کہا۔

"کیسا معاہدہ"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔

"اصل فارمولا تم مجھے دے دو اور اس کی نقل تم رکھ لو"۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہو سکتا تو یہ سارا بکھیڑا ہی سامنے نہ آتا۔ جیری فارمولا لے کر میرے پاس آیا تھا۔ وہ ہمارا خاص آدمی ہے۔ اس وقت میرا ارادہ یہی تھا کہ اس فارمولے کی نقل میں لے لوں گی اور اصل جیری کے ذریعے تم تک پہنچ جائے گا اور تم مطمئن ہو کر واپس پاکیشیا چلے جاؤ گے کیونکہ اس وقت تک میں سامنے ہی نہ آئی تھی لیکن مسئلہ یہ بن گیا کہ فارمولا ایسے کاغذ پر تحریر ہے جس کی کاپی کسی صورت نہیں ہو سکتی ورنہ فارمولے کی تحریر ہی غائب ہو جائے گی اس لئے مجھے جیری کو ہلاک کرنا پڑا اور تم نے ہمارا پیچھا شروع کر دیا"۔ باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ سے تو نقل کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کوئی سائنس دان ہی کر سکتا ہے۔ میں تو نہیں کر سکتی"...... باربرا نے کہا۔

"میں نے بھی کسی حد تک سائنس پڑھی ہوئی ہے۔ میں نقل کر دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے لیکن تم پر مجھے اعتبار نہیں ہے۔ تم جان بوجھ کر نقل میں گڑبڑ کر سکتے ہو"...... باربرا نے کہا۔

"چلو تم اصل رکھ لینا۔ ہم نقل لے جائیں گے۔ پھر تو تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم اس لئے آفر کر رہے ہو کہ تم موت سے بچ جاؤ"۔ باربرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میں تو کوشش کر رہا ہوں کہ تم جیسی ذہین خاتون زندہ بچ جائے۔ مجھے ذہانت بے حد پسند ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ذہانت کا خاتمہ ہو جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سوری علی عمران ۔ مجھے تمہاری آفر قبول نہیں ہے اور باقی باتیں ختم۔ ابھی میں نے تمہاری لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بھی کرنا ہے کیونکہ یہاں کی پولیس بے حد سخت ہے۔ اگر تمہاری لاشیں دستیاب ہو گئیں تو مجھے اندر کر دیں گے۔ پہلے بھی میں نے سٹاگر اور ہنری دونوں کی لاشیں جلا کر راکھ کر دی ہیں اور ہاں سن لو۔ پہلے میں تمہاری ان دونوں عورتوں کو ہلاک کروں گی پھر تمہارے ساتھی مردوں کی باری آئے گی اور آخر میں تمہارا نمبر آئے گا"...... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور اس کا رخ سب سے آخر میں موجود صالحہ کی

طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صرف ایک منٹ رک جاؤ"...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا تو باربرا نے تیزی سے گردن عمران کی طرف موڑی ہی تھی کہ یکلخت کمرہ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ یہ آواز کرسیوں کے آخری حصے کی طرف سے آئی تھی اور اس آواز کے پیدا ہوتے ہی نہ صرف باربرا بلکہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کی گردنیں بھی تیزی سے اس طرف کو مڑیں اور دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ صالحہ کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو چکے تھے۔ باربرا کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرے ہی تھے کہ صالحہ نے اچھل کر باربرا کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی کمرہ صالحہ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ درمیان میں ہی الٹ کر ایک دھماکے سے نیچے گر گئی تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ صالحہ اور باربرا کے درمیان کافی فاصلہ تھا اس لئے جب تک صالحہ اس تک پہنچتی باربرا کو ٹریگر دبانے کا موقع مل گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی باربرا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی کرسی سمیت ایک دھماکے سے نیچے گری۔ فرش پر گر کر ساکت ہونے والی صالحہ اچانک اس طرح اچھلی

تھی جیسے بند سپرنگ یکلخت کھلتا ہے اور اس بار وہ اس کرسی سے ٹکرائی تھی جس پر باربرا بیٹھی ہوئی تھی اور باربرا کرسی سمیت نیچے جا گری تھی لیکن نیچے گرتے ہی اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں قلابازی کھائی اور وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی ہی تھی کہ صالحہ ایک بار پھر پہلے کی طرح کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور باربرا چیختی ہوئی ایک دھماکے سے سائیڈ پر گری۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل پہلے ہی دور جا گرا تھا۔ صالحہ اسے ٹکر مار کر تیزی سے مڑی اور پھر وہ اس طرف دوڑ پڑی جہاں باربرا کے ہاتھ سے نکل کر مشین پسٹل گرا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل جھپٹا اور پھر مڑنے ہی لگی تھی کہ اس دوران باربرا نے واقعی بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کا جسم اڑتا ہوا کمرے کے کھلے دروازے سے باہر جا گرا۔ صالحہ مشین پسٹل اٹھا کر تیزی سے گھومی لیکن اس دوران باربرا ایک بار پھر گھوم کر اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے سامنے سے غائب ہو گئی۔ صالحہ مشین پسٹل اٹھائے تیزی سے اس کے پیچھے دوڑی لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ بری طرح لڑکھڑائی اور دھڑام سے فرش پر جا گری۔

"صالحہ۔ صالحہ ہوش میں رہو۔ باربرا کو چھوڑو اور اٹھ کر اوپر سوئچ بورڈ پر سرخ بٹن پریس کر دو۔۔۔" عمران نے پہلی بار چیخ کر کہا تو صالحہ نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر لڑکھڑا کر گر پڑی۔

"اٹھو۔ اٹھو۔ شاباش۔ ہمت کرو صالحہ"۔۔ عمران نے کہا تو اس بار صالحہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے اپنا پورا ہاتھ اس طرح سوئچ بورڈ پر مارا کہ جیسے سوئچ بورڈ کو پکڑنا چاہتی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ ڈھیلا ہو کر گر گیا۔ اس کا جسم بھی ساکت ہو گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی جولیا اور تنویر کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے تو وہ دونوں اچھل کر آگے بڑھے۔

"باقی بٹن پریس کرو تنویر۔۔۔" عمران نے چیخ کر کہا تو تنویر تیزی سے دوڑتا ہوا سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ بورڈ پر باقی بٹن پریس کر دیے تو عمران اور باقی ساتھی بھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئے جبکہ جولیا دوڑتی ہوئی صالحہ کی طرف بڑھی اور پھر اس پر جھک گئی۔ صالحہ کے پیٹ میں دو گولیاں لگی تھیں اور ان میں سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔

"عمران۔ صالحہ کی حالت خراب ہے۔ جلدی کچھ کرو"۔ جولیا نے چیخ کر کہا۔

"الماری دیکھو۔ شاید یہاں کوئی میڈیکل باکس موجود ہو"۔ عمران نے صفدر سے کہا اور خود وہ صالحہ پر جھک گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ پانی کی بوتلیں تو ہیں لیکن میڈیکل باکس نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہی لے آؤ۔ گولیاں اندر نہیں ہیں بلکہ سائیڈ سے نکل گئی ہیں۔ البتہ خون کافی بہہ رہا ہے اور بہہ چکا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر عمران نے بوتل صفدر سے لے کر اس کا ڈھکن ہٹایا اور پانی صالحہ کے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دیا۔ صفدر نے اس دوران دوڑ کر الماری سے دو بوتلیں مزید اٹھائیں جبکہ جولیا نے بھی آگے بڑھ کر الماری سے دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر چار بوتلوں کا پانی ڈالنے کے بعد خون بہنا بند ہو گیا۔

"اس کے منہ میں پانی ڈالو"...... عمران نے اپنی قمیض پینٹ سے باہر کھینچ کر اسے تیزی سے پھاڑا اور پھر اس نے اس کی پٹیاں بنا کر زخموں پر باندھنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد صالحہ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ اللہ تیرا شکر ہے کہ تم لوگ رہا ہو گئے"...... صالحہ نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے بازو سے پکڑ کر بٹھا دیا۔

"تم اس کا خیال رکھو جولیا۔ میں اور صفدر جا رہے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ تنویر اور کیپٹن شکیل واپس آتے دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"کوٹھی خالی ہے۔ وہ نکل گئی ہے۔ ہم نے سب چیکنگ کر لی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک کمرے میں ایک مشین موجود ہے اور وہ کام کر رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ کیسی مشین ہے۔ دکھاؤ مجھے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اسے میں نے مشین گن کی فائرنگ سے تباہ کر دیا ہے۔ یہ دونوں مشین گنیں بھی وہاں موجود تھیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا پھاٹک کھلا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"یہ بہت برا ہوا۔ اس لڑکی کو اس طرح ہاتھ سے نہیں نکلنا چاہئے تھا۔ بہرحال اب مجھے یہاں سے فارمولا حاصل کرنا ہے۔ تم ہر طرف پہرہ دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور ذریعے سے اچانک اندر آ جائے"۔ عمران نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران واپس مڑ گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل باہر کی طرف مڑ گئے۔

"آؤ صفدر۔ اب اس فارمولے کو تلاش کریں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اگر فارمولا یہاں ہوتا تو یہ لڑکی اس طرح یہاں سے نہ نکل جاتی جبکہ اسے معلوم ہے کہ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور یہ کوٹھی بھی اس کی ہے۔ وہ اسلحہ لے کر ہمارا مقابلہ کر سکتی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے جس انداز میں فارمولے کی بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فارمولا یہیں موجود ہے۔ جہاں تک اس کے فرار ہونے کا تعلق ہے تو اسے معلوم ہے کہ اندر ایک مشین پسٹل موجود ہے اور صالحہ اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ اب اسے یہ تو معلوم نہیں کہ صالحہ اس قدر زخموں کے باوجود جدوجہد کر رہی ہے۔ اس نے یہی سمجھا ہو گا کہ وہ اسے مار گرائے گی اس لئے اس نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران اور صفدر نے پہلے پوری کوٹھی کا چکر لگایا۔ اس کے بعد وہ اس کمرے میں پہنچ کر رک گئے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا جبکہ اس کے عقبی کمرے میں وہ مشین موجود تھی جس کا ذکر کیپٹن شکیل نے کیا تھا اور جسے تباہ کر دیا گیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ فارمولا اسی کمرے میں موجود ہو گا"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں کی تفصیل سے تلاشی لینی پڑے گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم صالحہ اور جولیا کو یہاں لے آؤ۔ میں اس دوران یہاں کی تلاشی لیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور عمران نے بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لینا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ اور جولیا اندر داخل ہوئیں۔ صالحہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی جبکہ جولیا نے اسے بازو سے پکڑا ہوا تھا۔

"صفدر دوسرے ساتھیوں کی طرف چلا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے

اندر داخل ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے صالحہ کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"یہاں تو واقعی کچھ نہیں ہے"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً تہہ خانے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے فارمولا وہاں چھپا دیا ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں شرمندہ ہوں کہ باربرا کو کور نہیں کر سکی ورنہ آپ کو اتنی تکلیف نہ اٹھانا پڑتی فارمولے کی تلاش میں"۔ صالحہ نے کہا۔

"تم شرمندگی کی بات کر رہی ہو صالحہ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب شرمندہ ہیں کہ تم اس قدر زخمی ہونے کے باوجود ہمارے تحفظ کے لئے جدوجہد کرتی رہی اور ہم احمقوں کی طرح آنکھیں پھاڑے بے بس بیٹھے رہ گئے تھے۔ تم نے تو وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ چیف کو جب تمہارے اس کارنامے کی رپورٹ ملے گی تو وہ بھی تمہیں خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے بیٹھتے دیکھ کر جولیا بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"صالحہ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ آخر اس نے کیسے راڈز غائب کر لئے تو اس نے بڑی حیرت انگیز بات بتائی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ صالحہ ۔ کیا ہوا اور کیسے ہوا۔ تم نے تو واقعی مجھے بھی حیران کر دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی طرح میں نے بھی اس تار کو توڑنے کے لئے اپنی جوتی کی نوک تار میں پھنسائی تھی کیونکہ میں آپ سب سے جونیئر ہوں اور میرے تجربات بھی آپ سے کم ہیں اس لئے میں فارغ اوقات میں ایسے حالات سے نمٹنے کے لئے نئے نئے طریقے سوچتی رہتی ہوں اور ان پر تجربات بھی کرتی رہتی ہوں۔ میں نے بھی اس بارے میں سوچا تھا کہ اگر تار پر کوئی ایسا میٹریل چڑھا ہوا ہو کہ وہ ٹوٹ نہ سکے تو پھر کیا ہو گا اور میں نے اس سلسلے میں ایسے میٹریل کے ایک ماہر سے ڈسکشن بھی کی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایسا میٹریل جسے نہ توڑا جا سکے اور نہ ہی کاٹا جا سکے اس میں بہرحال ایک کمزوری ہوتی ہے کہ اگر اس پر دباؤ ڈالا جائے تو اس کے اندر اس میٹریل کی گیس کا پریشر بننا شروع ہو جاتا ہے اور اگر دباؤ مسلسل رکھا جائے اور بڑھایا جائے تو پریشر اس میٹریل کے اندر موجود تار کو توڑ دیتا ہے۔ میں نے ایسے تجربات کئے اور ایسٹاس پر بھی میں نے تجربے کئے تھے۔ چنانچہ جب باربرا نے اس بارے میں آپ کو بتایا تو میں نے اس پر دباؤ ڈالا لیکن ظاہر ہے فوراً ہی تو یہ کام نہیں ہو سکتا تھا اس میں کافی وقت لگتا ہے اور پھر وہ اچانک مجھے ہلاک کرنے کے موڈ میں آ گئی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا عین موقع پر کرم ہو گیا اور پریشر نے تار توڑ دیا جس سے راڈز غائب ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہے کہ کیا ہوا۔ میں نے آخری لمحے تک جدوجہد اس لئے کی تھی کہ اگر میں جدوجہد نہیں کروں گی تو باربرا ہم سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے میری جدوجہد کی لاج رکھ لی"۔۔۔۔ صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ صالحہ ۔ یہ واقعی نئی بات ہے۔ میرے ذہن میں اس سے پہلے یہ بات نہیں آئی تھی کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسی تار پر کسی نے کوئی ایسا میٹریل نہیں چڑھایا تھا۔ بس عام سا میٹریل ہوتا ہے جسے آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں خواہ مخواہ ہی باربرا کی ذہانت کی تعریفیں کرتا رہا ہوں۔ اصل ذہانت تو تم میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ کا زرد پڑا ہوا چہرہ یکلخت گلنار ہو گیا۔

"تم نے سودے بازی کرنے کی کیوں کوشش کی تھی۔ کیا واقعی تم مایوس ہو گئے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے۔ ارے۔ صالحہ تو ہماری ساتھی ہے۔ اس کی ذہانت کی تعریف تو کھل کر کرنے دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"بکواس مت کرو۔ میں دوسری بات کر رہی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا لیکن عمران بہرحال جولیا کی نفسیات جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نے صالحہ کی ذہانت کی تعریف کی ہے اور جولیا اس تعریف کو

بھی برداشت نہیں کر سکی اس لئے اس نے موضوع بدلنے کے لئے بات کر دی ہے۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ میں مایوس ہونے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اگر ہوتا تو اب تک سینکڑوں بار خود کشی کر چکا ہوتا۔ اصل بات واقعی یہی ہے کہ میں اس لڑکی باربرا کی ذہانت سے بے حد متاثر ہوا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ اگر اس انداز میں مسئلہ حل ہو جائے تو اس میں پاکیشیا کا کوئی نقصان نہیں۔ اگر اس فارمولے پر کراس کچھ بنا لیتا ہے تو اس سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ باربرا جس انداز میں فرار ہوئی ہے اس سے تو اس کی ذہانت مشکوک ہو جاتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کوٹھی میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اور یہاں ایسی مشین بھی تھی اور اسلحہ بھی کہ وہ دوبارہ ہم پر قابو بھی پا سکتی تھی اور ہمیں ہلاک بھی کر سکتی تھی۔ پھر وہ کیوں اس طرح فرار ہو گئی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ دراصل تمہاری جدوجہد سے ذہنی طور پر خوفزدہ ہو گئی تھی۔ پھر جب تک وہ کچھ کرتی اسے معلوم تھا کہ ہم سب کرسیوں کے راڈز سے آزاد ہو کر یہاں پھیل جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ فارمولا تو نہیں مل سکا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے غلط بیانی کی ہے کہ فارمولا یہاں موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی تک تو نہیں ملا لیکن ابھی میں نے مکمل چیکنگ بھی تو

نہیں کی"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے ہاتھ سے دیواروں کو تھپتھپانا شروع کر دیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئی لیکن تمام دیواریں ٹھوس تھیں۔

"تم یہاں بیٹھو صالحہ۔ اب ہمیں پوری کوٹھی کو چیک کرنا پڑے گا اور تہہ خانوں کو بھی تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور جولیا اس آفس نما کمرے سے باہر آ گئے۔ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھی بلوا لیا اور ان سب نے مل کر واقعی اس کوٹھی کے چپے چپے کو چیک کر لیا لیکن نہ ہی وہاں کوئی تہہ خانہ تھا اور نہ کوئی خفیہ سیف اور الماری۔

"یہاں کچھ نہیں ہے۔ اس نے واقعی ڈرامہ کیا تھا اور اسی لئے وہ نکل بھی گئی ہے کہ ہم یہاں خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فارمولے کے حصول کے لئے باربرا کو بھی تلاش کرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کاش۔ میں اس باربرا کو پکڑ لیتی تو اس بلی چوہے کے کھیل کا خاتمہ ہو جاتا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب چلیں یہاں سے۔ اب یہاں رہنا بے کار ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باربرا ایئرپورٹ کے ریستوران میں ایک میز پر بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی کہ اچانک ایک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"ہیلو باربرا۔ کیا کرانس جا رہی ہو"...... آواز سنتے ہی باربرا چونک پڑی۔ آواز نسوانی تھی۔

"ارے تم مارلین۔ تم ہو۔ بڑے عرصے بعد نظر آئی ہو"۔ باربرا نے اس بولنے والی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور وہ نوجوان لڑکی اس کے ساتھ ہی میز پر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔ بڑے عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔ کیا تم کرانس جا رہی ہو یا کہیں اور ارادہ ہے"...... مارلین نے کہا۔

"میں تو کرانس جا رہی ہوں اور تم"...... باربرا نے ویٹر کو اشارے سے بلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں بھی کرانس ہی جا رہی ہوں۔ چلو اچھا ہے راستے میں گپ

شپ رہے گی"...... مارلین نے کہا تو باربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ویٹر کو مارلین کے لئے شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"کیا ہو رہا ہے آج کل۔ وہی سیکرٹ ایجنسی"...... مارلین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آہستہ بولو۔ کیوں اشتہار بنا رہی ہو مجھے"۔ باربرا نے چونک کر کہا تو مارلین بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہارا کام ہی ایسا ہے باربرا۔ یقین کرو بعض اوقات تو میرا بھی دل چاہتا ہے کہ بزنس کے بکھیڑے چھوڑ کر تمہاری شاگرد بن جاؤں۔ کیا بتاؤں سوچ کر ہی لطف آتا ہے۔ جاسوسی۔ تعاقب۔ ریوالور۔ دھماکے۔ واہ۔ ایڈونچر تو ہے۔ یہ کیا کہ دفتر میں بیٹھے بزنس میں سر کھپاتے رہو"...... مارلین نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بڑا جان جوکھوں کا کام ہے مارلین۔ ہر لمحے جان ہتھیلی پر رکھنا پڑتی ہے اور خاص طور پر اس وقت جب مقابل کوئی زیادہ تجربہ کار ایجنٹ ہو"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سے بھی زیادہ تجربہ کار ہو گا کوئی ایجنٹ۔ تم نے تو اپنے جو کارنامے مجھے سنائے ہیں یقین کرو میرا تو خیال ہے کہ تمہارا مقابلہ دنیا کا کوئی آدمی نہیں کر سکتا"...... مارلین نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔ مارلین بھی کرانس کی ہی تھی اور وہاں کرانس کی ایک بڑی کمپنی کی ایگزیکٹو مینجر تھی۔ وہ دونوں کرانس میں نہ صرف کلاس

فیلڈ رہی تھیں بلکہ گہری سہیلیاں بھی تھیں اور یہاں گریٹ لینڈ
بھی اکثر ان دونوں کے درمیان ملاقات ہوتی رہتی تھی اور مارلین
معلوم تھا کہ باربرا کرانس کی سیکرٹ ایجنسی برائٹ لائٹ کی نمائنہ
ہے۔

" مارلین۔ اس بار میرا جس سے ٹکراؤ ہے اس کی دہشت پورا
دنیا میں ہے لیکن اس کے باوجود آخری فتح میں نے ہی حاصل
ہے"۔ باربرا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" ارے واہ۔ تو کیا کوئی نیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ لیکن ک
کے خلاف"...... مارلین نے چونک کر کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اور خاص طور پر دنیا کا سب سے مشہ
ایجنٹ علی عمران مقابلے پر تھا لیکن ایک بات ہے۔ اس بار میں با
بال بچی ہوں ورنہ شاید اب تک میری لاش کسی گٹر میں تیر ر
ہوتی"...... باربرا نے کہا تو مارلین کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چ
گئیں۔

" کیا واقعی۔ کیسے۔ بتاؤ مجھے"...... مارلین نے انتہائی پرجوش ل
میں کہا۔

" ارے۔ یہ اوپن پلیس ہے۔ پاگل ہو گئی ہو"...... باربرا
کہا۔

" چلو آہستہ سے بتا دو۔ بتاؤ ضرور۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ مجھے چین
نہیں آئے گا"...... مارلین نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے تمہاری فطرت۔ ابھی فلائٹ میں کافی دیر ہے
اس لئے آؤ باہر گارڈن میں چل کر بیٹھتے ہیں"...... باربرا نے کہا اور
پھر وہ دونوں وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ باربرا نے ویٹر کو بل ادا کیا
اور پھر وہ دونوں باہر گارڈن میں آ کر بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد باربرا
نے کوئین لینڈ سے فارمولا حاصل کرنے سے لے کر آخر تک پوری
کہانی سنادی تو مارلین کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس قدر خوفناک جدوجہد۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ تم تو
میرے تصور سے بھی زیادہ آگے ہو باربرا"...... مارلین نے کہا تو
باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

" وہ لوگ اب بھی میری اس کوٹھی میں فارمولا تلاش کر رہے
ہوں گے جبکہ میں اب اطمینان سے فارمولے سمیت کرانس پہنچ
جاؤں گی"...... باربرا نے کہا۔

" اس فارمولے کی کیا اہمیت ہے جس کے لئے تم نے جان لڑا
دی"...... مارلین نے کہا تو باربرا نے اسے فارمولے کے بارے میں
تفصیل بتادی۔

" اوہ۔ اسی لئے مارکم بے ایمان ہو گیا تھا۔ اس سے تو واقعی
کروڑوں ڈالرز کمائے جا سکتے ہیں۔ تم خود بھی تو اس سے کما سکتی ہو۔
تم یہ کام کیوں نہیں کر لیتی"...... مارلین نے کہا۔

" ارے۔ تم چونکہ بزنس کرتی ہو اس لئے ہر بات کو بزنس کے
اصولوں پر پرکھتی ہو۔ ہم سرکاری ملازم ہیں اور ملک کے مفاد کے لئے

کام کرتے ہیں اور اس فارمولے سے کرانس کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جائے گا اور یہی میرے لئے سب کچھ ہے"...... باربرا نے کہا تو مارلین بے اختیار مسکرا دی۔

"تم عظیم ہو باربرا۔ کم از کم مجھ سے زیادہ عظیم۔ بہرحال یہ تو بتاؤ کہ تم نے مجھے بتایا ہے کہ فارمولا تو تمہاری اس کوٹھی کے خفیہ سیف میں تھا اور تم وہاں سے جان بچا کر نکلی تھی۔ پھر تم نے کب جا کر وہاں سے فارمولا حاصل کیا جبکہ ابھی تم کہہ رہی ہو کہ وہ پاکیشیائی وہاں فارمولا ابھی تک تلاش کر رہے ہوں گے"۔ مارلین نے کہا تو باربرا بے اختیار مسکرا دی۔

"یہی تو میری ذہانت کا شاہکار ہے کہ فارمولا واقعی اس کوٹھی میں ہی تھا اور وہ لوگ وہاں موجود ہیں جبکہ میں خالی ہاتھ وہاں سے نکلی تھی لیکن اب یہ فارمولا میرے پاس ہے۔ یہ دیکھو"...... باربرا نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چوکور پیکٹ نکال کر اس نے مارلین کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ اتنا چھوٹا سا فارمولا۔ اس کے لئے اتنی جدوجہد کی گئی ہے"۔ مارلین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کے اندر مکمل فائل ہے۔ میں نے اسے اس انداز میں پیک کیا ہے کہ چھوٹا سا پیکٹ بن جائے اور کسی کو شک نہ پڑے کہ یہ فائل ہے یا اس میں فارمولا ہے"...... باربرا نے کہا اور پیکٹ واپس

لے کر اس نے دوبارہ اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"لیکن کیسے تم نے ان کی موجودگی میں وہاں سے فارمولا حاصل کیا۔ کیا تم جادو جانتی ہو یا تمہارے پاس سلیمانی ٹوپی ہے کہ تم انہیں نظر نہیں آسکی"...... مارلین نے بچوں کے سے انداز میں کہا تو باربرا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ ساتھ والی کوٹھی بھی میری ملکیت ہے اور اس کوٹھی اور میرے اڈے کی وہ دیوار مشترکہ ہے جس میں سیف ہے۔ اسے میں نے اس انداز میں بنوایا ہوا ہے کہ دوسری طرف سے بھی اسے کھولا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس اڈے سے نکل کر میں اس کوٹھی میں گئی اور پھر میں نے سیف کھول کر فارمولا نکالا اور سیف بند کر کے وہاں سے میں نے اپنے کاغذات اٹھائے اور ٹیکسی کر کے یہاں آگئی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ گھنٹوں وہاں فارمولا تلاش کرتے رہیں گے اور میں اس دوران فارمولا لے کر کرانس بھی پہنچ جاؤں گی۔ اب مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے"...... باربرا نے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم واقعی ایسی ذہانت کی مالک ہو کہ جس کی کوئی مثال نہیں ہے"...... مارلین نے کہا تو باربرا بے اختیار فاخرانہ انداز میں ہنس پڑی۔

"ارے وقت ہو گیا ہے۔ آؤ چلیں"...... باربرا نے یکلخت کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ دوسرے لمحے مارلین بے اختیار اچھل پڑی۔

اس نے وہی پیکٹ وہاں بنچ پر پڑے دیکھا۔ اس نے یکلخت جھپٹ کر وہ پیکٹ اٹھایا اور اسے اپنے بیگ میں ڈال لیا۔ شاید باربرا نے جب پیکٹ واپس جیب میں ڈالا تو وہ جیب کی بجائے نیچے گر گیا اور پھر مارلین اٹھ کر تیزی سے اس کے پیچھے دوڑ پڑی۔ واقعی فلائٹ جانے کا وقت ہو گیا تھا اور مسافر آؤٹ گیٹ سے باہر جا رہے تھے۔ وہ دونوں خواتین بورڈنگ کارڈز لے کر ٹرانزٹ بس تک پہنچیں اور تھوڑی دیر بعد وہ جہاز میں موجود تھیں۔ گو ان کی سیٹیں علیحدہ علیحدہ تھیں لیکن انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ سیٹ مسافروں سے بدل لیں اور اب وہ دونوں اکٹھی ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد جہاز روانہ ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ فضا میں پہنچ چکا تھا۔ باربرا نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

"بڑی طویل جدوجہد کی ہے تم نے باربرا اور اب تمہیں واقعی اطمینان ہو گیا ہو گا کہ آخری کامیابی تمہارے مقدر میں ہی ہے"۔ مارلین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مارلین۔ مجھے واقعی بے حد اطمینان اور مسرت محسوس ہو رہی ہے"...... باربرا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھلی جیسے اچانک سیٹ میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... مارلین نے چونک کر کہا۔ باقی مسافر بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی

تھی اور پاگلوں کے سے انداز میں اپنی جیکٹ کی جیبوں کو ٹٹول رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے باربرا"...... مارلین نے کہا۔

"وہ۔ وہ پیکٹ نہیں ہے۔ اوہ۔ اوہ"...... باربرا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کہیں وہیں تو نہیں گر گیا۔ تم نے رکھا تو تھا جیب میں"۔ مارلین نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ پیکٹ۔ مم۔ مم۔ میری جدوجہد۔ وہ"۔ باربرا نے رک رک کر کہا اور دوسرے لمحے وہ لہرا کر گری اور ساکت ہو گئی۔ پورے جہاز میں ہلچل سی مچ گئی۔ دونوں ویٹرس اس کی طرف دوڑ پڑیں۔ مارلین نے بھی اسے سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پھر اسے وہیں ایک بیڈ پر لٹا دیا گیا۔ مسافروں میں ایک ڈاکٹر بھی موجود تھا۔ اس نے باربرا کی دیکھ بھال شروع کر دی۔

"یہ صدمے سے بے ہوش ہیں۔ انہیں ہسپتال لے جانا ہو گا۔ ویسے فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں اس کی فرینڈ ہوں۔ میں لے جاؤں گی اسے ہسپتال"...... مارلین نے کہا۔

"پائلٹ کو میں بتاتی ہوں تاکہ وہ کرانس ایئر پورٹ پر ایمبولینس منگوا لیں"...... ویٹرس نے کہا اور دوڑتی ہوئی کاک پٹ

کی طرف بڑھ گئی جبکہ مارلین اس کے ساتھ ہی بیٹھی گئی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ پیکٹ نکال کر باربرا کو دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس کی آنکھوں میں کروڑوں ڈالرز ناچ رہے تھے اور وہ اس موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔ اس کی کرانس میں ایک ایسے آدمی سے واقفیت تھی جو اس فارمولے کو کمیشن پر کسی بھی ایسی پارٹی کے پاس فروخت کر سکتا تھا اس لئے وہ خاموش بیٹھی رہی۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باربرا کے ریجنٹ کالونی والے اڈے سے واپس تھروپ کالونی میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔

"وکٹری گیم کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"میرا نمبر تمہیں یاد ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح یاد ہے۔ کیوں"...... دوسری طرف سے رافت نے کہا۔

"تم اپنے فون کی بجائے کسی پبلک فون بوتھ سے میرے نمبر پر کال کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر کیوں۔ وجہ"...... رافت نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"رافت بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رافت کی آواز سنائی دی۔

"پبلک فون بوتھ سے بات کر رہے ہو ناں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن چکر کیا ہے۔ آپ نے تو مجھے ذہنی طور پر الجھا دیا ہے"...... رافت نے کہا۔

"تمہارا کوئی آدمی مارٹن ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نمبر تو بلکہ ایک لحاظ سے گروپ کا عملی انچارج ہے۔ کیوں"...... رافت نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"وہ باربرا کا مخبر ہے اور اس نے تمہیں باربرا کے بارے میں غلط رپورٹ دی تھی کہ ریجنٹ کالونی کے اڈے میں آر ایس ایس چیکنگ سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کوئی ذی روح موجود نہیں ہے حالانکہ باربرا وہاں موجود تھی۔ لیکن باربرا کے کہنے پر اس نے تمہیں غلط رپورٹ دی اور اس نے میری اور تمہارے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سے باربرا کو باخبر کر دیا تھا اس لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ اب بھی ایسا ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں"...... رافت نے کہا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب اس سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ تو کیا آپ نے باربرا کو کور کر لیا ہے"۔ رافت نے کہا۔

"نہیں۔ وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے اور فارمولا بھی ہمیں نہیں ملا اور اب تم نے اسے تلاش کرنا ہے۔ لیکن مارٹن سے ہٹ کر ورنہ وہ اسے پہلے سے خبردار کر دے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مارٹن ایسا نہ کر سکے گا اور میں باربرا کو تلاش کر لوں گا۔ آپ فکر مت کریں۔ میں آپ کو جلد ہی فون کروں گا"۔ رافت نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب سوائے انتظار کیجئے کا اعلان کرنے کے اور کچھ نہیں ؛ سکتا۔ عمران نے رسیور رکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"مجھے یقین کہ باربرا جیسی لڑکی فارمولے کو علیحدہ نہیں رکھ سکتی۔ فارمولا اس کے پاس ہی ہو گا اس لئے اس نے فوری فرا ہونے میں ہی عافیت سمجھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات درست ہو لیکن اب اس کا پتہ چلے تو پھر بات آگے بڑھے"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے اور پھر اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"رافٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رافٹ کی آوا سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ پتہ چلا اس باربرا کا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ باربرا ریکنٹ کالونی کی کوٹھی سے نکل کر اس کے ساتھ والی کوٹھی میں گئی اور پھر وہ وہاں سے نکل کر ٹیکسی لے کر سیدھی ایئرپورٹ پہنچ گئی۔ وہاں اس نے کرانس جانے والی فلائٹ میں بکنگ کرائی۔ گریٹ لینڈ سے ہر گھنٹے بعد فلائٹ کرانس جاتی رہتی ہے لیکن باربرا جب کرانس پہنچی تو وہ بے ہوش تھی۔ بتایا گیا کہ اسے راستے میں اچانک کوئی گہرا صدمہ پہنچا ہے اور اب وہ

ہسپتال میں ہے اور ابھی تک ہوش میں نہیں آ سکی۔ اس کی ایک سہیلی مارلین ایئرپورٹ پر اس کے ساتھ تھی اور ہسپتال میں بھی وہ اس کے ساتھ ہی ہے۔ جب میرے آدمیوں نے اس سے اور دیگر عملے سے باربرا کے جہاز میں بے ہوش ہونے کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں تو انہیں اتنا معلوم ہوا ہے کہ باربرا اچانک اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس نے تیزی سے اپنی جیکٹ کی جیبیں اس طرح دیکھنا شروع کر دیں جیسے کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور پھر وہ بے ہوش ہو کر گر گئی"...... رافٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یقیناً وہ فارمولا ساتھ لے کر جا رہی تھی لیکن فارمولا گم ہو گیا جس کے صدمے سے وہ بے ہوش ہو گئی۔ کیا تمہارے آدمی ایئرپورٹ پر موجود ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... رافٹ نے چونک کر پوچھا۔

"انہیں کہو کہ وہ معلوم کریں کہ ایئرپورٹ پہنچنے سے لے کر فلائٹ میں بیٹھنے تک باربرا کہاں کہاں بیٹھی رہی اور کیا کیا کرتی رہی اور انہیں کہو کہ وہ وہاں فارمولے کی فائل یا پیکٹ تلاش کریں اور اپنے آدمی کا نام مجھے بتا دو۔ میں ایئرپورٹ جا رہا ہوں اور ہاں یہ بھی بتا دو کہ کرانس میں وہ کس ہسپتال میں ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سٹی ہسپتال ایئرپورٹ کے قریب ہے۔ وہ وہاں روم نمبر

تھرٹین اور وارڈ نمبر ون میں ہے اور ایئر پورٹ پر میرا آدمی جانسن موجود ہے۔ آپ ایئر پورٹ پر موجود ہوٹل شیرٹن کے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے پوچھیں گے تو وہ آپ کو جانسن سے ملوا دے گی۔ میں اسے ہدایات دے دیتا ہوں"۔۔۔۔ رافٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ جلدی کرو۔ ہمیں ایئر پورٹ پہنچنا ہے۔ یہ لڑکی فارمولا گم کر بیٹھی ہے۔ آؤ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ فارمولے کی گمشدگی کا مطلب تھا مشن کی ناکامی اور یہی لفظ ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کاروں میں سوار ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ جہاں شیرٹن ہوٹل کی کاؤنٹر گرل کے ذریعے ان کی ملاقات جانسن سے ہو گئی۔

"مجھے باس نے آپ کے بارے میں ہدایات دے دی ہیں جناب"۔۔۔۔ جانسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ باربرا کہاں کہاں بیٹھی رہی ہے اور کیا کیا کرتی رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں ہمارے چار آدمی موجود ہیں جو یہاں مستقل طور پر کام کرتے ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات کی ہے۔ میں نے انہیں باربرا کا حلیہ وغیرہ بتا کر پوچھ گچھ کی ہے۔ ان کے مطابق باربرا ریستوران میں بیٹھی شراب پی رہی تھی کہ ایک نوجوان لڑکی مارلین جو یہاں

دارالحکومت میں ایک بزنس کمپنی کی ایگزیکٹو مینجر ہے۔ کرانس جانے کے لئے یہاں پہنچی۔ چونکہ فلائٹ میں ابھی کافی دیر تھی اس لئے وہ بھی ریستوران میں چلی گئی۔ وہاں اس کی ملاقات باربرا سے ہوئی اور وہ دونوں اکٹھی ریستوران میں بیٹھی رہیں۔ ویٹر کے مطابق جس نے اس ٹیبل پر انہیں سرو کیا تھا وہ دونوں فرینڈ تھیں اور ان دونوں کے درمیان انتہائی بے تکلفی تھی۔ پھر وہ دونوں اٹھ کر باہر گارڈن میں آ کر بیٹھ گئیں اور وہاں سے وہ دونوں اٹھیں اور ٹرانزٹ لاؤنج سے گزر کر ٹرانزٹ بس میں بیٹھ کر جہاز میں سوار ہو گئیں اور فلائٹ چلی گئی"۔ جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جہاں جہاں وہ بیٹھی رہی ہیں وہاں سے تم نے معلوم کیا ہے کہ کوئی فائل یا کوئی پیکٹ تو نہیں ملا کسی کو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں ریستوران سے بھی معلوم کیا ہے اور گارڈن کے سروس بوائے سے بھی معلوم کیا ہے اور یہاں ایک کاؤنٹر بنا ہوا ہے جہاں ملنے والا سامان جمع کرایا جاتا ہے۔ وہاں سے بھی معلوم کیا ہے"۔۔۔۔ جانسن نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ اور مجھے دکھاؤ کہ ریستوران میں وہ کہاں بیٹھی رہی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران نے اس میز کو اچھی طرح چیک کیا۔ اس ویٹر کا اچھی طرح انٹرویو کیا لیکن کوئی ایسی بات سامنے نہ آئی جس سے اس فارمولے کے بارے میں معلوم ہو سکتا۔ اس کے بعد عمران جانسن کے ساتھ

اس گارڈن میں گیا۔ اس نے بچ اور اس کے ارد گرد کے سارے علاقے کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لیا لیکن کوئی خاص بات سامنے نہ آسکی۔ پھر عمران نے اس سروس بوائے سے بھی تفصیلی پوچھ گچھ کی لیکن وہ بھی کچھ نہ بتا سکا۔ اس کے باوجود عمران جانسن کے ساتھ اس کاؤنٹر پر گیا جہاں لاوارث سامان جمع کرایا جاتا تھا۔ وہاں اس نے تفصیلی پڑتال کی لیکن وہاں بھی کوئی فائل یا کوئی پیکٹ جمع نہیں کرایا گیا تھا۔

"اب ہمیں کرانس جانا ہو گا مسٹر جانسن۔ کیا آپ ہمارے لئے آئندہ فلائٹ کے ٹکٹ بک کرا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آسانی سے مل جائیں گی"...... جانسن نے کہا تو عمران نے اسے نوٹوں کی ایک گڈی دے دی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت جہاز میں سوار کرانس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران کی سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"یہ فارمولا آخر کہاں چلا گیا"...... جولیا نے کہا۔

"یہی تو معلوم نہیں ہو رہا۔ باربرا بے حد ذہین اور ہوشیار لڑکی ہے۔ وہ اس طرح آسانی سے تو فارمولا گم نہیں کر سکتی۔ پھر آخر کیا ہوا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس کی دوست لڑکی نے وہ فارمولا چرا لیا ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے بھی اس پوائنٹ پر سوچا ہے لیکن وہ لڑکی اجنبی ہے۔ پولیس سے اس کا تعلق ہے۔ اس کا فارمولے کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق بھی نہیں ہے اور پھر باربرا جیسی ہوشیار ایجنٹ سے فارمولا اس انداز میں حاصل کرنا کہ باربرا کو بھی معلوم نہ ہو سکے ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ایئرپورٹ سے پہلے کہیں اسے گرا آئی ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن رافٹ نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق باربرا ریجنٹ کالونی والے اپنے اڈے کی سائیڈ والی کوٹھی سے نکلی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر ایئرپورٹ گئی۔ اگر فارمولا گرا ہو گا تو ٹیکسی میں گرا ہو گا۔ اوہ۔ مجھے رافٹ سے بات کرنی چاہئے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کاک پٹ کے ساتھ بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون روم میں دیوار سے لگی ہوئی رابطہ نمبروں کی فہرست سے نمبر دیکھ کر رافٹ سے رابطہ قائم کیا۔

"رافٹ بول رہا ہوں"...... رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طیارے سے۔ فون محفوظ ہے یا اب بھی مارٹن ساتھ ساتھ سن رہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ مارٹن کی لاش تو گٹر میں کہیں بہہ رہی ہو گی اور میں نے سارا سیٹ اپ ہی بدل دیا ہے۔ اب آپ

کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... رافث نے کہا تو عمران نے ا
تفصیل سے ساری چھان بین کے بارے میں بتا دیا۔
"مجھے جانسن کی رپورٹ مل چکی ہے عمران صاحب"...... دو
طرف سے رافث نے کہا۔
"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ فارمولے کی فائل یا اس کا پیکٹ یا
سے اس ٹیکسی میں گر گیا ہو جس میں وہ ایئر پورٹ پہنچی ؛
تمہارے آدمیوں کو اس ٹیکسی ڈرائیور کا کھوج لگانا ہو گا۔ تب
اس بارے میں معلوم ہو سکے گا۔ کیا تم یہ چیکنگ کرا سکتے ہو
عمران نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ کیوں نہیں۔ معلوم ہو جائے گا۔ ویسے بھی وہ ٹیا
ڈرائیور میرے ہی نیٹ ورک کا آدمی ہے"...... رافث نے
دیا۔
"کتنی دیر میں معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"آپ کرانس ایئر پورٹ پہنچ کر مجھے دوبارہ فون کر لیں"۔ را
نے کہا۔
"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ
وہ مڑا اور فون روم سے نکل کر واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔
"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا د
"اگر فارمولا نہ ملا تو کیا ہو گا"...... چند لمحے خاموش رہنے کے
جولیا نے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں ٹائیں ٹائیں فش بلکہ فنش"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔
"فنش۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"چیف کو جب ناکامی کی رپورٹ ملے گی تو پھر فش کی بجائے
فنش پر ہی معاملہ فنش ہو گا۔ چیف ایسا ہی آدمی ہے"...... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں۔ میری رپورٹ پڑھنے کے بعد بہرحال اسے معلوم
ہو جائے گا۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔
"کیسے نہیں ہے۔ اس نے فوراً کہنا ہے کہ عمران اس باربرا کو
دوست بنا کر اس سے فارمولا لے سکتا تھا۔ اس نے کیوں ایسا نہیں
کیا اس لئے وہ فنش کا آرڈر دے دے گا"...... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"ہاں۔ ایسا ہو بھی سکتا تھا۔ تمہیں واقعی ایسا کرنا چاہئے تھا۔ وہ
لڑکی باربرا لاکھ ذہین سہی لیکن تم جیسا آدمی اسے ڈھب پر لا سکتا
تھا"۔ جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔ اسے شاید جولیا سے اس ردعمل کی توقع نہ تھی۔
"اور اگر وہ شرط لگا دیتی کہ پہلے مجھ سے شادی کرو پھر فارمولا دوں
گی تو پھر"...... عمران نے جان بوجھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو پھر کیا ہو جاتا۔ کیا شادیاں نہیں ہوا کرتیں۔ کر لیتے
شادی"۔ جولیا نے کہا تو اس بار عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ

کر جولیا کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس ساتھ واقعی جولیا بیٹھی ہوئی ہے۔

" یہ تم کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اس میں آخر حرج ہی کیا ہے۔ تم نے شادی تو کرنی ہے اور باربرا نہ صرف خوبصورت ہے بلکہ ذہین بھی ہے "...... جو نے کہا۔

" یا اللہ۔ تو کتنا رحیم و کریم ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو "...... جولیا نے چونک ک حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی باربرا زندہ سلامت موجود ہے اور تم اجازت بھی دے ر ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب تو فارمولا اس سے گم ہو چکا ہے "...... جولیا چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو کیوں ایسی باتیں کر رہی تھی۔

" تو کیا ہوا۔ مسئلہ تو شادی کا ہے۔ ایسے کئی فارمولے تیار کئے سکتے ہیں۔ آخر سائنس میں ڈاکٹریٹ کب کام آئے گی "...... عمرا نے کہا۔

" تو تم اب چیف سے فراڈ کرو گے۔ کیوں "...... جولیا ن پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" چیف کو تو فارمولا چاہئے۔ وہ مل جائے گا۔ اس میں فراڈ کیا ہے۔ اب اس نے پہلے والا فارمولا تو نہیں دیکھا اور نہ ہی وہ سائنس دان ہے اس لئے بات بن جائے گی۔ بس تم اپنی رپورٹ میں اس بات کا ذکر نہ کرنا "...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ تو تمہاری نیت پہلے ہی خراب تھی۔ تم کرو اس سے شادی پھر دیکھو کیا ہوتا ہے "...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا ہو گا۔ خوشیاں۔ بہاریں۔ دعوتیں ہوں گی اور کیا ہو گا۔ ہنی مون منائے جائیں گے۔ واہ "...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ تمہاری قبر بنے گی۔ فاتحہ خوانی ہو گی۔ سمجھے۔ نانسنس "۔ جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ خود ہی اجازت دے رہی ہو۔ پھر خود ہی ایسی بدشگونی کی باتیں کر رہی ہو "...... عمران نے کہا۔

" شٹ اپ۔ تم مردوں کی واقعی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ نانسنس۔ بس جہاں کوئی عورت نظر آئی فوراً ریشہ خطمی ہونا شروع ہو گئے "...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے "...... اچانک عقبی سیٹ پر موجود صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سن رہا تھا اور شاید اس نے درمیان میں اس لئے مداخلت کی

تھی کہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے ایسی باتوں سے باز نہیں آنا اور معاملات واقعی خراب ہو جائیں گے۔

"خاص بات کیا ہوئی ہے۔ اندھیرے میں ٹاٹک ٹوئیاں مارنے والی بات ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی کہ اس نے رافٹ سے کیا کہا ہے۔

"عمران صاحب۔ میں نے بھی اس سارے معاملے پر سوچا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"ڈرامہ۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باربرا بے حد ذہین لڑکی ہے۔ اس نے سوچا ہو گا کہ ہم کسی صورت بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہاں ہمیں فارمولا نہ مل سکا تو ہم کرانس پہنچ جائیں گے اس لئے اس نے ہم سے مستقل جان چھڑانے کے لئے فارمولا گم ہو جانے کا ڈرامہ کھیلا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ پھر تو واقعی وہی حل باقی رہ گیا ہے جس کی بات جولیا سے ہو رہی تھی کہ میں باربرا سے شادی کر لوں۔ ظاہر ہے شادی کے بعد وہ اپنے شوہر سے تو ایسی بات نہ چھپا سکے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بھی اور اسے بھی گولی مار دوں گی۔ سمجھے۔ کوئی اور بات کرو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ صرف ایک پوائنٹ میرے آئیڈیئے کے خلاف جاتا ہے اور وہ یہ کہ باربرا جہاز میں ہی بے ہوش ہو گئی اور رافٹ کی اطلاع تک ہسپتال میں بھی بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔ اگر یہ ڈرامہ ہے تو اس میں اس انداز میں حقیقت کا رنگ نہیں بھرا جا سکتا"۔ صفدر نے خود ہی اپنے آئیڈیئے کی کمزوری بھی بتا دی۔

"گڈ شو۔ تم واقعی سپر ایجنٹ ہو کہ اس طرح غیر جانبداری سے دونوں پہلوؤں کے بارے میں سوچتے ہو۔ بہرحال وہاں جا کر معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تین گھنٹے کی پرواز کے بعد وہ کرانس کے دارالحکومت کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر پہنچ چکے تھے۔ عمران نے وہاں سے گریٹ لینڈ میں رافٹ کو فون کیا تو رافٹ نے اسے بتا دیا کہ ٹیکسی ڈرائیور سے اچھی طرح معلومات کر لی گئی ہیں لیکن کوئی چیز ٹیکسی میں موجود نہیں تھی۔

"حیرت ہے کہ آخر فارمولا کہاں گیا"...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر سٹی ہسپتال پہنچ گئے۔ جہاں وہ وارڈ نمبر ون کے انچارج ڈاکٹر سے ملے۔

"کیا مس باربرا آپ کی وارڈ میں ایڈمٹ ہیں"...... عمران نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ انہیں ہوش آرہا ہے اس لئے فوری طور پر تو آپ کی ملاقات ان سے نہیں ہو سکتی۔ ایک گھنٹے بعد شاید ہو جائے"۔ انچارج ڈاکٹر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک گھنٹہ وہیں گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔

"وہ خاتون جو جہاز میں مس باربرا کے ساتھ تھیں کیا وہ کمرے میں موجود ہیں"...... عمران نے انچارج ڈاکٹر سے پوچھا۔

"مس مارلین۔ ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ وہ واقعی مس باربرا کی اس طرح دیکھ بھال کر رہی ہیں جیسے ان کی حقیقی بہن ہوں"۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"چلیں ان سے ہی ملوا دیں تاکہ ان سے بات چیت کی جا سکے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی۔

"میرا نام مارلین ہے۔ آپ صاحبان کون ہیں"...... مارلین نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم باربرا سے ملنے آئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ جہاز میں بے ہوش ہو گئی تھی اور اب انہیں ہوش آرہا ہے اور آپ ان کے ساتھ تھیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ کون ہیں۔ آپ کا باربرا سے کیا تعلق ہے"۔

مارلین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم گریٹ لینڈ میں ان کے گروپ سے متعلق ہیں۔ آئیے ادھر گیسٹ روم میں بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا تو مارلین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ ہمیں یہ بتائیں کہ باربرا کو اچانک کیا صدمہ پہنچا کہ وہ بے ہوش ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے بلکہ مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ باربرا اچانک سیٹ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس نے جلدی جلدی اپنی جیکٹ کی جیبیں دیوانہ وار ٹٹولنا شروع کر دیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے صرف اتنا کہا کہ فارمولا غائب ہو گیا ہے اور پھر بے ہوش ہو کر گر گئی"...... مارلین نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسا فارمولا۔ کیا اس نے اس کی کوئی وضاحت کی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"وضاحت کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ بس اچانک میری گریٹ لینڈ ایئرپورٹ کے ریستوران میں باربرا سے ملاقات ہو گئی اور پھر ہم باتیں کرتی رہیں اور پھر ہم گارڈن میں آ گئیں۔ وہاں باربرا نے مجھے بتایا کہ وہ کوئی سائنسی فارمولا حاصل کر کے اسے کرانس پہنچانے جا رہی ہے اور میرے پوچھنے پر اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے فارمولا نکال کر مجھے دکھایا۔ یہ ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا اور پھر اس نے

اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور ہم باتیں کرتی رہیں۔ اس کے فلائٹ کا اعلان ہوا تو ہم دونوں اٹھ کر جہاز میں آکر بیٹھ گئیں۔ جہاز نے پرواز شروع کر دی تو اچانک باربرا نے اٹھ کر جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا اور پھر بے ہوش ہو گئی۔ اب اسے اتنے طویل وقت کے بعد ہوش آ رہا ہے ورنہ ڈاکٹر تو واقعی پریشان ہو رہے تھے"...... مارلین نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب یہ بات تو کنفرم ہو چکی تھی کہ ایئرپورٹ پر فارمولا باربرا کے پاس موجود تھا لیکن پھر وہ کہاں گیا۔

"آپ کا تفصیلی تعارف کیا ہے"...... عمران نے کہا تو مارلین نے اپنے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

"اوکے۔ آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی۔ آپ معلوم کر لیں کہ باربرا کو اب پوری طرح ہوش آگیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ مارلین بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر جب ڈاکٹر نے انہیں باربرا کے کمرے میں جانے کی اجازت دے دی تو وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے۔ باربرا بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم یہاں۔ تم یہاں بھی پہنچ گئے۔ مم۔ مم۔ مگر"...... باربرا نے بے اختیار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے باربرا کہ ہم نے بہرحال وہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ باربرا کے گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں اور باربرا کو اتنے طویل وقت کے بعد ہوش آیا ہے۔ پلیز ایسی کوئی بات نہ کریں کہ جس سے اسے دوبارہ صدمہ ہو"...... مارلین نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں مارلین۔ اب ایسا نہیں ہو گا۔ ویسے یہ صدمہ میرے لئے واقعی ناقابل برداشت تھا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ بیٹھو عمران۔ میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں"...... باربرا نے کہا۔ وہ اب بیڈ پر ہی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"تفصیل کی ضرورت نہیں ہے باربرا۔ ہمیں وہ فارمولا چاہئے۔ تم نے جو ڈرامہ کھیلنے کی کوشش کی ہے وہ ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ڈرامہ اور میں نے کھیلا ہے۔ یعنی میں اتنے طویل عرصے تک بے ہوش ہونے کی اداکاری کرتی رہی ہوں"...... باربرا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

"دیکھو باربرا۔ مارلین نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نے گارڈن میں اپنی جیب سے فارمولا نکال کر اسے دکھایا اور پھر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے بعد جب تم نے جہاز میں فارمولا چیک کیا تو فارمولا نہیں تھا۔ اب تم خود بتاؤ کہ وہ کہاں گیا۔ ہم نے گارڈن کو

بھی اچھی طرح چیک کیا ہے۔ وہ اگر وہاں گرا ہوتا تو ہمیں معلوم ہو جاتا۔ اس کے باوجود اگر وہ گم ہے تو تم بتاؤ کہ وہ کہاں جا سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ مارلین میرے ساتھ ہے۔ تم اس سے پوچھ لو"...... باربرا نے جواب دیا۔

"مس مارلین۔ ایسا تو نہیں ہے کہ آپ نے بیچ سے وہ فارمولا اٹھا لیا ہو"...... عمران نے یکلخت مارلین کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے فارمولا اٹھا لیا ہو۔ میں نے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میرا کسی فارمولے سے کیا تعلق۔ اگر میں اٹھاتی بھی سہی تو لازماً باربرا کو ہی دیتی۔ بھلا میں نے اس فارمولے کا اچار ڈالنا تھا"...... مارلین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ مارلین کا انداز بھی فطری تھا۔

"لیکن مجھے بہرحال فارمولا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کر سکتی ہوں عمران۔ میں نے تو ہر ممکن کوشش کی کہ فارمولا کرانس تک پہنچا دوں لیکن اب کیا کروں۔ مجھے اپنی زندگی میں پہلی بار ناکامی سے واسطہ پڑا ہے۔ نجانے کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے"...... باربرا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تم ہسپتال سے کہاں جاؤ گی"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ذہن پر بے حد بوجھ ہے اس لئے میں کم از کم ایک ماہ کی رخصت لے کر یہاں رہوں گی۔ اگر تم چاہو تو بے شک ایک ماہ

میرے ساتھ میرے گھر رہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مجھے خود اب تک سمجھ نہیں آ رہی کہ اچانک فارمولا کہاں غائب ہو گیا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اور آپ مارلین صاحبہ۔ آپ کا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا۔ میرا پروگرام۔ میں تو یہاں ایک ہفتے کی چھٹی پر آئی ہوں۔ ایک ہفتے بعد میں واپس گریٹ لینڈ چلی جاؤں گی لیکن تم میرے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"...... مارلین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے ہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد وہ باہر آ گئے لیکن عمران نے باہر آتے ہی ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے دوبارہ ویٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کیا یہ وہی پاکیشیائی گروپ ہے جس کا تم نے ذکر کیا تھا"۔ مارلین کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ"...... باربرا نے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اگر یہ واقعی خطرناک ہیں باربرا تو تم اب کیا کرو گی۔ مجھے

تو لگتا ہے کہ یہ ایسے واپس نہیں جائیں گے"...... مارلین نے کہا۔

"اب میں کیا کر سکتی ہوں مارلین۔ فارمولا واقعی انتہائی پرا
انداز میں گم ہو گیا ہے۔ میں اگر عمران کی جگہ ہوتی تو میں بھی
سمجھتی کہ اس نے بھی ڈرامہ کھیل کر ان سے پیچھا چھڑانے کی کوش
کی ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ کام ہی ایسا ہوا ہے کہ میرا اپنا ذ
اسے تسلیم نہیں کر رہا۔ نجانے فارمولا کہاں غائب ہو گیا"۔ بار
نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں وہ ٹرانزٹ بس میں نہ گر گیا ہو"...... اچان
باربرا کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مجھے بھی خیال آیا تھا۔ میں نے تمہاری بے ہوشی کے دو
فون کر کے وہاں مینجر سے بات کی تھی اور گمشدہ سامان کے کا
والوں سے بھی پوچھا تھا لیکن وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ ا
کوئی چیز نہ بس سے ملی ہے اور نہ ہی ایئرپورٹ سے"...... مارلین
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میرے بعد اٹھ کر پیچھے آئی تھی۔ اگر وہاں پنچ پر گرا ہو
تمہیں ضرور نظر آ جاتا"...... باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ لازماً۔ لیکن ایسا نہیں ہوا"...... مارلین نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کیا جا سکتا ہے سوائے صبر کرنے کے۔ تم سوچ
نہیں سکتی مارلین کہ میں نے اس فارمولے کے لئے کتنی جدوجہد
ہے۔ مجھے جس قدر اس کی گمشدگی پر افسوس ہوا ہے تم اس کا تص

ی نہیں کر سکتی"...... باربرا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ مجھے احساس ہو رہا ہے۔ لیکن یہ گروپ شاید آسانی سے
ہمارا پیچھا نہ چھوڑے گا"...... مارلین نے کہا۔

"اب میں کیا کر سکتی ہوں۔ خود ہی مایوس ہو کر چلے جائیں
گے۔ میرے پاس فارمولا ہو گا تو لیں گے"...... باربرا نے کہا تو
عمران نے وہ آلہ بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"یہ باربرا واقعی فارمولا گم کر بیٹھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے کہ فارمولا آخر
کہاں گیا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ فارمولا اس مارلین کے پاس ہے"۔ اچانک
کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"زیادہ شک اس پر ہی ہو سکتا تھا لیکن میں نے چیک کیا ہے۔
مارلین واقعی عام سی لڑکی ہے۔ اس کا ویسے بھی فارمولے سے کوئی
تعلق نہیں بنتا اور پھر وہ اتنی اچھی اداکاری بھی نہیں کر سکتی اور نہ ہی
اس فارمولے سے کوئی فائدہ اٹھا سکتی ہے"...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن ناکام رہا"...... جولیا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کیٹ ریٹ گیم بہت پراسرار ثابت ہو رہی ہے کہ دونوں
کے ہاتھوں سے گیم ہی غائب ہو گئی ہے"...... عمران نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو اب کیا پروگرام ہے۔ میرا ہے کہ چیف کو فون کر
تفصیل بتا دی جائے"...... جولیا نے کہا۔

" ظاہر ہے اب اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ایک کام ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ آپ مارلین کو ٹرانس
لے کر اس سے معلوم کریں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے
فارمولا گم نہیں ہوا بلکہ اس مارلین کے پاس ہے"...... صالحہ
کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی یہ آخری حربہ رہ گیا ہے بلکہ ان دونوں
لاشعور کا جائزہ لینا چاہئے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بھی ا
میں سر ہلا دیا۔

مارلین ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ
میں شراب کا جام تھا اور وہ اس سے آہستہ آہستہ چسکیاں لے رہی تھی
لیکن اس کی نظریں بار بار سامنے پڑے ہوئے فون کی طرف اس
انداز میں اٹھ رہی تھیں جیسے اسے کسی کال کا انتظار ہو اور پھر تھوڑی
دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ میں موجود جام میز پر رکھا
اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" مارلین بول رہی ہوں"...... مارلین نے رسیور اٹھاتے ہوئے
کہا۔

" کیتھرائن بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی
واز سنائی دی۔

" کیا میرا پیغام تمہیں مل گیا ہے کیتھرائن"...... مارلین نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن مسئلہ کیا ہے"...... دوسری طرف سے الجھے ہوئے

لہجے میں کہا گیا۔

"کروڑوں ڈالرز کا بزنس ہے۔ کیا تم علیحدگی میں مجھے وقت دے سکتی ہو"...... مارلین نے کہا۔

"کروڑوں ڈالرز کا بزنس۔ کیا مطلب۔ کس قسم کا بزنس"۔ کیتھرائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فون پر نہیں بتا سکتی"...... مارلین نے کہا۔

"تو پھر میرے کلب میں آ جاؤ"...... کیتھرائن نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میری نگرانی ہو رہی ہو۔ کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں اطمینان سے باتیں ہو سکیں اور کسی کو شک بھی نہ ہو سکے"۔ مارلین نے کہا۔

"تم بہت پراسرار بنتی جا رہی ہو مارلین۔ حالانکہ آج سے پہلے تم نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی"...... کیتھرائن نے کہا۔

"جب تم تفصیل سنو گی تو تمہیں احساس ہو گا کہ میں ایسا کیوں کر رہی ہوں"...... مارلین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر ایسا کرو کہ کنگ روڈ پر مڈوے پلازہ فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں آ جاؤ۔ میں بھی وہاں پہنچ جاتی ہوں وہاں اطمینان سے اور کھل کر بات ہو سکے گی"...... کیتھرائن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گی"...... مارلین نے کہا۔

"آدھے گھنٹے بعد"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہی ہوں"...... مارلین نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس نے جام میں موجود باقی ماندہ شراب حلق میں ڈالی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ مڈوے پلازہ گیارہ منزلہ عمارت تھی اور تمام تر لگژری فلیٹس پر مشتمل تھی۔ ایک سو ایک کا مطلب تھا کہ یہ فلیٹ دوسری منزل پر ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گئی۔ اس نے کال بٹن کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے کیتھرائن کی آواز سنائی دی۔

"مارلین"...... مارلین نے جواب دیا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک عورت دروازے پر نظر آئی۔ وہ گریٹ لینڈ قومیت کی تھی۔

"تم کون ہو۔ میں تو کیتھرائن سے ملنے آئی ہوں"۔ مارلین نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آ جاؤ مارلین۔ میں کیتھرائن ہی ہوں۔ میں اس میک اپ میں آتی جاتی ہوں"...... اس عورت نے جو دراصل کیتھرائن تھی ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو مارلین سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ کیتھرائن نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ دونوں عقبی کمرے میں آ کر بیٹھ گئیں۔ کیتھرائن نے میز پر موجود شراب کی بوتل کھولی اور وہاں موجود دو گلاسوں میں اس نے تھوڑی تھوڑی شراب انڈیلی اور ایک گلاس اس نے مارلین کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... مارلین نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم آخر اس قدر پراسرار کیوں بن رہی ہو اور کروڑوں ڈالرز کا کیا بزنس ہے"...... کیتھرائن نے دوسرا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ایک ایسا سائنسی فارمولا ہے جس کے پیچھے دنیا کے بڑے بڑے تمام ممالک پاگل ہو رہے ہیں۔ وہ اسے کروڑوں ڈالرز میں بھی خرید سکتے ہیں لیکن چونکہ میرا ایسے لوگوں سے کبھی واسطہ نہیں رہا اس لئے مجھے تمہارا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ تمہارے شوہر پال سے بات کروں گی کیونکہ ایک بار پال نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس قسم کے کام بھی کرتا رہتا ہے لیکن جب میں نے پال سے بات کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ پال گزشتہ ہفتے ملک سے باہر چلا گیا ہے اور اس کی واپسی شاید ایک ماہ بعد ہو گی اور میں اتنے طویل عرصے تک انتظار نہیں کر سکتی اس لئے میں نے تم سے بات کرنے کا سوچا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پال اور تم دونوں ہی اس معاملے میں کام کرتے رہتے ہو"...... مارلین نے کہا تو کیتھرائن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سائنسی فارمولا اور تمہارے پاس۔ کیا مطلب۔ کہاں سے آیا ہے فارمولا تمہارے پاس۔ تمہارا اس سے کیا تعلق ہے اور یہ کس ٹائپ کا فارمولا ہے"...... کیتھرائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم باربرا کو جانتی ہو جو گریٹ لینڈ میں کرانس کی کسی

سرکاری ایجنسی کی ایجنٹ ہے"...... مارلین نے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری بھی بہترین فرینڈ ہے"...... کیتھرائن نے جواب دیا۔

"گریٹ لینڈ والوں نے پاکیشیا سے ایک سائنسی فارمولا اڑا لیا۔ انتہائی اہم فارمولا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی واپسی کے لئے گریٹ لینڈ پہنچ گئی لیکن باربرا کو علم ہو گیا اور باربرا یہ فارمولا لے اڑی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس باربرا کے پیچھے لگ گئی اور باربرا اپنی جان بچا کر فارمولے سمیت کرانس آ گئی لیکن راستے میں فارمولا گم ہو گیا اور اس طرح گم ہوا کہ نہ باربرا کو معلوم ہو سکا اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو جبکہ فارمولا میرے پاس ہے"۔ مارلین نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے۔ باربرا بے حد تیز اور ذہین ایجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی پال نے مجھے بہت کچھ بتایا ہوا ہے۔ پال کرانس کی سرکاری ایجنسی میں طویل عرصہ گزار چکا ہے اور تمہارا تو ویسے بھی ایسے معاملات میں کوئی دخل کبھی نہیں رہا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ فارمولا تمہارے پاس ہو اور انہیں معلوم نہ ہو سکے"...... کیتھرائن نے کہا تو مارلین نے اسے ایئرپورٹ پر باربرا سے ملاقات سے لے کر اس کے ہوش میں آنے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہسپتال پہنچنے اور پھر سب کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ واقعی بعض اوقات ایسے اتفاقات پیدا ہو جاتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ٹھیک ہے واقعی اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ کہاں ہے وہ فارمولا"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"وہ ایک سپیشل لاکر میں محفوظ ہے۔ تم اس کا سودا کرو۔ دس فیصد اپنا کمیشن لو اور معاملہ ختم"...... مارلین نے کہا۔

"لیکن بغیر فارمولا دکھائے سودا نہیں ہو سکتا مارلین۔ صرف زبانی باتوں سے کروڑوں ڈالرز کا سودا نہیں ہو سکتا"...... کیتھرائن نے کہا۔

"لیکن اگر فارمولا ہم نے انہیں دے دیا تو پھر وہ واپس نہ کریں گے اور نہ ہی رقم دیں گے تو پھر کیا ہو گا"...... مارلین نے کہا۔

"تم مجھے بتاؤ کہ کون سا لاکر ہے۔ اس کا نمبر کیا ہے اور اس کی چابی مجھے دے دو اور خود مطمئن ہو جاؤ"...... کیتھرائن نے کہا۔

"نہیں کیتھرائن۔ میں بزنس ایگزیکٹو ہوں۔ مجھے تم دودھ پیتی بچی مت سمجھو۔ پہلے سودا کرو اور اس کے بعد یہ سارے کام ہو سکیں گے"...... مارلین نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ اب تم یہاں کسی کو کہہ کر آئی ہو گی"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے کسی کو نہیں بتایا۔ کیوں"...... مارلین نے چونک کر کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں۔ ویسے ہی پوچھ رہی تھی"...... کیتھرائن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مارلین کچھ سمجھتی کیتھرائن کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مارلین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ کے اندر ایٹم بم کا دھماکہ ہوا ہو۔ اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے دوسرا دھماکہ ہوا اور مارلین کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اس طرح مارلین کے تاریک ذہن پر بجلی سی چمکی اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہ نکل گئی۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے بھی قاصر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جیسے حیرت پوری شدت سے اس پر ٹوٹ پڑی۔ اس نے دیکھا کہ وہ فلیٹ کے اسی کمرے میں ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی ہے جبکہ سامنے کرسی پر کیتھرائن ہاتھ میں ریوالور پکڑے بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب کیتھرائن۔ یہ تم نے کیا کیا اور مجھے کیوں باندھا ہے"...... مارلین کے منہ سے رک رک کر نکلا۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے۔

"تم اس میدان کی کھلاڑی نہیں ہو مارلین۔ بس اتفاق سے اس

کھیل میں داخل ہو گئی ہو اس لئے اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو
مجھے لاکر کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو اور اس کی چابی بھی
دے دو ورنہ میں صرف ٹریگر دباؤں گی اور تمہاری روح پرواز
جائے گی اور پھر تمہاری لاش کو گٹر کے کیڑے کھائیں گے
کیتھرائن نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

" کیتھرائن تم ایسا کہہ رہی ہو۔ تم تو میری دور کی رشتہ دار ہو
تمہارے ساتھ تو ہمارے خاندانی تعلقات ہیں"...... مارلین
یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو تمہیں زندہ بچ جانے کا موقع دے رہی ہوں ورنہ
اب تک تمہاری کئی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں اور تم سب کچھ بتا
ختم بھی ہو چکی ہوتی"...... کیتھرائن نے کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ پہلے تمہیں رقم دینا
گی"...... مارلین نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ آدھا معاوضہ تمہارا۔ اس سے زیا
نہیں۔ بولو"...... کیتھرائن نے کہا۔

" نہیں۔ اب مجھے تم پر اعتبار نہیں رہا۔ اب میں کچھ نہیں بتا
گی"...... مارلین نے کہا تو کیتھرائن اٹھی اور اس نے ریوالور کی نا
مارلین کی کنپٹی سے لگا دی۔

" میں صرف پانچ تک گنوں گی پھر ٹریگر دبا دوں گی"۔ کیتھرا
نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی گنا

شروع کر دی تو مارلین کی حالت خوف کی شدت سے بگڑتی چلی گئی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ چلو آدھا معاوضہ دے دینا۔ رک جاؤ۔ میں
بتاتی ہوں"...... مارلین نے ہذیانی انداز میں کہا۔

" بولتی جاؤ ورنہ میں دوبارہ گنتا شروع کر دوں گی اور باقی صرف
دو عدد رہ گئے ہیں"۔ کیتھرائن نے کہا تو مارلین نے اسے سب کچھ بتا دیا

" چابی کہاں ہے"...... کیتھرائن نے پوچھا۔

" میرے بیگ کے خفیہ خانے میں"...... مارلین نے کہا تو
کیتھرائن مڑی اور اس نے ایک طرف میز پر موجود مارلین کا بیگ
اٹھایا اور زپ کھول کر اس نے مارلین سے خفیہ خانے کے بارے
میں پوچھا اور پھر مارلین کے بتانے پر اس نے چابی نکال لی۔

" گڈ شو۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اب میں اس فارمولے کو اطمینان
سے لاکھوں ڈالرز میں فروخت کروں گی۔ البتہ تم اب چھٹی کرو"۔
کیتھرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک
دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے مارلین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے
پیٹ میں گرم سلاخ اتر گئی ہو۔ اس کے منہ سے چیخ نکلی لیکن اس
کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے حلق
میں پتھر بن کر اٹک گیا ہو۔ اس نے سانس نکالنے کی کوشش کی
لیکن بے سود۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی
اور چند لمحوں بعد اس کے تمام احساسات اس تاریکی میں ڈوبتے چلے
گئے۔

سیاہ رنگ کی کار ایک خاکی رنگ کی عمارت کے سامنے بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رکی تو ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ آیا۔ اسی لمحے کار کا دروازہ کھلا اور باربرا باہر آ گئی۔

"چیف آپ کا انتظار زیرو ون میں کر رہے ہیں میڈم"۔ نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ تھینک یو"...... باربرا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ آج ہسپتال سے اپنی رہائش گاہ پر شفٹ ہوئی تھی اور اس نے رہائش گاہ پر پہنچتے ہی چیف سے رابطہ کر کے اس سے ملاقات کا وقت لیا تھا اور اس وقت کے مطابق وہ یہاں پہنچ گئی تھی۔ خاکی رنگ کی یہ عمارت برائٹ لائٹ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ برائٹ لائٹ کے چیف لارڈ پیٹرک کی عادت تھی کہ وہ کبھی کسی ایک آفس میں نہ بیٹھتا تھا بلکہ کسی کو بھی

م نہ ہوتا تھا کہ وہ کس وقت کس آفس میں ہو گا۔ یہی وجہ تھی جب بھی وہ کسی کو ملاقات کا وقت دیتا تو اپنے آفس کی نشاندہی وقع پر ہی کرتا تھا۔ اسی لئے جب باربرا پارکنگ میں پہنچی تو اسے یا گیا کہ چیف اس وقت زیرو ون آفس میں ہے۔ خاکی رنگ کی ارت کا گیٹ بند تھا۔ باربرا نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس وازے میں موجود ایک جھری میں ڈالا تو چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی کھڑاہٹ کے ساتھ ہی پھاٹک کی سائیڈ میں ایک کھڑکی کھل گئی باربرا سر جھکا کر اس چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہوئی تو کھڑکی بند گئی۔ اس کے ساتھ ہی کھڑکھڑاہٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ٹک کے اندر موجود ایک باکس کے خانے میں سے باربرا کا وہ کارڈ ہر آگیا جو اس نے پھاٹک کی بیرونی طرف جھری میں ڈالا تھا۔ باربرا نے کارڈ ہاتھ میں لیا اور پھر آگے بڑھ گئی۔ راستے میں کئی جگہ اسے وک کر چیک کیا گیا اور پھر اسے آگے بڑھنے کی اجازت دی گئی نکہ چیک کرنے والے اسے اچھی طرح جانتے تھے لیکن یہاں کا ول یہی تھا کہ عام کارکن تو ایک طرف خود چیف کی بھی ہر جگہ مدگی سے اور انتہائی سختی سے چیکنگ کی جاتی تھی۔ باربرا لفٹ کے یعے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں پہنچی اور پھر ایک راہداری کے ختام پر بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس دروازے پر رو ون کے الفاظ سرخ پینٹ سے لکھے ہوئے صاف دکھائی دے ہے تھے۔ اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور

باربرا اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے
میں سجایا گیا تھا۔ سامنے مہاگنی کی جہازی سائز کی میز کے پیچھے
اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا
کی آنکھوں پر سنہری رنگ اور نفیس فریم کا چشمہ تھا جبکہ اس
گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ برائٹ لائٹ کا چیف
پیٹرک تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے ساتھ ساتھ بر
اور متانت نمایاں تھی۔ باربرا نے اسے سلام کیا اور میز کی
طرف رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"تم نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیائی فارمولا پراسرار
گم ہو گیا ہے۔ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... ادھیڑ عمر
نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی تفصیل بتانے تو آئی ہوں چیف۔ میں آپ کو شروع
تفصیل بتاتی ہوں تاکہ میری جدوجہد آپ پر واضح ہو جائے"۔
نے کہا تو لارڈ پیٹرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ باربرا نے فارمو
عام ہونے اور کوئین لینڈ پہنچنے سے لے کر عمران اور اس
ساتھیوں کا ریجنٹ کالونی والے اڈے میں آنے اور پھر اپنے بچ
اور سیدھے ایئرپورٹ پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ وہ مسلس
بولتی رہی تھی جبکہ لارڈ پیٹرک خاموش بیٹھا یہ سب کچھ سنتا رہا
اس کے بعد باربرا نے ایئرپورٹ ریستوران میں مارلین سے ملنے
لے کر گارڈن میں جا کر بیٹھنے، اسے فارمولے کا پیکٹ دکھانے اور

واپس اٹھنے سے لے کر جہاز پر سوار ہونے اور پھر فارمولا اچانک گم ہونے اور اپنے بے ہوش ہو جانے سے لے کر ہسپتال میں ہوش آنے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات اور ہونے والی گفتگو کے بارے میں بھی پوری تفصیل بتا دی۔

"مارلین کو چیک کیا ہے تم نے"...... لارڈ پیٹرک نے اسی طرح ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ہوش آنے کے بعد میں نے وہیں ہسپتال سے ہی جونی کو کہہ کر مارلین کی چیکنگ کا کہہ دیا اور پھر جونی اور اس کے آدمیوں نے جدید ترین آلات کی مدد سے نہ صرف مارلین کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی لی بلکہ اس کی جسمانی تلاشی بھی لی گئی۔ اس کے پرس کے علاوہ اس کے جوتوں کو بھی چیک کیا گیا اور مارلین کے کرانس پہنچنے سے لے کر اس وقت تک اس کی تمام سرگرمیوں کو بھی باقاعدہ چیک کیا گیا لیکن نہ ہی فارمولا ملا اور نہ مارلین کی کوئی ایسی حرکت سامنے آئی جس سے اندازہ ہو سکے کہ فارمولا مارلین کے پاس ہے"۔ باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر وہ فارمولا کہاں گیا"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی ایک ایسا اسرار ہے چیف کہ جس کے بارے میں سوچ سوچ کر میں پاگل ہو گئی ہوں لیکن اس کا حل سمجھ میں نہیں آ رہا"۔ باربرا نے جواب دیا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے۔ عمران تو انتہا
خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ وہ تو ایسے اسرار سیکنڈوں میں حا
کرلیتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے وہ ابھی تک یہیں موج
ہیں۔ اگر انہیں فارمولے کا علم ہو گیا ہوتا تو وہ یقیناً واپس جا چ
ہوتے"...... باربرا نے کہا۔

"وہ کہاں رہائش پذیر ہیں"...... چیف نے کہا۔

"ڈیسمر کو میں نے کہا تھا کہ وہ ان کی نگرانی کرے تاکہ اگر و
فارمولا حاصل کر لیں تو ہم ان سے فارمولا واپس حاصل کر سکیں
اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ کراس وڈ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ می
رہائش پذیر ہیں"...... باربرا نے جواب دیا تو چیف نے اثبات می
سر ہلا دیا اور سامنے پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے ٹیلی فونز میں سے
اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس ک
دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"کراس وڈ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ کا فون نمبر ٹریس کر کے
کال کرو اور وہاں موجود علی عمران سے کہو کہ لارڈ پیٹرک اس سے
بات کرنا چاہتا ہے"...... لارڈ پیٹرک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا وہ آپ کے بارے میں جانتا ہے چیف"...... باربرا نے

حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ لیکن شاید اسے یہ معلوم نہ ہو
کہ اب میں برائٹ لائٹ کا چیف ہوں اور تم نے جس انداز میں
عمران جیسے شخص کا ذہانت سے مقابلہ کیا ہے اس نے مجھے بے حد
متاثر کیا ہے۔ فارمولا ملے یا نہ ملے بہرحال تم نے واقعی بہت بڑا
کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے اب تمہاری کارکردگی سے برائٹ
لائٹ کے ہیڈ کوارٹر کو فائدہ پہنچنا چاہئے۔ میں تمہارے مین ایجنٹ
بنائے جانے کے احکامات جاری کر دیتا ہوں"...... چیف نے کہا تو
باربرا کے چہرے پر یکلخت جیسے مسرت کا جوالا مکھی پھوٹ پڑا۔

"آپ۔ آپ کا شکریہ چیف۔ آپ واقعی قدردان ہیں"...... باربرا
نے مسرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی یہ
تصور ہی نہ تھا کہ چیف اسے یکلخت تھرڈ گریڈ ایجنٹ سے مین ایجنٹ
بنا دے گا حالانکہ وہ اس بات سے خوفزدہ تھی کہ اس طرح فارمولا
غائب ہو جانے سے کہیں اسے سزا نہ دی جائے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ
چیف ایسے معاملات میں انتہائی سخت اور بے لچک آدمی ہے۔

"یہ ترقی تمہیں عمران کی وجہ سے مل رہی ہے اس لئے ایک بات
یاد رکھنا کہ آئندہ تم نے عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف
کوئی مشن مکمل نہیں کرنا۔ اب بھی تمہاری بچت اس لئے ہو گئی
ہے کہ عمران کا تم سے فوری طور پر ٹکراؤ نہیں ہو سکا اور جس طرح
تم اس کی گرفت سے بچ نکلی ہو یہ تمہاری خوش قسمتی تھی اور میں

نہیں چاہتا کہ برائٹ لائٹ کی اس قدر ذہین مین ایجنٹ عمران کے
ہاتھوں ماری جائے"...... لارڈ پیٹرک نے کہا تو باربرا کے چہرے
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزید بات
کرتے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ پیٹرک نے رسیو
اٹھا لیا۔

"چیف۔ علی عمران صاحب لائن پر ہیں۔ بات کیجئے"۔ دوسری
طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی تو لارڈ پیٹرک نے ہاتھ بڑھا کر
لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ لارڈ پیٹرک بول رہا ہوں"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"اینٹی لارڈ علی عمران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
ایک شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو لارڈ پیٹرک کے ساتھ
ساتھ باربرا بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"اینٹی لارڈ۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی نیا لقب ہے"...... لارڈ
پیٹرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس لفظ نے چونکنے
پر مجبور کر دیا تھا۔

"اپنے آپ کو مفلس، قلاش کہنا آج کل سٹیٹس کے خلاف سمجھا
جاتا ہے اس لئے لارڈ کے مقابل مفلس، قلاش کہنے کی بجائے اینٹی
لارڈ کہا جاتا ہے۔ مطلب وہی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ
پیٹرک بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی الفاظ کے جادوگر ہو۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے

کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ میں برائٹ لائٹ کا چیف ہوں اور
نے تمہاری وجہ سے باربرا کو ترقی دے کر مین ایجنٹ بنا دیا
لارڈ پیٹرک نے کہا۔

مجھے معلوم تھا کہ تم آج کل برائٹ لائٹ کے چیف بنے ہوئے
اسی لئے تو باربرا زندہ سلامت تم تک پہنچ گئی ہے۔ ویسے باربرا
ذہانت نے واقعی مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ ایسی خداداد ذہانت کم
میں آتی ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ اسے مین ایجنٹ بنا دیا لیکن
کی وجہ سے، اس بات کی سمجھ نہیں آئی"۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اس نے ذہانت میں بہرحال تمہیں شکست دی ہے
جو تم جیسے جینئس کو شکست دے سکے اسے بہرحال ترقی ملنی
ہئے"۔ لارڈ پیٹرک نے کہا تو دوسری طرف سے عمران بے اختیار
ہنس پڑا۔

"اچھا۔ چلو یہ بتاؤ کہ اگر ایک احمق اور ایک عقل مند میں عقل
مقابلہ ہو تو فتح کس کے حصے میں آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے عقل مند کے حصے میں"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"تو پھر اس میں میری وجہ کا تو کوئی جواز نہیں بنتا۔ باربرا مسلمہ
طور پر عقل مند ہے اور میں مسلمہ طور پر احمق"...... عمران نے
جواب دیا تو لارڈ پیٹرک اپنی فطرت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر
ہنس پڑا۔

" تمہاری یہی اعلیٰ ظرفی تو دوسروں کو حیران کر دیتی ہے ۔
اپنے آپ کو نہ صرف برملا احمق کہتے ہو بلکہ بظاہر عملی طور پر
مظاہرہ بھی کرتے رہتے ہو۔ جیسے اب تم نے فارمولا غائب کر
کیا ہے کہ باربرا مسلسل سوچتی ہی رہے کہ آخر فارمولا کہاں گ
ظاہر ہے وہ سوچتی ہی رہ جائے گی اور تم اطمینان سے فارمولا
پاکیشیا پہنچ جاؤ گے ۔ ویسے باربرا سے پیچھا چھڑانے کا یہ اچھا حربہ ہے
اس کے باوجود اگر تم اپنے آپ کو احمق کہو تو پھر لغت میں احمق
عقل مند کے معنی ایک دوسرے سے تبدیل کرنے پڑیں گے "۔
پیٹرک نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے عمران بے اختیار
پڑا۔ باربرا خاموش بیٹھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی
تکلفانہ گفتگو لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے سن رہی تھی۔

" ویسے کاش ایسا ہو سکتا۔ لیکن تم یہ بتاؤ لارڈ پیٹرک کہ
تمہیں معلوم ہے کہ کرانس اور پاکیشیا میں انتہائی گہرے دو
تعلقات ہیں تو تم نے کیوں درمیان میں آنے کی کوشش کی ۔
کیا تمہارا خیال تھا کہ اگر باربرا فارمولا لے کر کرانس پہنچ جائے گ
ہم صرف تمہاری وجہ سے کرانس آنے کی بجائے خاموشی سے وا
چلے جائیں گے "...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

" یہ بات نہیں ہے۔ مجھے اس سارے سلسلے کا علم ہی نہ ت
مقامی سطح پر یہ سارا کام ہوتا رہا ہے۔ مجھے اس وقت علم ہوا جب
رپورٹ ملی کہ باربرا فلائٹ کے دوران بے ہوش ہو گئی ہے اور

جہاں سنٹی ہسپتال میں بھی کافی طویل وقت تک بے ہوش رہی
ہے۔ اس سے میں سمجھا کہ باربرا اعصابی طور پر ختم ہو چکی ہے اس
لئے اب اسے برائٹ لائٹ سے ہمیشہ کے لئے فارغ کر دیا جائے۔
چنانچہ میں نے مقامی باس سے بات کی تو اس نے مجھے فارمولے کے
بارے میں تفصیل بتائی اور تمہارے بارے میں بھی مجھے علم ہوا۔
میں نے باربرا کو ہیڈ کوارٹر کال کر لیا اور مقامی باس کو لاسٹ
وارننگ دے دی کہ وہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی کام نہیں کرے
گا۔ باربرا نے مجھے تفصیل بتائی تو میں سمجھ گیا کہ تم نے باربرا سے
ہمیشہ کے لئے جان چھڑانے کے لئے کوئی نہ کوئی گیم کھیلی ہے اس
لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے اور اب میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں
کہ کرانس کو اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کرانس ایک
فارمولے کے لئے پاکیشیا کے ساتھ اپنی دوستی داؤ پر نہیں لگانا چاہتا
اس لئے تم وہ فارمولا لے کر واپس جا سکتے ہو۔ ہم نہ کوئی رکاوٹ
ڈالیں گے اور نہ ہی تمہارے پیچھے آئیں گے "...... لارڈ پیٹرک نے
کہا۔

" ٹھیک ہے۔ وہ فارمولا مجھے بھجوا دو۔ میں واپس چلا جاؤں
گا "...... عمران نے کہا تو لارڈ پیٹرک بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا فارمولا تم نے نہیں
اڑایا "...... لارڈ پیٹرک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کاش میں فارمولا تو کیا ساتھ ہی فارمولے والی کو بھی اڑا سکتا۔

لیکن حقیقت یہی ہے کہ فارمولا غائب ہے اور مجھے شاید زندگی
پہلی بار یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اب میں کیا کروں"...... عمران
کہا۔

"اوہ۔ پھر یقیناً یہ فارمولا اس مارلین کے پاس نہ ہو گا"...... لا
پیٹرک نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال تھا اس لئے میں نے نہ صرف مم
باربرا صاحبہ بلکہ اس مارلین کے لاشعور کو بھی ایک خصوصی
سے چیک کیا ہے لیکن نہ فارمولا باربرا کے پاس ہے اور نہ ہی مار
کے پاس اس لئے تو میں بے بس ہوا بیٹھا ہوں ورنہ تو مارلین
اب تک فارمولا میں حاصل کر بھی چکا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر آخر فارمولا کہاں گیا۔ کیا ہوا میں اڑ گیا"......
پیٹرک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہی تو وہ عقدہ ہے جو کسی صورت حل ہوتے میں نہیں آ ر
عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بہرحال اب برائٹ لائٹ کو اس فارمولے سے ک
دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ اگر تم چاہو تو برائٹ لائٹ اس فارمولے
تلاش میں تمہاری مدد کر سکتی ہے"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"میں تو اپنی مدد آپ کا قائل ہوں۔ بہرحال تمہاری اس آفر کا
حد شکریہ۔ البتہ ایک درخواست ہے کہ اگر تمہیں فارمولے
بارے میں کوئی کلیو یا اطلاع مل جائے تو مجھے بتا دینا"...... عمر
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ گڈ بائی"...... لارڈ پیٹرک نے کہا
اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ میں نے اس فارمولے پر بے پناہ محنت کی تھی۔ کاش یہ
گم نہ ہوتا"...... باربرا نے کہا۔

"شکر کرو کہ یہ گم ہو گیا ہے ورنہ اب تک تم اس دنیا سے گم ہو
چکی ہوتی۔ تم اس عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اور یہ تمہاری
خوش قسمتی ہے کہ تم عمران کے مقابل آنے کے باوجود اب تک
زندہ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ ایک فارمولے کے لئے میں پوری
برائٹ لائٹ کا خاتمہ کرا بیٹھوں اس لئے اب تم اس فارمولے کو
بھول جاؤ۔ میں تمہارے مین ایجنٹ بننے کے احکامات جاری کر دیتا
ہوں۔ اب تم نے یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر اور سیکشن علیحدہ بنانا ہے"۔
چیف نے کہا۔

"تھینک یو باس"...... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ
کھڑی ہوئی۔ اس نے چیف کو سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف
مڑ گئی۔

کیتھرائن اپنے اصل روپ میں اپنے کلب کے آفس میں
ہوئی تھی۔ وہ ابھی اس فلیٹ سے واپس پہنچی تھی جہاں اس
مارلین کو گولیاں مار کر ختم کیا تھا۔ اس فلیٹ کو وہ کبھی کبھا
میک اپ کر کے اپنے خصوصی مقاصد کے لئے استعمال کرتی تھ
یہی وجہ تھی کہ اس کے بارے میں کسی کو حتیٰ کہ اس کے شوہر
کو بھی اس کا علم نہ تھا۔ کیتھرائن کوئی باکردار عورت نہیں تھا
پال سے اس نے شادی ضرور کی تھی لیکن اس کے باوجود وہ دوسر
مردوں کے ساتھ دوستی کرنے کی بھی قائل تھی اور اس فلیٹ کو
اسی مقصد کے لئے استعمال کرتی رہتی تھی۔ مارلین سے وہ بہت ا
طرح واقف تھی کیونکہ مارلین پال کی بھتیجی تھی اور پال ہی نے ا
پالا تھا۔ گریٹ لینڈ میں جس فرم میں وہ ایگزیکٹو مینجر تھی وہ فرم
پال کی ہی تھی۔ گو بظاہر اس کے مالکان اور تھے لیکن کیتھرائن

پال دونوں کرانس میں ویسٹرن کارمن کے خفیہ ایجنٹ بھی تھے۔ یہی
وجہ تھی کہ جیسے ہی مارلین نے اسے فارمولے کے بارے میں
تفصیل بتائی کیتھرائن سمجھ گئی کہ یہ فارمولا بے حد اہم ہے اور اسے
اگر خصوصی انداز میں فروخت کیا جائے تو کسی بھی سپر پاور سے اسے
لاکھوں ڈالرز مل سکتے ہیں اور پھر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص
طور پر اس عمران کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتی تھی۔ پال اور
عمران کے درمیان خاصے پرانے تعلقات تھے اور پال تو عمران کی
اس قدر تعریفیں کرتا رہتا تھا کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے عمران کوئی
مافوق الفطرت آدمی ہو۔ عمران سے اس کی دو تین بار ملاقاتیں بھی ہو
چکی تھیں اس لئے وہ اس اتفاق پر حیرت زدہ رہ گئی تھی کہ مارلین
جیسی عام سی لڑکی نے کیسے فارمولا اس عمران سے بچا لیا۔ بہرحال
اس نے اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے فوری طور پر مارلین
کو موت کے گھاٹ اس لئے اتار دیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ مارلین
نے اس فلیٹ پر پہنچنے کے بارے میں کسی کو اطلاع نہیں دی اس
لئے اگر مارلین کو ہلاک کر کے غائب کر دیا جائے تو کسی کو معلوم
ہی نہ ہو سکے گا کہ مارلین کہاں گئی۔ چنانچہ اس نے فلیٹ پر مارلین کو
نہ صرف ہلاک کر دیا بلکہ اس کی لاش غائب کرنے کے لئے اس نے
مارلین کو ہلاک کرنے کے بعد اس کا لباس اتار کر اسے باتھ روم میں
لے جا کر باقاعدہ آگ لگا کر اسے راکھ میں تبدیل کیا اور پھر اس راکھ
کو اس نے واش بیسن میں بہا دیا۔ اس کے بعد وہ مارلین کی لاش کو

اٹھا کر باتھ روم میں لے گئی اور اس نے ایک خنجر کی مدد سے مارلین کے جسم کو نہ صرف ٹکڑوں میں تبدیل کیا بلکہ اس کی ہڈیاں کاٹ ڈالیں اور پھر ان سب ٹکڑوں کو اس نے کموڈ کرسی کو باقاعدہ اپنی جگہ سے ہٹا کر نیچے گٹر میں پھینکا اور پھر کموڈ کرسی کو دوبارہ فٹ کر دیا۔ اب صرف وہ جوتے رہ گئے تھے جو مارلین پہن کر آئی تھی اسے چونکہ یہ جوتے پسند آئے تھے اس لئے اس نے انہیں ضائع کرنے کی بجائے وہیں اپنی الماری میں دوسرے جوتوں کے ساتھ رکھ دیا اور پھر وہ فلیٹ سے نکل کر اسی میک اپ میں سیدھی اس لاکر کارپوریشن میں پہنچ گئی۔ اس کا اپنا سپیشل لاکر بھی اس کارپوریشن میں موجود تھا۔ چونکہ چابی اس کے پاس تھی اور اسے یہاں کے پورے سسٹم کا علم بھی تھا اور لاکر نمبر بھی وہ مارلین سے معلوم کر چکی تھی اس لئے اس نے کمپیوٹر مشین پر خصوصی معلومات فیڈ کر کے اس چابی کی مدد سے مارلین کا لاکر کھولا تو اندر ایک چھوٹا سا پیکٹ موجود تھا۔ اس نے وہ پیکٹ اٹھایا اور لاکر کو دوبارہ بند کر دیا اور پھر اپنا سپیشل لاکر کھول کر اس نے وہ پیکٹ اپنے لاکر میں رکھا اور پھر اپنا لاکر بند کر کے وہ کارپوریشن سے باہر آ گئی اور پھر اس نے راستے میں ایک گٹر کے اوپر لگی ہوئی جالی میں مارلین کے لاکر کی چابی ڈال کر اسے بھی گٹر میں پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ سیدھی اپنے کلب میں آ گئی۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھی کہ اب اس فارمولے تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا اور جب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے

اگر یہ مار کر واپس چلے جائیں گے تو پھر وہ اطمینان سے اس کا سودا تسلی سے کرے گی۔ اسے کوئی جلدی نہ تھی اور نہ ہی کسی قسم کی گھبراہٹ تھی کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں جان سکتا تھا کہ مارلین اس سے ملی تھی اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کیتھرائن نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"باربرا بول رہی ہوں کیتھرائن"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو کیتھرائن بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ باربرا کا فون آئے گا۔ اس سے پہلے کبھی باربرا نے اسے فون نہ کیا تھا البتہ پال کی وجہ سے باربرا سے اس کی کئی بار ملاقات ہو چکی تھی۔

"باربرا تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... کیتھرائن نے اپنے آپ کو بڑی مشکل سے سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مارلین کو تو تم جانتی ہو۔ پال کی بھتیجی ہے۔ کیا وہ تم سے ملی تھی"...... باربرا نے کہا۔

"مارلین مجھ سے ملی تھی۔ کیا مطلب"...... کیتھرائن نے بڑی مشکل سے ایک بار پھر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کیتھرائن۔ تم مجھے جانتی ہو اس لئے میرے لئے ایسی اطلاعات حاصل کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ مارلین نے تمہیں فون کیا تھا

اور تم سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی"...... باربرانے کہا۔
"ہاں۔ اس نے مجھے فون کیا تھا۔ میں نے اسے کلب آنے
لئے کہا لیکن وہ تو انتہائی پراسرار بن رہی تھی۔ اس نے مجھے کسی
جگہ ملنے کے لئے کہا جسے کوئی اور نہ جانتا ہو تو میں نے اسے لارڈ
میں اپنے رہائشی فلیٹ پر بلوا لیا۔ پھر میں خود بھی وہاں پہنچ گئی
وہاں دو اڑھائی گھنٹے تک مسلسل انتظار کرنے کے باوجود مارلین
آئی تو میں تنگ آ کر واپس آ گئی۔ یہاں آکر میں نے مارلین کو فون
لیکن وہاں کوئی رسیور ہی نہیں اٹھا رہا تھا اس لئے میں خاموش ہو
بیٹھ گئی لیکن تمہارے فون نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ کیا مارلین
کسی خطرے سے دوچار ہو چکی ہے"...... کیتھرائن نے کہا۔
"تو مارلین کی ملاقات تم سے نہیں ہوئی"...... باربرانے کہا۔
"نہیں۔ میں تو اس کا انتظار ہی کرتی رہی لیکن وہ نہیں آئی۔ آ
ہوا کیا ہے۔ کچھ معلوم ہے تو بتاؤ"...... کیتھرائن نے کہا۔
"مارلین نے تمہیں فون کر کے کہا تھا کہ کروڑوں ڈالرز کا بزنس
ہے۔ کہا تھا ناں"...... باربرانے کہا۔
"ہاں۔ اس نے تو یہی کہا تھا لیکن وہ آج تک تو کسی ایسے
دھندے میں نہیں پڑی تھی اور میں اس سے مل کر اسے یہی سمجھا
چاہتی تھی کہ وہ اس طرح کے کاموں میں نہ پڑے لیکن وہ آئی ہی
نہیں"...... کیتھرائن نے جواب دیا۔
"اچھا۔ اب میرا فون نمبر نوٹ کر لو۔ اگر مارلین دوبارہ تم سے

رابطہ کرے تو تم مجھے فون کر دینا۔ پھر میں خود اس سے بات کر لوں
گی۔ ایک اہم مسئلہ ہے"...... باربرانے کہا۔
"کیا اہم مسئلہ ہے۔ مارلین کو کوئی خطرہ تو نہیں ہے"۔
کیتھرائن نے لہجے میں بے پناہ پریشانی پیدا کرتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کے پاس چند
معلومات ہیں جو میں نے اس سے حاصل کرنی ہیں"...... باربرانے
کہا۔
"اوہ۔ لیکن کیا وہ معلومات ایسی ہیں کہ انہیں وہ کروڑوں ڈالرز
کا بزنس کہہ رہی تھی"...... کیتھرائن نے کہا۔
"وہ نوجوان اور خود سر ہے اور خواب دیکھنے کی بھی عادی ہے اس
لئے چند ہزار کو اس نے کروڑوں میں تبدیل کر لیا"...... باربرانے
جواب دیا تو کیتھرائن بے اختیار ہنس پڑی۔
"ہاں۔ وہ ہے تو ایسی ہی لڑکی۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اگر اس کا
فون آیا تو اس سے میری ملاقات ہوئی تو میں تمہیں بتا دوں گی۔ اور
ہاں۔ اگر تمہاری اس سے ملاقات ہو تو اسے پلیز سمجھا دینا کہ وہ ایسے
کسی چکر میں نہ پڑے"...... کیتھرائن نے کہا۔
"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیتھرائن نے رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس کے
چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ باربرا کے بارے
میں وہ بہت اچھی طرح جانتی تھی اور اسے باربرا کی باتوں سے ہی

معلوم ہو گیا تھا کہ باربرا کے آدمیوں نے مارلین کا فون چیک کر
ہے اس لئے اسے ان ساری باتوں کا علم تھا لیکن شاید یہ چیکنگ
باتوں تک ہی محدود رہی ہو جو مارلین نے کی تھیں۔ کیتھرائن ۔
اسے جو جواب دیئے وہ مارلین کے آدمی نہیں سن سکے تھے ورنہ انہ
فوراً معلوم ہو جاتا کہ کیتھرائن نے اسے مڈوے پلازہ میں بلوایا
اور باربرا کی اس چیکنگ سے کیتھرائن سمجھ گئی تھی کہ باربرا کو شک
پڑ چکا ہے کہ فارمولا مارلین کے پاس ہے حالانکہ مارلین نے اسے
تفصیل بتائی تھی اس کے مطابق باربرا نے اس سے بہت پوچھ گچھ
تھی لیکن مارلین نے اعتراف نہیں کیا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں
کروڑوں ڈالرز گھوم رہے تھے۔ بہرحال اب کیتھرائن مطمئن تھی
باربرا لاکھ کوشش کر لے وہ نہ مارلین کو تلاش کر سکتی ہے اور نہ
فارمولے تک پہنچ سکتی ہے۔

" عمران صاحب۔ لارڈ پیٹرک کی باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا
ہے کہ وہ ہمیں چکر دے رہا ہے۔ فارمولا واقعی اسے مل گیا
ہے"...... صفدر نے کہا۔ وہ سب ایک کوٹھی میں موجود تھے۔ یہ
ٹھی عمران نے فارک کی مدد سے حاصل کی تھی اور فارک کو اس
نے کہہ دیا تھا کہ وہ باربرا اور مارلین دونوں کی نگرانی کرائے لیکن پھر
رک کی کال کی بجائے لارڈ پیٹرک کی کال آ گئی اور عمران نے چونکہ
وڈر کا بٹن پریس کیا ہوا تھا اس لئے لارڈ پیٹرک سے ہونے والی تمام
فتگو اس کے ساتھی بھی ساتھ ساتھ سنتے رہے تھے۔
" نہیں۔ میں ذاتی طور پر لارڈ پیٹرک کو جانتا ہوں۔ وہ سچا اور کھرا
ی ہے اس لئے اگر اسے فارمولا مل جاتا تو وہ کبھی اس بات کو نہ
ہپاتا"...... عمران نے بڑے پراعتماد لہجے میں کہا۔
" تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ یہاں بیٹھ کر آخر ہم نے کیا کرنا

ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فارمولا تلاش کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے جوا
دیا۔

"لیکن کیسے۔ کہاں سے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ فارمولا جس کے پا
بھی ہو گا وہ اسے زیادہ دیر تک نہ چھپا سکے گا اس لئے کہیں نہ کہ
سے بہر حال کلیو مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں یقین ہے کہ فارمولا باربرا یا مار
ان دونوں میں سے کسی کے پاس ہو گا"...... جولیا نے حیرت بھر
لہجے میں کہا۔

"ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن اس بار انتہائی حیرت انگیز معاملا
سامنے آ رہے ہیں۔ میں نے ان دونوں کے لاشعور چیک کئے ہیں
فارمولا ان کے پاس نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب یہاں بیٹھنے سے کیسے مل جائے گا"...... جولیا ن
جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ فارمولا اس لڑکی مارلین ک
پاس ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اور باقی ساتھی چونک پڑے

"لیکن تم خود کہہ رہے ہو کہ تم نے اس کا لاشعور چیک کیا ہے
پھر مارلین عام سی لڑکی ہے۔ اس نے اس فارمولے کا کیا کرنا ہے"
جولیا نے کہا۔

"یہی تو اصل الجھن ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس میں الجھن کی کیا بات ہے۔ مارلین کو پکڑ کر اس سے اگلوا
لیتے ہیں۔ دو تھپڑ کھا کر وہ بتا دے گی کہ فارمولا کہاں ہے۔ خواہ مخواہ
بیٹھے وقت ضائع کر رہے ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب اس کے لاشعور میں بھی فارمولا کی موجودگی کا پتہ نہیں
چل رہا تو پھر وہ تھپڑ کھا کر کیا بتائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کبھی کہتے ہو کہ فارمولا اس کے پاس ہے
اور کبھی کہتے ہو کہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ فارمولا اس کے پاس اس وقت موجود نہیں
ہے۔ اس نے اسے کہیں رکھ دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس جہاز میں ہی
کسی کو دے دیا ہو کیونکہ لاشعور سے یہی جواب ملا ہے کہ فارمولا
اس کے پاس نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس
وقت اس کے پاس نہیں ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے اس کا علم
ہی نہ ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو تنویر والا نسخہ آزمانا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"نسخہ تو دونوں پر آزمانا چاہئے مس جولیا کیونکہ میرا خیال ہے کہ
فارمولا باربرا کے پاس ہے۔ مارلین تو واقعی سیدھی سادی اور عام سی
لڑکی ہے لیکن باربرا بے حد تربیت یافتہ اور انتہائی شاطر ذہن کی
مالک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن پھر وہ بے ہوش کیوں ہو گئی"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ڈرامے کا کوئی حصہ ہو۔ اس نے منہ
کوئی ایسا کیپسول رکھا ہوا ہو کہ کیپسول ٹوٹتے ہی وہ بے ہوش
گئی ہو۔ اس طرح اس کی ذات شک وشبہ سے بالاتر ہو گئی"......
نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہ
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر
شروع کر دیئے۔

"یس۔ فارک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دو
طرف سے فارک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں فارک۔ کوئی رپورٹ"...... عم
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ مارلین اچانک اپنی رہائش گاہ سے غائب ہو
ہے۔ اس کے فون کی چیکنگ کی گئی تو صرف اتنا معلوم ہوا کہ ا
نے رین بو کلب کی کیتھرائن سے فون پر رابطہ کیا ہے اور اس
کہیں ملنے کے لئے کہا اور خاص طور پر ایک فقرہ انتہائی اہم تھا کہ ا
نے اسے کہا کہ کروڑوں ڈالرز کے بزنس کی بات ہے۔ اس کے
ہم اس کے باہر آنے کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ نہ آئی تو ہم
چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ وہ اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ وہ شا
عقبی دروازے سے نکل گئی تھی جبکہ ہم فرنٹ کی طرف سے نگرا
کرتے رہ گئے۔ میں نے فوری طور پر کیتھرائن کے بارے میں

معلومات حاصل کیں تو کیتھرائن بھی کلب سے اٹھ کر کہیں چلی گئی
تھی۔ اس کی واپسی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوئی ہے۔ پھر ہم نے اس کا
فون چیک کیا تو ایک اور حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ باربرا کے
آدمی بھی مارلین کی چیکنگ کر رہے تھے اس لئے مارلین کی فون کالز کا
علم باربرا کو پوری طرح تھا۔ اس نے کیتھرائن سے جو بات چیت کی
اس کے مطابق کیتھرائن نے اسے اپنی رہائش گاہ کا وقت دیا تھا۔ پھر
کیتھرائن وہاں پہنچ گئی لیکن مارلین وہاں پہنچی ہی نہ تھی اس لئے وہ دو
ڈھائی گھنٹے بعد کیتھرائن واپس آ گئی۔ اب میرے آدمی مارلین کو
تلاش کر رہے ہیں اور ابھی تک اس سلسلے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی
تھی اس لئے میں نے بھی آپ کو کوئی رپورٹ نہیں دی"...... فارک
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیتھرائن پال کی بیوی ہے ناں یا کوئی اور ہے"...... عمران
نے کہا۔

"وہی ہے۔ مارلین پال کی بھتیجی ہے اور اس نے ہی مارلین کو
پالا ہے اور گریٹ لینڈ میں جس کمپنی میں مارلین ایگزیکٹو مینجر ہے وہ
کمپنی بھی دراصل پال کی ہی ملکیت ہے"...... فارک نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"پال تو ویسٹرن کارمن کی یہاں نمائندگی کرتا ہے۔ کیا اس
کیتھرائن کی بھی کوئی علیحدہ حیثیت ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی پال کے ساتھ ویسٹرن کارمن کے لئے کام کرتی ہے لیکن

پال نے اس کا نام صرف آگے رکھا ہوا ہے تاکہ ڈبل معاوضہ
کر سکے ورنہ کیتھرائن صرف کلب تک ہی محدود رہتی ہے۔ فیا
کام نہیں کرتی"...... فارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پال کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"وہ ملک سے باہر ہے"...... فارک نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب مارلین کو تلاش کرو۔ یہ ضروری ہو گیا
عمران نے کہا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے سا
عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"پہلی بار اندھیرے میں روشنی کی کرن نظر آئی ہے"......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔
"مارلین نے کہا کہ کروڑوں ڈالرز کا بزنس ہے۔ اس کا مط
ہے کہ اس نے ہی فارمولا کہیں چھپا رکھا ہے"...... عمران نے
لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز
دی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
"کون ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"میں دیکھتا ہوں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی
باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو کمرے میں موجود سا
ساتھی عمران سمیت چونک پڑے کیونکہ صفدر کے ساتھ آنے و

باربرا تھی۔
"آپ لوگ میری آمد کی وجہ سے حیران ہو رہے ہیں۔ میں
معذرت خواہ ہوں۔ میں نے سوچا تھا کہ سرپرائز وزٹ کروں لیکن
مجھے یہ خیال نہ تھا کہ آپ اس طرح ڈسٹرب بھی ہو سکتے ہیں"۔ باربرا
نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔
"ارے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ بیٹھو۔ اب تم ہماری مہمان
ہو"...... عمران نے کہا تو باربرا مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔
"آپ نے جب چیف سے بات کی تھی تو میں اس وقت چیف کے
آفس میں ہی تھی اس لئے ساری بات چیت میرے سامنے ہوئی ہے۔
چیف نے فارمولے سے ہاتھ ہٹا لیا ہے اس لئے مجھے اب اس
فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ لیکن ظاہر ہے آپ نے تو فارمولا
حاصل کرنا ہے۔ مجھے اس سلسلے میں ایک کلیو ملا ہے۔ میں نے سوچا
کہ آپ کو بتا دوں"...... باربرا نے کہا۔
"اگر اس کلیو کا تعلق مارلین اور کیتھرائن سے ہے تو وہ واقعی
انتہائی اہم کلیو ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو باربرا بے
اختیار چونک پڑی۔
"کیا مطلب۔ کیا آپ کو معلوم ہے اس بارے میں"...... باربرا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے کیتھرائن سے کیا گفتگو کی
ہے لیکن کیتھرائن اور مارلین کی تو ملاقات ہی نہیں ہو سکی۔ اس

صورت میں اب جب تک مارلین نہیں مل جاتی اس وقت تک کلیو کو آگے نہیں بڑھایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر میرا آنا تو بے کار ثابت ہوا۔ بہرحال مارلین غائب لیکن وہ کہاں جا سکتی ہے۔ البتہ یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ مار نے آخر فارمولا کیسے حاصل کیا اور اسے کہاں چھپایا اور وہ کس ط اس قدر زبردست اداکاری کرتی رہی حالانکہ اس کا کبھی ایسے معاملا سے تعلق نہیں رہا"...... باربرا نے کہا۔

"خواتین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ خواتین کو کوئی نہیں سکتا اور یہ بات شاید ایسے ہی موقعوں کے لئے کہی جاتی ہے"۔ عمر نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بہرحال اب یہ بات جبکہ مارلین کے اس فقرے سے کنفرم گئی ہے جو اس نے کیتھرائن سے کی تھی کہ وہ کروڑوں ڈالرز بزنس کے سلسلے میں اس سے بات کرنا چاہتی ہے کہ فارمولا اس پاس ہے اس لئے میرا تجسس ختم ہو گیا ہے اور چونکہ چیف نے ا مشن سے ہمیں علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے اس لئے اب واقعی م لاتعلق ہو چکی ہوں۔ البتہ آپ سے میری درخواست ہے کہ مارلی سیدھی سادی لڑکی ہے۔ اس نے نجانے کس جھونک میں یہ کاررو کر ڈالی ہے۔ آپ اسے اس کی کوئی سزا نہ دیں"...... باربرا نے کہا۔

"تم سزا کی بات کر رہی ہو۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس کی شا میں ایک زبردست قصیدہ لکھوں۔ اس نے اپنی معصومیت سے مجھ

چکر دیا ہے کہ آخر تک میں یہی سمجھتا رہا کہ میری نظریں دھوکہ کھا سکتیں لیکن اس بار میری نظریں مسلسل دھوکہ کھاتی رہی ہیں"...... عمران نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوکے۔ مجھے اجازت"...... باربرا نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر صفدر اسے چھوڑنے اس کے ساتھ ہی باہر چلا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود بھی مارلین کو تلاش کرنا چاہئے۔ ہم فارک پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اگر تم ایسا کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ تم فارک سے زیادہ جلدی اسے ٹریس کر لو گی"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"آؤ صالحہ۔ تم بھی ساتھ چلو"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر تو صفدر بھی تمہارے ساتھ جانے کی ضد کرے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں کیوں جاؤں گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے۔ پسند بھی اس سٹیج پر آ چکی ہے تمہاری کہ حد

سے گزر چکی ہے"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس
کیونکہ وہ سب ہی سمجھ گئے تھے کہ عمران صالحہ کی وجہ سے صا
بات کر رہا ہے اور پھر جولیا، تنویر اور صالحہ تینوں کمرے سے با
گئے۔

"اب ہم تین درویش باقی رہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ت
کر اس کیتھرائن سے مل لیں"....... عمران نے کہا۔

"کیتھرائن کیا بتائے گی جبکہ مارلین اس سے ملی ہی نہیں
صفدر نے چونک کر کہا۔

"مارلین پال کی بھتیجی ہے اور کیتھرائن پال کی بیوی۔ میرا
سے کئی بار ملاقات ہو چکی ہے۔ وہ انتہائی تیز طرار اور گہری
ہے اور حد درجہ لالچی بھی۔ مجھے یقین ہے کہ اسے مارلین کے
اڈوں کے بارے میں علم ہو گا اس لئے اگر اسے لالچ دیا جائے
یقیناً ایسی جگہوں کی نشاندہی کر سکتی ہے جہاں سے مارلین کو
کیا جا سکے"....... عمران نے کہا تو اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل
اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

فارک اپنے آفس میں بیٹھا تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فارک بول رہا ہوں"....... فارک نے کہا۔

"جیراللہ بول رہا ہوں۔ مارلین کو کنگ روڈ پر مذوے پلازہ میں
جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو فارک
بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ پھر وہاں سے معلوم کیا کہ وہ کہاں گئی ہے"....... فارک
نے کہا۔

"جی ہاں۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ ایک سو ایک نمبر
فلیٹ کے اندر بھی دیکھی گئی ہے لیکن یہ فلیٹ بند ہے اور کسی مادام
ریان کے نام پر بک ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ مادام ریان گریٹ لینڈ
اتی ہے اور کبھی کبھار یہاں آتی ہے تو فلیٹ میں رہتی ہے ورنہ عام

طور پر فلیٹ بند رہتا ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

"تو مارلین وہاں کیا لینے گئی ہو گی۔ فلیٹ کی تلاشی لینی تم
فارک نے کہا۔

"میں نے پوچھ گچھ سے پہلے تلاشی لی ہے باس۔ فلیٹ
ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"تو پھر مارلین کہاں گئی۔ ہو سکتا ہے کہ کسی اور فلیٹ میں
تم نے چیکنگ کی ہے"...... فارک نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کہیں اس کا پتہ نہیں چل سکا اور نہ اسے وا
جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"پھر کیا ہوا۔ کیا وہ جن بھوت تھی کہ خالی فلیٹ میں گئی او
غائب ہو گئی"...... فارک نے کہا۔

"باس۔ ایک اطلاع ملی ہے۔ گو اس کی تصدیق تو نہیں ہو
لیکن بہر حال اطلاع یہی ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... فارک نے چونک کر پوچھا۔

"رین بو کلب کی کیتھرائن کو بھی مڈدے پلازہ میں دیکھا گیا۔
لیکن وہ گریٹ لینڈ کے میک اپ میں تھی"...... جیرالڈ نے کہا
فارک بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے۔ تصدیق کیسے نہیں ہو
سکی"...... فارک نے چونک کر کہا۔

"باس۔ پارکنگ بوائے کا خیال ہے کہ وہ کیتھرائن تھی م

الڈ نے کہا۔

"کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... فارک نے
س بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ پارکنگ بوائے نے مجھے بتایا ہے کہ ایک کار پارکنگ
میں آکر رکی۔ اس میں سے ایک عورت باہر آئی جو اس کے لئے اجنبی
تھی اور وہ مڈدے پلازہ میں چلی گئی۔ اس کی واپسی کافی دیر بعد ہوئی
اور پھر وہ کار لے کر واپس چلی گئی۔ پارکنگ بوائے کا کہنا ہے کہ وہ
عورت گو اس کے لئے اجنبی تھی لیکن اسے شک پڑتا ہے کہ وہ
کیتھرائن تھی لیکن صرف شک تک ہی محدود ہے"...... جیرالڈ نے
کہا۔

"اسے کیسے شک پڑا ہے۔ کس بات پر شک ہوا ہے"۔ فارک
نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پارکنگ بوائے طویل عرصے تک رین بو کلب میں کام کر چکا
ہے۔ پھر اس کا وہاں کسی سپروائزر سے جھگڑا ہو گیا تو اس نے وہاں
کی نوکری چھوڑ کر ابھی چند روز ہوئے یہاں سروس کر لی۔ وہ
کیتھرائن کو بہت اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ
کیتھرائن کی ایک عادت ایسی ہے کہ جو صرف کیتھرائن تک ہی
محدود ہے اور وہ یہ کہ کیتھرائن جب بھی کسی کار میں بیٹھتی ہے یا کار
سے اترتی ہے تو وہ ایک خاص انداز میں بیٹھتی ہے اور خاص انداز
سے اترتی ہے۔ ایسے انداز میں جیسے اس کے گھٹنوں کے جوڑ کام نہ

کرتے ہوں حالانکہ ایسی بات نہیں ہے لیکن کیتھرائن کی یہی عا
ہے اور وہ عورت جو وہاں اس کار پر آئی تھی وہ پارکنگ بوائے
سامنے اسی خاص انداز میں اتری اور واپس گئی تو اسی خاص انداز
بیٹھی تھی۔ اس پر اسے کیتھرائن کی عادت یاد آ گئی اور پھر اس
غور کیا تو اس عورت کا قدوقامت اور انداز بالکل کیتھرائن جیسا
اس لئے اس نے یہ بات کر دی تھی۔ لیکن ظاہر ہے یہ صرف اند
ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

"کیا پہلے کبھی اسے وہاں کیتھرائن نظر آئی ہے"...... فارک
پوچھا۔

"میں نے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ یہاں چند روز سے ہے ا
ان دنوں میں اسے وہاں نظر نہیں آئی"...... جیرالڈ نے جواب دے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ عورت جسے وہ کیتھرائن سمجھا تھا وہ پہلے کبھی نظر آ
وہاں"...... فارک نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے پوچھا تھا تو اس نے اس سے بھی انکار کر دیا کہ ا
عورت کو اس نے پہلی بار وہاں دیکھا تھا بلکہ میں نے اس سے ا
عورت کی کار کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا وہ کار اس سے پہلے ر
بو کلب میں دیکھ چکا ہے لیکن اس نے انکار کر دیا"...... جیرالڈ
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر یہ سارا کیا گورکھ دھندہ ہے۔ مارلین وہاں نظر آئی

لیٹ پر گئی، فلیٹ خالی پڑا ہے، کیتھرائن کسی دوسرے کے میک
اپ میں نظر آئی"...... فارک نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ مارلین یہاں آئی، کیتھرائن کسی اور
میک اپ میں آئی، پھر کیتھرائن نے مارلین کو کسی خفیہ راستے سے
انہیں بھجوا دیا اس لئے اگر کیتھرائن کو چیک کیا جائے تو شاید مارلین
کے بارے میں معلومات مل جائیں"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کیتھرائن ایجنٹ ہے اور ہم براہ راست اس کے مقابل نہیں آنا
چاہتے۔ میں عمران صاحب کو ساری تفصیل بتا دوں گا پھر وہ جیسے
چاہیں۔ بہرحال تم تلاش جاری رکھو"...... فارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فارک نے
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"فارک بول رہا ہوں عمران صاحب"...... فارک نے کہا۔

"کوئی خاص رپورٹ"...... عمران نے کہا تو فارک نے اسے
جیرالڈ سے ملنے والی تمام رپورٹ بتا دی۔

"اوہ۔ یہ انتہائی اہم رپورٹ ہے۔ ہم کیتھرائن سے ملنے اس کے
فلیٹ جا رہے تھے کہ تمہاری کال آ گئی۔ وہ تمہارا آدمی جیرالڈ کہاں
ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ فیلڈ میں ہو گا۔ کیوں"...... فارک نے چونک کر پوچھا۔
"اسے کال کر کے کہہ دو کہ وہ مڈ دے پلازہ کے سامنے پہنچ جا
میں اپنے ساتھیوں سمیت وہیں پہنچ رہا ہوں۔ میں اس سے تفص
پوچھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے باس۔ میں اسے ٹرانسمیٹر کال کر کے کہہ دیتا ہو
وہ گیٹ پر آپ کا انتظار کرے گا"...... فارک نے کہا تو عمران
اوکے کہہ کر رابطہ ختم کیا تو فارک نے بھی رسیور رکھا اور پھر میز
دراز سے اس نے ٹرانسمیٹر نکالا تاکہ جیرالڈ کو ہدایات دے سکے۔

مڈ دے پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں اس وقت عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ موجود تھا۔ جیرالڈ سے ان کی ملاقات ہو چکی تھی لیکن جیرالڈ انہیں مزید کوئی تفصیل نہ بتا سکا تھا۔ پھر پارکنگ بوائے سے بھی ان کی تفصیلی بات ہوئی تھی لیکن وہ بھی وہی کچھ بتا سکا تھا جو اس نے پہلے بتایا تھا۔ چنانچہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس فلیٹ میں آگیا تھا۔ بند لاک کھولنا اس کے لئے مشکل نہ تھا اس لئے وہ آسانی سے لاک کھول کر فلیٹ میں داخل ہو گئے تھے لیکن فلیٹ بالکل نارمل حالت میں تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہاں حال ہی میں دو افراد رہے ہیں"...... اچانک عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا کوئی خاص چیز نظر آ گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے تو پورے فلیٹ پر گرد کی ہلکی سی تہہ چڑھی ہوئی ہے

لیکن دو کرسیوں پر گرد موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفد
اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔یہاں کوئی زخمی بھی ہوا ہے۔یہ دیکھیں قالی
پر خون کے نشانات"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر ا
عمران اس کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں واقعی قالین پر جمے ہوئے خو
کے نشانات موجود تھے لیکن چونکہ قالین کا رنگ بھی بھورا تھا ا
خون کے دھبے بھی بھورے رنگ کے ہو گئے تھے اس لئے خاص ط
پر غور سے دیکھنے سے ہی وہ نظر آتے تھے۔

"اوہ۔اوہ۔یہ دھبے تو باتھ روم کی طرف جا رہے ہیں"۔ عمرا
نے کہا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔اس نے باتھ روم
دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"اوہ۔یہاں کوئی چیز جلائی گئی ہے۔یہاں فرش پر جلنے کا نشا
موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔اس کموڈ کرسی کی بھی مرمت حال ہی میں
گئی ہے۔دیکھیں یہ نٹ دوبارہ کسے گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں کوئی رینچ وغیرہ ہو گا۔انہیں کھولو۔مجھے ایک اور شک
رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا شک"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"اس باتھ روم کو خصوصی طور پر دھویا گیا ہے۔البتہ جلنے
نشان پوری طرح صاف نہیں ہو سکا۔ پھر اس کموڈ کرسی کو جس انڈ

میں کھول کر دوبارہ جوڑا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گٹر میں
کوئی بڑی چیز ڈالی گئی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن
شکیل دونوں سر ہلاتے ہوئے باتھ روم سے باہر چلے گئے۔تھوڑی دیر
بعد وہ دونوں واپس آئے تو صفدر کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا جس
میں مکینیکل کٹ تھی جبکہ کیپٹن شکیل نے ایک لمبی سی ٹارچ اٹھائی
ہوئی تھی۔

"یہ ٹارچ بھی الماری میں موجود تھی۔میں نے سوچا کہ شاید گٹر
کو چیک کرنا پڑے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر نے کٹ میں موجود اوزار کی مدد سے کموڈ
کرسی کو ہٹا دیا تو عمران نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے ٹارچ لے کر
اسے جلایا اور گٹر کے اندر چیکنگ شروع کر دی۔

"اوہ۔اوہ۔کسی انسان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نیچے پھینکا گیا
ہے۔اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ"...... عمران نے کہا۔

"کسی انسان کے ٹکڑے کر کے۔کیا مطلب"...... صفدر اور
کیپٹن شکیل دونوں نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"کوئی رسی لے آؤ۔میں کمر سے باندھ کر نیچے اتروں گا۔پھر ہی صحیح
طور پر معلوم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باتھ
روم سے باہر نکل گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں
نائیلون کی رسی کا ایک بڑا سا بنڈل موجود تھا۔عمران نے بنڈل کھولا
اور اس کا ایک سرا واش بیسن کے ساتھ دیوار میں نصب ٹاول اسٹینڈ

کے ساتھ باندھ دیا اور باقی رسی کو اندازے کے مطابق گٹر تک نا
کر اس نے اپنی کمر سے باندھا اور ٹارچ لے کر وہ اس بڑے
سوراخ کی طرف بڑھ گیا۔ یہ سوراخ بہرحال اتنا بڑا تھا کہ اس کا
سکڑ کر نیچے جا سکتا تھا کیونکہ یہ کموڈ کرسی عام کرسیوں سے بہرحا
بڑی اور چوڑی تھی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد عمران دونوں ہا
کنارے پر رکھے اندر لٹک گیا اور پھر اندازے سے اس نے گٹو
کنارے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ چند لمحوں بعد وہ گٹر کے اندر
تھا۔ اس نے جیب میں رکھی ہوئی ٹارچ نکالی اور اسے آن کر کے
نے جھک کر نیچے گٹر میں پڑے ہوئے انسانی اعضا کا جائزہ لینا شر
کر دیا۔ گٹر میں پانی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے انسانی
اور ہڈیوں کے کٹے ہوئے حصے واضح طور پر موجود تھے۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ مارلین کے جسم کے ٹکڑے ہیں"...... اچا
کی تیز آواز اوپر موجود صفدر اور کیپٹن شکیل کو سنائی دی۔

"صفدر۔ رسی کو پکڑ کر کھینچو"...... عمران کی آواز سنائی دی
صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل نے بھی رسی کو پکڑا اور پھر
دونوں نے تیزی سے پیچھے ہٹ کر رسی کو کھینچنا شروع کر دیا۔
لمحوں بعد عمران کے دونوں ہاتھ کناروں پر آ لگے اور پھر عمران بازو
کے بل اوپر اٹھتا چلا آیا تو کیپٹن شکیل نے رسی چھوڑ کر عمران کا
پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے باہر کھینچ لیا۔

"یہ مارلین ہے۔ اس کا چہرہ تو کاٹ دیا گیا ہے لیکن اس

نوں میں موجود مخصوص ٹاپس ویسے ہی موجود ہیں۔ میں نے انہیں
یک کر لیا ہے"...... عمران نے کمر سے بندھی ہوئی رسی کھولتے
وئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فارمولا مارلین کی قاتلہ کو مل گیا ہے۔
ن قاتلہ کون ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً میک اپ میں کیتھرائن ہی ہوگی۔ اب کیتھرائن کو گھیرنا
ے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے
ثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس فلیٹ سے نکل کر واپس پارکنگ
ں پہنچے اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار خاصی تیز رفتاری سے رین بو
لب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کیتھرائن اپنے آفس میں موجود تھی کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"اوہ۔ پال تم۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ ایک ہفتے بعد واپس آؤ گے"...... کیتھرائن نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"کام جلد ختم ہو گیا تو میں آ گیا لیکن تم اس قدر حیران ہو رہی ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حیران تو میں نے ہونا ہی تھا کہ تم اچانک اتنی جلدی آ گئے۔ میں سمجھی کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا تو پال بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم بتاؤ یہاں کوئی خاص بات ہوئی ہے"...... پال نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کئی خاص باتیں ہوئی ہیں"...... کیتھرائن نے کہا تو پال بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے"...... پال نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری بھتیجی مارلین نے مجھے فون کیا اور کہا کہ وہ مجھ سے کلب کی بجائے کسی علیحدہ جگہ پر ملنا چاہتی ہے اور کروڑوں ڈالرز کا بزنس ہے۔ میں بڑی حیران ہوئی۔ میں نے اس سے بہت پوچھا لیکن اس نے فون پر بتانے سے انکار کر دیا تو میں نے اسے رہائش گاہ پر بلا لیا اور میں خود وہاں چلی گئی لیکن میں دو اڑھائی گھنٹے وہاں بیٹھی رہی لیکن وہ نہ آئی اور نہ ہی اس کا کوئی فون آیا تو میں واپس آ گئی۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر فون کیا لیکن وہاں کوئی فون ہی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔ نجانے مارلین میرے پاس آنے کی بجائے کہاں چلی گئی"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"کروڑوں ڈالرز کا بزنس اور مارلین۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ مارلین تو اس ٹائپ کی لڑکی ہی نہیں ہے"...... پال نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن پھر برائٹ لائٹ کی باربرا کا فون آیا۔ وہ شاید مارلین کی نگرانی کرا رہی تھی اور اس کے فون چیک کرائے تھے کہ اسے فون پر مارلین اور میرے درمیان ہونے والی بات چیت کا علم ہو گیا اور اس نے مجھے فون کیا کہ مارلین کہاں ہے اور اس نے تم سے کیا کہا ہے۔ میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی کہ وہ میرے پاس آئی ہی

نہیں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ اگر مارلین آئے تو میں اسے اطلاع دوں"...... کیتھرائن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"باربرا اور وہ دونوں تو گہری دوست ہیں۔ یہ مارلین کسی میں پھنس گئی ہے نانسنس۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... پال نے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو تاکہ میں بھی سن سکوں" کیتھرائن نے کہا تو پال نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی لیکن کوئی رسیور نہ اٹھا رہا تھا۔

"مارلین موجود نہیں ہے۔ یہ احمق لڑکی یقیناً کسی بڑے چکر میں پھنس گئی ہے"...... پال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رین بو کلب سے پال بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ"...... پال نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارڈ پیٹرک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں۔ میں ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے کیتھرائن نے بتایا ہے کہ میری بھتیجی مارلین کسی چکر میں پھنس گئی ہے"...... پال نے کہا اور پھر کیتھرائن نے جو کچھ اسے بتایا تھا وہ اس نے دوہرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باربرا کو شک ہے کہ فارمولا مارلین کے پاس ہے"...... دوسری طرف سے لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"فارمولا۔ کیسا فارمولا"...... پال نے چونک کر کہا۔

"تمہیں تھوڑی سی تفصیل بتانا پڑے گی"...... لارڈ پیٹرک نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی تو پال کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اسی لئے تم کہہ رہے ہو کہ باربرا کو مارلین پر شک ہے۔ نہیں مارلین ایسی لڑکی نہیں ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ لازماً باربرا کو بتا دیتی۔ یہ سارا چکر اس عمران کا چلایا ہوا ہوگا۔ میں جانتا ہوں اسے"...... پال نے کہا۔

"میں نے بھی یہی سمجھا تھا اور میں نے عمران کو کہہ بھی دیا تھا تو عمران نے جو جواب دیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی اس سے لاعلم ہے اور اب جبکہ میں نے اس فارمولے سے ہاتھ اٹھا لیا ہے تو پھر عمران کو واپس چلے جانا چاہئے تھا جبکہ وہ ابھی تک یہاں موجود ہے اور اس نے باقاعدہ رہائش گاہ لے رکھی ہے"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"اس کا فون نمبر مجھے دو۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں"۔
نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... پال نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر
آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

"یہ لوگ بھی موجود نہیں ہیں"...... پال نے رسیور کریڈا
رکھتے ہوئے کہا۔

"مارلین ایسی لڑکی تو نہیں ہے۔ پھر کیوں اس خوفناک چکر
پھنس گئی ہے"...... کیتھرائن نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"بہت برا ہوا ہے۔ اب مارلین کو تلاش کرنا پڑے گا ورنہ
عمران نے اسے پہلے تلاش کر لیا تو وہ اسے ختم بھی کر سکتا ہے"۔
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھانے
لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پال نے رسیو
لیا۔

"یس"...... پال نے تیز لہجے میں کہا۔

"روڈی بول رہا ہوں باس۔ کاؤنٹر سے۔ تین افراد آئے ہیں ا
مادام سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مادام کو پرنس
ڈھمپ کا حوالہ دے دیا جائے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ
سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ ٹھیک ہے۔ انہیں فوراً آفس پہنچا

پال نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران خود ہی آگیا ہے۔ یہ اچھا ہوا"...... پال نے کیتھرائن کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں کیوں آیا ہے"...... کیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"اسے بھی باربرا کی طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ مارلین نے تمہیں
ملنے کے لئے کال کی ہے اور باربرا تو فون تک ہی محدود رہ گئی جبکہ
عمران خود یہاں آگیا"...... پال نے کہا تو کیتھرائن نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تین مقامی آدمی اندر داخل
ہوئے۔

"کیا ضرورت تھی میرے پاس میک اپ میں آنے کی"...... پال
نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ کیتھرائن بھی اٹھ کھڑی ہوئی
تھی۔

"میں نے سوچا کہ شاید میں پال سے زیادہ خوبصورت لگنے لگ
جاؤں مادام کیتھرائن کو"...... ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو
پال بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پال سے زیادہ خوبصورت تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا"۔
کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا تو پال ایک بار پھر بے اختیار ہنس
پڑا۔

"اچھا تو خوبصورتی کا معیار اب اس حد تک گر چکا ہے کرانس

میں"...... اس آدمی نے جو عمران تھا بڑے سادہ سے لہجے میں کہا
پال ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں اور یہ پال ہے اور یہ مادام کیتھرائن پا
کی بیوی"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے پال اور کیتھرائن
تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر پال سے مصافحہ کر کے وہ س
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" تم کب آئے ہو۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ تم ملک سے باہر
ہوئے ہو اور ایک ہفتے تک واپسی نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا

" ہاں۔ میں گیا تو ایسے ہی تھا لیکن کام خلاف توقع جلدی ختم
گیا اس لئے میں واپس آ گیا۔ ابھی چند لمحے پہلے ہی آیا ہوں اور
یہاں آتے ہی کیتھرائن نے مجھے مارلین کے بارے میں بتایا تو م
بے حد پریشان ہوا۔ میں نے لارڈ پیٹرک سے بات کی۔ تمہیں
معلوم ہے کہ وہ میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے اور دوست بھی اس
اس نے مجھے تفصیل بتا دی۔ اس نے مجھے تمہاری رہائش گاہ کا فو
نمبر بھی بتا دیا۔ میں نے وہاں تمہیں کال کیا لیکن گھنٹی بجتی رہی۔
اچھا ہوا کہ تم یہاں آ گئے۔ پہلے تمہارے لئے میں جوس منگوا لوں
بات ہو گی"...... پال نے کہا۔

" میں منگواتی ہوں جوس"...... کیتھرائن نے کہا اور رسیور ا
لیا۔

" کیا تمہیں یقین ہے عمران کہ فارمولا مارلین کے پاس ہ

حالانکہ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے اور نہ اس کا ایسے معاملات سے کوئی
تعلق ہے"...... پال نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرا بھی یہی خیال تھا لیکن اب جو واقعات سامنے آئے ہیں
انہوں نے مجھے خیال بدلنے پر مجبور کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیسے واقعات"...... پال نے چونک کر پوچھا اور پھر اس سے
پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے میں
جوس کے تین گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ایک گلاس
عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

" پال مسئلہ یہ ہے کہ فارمولا بے حد اہم ہے اور ہم نے بہرحال
فارمولا واپس لے جانا ہے"...... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے
کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ فارمولا اہم ہے یا نہیں ہے۔ بہرحال وہ
تمہارا ہے۔ اب جبکہ برائٹ لائٹ بھی راستے سے ہٹ گئی ہے تو تم
بے شک لے جاؤ فارمولا لیکن تم ایسی بات مجھ سے کیوں کر رہے
ہو"...... پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فارمولا تمہاری بیوی کیتھرائن کے پاس ہے"...... عمران نے
کہا تو دوسرے لمحے پال اور کیتھرائن دونوں اس طرح اچھلے جیسے ان
کے پیروں تلے اچانک بم پھٹ پڑے ہوں۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں کیتھرائن"۔ پال
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو خود سمجھ نہیں آرہی۔ مجھے تو فارمولے کے بارے کوئی علم ہی نہیں ہے۔ یہ بات تو اب تم نے لارڈ پیٹرک سے کی تو میرے علم میں آئی ہے۔ باربرا نے بھی اس بارے میں کوئی نہیں کی تھی"...... کیتھرائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

"کنگ روڈ پر مڈوے پلازہ میں تمہارا فلیٹ نمبر ایک سو ا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے اس بار راست کیتھرائن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا فلیٹ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا ذہنی توازن تو خ نہیں ہو گیا۔ میرا کوئی فلیٹ نہیں ہے مڈوے پلازہ میں۔ بے ش پال سے پوچھ لو"...... کیتھرائن نے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ وہاں کیتھ کا کوئی فلیٹ نہیں ہے"...... پال نے اور زیادہ حیرت بھرے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ فلیٹ گریٹ لینڈ کی مس ریان کے سے خریدا گیا ہے اور مس ریان کبھی کبھار وہاں جاتی ہیں لیکن ریان دراصل کیتھرائن ہے اور یہ میک اپ میں وہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ جب میں کہہ رہی ہوں کہ میرا وہاں فلیٹ نہیں ہے تو تم خواہ مخواہ بکواس کئے جا رہے ہو۔ نانسنس" کیتھرائن نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیتھرائن اس میں اتنا چیخنے کی کیا ضرورت ہے۔ عمران کو میں جانتا ہوں۔ یہ بغیر کسی وجہ کے کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا۔ عمران تم کھل کر بات کرو"...... پال نے کیتھرائن کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور پھر عمران سے مخاطب ہو گیا۔

"لیکن اسے یہ جرأت کیسے ہوئی کہ وہ مجھ پر اتنا بڑا الزام لگا دے"...... کیتھرائن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر پال یہاں موجود نہ ہوتا کیتھرائن تو اب تک تم سب کچھ بتا چکی ہوتی۔ میں پال کا لحاظ کر رہا ہوں"...... عمران نے بھی اس بار قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران۔ میں کیتھرائن کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بہرحال اتنی بات کنفرم ہے کہ اس کا مڈوے پلازہ میں کوئی فلیٹ نہیں ہے اور کوئی بات ہو تو کرو"...... پال نے بھی اس بار قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے عمران کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تھی جس میں اس نے کیتھرائن کو دھمکی دی تھی۔

"تمہارے لئے میرے پاس انتہائی بیڈ نیوز ہے پال۔ تمہاری بھتیجی مارلین کی لاش کے ٹکڑے اس فلیٹ کے باتھ روم کے نیچے گٹر میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا۔ کیا مطلب"...... پال نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت بگڑ گیا تھا جبکہ کیتھرائن کا منہ اس طرح کھل گیا تھا جیسے وہ چیخ مارنا چاہتی ہو لیکن

چیخ اس کے منہ میں پھنس کر رہ گئی ہو۔
" میں درست کہہ رہا ہوں اور مجھے اس پر بے حد افسوس ۔
ویسے تمہیں بتا دوں کہ ہم ابھی وہاں سے سیدھے یہاں آ ر
ہیں"...... عمران نے کہا تو پال یکلخت کرسی پر اس طرح بیٹھا جیسے
گیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی حزن و ملال کے تاثرات ابھر آ
تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مارلین بے چاری۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گ
کس نے ایسا کیا ہے۔ کیوں ایسا کیا ہے"...... پال نے انتہائی
گرفتہ سے لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مارلین جیس
سیدھی سادی لڑکی کو کون مارے گا۔ نہیں۔ یہ سب غلط ہے
یکلخت کیتھرائن نے چیختے ہوئے کہا۔

" اس کی لاش کی ہڈیوں کو اس انداز میں کاٹ کر گٹر میں پھ
گیا ہے کہ اسے پہچانا نہ جا سکے لیکن اس نے کانوں میں جو مخصو
ٹاپس پہن رکھے تھے وہ اب بھی اس کے کانوں میں موجود ہیں اور
نے چونکہ یہ مخصوص ٹاپس مارلین کے کانوں میں دیکھے تھے اس۔
مجھے یقین ہے کہ وہ مارلین کی ہی لاش ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ٹاپس تو ظاہر ہے ایک جوڑی نہیں بنائے
سکتے"...... پال نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن تمہیں شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ ٹاپس

ار سے نہیں خریدے گئے اور نہ کسی کمپنی نے انہیں بنایا ہے بلکہ
اپس اس کمپنی کے مونوگرام کے بنائے گئے ہیں جس کمپنی میں وہ
م کرتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ لیکن تم وہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ
لین کی لاش گٹر میں موجود ہے اور تم نے کیتھرائن پر کیسے
ام لگا دیا۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ کیتھرائن نے ایسا کیا ہے جبکہ
جانتا ہوں کہ کیتھرائن تو مارلین سے بے حد محبت کرتی ہے۔ وہ
اسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھتی ہے اور شاید اسی لئے مارلین نے
تھرائن کو فون کیا ہو گا"...... پال نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" کیتھرائن کو وہاں دیکھا گیا ہے۔ یہ بات حتمی ہے"...... عمران
نے کہا۔

" نہیں۔ بالکل غلط ہے۔ یہ سب بالکل غلط ہے۔ میں وہاں نہیں
گئی"...... کیتھرائن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" کیتھرائن تم پال کی بیوی ہو اور اگر تم نے مارلین کو ہلاک کیا
ہے تو بہرحال پال خود ہی تم سے نمٹ لے گا۔ مارلین اس کی بھتیجی
ہے اور تم اس کی بیوی۔ یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے لیکن وہ فارمولا
را ہے جو تم نے مارلین سے حاصل کیا ہے اور فارمولا ہم نے
اپس لے جانا ہے اس لئے تم وہ فارمولا مجھے دے دو۔ ہم واپس چلے
ائیں گے ورنہ پال بھی جانتا ہے کہ ہم فارمولا کیسے حاصل کر سکتے
ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب میں کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس کوئی فارمولا نہیں اور نہ مجھے اس کا علم ہے تو تم کیوں مسلسل مجھ پر ہی الزام لگا رہے ہو۔ پال میں سچ کہہ رہی ہوں۔ نہ میں مارلین سے ملی ہوں اور نہ مجھے فارمولے کا علم ہے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"عمران پہلے تم میرے ساتھ چلو اس فلیٹ پر۔ میں اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھنا چاہتا ہوں"...... پال نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری پال۔ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ تم بے شک چیک کر لو۔ ہم نے فارمولا حاصل کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم پہلے میرے ساتھ چلو تاکہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کی تصدیق کی جا سکے۔ یہ مسئلہ بعد میں بھی نمٹایا جا سکتا ہے"...... پال نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے چلو۔ لیکن کیتھرائن میرے ساتھ جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"میں تمہارے کہنے کے باوجود بھی وہاں جاؤں گی۔ مارلین مجھے اپنی بیٹی کی طرح عزیز ہے"...... کیتھرائن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

باربرا اپنی رہائش گاہ پر موجود تھی۔ اسے چونکہ مین ایجنٹ بنا دیا گیا تھا اس لئے اب اسے واپس گریٹ لینڈ جانے کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ یہاں اس کا باقاعدہ سیکشن علیحدہ کر دیا گیا تھا اور اس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی اور اس نے آج ہی اس کا چارج بھی لے لیا تھا۔ اس وقت وہ آفس سے ہی اٹھ کر آئی تھی اور اب وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اسے کب کوئی مشن ملے گا تاکہ وہ مصروف ہو سکے کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باربرا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"مبارک ہو باربرا۔ بڑی زبردست ترقی کی ہے تم نے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"ارے اینڈریو تم۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... باربرا نے

چونک کر کہا۔

"میں دارالحکومت سے ہی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ تم ویسٹرن کارمن گئے ہوئے ہو" باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے پہنچا ہوں اور آتے ہی مجھے خوشخبری ملی تو میں نے سوچا کہ تمہیں مبارک باد دے دوں" اینڈریو نے کہا۔

"شکریہ اینڈریو۔ اگر فارغ ہو تو آ جاؤ میرے پاس۔ میں اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی"...... باربرا نے کہا۔

"ایک شرط پر آ سکتا ہوں کہ ترقی کی خوشی میں آج رات جشن منانے کا وعدہ کرو"...... اینڈریو نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے یہی کچھ کہنا ہے۔ ٹھیک ہے آ جاؤ۔ تمہارے ساتھ جشن منانے کا مزا ہی کچھ اور ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بہت بہت شکریہ۔ میں ابھی آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"وری گڈ۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔ اب مل کر مشن مکمل کریں گے"...... اینڈریو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا علیحدہ سیکشن ہے اور مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں"۔ باربرا نے مصنوعی روٹھنے کے انداز میں کہا تو اینڈریو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کیسے نہیں ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ میرے بغیر تم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکو گی"...... اینڈریو نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... باربرا نے اس بار حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں عمران کو مسلسل چکر دینے کی خوشی میں چیف نے مین ایجنٹ بنا دیا ہے اور جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس کے مطابق تم نے واقعی اپنی ذہانت سے عمران کو چکرا کر رکھ دیا تھا لیکن اصل بات یہ ہے باربرا کہ تم سے فارمولا گم ہو گیا ہے اور ابھی تک دستیاب نہیں ہوا۔ میں یہ بتا دوں کہ یہ فارمولا میں حاصل کر سکتا ہوں"...... اینڈریو نے کہا تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہے"...... باربرا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ معلوم ہے اور میں ابھی یہ فارمولا حاصل کر کے تمہارے حوالے بھی کر سکتا ہوں"...... اینڈریو نے جواب دیا تو باربرا اسے

اس انداز میں دیکھنے لگی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔
"کیا مطلب۔ تم تو ملک سے باہر تھے۔ پھر تمہیں کیسے یہ سب
معلوم ہو سکتا ہے۔ میں تو ٹکریں مار مار کر رہ گئی ہوں"......
نے کہا تو اینڈریو بے اختیار ہنس پڑا۔
"بعض اوقات خوش قسمتی اتفاقات سے بھی حاصل ہو جاتی
تمہارا شک مارلین پر ہی ہو سکتا ہے"...... اینڈریو نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن میں نے مارلین کی رہائش گاہ کی بھی تلاشی لی
مارلین کی بھی لیکن فارمولا نہیں مل سکا۔ پھر مارلین مسلسل
ساتھ رہی ہے۔ وہ فارمولا کیسے اڑا سکتی ہے"...... باربرا نے کہا۔
"تو تمہیں بتا دوں کہ فارمولا مارلین کے پاس نہیں ہے
فارمولا رین بو کلب کی مادام کیتھرائن کے پاس ہے"...... اینڈریو
نے کہا تو باربرا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے
شدید ترین حیرت تھی۔
"کیتھرائن کے پاس۔ کیا مطلب۔ اس کے پاس کیسے ہو
ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... باربرا نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ فارمولا اس کے پاس کیسے
البتہ فارمولا اس کے پاس موجود ہے"...... اینڈریو نے اس
انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔
"اگر تم مذاق کر رہے ہو تو یہ مذاق انتہائی بھونڈا ہے"۔

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مذاق نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔
تمہیں معلوم ہے کہ لاکر کارپوریشن کے سپیشل لاکرز میں میرا بھی
لاکر ہے اور شاید تمہارا بھی ہے"...... اینڈریو نے کہا۔
"ہاں ہے۔ مگر"...... باربرا نے کہا۔
"سنتی جاؤ۔ میں مشن سے واپسی پر ایئرپورٹ سے سیدھا وہاں گیا
کیونکہ ایک اہم چیز میں نے اپنے لاکر میں رکھنی تھی۔ مشن کے
دوران چونکہ میں میک اپ میں رہا تھا اور اسی میک اپ میں ہی میں
یہاں پہنچا ہوں اور میرا پروگرام یہی تھا کہ وہ چیز اپنے لاکر میں رکھ کر
میں اپنی رہائش گاہ پر جا کر اپنا میک اپ صاف کر کے ہی چیف کو
رپورٹ کروں گا اس لئے ایئرپورٹ سے سیدھا وہاں چلا گیا اور پھر میں
سپیشل روم میں موجود تھا کہ ایک عورت لاکر روم میں داخل ہوئی
اور چونکہ تم گریٹ لینڈ میں کام کرتی ہو جبکہ میں یہاں کام کرتا ہوں
اس لئے میں اس عورت کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ کیتھرائن ہے
رین بو کلب کی مالکہ اور پال کی بیوی۔ حالانکہ وہ میک اپ میں تھی
لیکن اس کا یہ مخصوص میک اپ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ وہ
چونکہ ویسٹرن کارمن کی یہاں ایجنٹ ہے اس لئے میرا سیکشن اس کی
نگرانی کرتا رہتا ہے اور میں نے اس مخصوص میک اپ میں اسے کئی
بار دیکھا ہے۔ میں چونکہ نئے میک اپ میں تھا اس لئے وہ مجھے دیکھنے
کے باوجود نہ پہچان سکی۔ البتہ میں اسے اس مخصوص میک اپ میں

وہاں دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ ویسے بھی اس کا انداز بے حد پراسرار
اور پھر اس نے ایک لاکر کھولا۔ اس لاکر میں ایک پیکٹ موجود تھا
اس نے وہ پیکٹ اس لاکر سے نکالا اور پھر لاکر بند کر کے اس نے
ایک اور لاکر کھولا اور یہ پیکٹ اس نے اس لاکر میں منتقل کر دیا
پھر وہ لاکر بند کر کے واپس چلی گئی۔ میں اس کے اس پراسرار انداز
بے حد حیران ہوا کہ اس طرح ایک لاکر سے کوئی چیز نکال
دوسرے لاکر میں منتقل کرنا میرے نزدیک انتہائی پراسرار تھا
لئے اس کے جانے کے بعد میں نے ان لاکرز کے بارے میں خصوصی
پڑتال کی تو مجھے معلوم ہوا کہ پہلا لاکر جس میں سے وہ پیکٹ نکالا
تھا وہ لاکر پال کی بھتیجی مارلین کے نام تھا جبکہ دوسرا لاکر جس
پیکٹ رکھا گیا تھا وہ کسی مادام ریان کے نام پر تھا۔ لیکن مجھے
بات کا علم نہ تھا اس لئے میں نے اس میں مزید دلچسپی نہیں لی۔
میں اپنا کام کر کے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ وہاں میں
میک اپ وغیرہ تبدیل کر کے جب چیف کو رپورٹ دی تو چیف
نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا۔ میں یہ سن کر بے حد حیران
کہ تم مین ایجنٹ بن چکی ہو۔ اس پر چیف نے مجھے پوری تفصیل
بتائی تو مارلین کا نام درمیان میں آنے پر میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ
وہی فارمولا ہے جو مارلین نے کسی طرح چوری کیا یا حاصل کیا
جب تم ہسپتال میں بے ہوش پڑی تھی اس نے اسے لاکر میں
دیا۔ اب کیتھرائن نے اس سے لاکر کی چابی لے کر فارمولا وہاں

نکال کر اپنے لاکر میں منتقل کر دیا ہے اس لئے میں نے تمہیں یہ بتایا
ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہے"...... اینڈریو نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مارلین نے مجھے سے نہ
صرف دھوکہ کیا ہے بلکہ ایسی اداکاری بھی کی ہے کہ میں یہ بات
محسوس ہی نہ کر سکی کہ فارمولا مارلین نے اڑایا ہے اور اب یہ بات
بھی واضح ہو گئی ہے کہ مارلین کیوں کیتھرائن سے ملنا چاہتی تھی"۔
باربرا نے کہا۔

"ملنا چاہتی تھی۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... اینڈریو نے
چونک کر کہا تو باربرا نے اس کے فون ٹیپ ہونے سے لے کر
کیتھرائن سے فون پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔
"کیتھرائن جان بوجھ کر چھپا گئی ہے اس ملاقات کو ورنہ وہ
مارلین سے لاکر کی چابی اور مخصوص کوڈ کیسے حاصل کر سکتی تھی۔
بہرحال چھوڑو۔ اب جبکہ چیف اس فارمولے میں دلچسپی نہیں رکھتا تو
ہمیں اس میں دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے"...... اینڈریو نے کہا۔
"نہیں۔ میں یہ فارمولا ہر صورت میں حاصل کروں گی اور چیف
تک پہنچاؤں گی۔ اس کے بعد بے شک چیف اسے عمران کو واپس کر
دے یا اپنے پاس رکھ لے لیکن میں سرخرو ہونا چاہتی ہوں۔ چلو اٹھو۔
ہم کیتھرائن سے یہ فارمولا فوراً حاصل کرنا چاہتی ہوں"۔ باربرا نے
کہا۔

"اگر تم چاہو تو کیتھرائن کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور فارمولا بھ
تمہیں مل سکتا ہے"...... اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا تو باربر
بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ چابی اور کوڈ کے بغیر لاکر
کیسے کھولا جا سکتا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میرا خاص آدمی وہاں موجو
ہے۔ وہ لاکر کی چابی اور کمپیوٹر سے مخصوص کوڈ معلوم کر کے یہ لا
کھول سکتا ہے اور بند بھی کر سکتا ہے"...... اینڈریو نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو پھر کوئی لا
بھی نہ بچتا"...... باربرا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اینڈریو بے اختی
ہنس پڑا۔

"جو تم سوچ رہی ہو وہ بات نہیں ہے لیکن ایمرجنسی کے
ایسا انتظام بہرحال موجود ہے لیکن اس کے لئے بڑا طویل پراس
بھی موجود ہے۔ بینک کا جنرل مینجر اس میں براہ راست ملوث ہ
ہے۔ تب کوئی لاکر اس انداز میں کھل سکتا ہے لیکن میرا آدمی جو
کمپیوٹر سیکشن کا انچارج ہے وہ ایسا کسی سے پوچھے بغیر کر سکتا ہ
اینڈریو نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے پھر تو واقعی لطف آ جائے گا"...... با
نے کہا۔

"چلو تمہارے مین ایجنٹ بننے کی خوشی میں یہ میری طرف

محفوظ ہو گا"...... اینڈریو نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوسری طرف کسی سے بات
کرنے کے اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ایک گھنٹے بعد فارمولا یہاں موجود ہو گا تمہارے سامنے"۔
اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا تو باربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
پھر واقعی تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز
سنائی دی۔

"یس کم ان"...... اینڈریو نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک
نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے اینڈریو اور باربرا کو سلام کیا اور پھر
جیب سے اس نے ایک خاکی رنگ کا پیکٹ نکال کر اینڈریو کی طرف
بڑھا دیا۔

"اوکے۔ تم جا سکتے ہو"...... اینڈریو نے کہا اور پھر اس نوجوان
کے جانے کے بعد اس نے پیکٹ کھولا اور اس میں موجود ایک اور
پیکٹ نکال کر اس نے باربرا کے سامنے رکھ دیا۔ باربرا نے جھپٹ کر
پیکٹ اٹھایا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے۔

"ہاں۔ یہی فارمولا ہے۔ بالکل یہی فارمولا ہے۔ یہی فارمولا ہے۔
تھینک یو اینڈریو۔ میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں
گی"...... باربرا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس یہ اتفاق تھا کہ میں

وہاں موجود تھا اور پھر کیتھرائن کو اس کے مخصوص میک اپ
پہچانتا تھا"...... اینڈریو نے کہا تو باربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
"یس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے لارڈ پیٹر
کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہا ہوں چیف" ...... باربرا نے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے" ...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"یس چیف۔ وہ فارمولا جو مجھ سے گم ہو گیا تھا اس وقت میرے
سامنے موجود ہے" ...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں سے ملا ہے۔ کیسے ملا ہے" ...... لارڈ پیٹرک کے
میں حیرت تھی۔ باربرا نے اینڈریو کے بارے میں بتانے کے
پوری تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ فارمولا مارلین نے ہی اڑایا تھا۔ حیرت
کہ عمران جیسا شخص بھی اس سے فارمولا نہیں نکلوا سکا" ...... ا
پیٹرک نے کہا۔

"چیف۔ واقعی مارلین نے انتہائی حیرت انگیز کارکردگی دکھا
ہے۔ میں نے خود اس سے ہر لحاظ سے پوچھ گچھ کی تھی لیکن اس
واقعی اپنے آپ پر شک نہیں پڑنے دیا" ...... باربرا نے کہا۔

"بہرحال یہ اچھا ہوا کہ فارمولا مل گیا۔ تم ایسا کرو کہ فار

عمران کو پہنچا دو" ...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"لیکن چیف۔ عمران کو تو معلوم ہی نہیں ہے کہ فارمولا ہمارے
پاس پہنچ چکا ہے۔ وہ اسے تلاش کرتا پھرے" ...... باربرا نے کہا۔

"وہ جلد یا بدیر بہرحال اس کا سراغ لگا لے گا اور میں اس سے وعدہ
کر چکا ہوں اس لئے پھر معاملات غلط ہو جائیں گے" ...... چیف نے
قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ یہ فارمولا میری تحویل میں رہنے دیں۔ اگر عمران نے
اس کا سراغ لگا لیا تو میں اسے دے دوں گی۔ آپ کا نام درمیان میں
نہیں آئے گا اور اگر وہ سراغ نہ لگا سکا اور مایوس ہو کر واپس چلا گیا تو
پھر یہ فارمولا گرانس کے کام آئے گا" ...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ فارمولا تمہارا ہے۔ برائٹ لائٹ کا نہیں
ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا تو باربرا نے رسیور رکھ دیا۔

"کوئی ایسی صورت ہو کہ عمران اس کا سراغ نہ لگا سکے" ...... باربرا
نے کہا۔

"ایک اور کام ہو سکتا ہے کہ تم یہ فارمولا میرے پاس امانت
رکھ دو۔ میں اسے اپنے لاکر میں رکھ دیتا ہوں۔ اگر فرض کیا کہ
عمران، کیتھرائن یا مارلین تک پہنچ بھی جاتا ہے اور پھر اسے فارمولا
نہیں ملے گا تو اس کا شک زیادہ سے زیادہ تم پر جا سکتا ہے لیکن جب
تمہارے لاکر سے اسے کچھ نہ ملے گا تو وہ لازماً مایوس ہو جائے گا۔ مجھ

تک تو اس کا خیال بھی نہیں جا سکتا"...... اینڈریو نے کہا۔

"اوہ نہیں اینڈریو۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اگر اسے تم
معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو وہ ایک لمحے میں تم سے سب کچھ اگلوا
گا جبکہ میرے بارے میں اسے یقین ہو چکا ہے کہ میرے پاس فارم
نہیں ہے اور نہ ہی کیتھرائن یا مارلین نے فارمولا مجھے دیا ہے اس
اسے مجھ پر کسی طرح بھی شک نہیں پڑ سکتا"...... باربرا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران مجھ سے اگلوا لے گا۔ یہی کہہ رہی
تم"...... اینڈریو نے غصیلے لہجے میں کہا تو باربرا بے اختیار ہنس
پڑی۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے اینڈریو۔ جب چیف اس
خائف ہے اور اس نے اس کی وجہ سے فارمولا مجھے دے دیا ہے تو
اس کے مقابل کیا کر سکو گے"...... باربرا نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ اب یہ فارمولا میرے لئے چیلنج ہے۔ میں اسے ا
تحویل میں رکھوں گا اور خود عمران کو اطلاع دوں گا کہ فارمولا میر
پاس ہے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی میرا کیا
سکتے ہیں"...... اینڈریو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ ٹھیک ہے۔ تم فارمولا ا
تحویل میں رکھو اور مجھے بھی مت بتاؤ کہ تم نے اسے کہاں رکھا ہے
لیکن یہ وعدہ کرو کہ اگر عمران کسی بھی طرح تم تک پہنچ جائے تو
تم حرکت میں آؤ گے ورنہ نہیں"...... باربرا نے پیار بھرے لہجے

"اب میں تمہیں تو ناراض نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ اگر ایسا
ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔ اب میں فارمولے کو اپنے لاکر میں بھی
نہ رکھوں گا بلکہ ایسی جگہ رکھوں گا کہ شاید مجھے خود بھی اس کا علم
نہ ہو"...... اینڈریو نے کہا تو باربرا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تمہیں بھی علم نہ ہو"۔ باربرا
نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... اینڈریو نے

"نہیں۔ پہلے بتاؤ تو سہی کہ یہ کیسے ممکن ہے تاکہ میری بھی تسلی
ہو"...... باربرا نے کہا۔

"کرانس کے بحیرۂ روم میں ایک جزیرہ ہے تارسیکا۔ یہ جزیرہ
بحری اسمگلروں کا مخصوص اڈا ہے۔ یہاں ویسے تو کرانس کی ہی
حکومت ہے لیکن وہاں کا اصل حاکم کارسیکا کا پولیس چیف فلیمنگ
ہے۔ فلیمنگ پر تمام بحری اسمگلر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور اسے اپنی
اس امانتیں دیتے ہیں اور فلیمنگ ان امانتوں کو اس جزیرے میں
ایسی جگہ رکھ دیتا ہے کہ سوائے فلیمنگ کے اور کسی کو بھی علم نہیں
ہو سکتا۔ جن لوگوں سے اسے چھپانا مقصود ہو وہ لاکھ ٹکریں ماریں
کسی صورت بھی اس امانت تک نہیں پہنچ سکتے جبکہ وہ فلیمنگ کے
خلاف کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ جزیرے پر حکومت اس کی ہے۔ اس

کے سر کے معمولی سے اشارے سے وہ اسمگلر تو ایک طرف ا
پوری تنظیم کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ فلیمنگ میرا دوست ہے۔
فارمولا اسے بھجوا دیتا ہوں۔ اس کے بعد حقیقت ہے کہ مجھے بھی
معلوم نہیں ہو گا کہ وہ فارمولا کہاں گیا ہے"۔۔۔ اینڈریو نے
"لیکن کیا بعد میں اس فارمولے کی واپسی ہو جائے
نہیں"۔۔۔ باربرا نے کہا تو اینڈریو بے اختیار ہنس پڑا۔
"ہاں۔ البتہ فلیمنگ دوسروں سے تو امانت رکھنے کا
معاوضہ وصول کرتا ہے لیکن مجھ سے ایسا نہیں کرے گا"۔ ا
نے کہا۔
"اور اگر عمران کو معلوم ہو گیا تو کیا یہ فلیمنگ اس کے
ٹھہر سکے گا"۔۔۔ باربرا نے کہا۔
"تم وہاں کبھی نہیں گئی۔ اس لئے تم اس بات کا اندا
نہیں کر سکتی۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں فلیمنگ کی مرضی
بغیر دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے"۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میری طرف سے اجازت ہے"۔۔۔
نے اطمینان بھرے انداز میں کہا تو اینڈریو نے اثبات میں سر ہلا

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رین بو کلب کے آفس میں موجود
۔ پال اور کیتھرائن بھی وہاں موجود تھے۔ پال کے چہرے پر انتہائی
واندوہ کے تاثرات موجود تھے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں
ساتھ وہ اور کیتھرائن اس مڈوے پلازہ کے اس فلیٹ میں گئے
اور پھر پال نے اس گٹر کے اندر اتر کر مارلین کی لاش کو پہچان لیا
اس نے اس کے بازو کے ایک کٹے ہوئے ٹکڑے پر موجود ایک
انگلی نشان کی مدد سے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ یہ مارلین کی
لاش ہے۔ پھر اس فلیٹ کے بارے میں اس نے اپنے آدمیوں
تحقیقات کرائی تو اسے یہی بتایا گیا کہ یہ فلیٹ کسی مادام ریان
نام پر بک ہے اور وہ کبھی کبھار وہاں آتی ہیں۔ مادام ریان کی جو
ایر وہاں انتظامیہ کے پاس موجود تھی وہ یکسر مادام کیتھرائن سے
ف تھی۔ اس لئے پال اپنے آدمیوں کو پولیس سے مارلین کی لاش

واپس حاصل کرنے کا کہہ کر رین بو کلب واپس آ گیا تھا۔ کیا
کے چہرے پر غم کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران۔ آئی ایم سوری۔ تم غلط نتیجے پر پہنچے ہو۔ کیتھرائن
مارلین کو ہلاک نہیں کیا۔ کسی اور کا کام ہے اور میں اس کو
سے بھی کھینچ نکالوں گا"...... پال نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم یہی سمجھتے ہو تو میں تمہیں کسی بات
نہیں کروں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے کیتھرائن پر جس پارکنگ بوائے کی بات کی
شک کیا ہے وہ بات اپنی جگہ درست ہے۔ یہ عادت ہماری
چالیس پینتالیس فیصد عورتوں میں موجود ہے۔ یہاں کی
آب و ہوا کی وجہ سے عورتیں اس بیماری کا بہت شکار رہتی ہیں
اس نے جو حلیہ اور قد و قامت بتایا ہے وہ کیتھرائن سے یکسر
ہے اور مارلین کی لاش جس حالت میں ملی ہے کیتھرائن کم از
حد تک نہیں جا سکتی اور آخری بات یہ کہ کیتھرائن نے اس فار
کا کیا کرنا تھا۔ یہ اس کی لائن ہی نہیں ہے"...... پال نے کہا۔

"کیا مارلین کی یہ لائن تھی"...... عمران نے کہا تو پال بے
چونک پڑا۔

"نہیں۔ مارلین کبھی ان چکروں میں نہیں پڑی۔ مجھے اس
یقین نہیں آ رہا کہ مارلین کے پاس فارمولا ہو گا لیکن اس کی لا
حالت بتا رہی ہے کہ واقعی یہ اس فارمولے کی وجہ سے ہی مار

کیونکہ اس فیلڈ کے لوگ ہی اس قدر سفاکی سے کام لے سکتے
...... پال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے مارلین کے لاشعور کو بھی چیک کیا تھا پال لیکن وہاں
بھی یہی جواب ملا تھا کہ فارمولا اس کے پاس موجود نہیں
...... عمران نے کہا تو پال بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ تم ایسے علوم میں بھی تو ماہر ہو۔ پھر تم کیسے کہہ سکتے
کہ فارمولا مارلین کے پاس تھا"...... پال نے کہا۔

"اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مجھ سے سوال غلط ہو گیا تھا۔
وقت میں نے یہ سوال اس انداز میں پوچھا تھا اس وقت واقعی
لین کے پاس فارمولا نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے اسے کسی
میں رکھ دیا ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے
اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے کن انکھیوں سے دیکھ لیا تھا کہ لاکر کا
اس کی زبان پر آتے ہی کیتھرائن بے اختیار چونک پڑی تھی لیکن
تیزی سے اس نے اپنے آپ کو نارمل کر لیا تھا۔

"نہیں عمران۔ لاشعور اس قسم کے دھوکے نہیں دیا کرتا۔
لین کے پاس واقعی فارمولا نہیں ہو گا۔ وہ کسی اور چکر میں ماری
ہے۔ کاش وہ کیتھرائن سے مل لیتی"...... پال نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اب مجھے اجازت"۔ عمران
اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ تم اب میرے مہمان ہو۔ میری رہائش گاہ پر

رہو"...... پال نے کہا۔

"ابھی تو تم نے مارلین کو دفنانا ہے اور اس سلسلے
مصروف رہو گے۔ بعد میں ملاقات ہو گی۔ ویسے تمہاری رہائش
کہاں ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اب کیا کرنا ہے۔ صرف دفنانے والی ایجنسی کو
کرنا ہے۔ سارا کام وہ خود کریں گے۔ صرف میں اور کیتھرائن
اس کی قبر پر پھول رکھ دیں گے"...... پال نے کہا۔

"بہرحال ٹھیک ہے۔ پھر بھی اس وقت نہیں۔ بعد میں
ہو گی"...... عمران نے کہا تو پال نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
سب اس کے آفس سے باہر آ گئے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ پال درست کہہ رہا
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیز تیز
اٹھاتا وہ کلب سے باہر پارکنگ میں پہنچ گیا جہاں ان کی کار
تھی۔

"اب میرے خیال میں ہمیں واقعی واپس جانا چاہئے"......
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ۔ میں تو فارمولے کے بغیر
نہیں جا سکتا ورنہ مجھے تو چیف نے وہ چھوٹا سا چیک بھی
دینا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فارمولا بھی تو تمہیں نہیں مل رہا۔ نجانے اسے آسمان کھا گیا یا
زمین نگل گئی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہ اسے زمین نے کھایا ہے اور نہ ہی آسمان نے۔ وہ ان دونوں
کے درمیان موجود ہے"...... عمران نے کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ اس
کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فارمولا کیتھرائن کے پاس ہے اور اس نے اسے کسی لاکر میں
رکھا ہوا ہے اور بے چاری مارلین اس فارمولے کے چکر میں ہی ماری
گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے فارمولا کسی طرح مارلین کے ہاتھ
لگ گیا اور پھر چونکہ وہ بزنس سے متعلق تھی۔ باربرا اور کیتھرائن
بھی ایجنٹوں سے ملتی جلتی رہتی تھی اس لئے شاید اس کے ذہن میں
یہ آ گیا کہ وہ اس فارمولے کو کسی بھی ملک کو فروخت کر کے بے
پناہ دولت حاصل کر سکتی ہے اس لئے اس نے اسے اپنے پاس رکھا
اور پھر وہ یقیناً کیتھرائن کو اپنی ہمدرد سمجھ کر اس سے ملی ہو گی کہ وہ
اس کا فارمولا فروخت کرنے میں اس کی مدد کرے لیکن کیتھرائن کے
چہرے کے خدوخال بتا رہے ہیں کہ وہ انتہائی لالچی اور سفاک عورت
ہے۔ اس نے مارلین کو درمیان سے ہٹا کر خود اس فارمولے کو
فروخت کر کے دولت کمانے کا سوچا ہے جس کے نتیجے میں مارلین نہ
صرف ہلاک ہو گئی بلکہ اس کی لاش کے ٹکڑے کر کے گٹر میں پھینک
دیئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب فارمولا کیتھرائن کے پاس
صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ فارمولا اس نے کسی لاکر م
ہے اور چونکہ اس وقت پال اور کیتھرائن دونوں کلب میں ہیں
انہوں نے پولیس سے مارلین کی لاش وصول کرنی ہے اور پو
کارروائی میں کئی گھنٹے لگ جائیں گے اس لئے وہ وہیں رہیں
ہم ان کی رہائش گاہ پر جا رہے ہیں۔ شاید وہاں تلاشی کے دورا
لاکر کے بارے میں کوئی معلومات مل سکیں"...... عمران نے

"کیا ضرورت ہے اس ساری چکر بازی کی۔ اس کیتھرا
گردن سے پکڑ کر اس سے معلوم کر لو"...... تنویر نے کہا۔

"ایک تو وہ انتہائی تربیت یافتہ ہے اور دوسرا وہ پال کی
ہے اس لئے ایسا نہیں ہو سکتا ورنہ پال یہاں ہمارے خلاف ہو
گا اور ہمیں فضول معاملات میں الجھا دے گا"...... عمران نے ک
ابھی وہ کار چلاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اس کی جیب
موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

"یہ کال کس کی ہو سکتی ہے۔ شاید فارک کی ہو"......
نے کار کو سائیڈ پر لے جاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک
کار کو روکا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آ
دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ فارک کالنگ۔ اوور"...... فارک کی آواز سنائی

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔
اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کی رہائش گاہ پر فون کیا لیکن وہاں
سے کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر پر کال کی
ہے۔ اوور"...... فارک نے کہا۔

"لیکن بات کیا ہے۔ وہ بتاؤ۔ اوور"...... عمران نے قدرے
خوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ پال نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ آپ کو
اطلاع کر دوں کہ آپ واپس کلب پہنچ جائیں۔ وہ آپ سے انتہائی
ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اوور"...... فارک نے کہا تو عمران بے
اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں اس سے بات۔ اوور اینڈ
آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف
کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"پال اب کیا کہنا چاہتا ہو گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس نے کیتھرائن سے اصل بات اگلوا لی
ہے۔ کال کرنے کی بجائے ہمیں وہاں جانا ہو گا"...... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی اور پھر اگلے چوک پر
اس نے کار موڑی اور واپس رین بو کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر پال کے آفس میں داخل ہو
رہے تھے۔ وہاں پال کے ساتھ کیتھرائن بھی موجود تھی لیکن کیتھر
چہرہ سوجا ہوا تھا اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے
کافی دیر سے رو رہی ہو۔

"آؤ بیٹھو عمران۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اس وقت تمہاری
بات نہیں مانی۔ مجھے ایک اشارہ مل گیا تھا جس کی وجہ سے مجھے
پڑ گیا اور تمہارے جانے کے بعد میں نے کیتھرائن سے پوچھ گچھ
اس نے تسلیم کر لیا کہ مارلین کو اس نے ہلاک کیا ہے اور
اس کے پاس موجود ہے۔ میں نے تمہارے آدمی فارک کو فون
کہ وہ تم تک میرا پیغام پہنچا دے"۔۔۔۔ پال نے انتہائی سنجیدہ
میں کہا۔

"کیا اشارہ ملا تھا تمہیں"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے بات کرتے کرتے مارلین کے لاکر کا ذکر کیا
کیتھرائن لاکر کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑی تھی اور میں
تمہیں بھی چونکتے دیکھا تھا۔ اس سے میرے ذہن میں گرہ
تھی"۔ پال نے جواب دیا۔

"تم نے خواہ مخواہ کیتھرائن کو بتانے پر مجبور کر دیا ورنہ اب
ہم تمہاری رہائش گاہ کی تلاشی لے کر وہاں سے کیتھرائن کے لاکر کے
بارے میں تفصیل معلوم کر لیتے اور پھر ہم اس لاکر میں سے
لے کر واپس چلے جاتے اس لئے میں نے تمہاری رہائش گاہ

بارے میں پوچھا تھا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے عمران کہ تم نے میری وجہ سے
کیتھرائن کا خیال کیا ورنہ میں جانتا ہوں کہ میری بجائے کوئی اور
ہوتا تو تم ہم دونوں سے اگلوائے بغیر یہاں سے باہر نہ جاتے۔
بہرحال کیتھرائن نے تفصیل بتا دی ہے اور اب ہم اس کے ساتھ جا
کر وہ فارمولا اس لاکر سے نکالیں گے اور تم وہ فارمولا لے کر واپس
چلے جانا"۔۔۔۔ پال نے کہا۔

"اور کیتھرائن کا کیا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیتھرائن نے جس سفاکی سے مارلین کو ہلاک کیا ہے اس کے
بعد اس کے ساتھ جو بھی ہوگا وہ تم بہرحال بہتر جانتے ہو۔ میں اب
تک اس لئے خاموش رہا ہوں کہ میں چاہتا تھا کہ پہلے تم فارمولا
حاصل کر لو"۔۔۔۔ پال نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور اس بات کو کیتھرائن بھی سمجھتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ
اب تک خاموش رہی ہے۔ اس کی وجہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پال نے کہا ہے کہ وہ مجھے معاف کر دے گا۔ مجھ سے واقعی
حماقت ہوگئی ہے اور جس طرح مارلین نے لالچ کیا اسی طرح میں
بھی لالچ میں آ گئی تھی"۔۔۔۔ کیتھرائن نے کہا۔

"پال نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ اس لئے تاکہ پہلے تمہیں فارمولا مل جائے ورنہ وہ

لاکر نہیں کھل سکتا تھا"...... پال نے جواب دیا۔

"اگر تم وعدہ کر چکے ہو پال تو پھر یہ وعدہ تمہیں نبھانا ہو" عمران نے کہا تو پال نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سنو پال۔ مارلین نے واقعی لالچ کیا تھا لیکن کیتھرائن نے ہلاک کر کے زیادتی کی ہے۔ اس کی سزا اسے ضرور ملنی چاہئے لیکن خود چونکہ وعدہ کر چکے ہو اس لئے تم وعدہ پورا کرو گے۔ البتہ کیتھرائن کو پولیس کے حوالے کر سکتے ہو اور پھر قانون جو سزا اس سے تمہاری طرف سے کوئی وعدہ خلافی نہیں ہو گی"...... عم نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے منظور ہے"...... کیتھرائن نے جلدی سے پال نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر عمران مسکر کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ کیتھرائن کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے اس لئے وہ بچ جائے گی۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں اور فارمولا حاصل کریں"...... عمران کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

باربرا اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی کہ پاس لے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باربرا نے کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کہاں ہیں وہ"...... باربرا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے آفس میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دو انہیں"...... باربرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی اچانک آمد سے اس

کی چھٹی حس نے شدید خطرے کا سائرن بجانا شروع کر دیا تھا۔ ظ
ظاہر ہے وہ اب ملاقات سے انکار نہ کر سکتی تھی۔ تھوڑی دیر
دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے سا
تھے۔

"میں تمہیں اپنے نئے آفس میں خوش آمدید کہتی ہوں"۔ بار
نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باربرا۔ میری طرف سے اور میرے ساتھیوں کی طر
سے نئے آفس کی مبارک باد قبول کرو"..... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا اور پھر رسمی فقروں کے بعد عمران اور اس کے ساتھی میز
دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ باربرا واپس اپنی کرسی پر بیٹھ
گئی۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایپل جوس لانے کا حکم دیا
پھر رسیور رکھ دیا۔

"تمہیں میرے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا کیسے علم ہوا"..... باربرا
کہا۔

"تمہارے چیف لارڈ پیٹرک نے بتایا ہے۔ ہم لوگ واپس
رہے تھے اور میں چاہتا تھا کہ تم سے الوداعی ملاقات ہو جائے"
عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ عمران۔ تمہارے خلاف کام کر کے مجھے واق
بے حد تجربہ حاصل ہوا ہے"..... باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تجربہ حاصل ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ہمیں بہرحال اس مشن

واقعی شکست کے لفظ سے روشناس کرا دیا ہے"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکست۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ تو اس فارمولے کے نہ ملنے کی وجہ
تم یہ بات کر رہے ہو اور تمہارے ساتھ مجھے بھی شکست کا سامنا
کرنا پڑا ہے۔ ویسے یہ ہونی جادوگری ہے"..... باربرا نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مارلین کے بارے میں تو علم ہو گیا ہو گا"..... عمران
نے کہا تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ ہاں۔ میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ڈوے پلازہ کے کسی
فلیٹ میں اس کی لاش ٹکڑوں کی صورت میں گٹڑ سے نکالی گئی ہے
اور یہ فلیٹ کسی مادام ریان کے نام پر تھا لیکن مجھے تفصیلات کا علم
نہیں ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ مارلین اس فارمولے کے سلسلے میں ہی ماری گئی
ہے"..... عمران نے کہا تو باربرا ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑی۔

"فارمولے کے سلسلے میں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری
بات"..... باربرا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مارلین، پال کی بھتیجی تھی اور اسے بلاک پال کی بیوی اور
ہنری کارمن کی ایجنٹ کیتھرائن نے کیا ہے کیونکہ مارلین کے
پاس فارمولا تھا اور وہ کیتھرائن کی مدد سے اسے کسی پارٹی کو فروخت
کر کے لاکھوں کروڑوں ڈالرز حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن کیتھرائن خود

لالچ میں آ گئی۔اس نے مارلین کو ہلاک کر کے فارمولا خود اپنے
رکھ لیا تاکہ وہ اسے فروخت کر کے خود دولت کمائے"...... ؟
نے کہا۔

"اوہ۔یہ کیسے ممکن ہے۔اگر مارلین کے پاس فارمولا ہوتا تو
معلوم ہو جاتا"...... باربرا نے کہا۔

"مارلین نے بتایا تھا کہ تم اس کے ساتھ گریٹ لینڈ کے
پورٹ کے گارڈن میں گئی اور وہاں تم نے وہ فارمولا اپنی جیکٹ
اندرونی جیب سے نکال کر اسے دکھایا اور پھر واپس جیکٹ کی جی
میں ڈال لیا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ایسا ہی ہوا تھا مگر پھر فارمولا غائب ہو گیا"...... با
نے کہا۔

"پھر اچانک تم نے گھڑی دیکھی تو تمہیں احساس ہوا کہ فلائ
کا ٹائم ہو گیا ہے۔چنانچہ تم یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیزی
ایئرپورٹ کی طرف بڑھ گئی جبکہ فارمولا جو تمہاری جیکٹ کی جی
کے اندر جانے کی بجائے اٹک گیا تھا وہ وہیں بنچ پر گر گیا۔چونکہ
اچانک اٹھ کر دوڑی تھی جبکہ مارلین تمہارے اس طرح اچانک ا
جانے سے وہیں بیٹھی رہ گئی تھی اس لئے اس نے وہ فارمولا بنچ پر
ہوا دیکھا جو تمہارے اچانک جھٹکے سے اٹھنے کی وجہ سے گر گیا تھا
اس نے فارمولا اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈالا اور پھر جب تم جہاز میں
فارمولا نہ ملنے پر بے ہوش ہو گئی تو مارلین کو خیال آیا کہ یہ فارمو

لی اس قدر قیمتی ہے کہ اس کی وجہ سے تم جیسی خاتون بے ہوش
گئی۔چنانچہ اس نے فارمولا اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر
یں اسپتال پہنچا کر وہ خود سیدھی لاکر کارپوریشن گئی اور اس نے
ں فارمولا اپنے سپیشل لاکر میں رکھ دیا"...... عمران نے تفصیل
تے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔تو اس طرح فارمولا گم ہوا۔اس بات کا تو مجھے خیال
ا نہ آیا تھا اور نہ مجھے یاد تھا۔بہرحال اچھا ہوا کہ تم نے بتا دیا ورنہ
ید ساری عمر مجھے اس بات پر حیرت رہتی کہ کس طرح فارمولا
ائب ہوا اور کہاں گیا"...... باربرا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔میرا اپنا ذہن سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا لیکن کچھ سمجھ
ں نہیں آتا تھا۔اب جا کر یہ عقدہ حل ہوا ہے تو ذہنی طور پر کچھ
لی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے فارمولا کیتھرائن سے حاصل کر لیا ہو گا کیونکہ مجھے
علوم ہے کہ پال تمہارا گہرا دوست ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جاتا تو میں کیوں شکست کا لفظ منہ سے نکالتا"۔
ران نے مسکراتے ہوئے کہا تو باربرا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔کیوں۔جب معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا کس کے
اس ہے تو پھر کیسے تم رک سکتے ہو"...... باربرا نے انتہائی حیرت
ھرے لہجے میں کہا۔

"اس فارمولے پر شاید سامری جادوگر نے جادو کا منتر پھونک دیا

ہے کہ یہ ہر بار غائب ہو جاتا ہے۔ کیتھرائن نے اسے لاکر میں
اور اب لاکر خالی ہے۔ فارمولا غائب ہو چکا ہے"...... عمران نے
تو باربرا اس طرح عمران کو دیکھنے لگی جیسے اسے عمران کی بات
یقین نہ آرہا ہو۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ فارمولا کہاں ہے لیکن اسے
بھی معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اس سے ملنے اس لئے آیا ہے کہ اسے
خیال ہو گا کہ شاید باربرا نے یہ فارمولا اڑا لیا ہو۔

"غائب ہو چکا ہے۔ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو
ہے۔ کیتھرائن غلط بیانی کر رہی ہو گی"...... باربرا نے کہا تو عمر
بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ وہ بھی غلط بیانی نہیں کر رہی اس لئے اب میں نے
فیصلہ کیا ہے کہ اب اس فارمولے کو بھول جاؤں"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ حیرت ہے۔ انتہائی حیرت ہے"...... باربرا نے کہا۔

"یہ تو پورا کیس ہی حیرت پر مبنی ہے۔ بہرحال اب میں نے سو
لیا ہے کہ یہ فارمولا پاکیشیا کی قسمت میں نہیں ہے اس لئے ہ
واپسی ہو گی۔ اوکے۔ اب اجازت دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے
کہا۔

"اب کیا کہہ سکتی ہوں۔ چیف نے تو فارمولے کا مسئلہ ہی ختم
کر دیا ہے لیکن اگر تم کہو تو میں اس سلسلے میں اپنے طور پر کا
کروں"...... باربرا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب تمہاری اپنی مرضی ہے۔ میں بہرحال اب واپس جا رہا
ہوں۔ اب ایک فارمولے کے لئے اتنا وقت لگ گیا ہے اور بے
شمار کام میرے منتظر ہیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس
کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی واپس مڑ گئے اور پھر جب ان کے
جانے کے بعد دروازہ بند ہوا تو باربرا کا چہرہ مسرت سے تمتما اٹھا۔

"ویری گڈ۔ اینڈریو نے واقعی بروقت کام دکھایا ہے۔ اب یہ
فارمولا ہماری ذاتی ملکیت بن گیا ہے۔ ویری گڈ"...... باربرا نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر
دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے
کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھی چلے گئے یا نہیں"...... باربرا نے
کہا۔

"یس مادام۔ ابھی وہ یہاں سے گزرے ہیں"...... دوسری طرف
جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ پھر اینڈریو سے میری بات کراؤ"...... باربرا نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو باربرا نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باربرا نے کہا۔

"اینڈریو سے بات کریں مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اینڈریو۔ میں باربرا بول رہی ہوں"...... باربرا نے

"کیا ہوا۔ بڑی خوش ہو رہی ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہو ہے"...... دوسری طرف سے اینڈریو نے کہا۔

"ہاں۔ اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ عمران ناکام ہو کر واپس ہے۔ اب اس فارمولے کے مالک ہم ہو گئے ہیں"...... باربرا کہا۔

"اچھا۔ کیسے معلوم ہوا"...... اینڈریو نے کہا تو باربرا نے اور اس کے ساتھیوں کے آفس میں آنے سے لے کر اس سے ہو والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ پھر کیا پروگرام ہے۔ کیا فارمولا واپس منگوا لیں اینڈریو نے کہا۔

"ارے ابھی نہیں۔ پہلے یہ تسلی ہو جائے کہ واقعی عمران وا چلا گیا ہے یا نہیں کیونکہ یہ انتہائی شاطر آدمی ہے"...... باربرا کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اس کا شاطر پن میرے ساتھ نہیں سکتا۔ بہرحال وہ فارمولا تمہارا ہے اس لئے جب تم کہو گی فلیمنگ سے واپس منگوا لیں گے"...... اینڈریو نے جواب و ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں خود بتا دوں گی۔ آج رات کا کیا پروگ ہے" باربرا نے کہا۔

"آج تو حتمی کامیابی کا دن ہے اس لئے جشن ہونا چاہئے"۔ ڈریو نے ہنستے ہوئے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر رات کو ٹرپل ایس کلب پہنچ جانا۔ میں ں پہنچ جاؤں گی"...... باربرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے مسرت رے لہجے میں کہا گیا تو باربرا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ اقعی بے حد خوش تھی کہ اس مشن میں اسے حقیقی کامیابیاں اصل ہو گئی تھیں۔ وہ مین ایجنٹ بھی بن گئی تھی اور فارمولا بھی سے واپس مل گیا تھا اور عمران جیسے آدمی کو بھی وہ شکست دینے میں میاب ہو گئی تھی۔

باربرا سے ملنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی اپنی رہا[ئش گاہ] کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران نے تپائی پر رکھے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فارک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری [طرف] سے فارک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں فارک۔ یہ بتاؤ کہ باربرا کے [کیس] سے کسی اینڈریو کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اینڈریو۔ جی ہاں عمران صاحب۔ اینڈریو برائٹ لائنٹ [ایجنسی کا] ایجنٹ ہے اور وہ باربرا کا بوائے فرینڈ بھی ہے۔ خاصا ہوشیار [اور] فعال آدمی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے[اختیار] چونک پڑا۔

"یہ اینڈریو اس وقت کہاں ہو گا۔ کیا تم معلوم کر سکتے

[عم]ران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ معلوم کر کے مجھے میری رہائش گاہ پر کال کرو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کیتھرائن سے یہ فارمولا اینڈریو لے اڑا ہے۔ عجیب چکر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس بار واقعی بلی چوہے کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ بہرحال اب [ا]ینڈریو سے معلوم ہو گا کہ اس نے کیسے کیتھرائن کے علم میں لائے [بغ]یر اس کے لاکر سے فارمولا حاصل کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو کیسے باربرا پر شک پڑا کہ آپ نے وہاں [خاص] فون لگا دیا"...... صالحہ نے کہا۔

"باربرا کا انداز اس بار واقعی مصنوعی تھا اس لئے مجھے سپیشل [خا]ص فون وہاں لگانا پڑا اور نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ اس طرح یہ بات سامنے آ گئی کہ اس نے اینڈریو سے مل کر فارمولا کیتھرائن کے علم میں لائے بغیر اس کے لاکر سے نکال لیا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو پہلے سے باربرا پر شک تھا یا آپ [ص]رف اندازے سے وہاں گئے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرے ذہن میں صرف اتنی بات تھی کہ کیتھرائن نے بتایا تھا کہ باربرا نے بھی مارلین کا فون ٹیپ کرایا تھا اور پھر اس نے بھی کیتھرائن سے پوچھ گچھ کی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ باربرا اس

فارمولے کے لئے کام کر رہی تھی اور ظاہر ہے ہمارے علاوہ فارک
سے اسے ہی دلچسپی ہو سکتی تھی اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید چو
کو موڑ پڑنے والی بات ہو گئی ہو۔ کیتھرائن نے مارلین سے فا
اڑایا اور کیتھرائن سے باربرا نے اڑا لیا۔ البتہ جب باربرا نے
اداکاری شروع کی تو پھر میں کنفرم ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ڈکٹا فون لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہیں اس کا گلا
اس سے معلوم کیا جا سکتا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے ک

"وہ برائٹ لائٹ کی ایجنٹ ہے اور لارڈ پیٹرک نے فارم
سے ہاتھ صرف ہماری خاطر اٹھایا تھا۔ اب اگر ہم باربرا پر تشدد ک
تو پھر لامحالہ لارڈ پیٹرک درمیان میں کودنے پر مجبور ہو جاتا
طرح ایک نیا کھیل شروع ہو سکتا تھا"...... عمران نے کہا تو
نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ اب اینڈریو پر آپ ہاتھ ڈالیں گے تو پھر کی
پیٹرک اسے محسوس نہیں کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ معاملہ صرف باربرا تک ہی تھا۔ اینڈریو اس کیس
جبراً داخل ہوا ہے اور ہم تو جانتے ہی نہیں کہ اینڈریو دراصل
ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"فارک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فارک کی

سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ اینڈریو اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے۔
اس کے چند مہمان گریٹ لینڈ سے آئے ہوئے ہیں"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"کیا ایڈریس ہے اس کی رہائش گاہ کا"...... عمران نے پوچھا۔

"لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھائیس جناب"...... دوسری طرف
سے جواب دیا گیا۔

"اس کا آفس وغیرہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ وہ بظاہر امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے۔
الیکٹرونکس سپیئر پارٹس کا۔ سٹار بزنس پلازہ میں اینڈریو انٹرپرائزز کی
فرم کا آفس ہے لیکن عملی طور پر اس بزنس کا کام اس کا مینجر رچرڈ کرتا
ہے جبکہ وہ خود وہاں آفس میں بیٹھ کر برائٹ لائٹ کو ہی ڈیل کرتا
ہے"...... فارک نے جواب دیا۔

"کیا اس کو دیکھا ہوا ہے تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ بے شمار بار"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اس کا حلیہ تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے کہا تو فارک
نے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو۔ اب اینڈریو سے فارمولا وصول کریں"...... عمران

نے کہا۔

"کیاآپ اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کریں گے"...... صفدر نے

"ہاں۔ لیکن بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل ساتھ لینا"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار لارسن کالونی میں پہنچ چکی تھی۔ کوٹھی نمبر اٹھ خاصی بڑی اور جدید طرز تعمیر پر مبنی تھی۔ عمران نے کار کوٹھی سے کافی آگے لے جا کر روک دی۔

"صفدر۔ جا کر گیس فائر کر دو اور پھر عقبی طرف سے اندر سے پھاٹک کھول دینا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پار کر کے کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انہیں کوٹھی کا پھاٹک کھلا نظر آیا تو عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر وہ پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک پر صفدر کھڑا نظر آ رہا تھا۔ عمران کار پھاٹک کے اندر لے گیا۔ پورچ میں پہلے ہی دو نئے ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ان کے پیچھے لے جا کر روک دی جبکہ صفدر پھاٹک بند کر کے اب پورچ کی طرف آ رہا تھا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے عمران صاحب۔ سٹنگ روم میں اینڈریو موجود ہے۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ عورتیں اور دو مرد بھی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کوئی تہہ خانہ تلاش کرو۔ یہ خاصی گنجان آبادی ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اندرونی طرف کو بڑھ گئے۔ عمران سٹنگ روم میں ہی رک گیا جبکہ اس کے باقی ساتھی آگے بڑھ گئے تھے۔ وہاں واقعی اینڈریو ایک کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ چونکہ اس کا حلیہ وہ فارک سے معلوم کر چکا تھا اس لئے وہ سے آسانی سے پہچان گیا تھا۔

"آیئے عمران صاحب۔ یہاں ایک تہہ خانہ موجود ہے"۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر لے چلو"...... عمران نے اینڈریو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر اینڈریو کو کھینچ کر کاندھے پر لادا اور اندر کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے تہہ خانے میں پہنچ چکے تھے۔ وہاں فرنیچر موجود تھا۔ اسی لمحے صفدر تہہ خانے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ سٹور سے رسی کا بنڈل مل گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کرسی پر اچھی طرح جکڑ دو۔ لیکن خیال رکھنا یہ برائٹ لائٹ کا مین ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اینڈریو کو کرسی پر رسی سے باندھ دیا گیا۔

"اب تم لوگ باہر کا اور خاص طور پر اس کے ملازموں
مہمانوں کا خیال رکھو۔ شاید اس سے پوچھ گچھ میں کافی وقت
جائے"...... عمران نے کہا۔

"اگر جلدی رزلٹ چاہئے تو تنویر کو بھیج دوں"...... صفدر
مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ کچھ بتائے بغیر ہی عالم بالا کو پرواز کر جائے گا"۔ عم
نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ صالحہ اور
دونوں کو وہ وہیں رہائش گاہ پر ہی چھوڑ آئے تھے۔ عمران کے
صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ہی آئے تھے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ میں یہیں رک جاؤں اور
کے عقب میں رہوں کیونکہ یہ واقعی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ صف
اور تنویر باہر کا خیال رکھیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تمہارے پاس اینٹی گیس کی شیشی ہے"
عمران نے کہا۔

"وہ میرے پاس ہے"...... صفدر نے کہا اور جیب سے شیش
نکال کر اس نے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دی اور خود وہ بیر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اوکے۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپ
شکیل نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ اینڈریو کی ناک سے
دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی، اس کا ڈھکن بند کیا اور شیش

جیب میں ڈال کر وہ اینڈریو کی کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔
چند لمحوں بعد اینڈریو کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے شروع
ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد اس کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کی آنکھیں
کھل گئیں۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر
ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ اوہ۔ تم کون ہو۔ میں کہاں
ہوں"...... اینڈریو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام اینڈریو ہے اور تم باربرا کے بوائے فرینڈ ہو اور
وائٹ لائٹ کے مین ایجنٹ ہو۔ اس وقت تم اپنی رہائش گاہ کے
تہہ خانے میں موجود ہو"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے
میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔ کیا
مطلب"...... اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرے خیال میں تمہارے لئے اتنا
تعارف ہی کافی ہے"...... عمران نے کہا تو اینڈریو نے بے اختیار
اچھلنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف
کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔
میرا تمہارا کیا تعلق"...... اینڈریو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے

کہا۔

"تمہارا تعلق باربرا سے ہے اور باربرا کا تعلق فارمولے سے تھا
فارمولا پاکیشیا کا ہے۔ اس طرح یہ تعلق قائم ہو گیا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"فارمولا۔ کیسا فارمولا۔ کس فارمولے کی بات کر رہے ہو ا
باربرا صرف میری دوست ہے ورنہ میرا سیکشن علیحدہ ہے"۔ اینڈ
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پس منظر بتانے کی ضرورت نہیں ہے اینڈریو۔ اس
کہ تمہیں باربرا سے تمام تفصیل معلوم ہو چکی ہے۔ بہرحال مخ
طور پر اتنا بتا دوں کہ فارمولا باربرا سے مارلین کو منتقل ہو گیا
مارلین سے رین بو کلب کی مادام کیتھرائن تک پہنچا۔ کیتھرائن
اسے لاکرز کارپوریشن کے سپیشل لاکر میں رکھ دیا اور مارلین
ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد کیتھرائن کے ساتھ جا کر جب میں
اس لاکر کی چیکنگ کی تو لاکر خالی ملا۔ وہاں فارمولا موجود نہ تھا
کیتھرائن کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے خود بھی یہ علم نہیں ہو سکا
فارمولا کہاں گیا اور کون لے گیا لیکن فارمولے کے بارے
صرف ایک ہی شخصیت کو علم تھا اور وہ ہے باربرا۔ چنانچہ ہم بار
سے ملنے اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں گئے اور ہم نے باربرا پر یہ
کیا کہ ہم اب فارمولے میں مزید دلچسپی لینے اور اس کی خاطر مزید وقت
ضائع کرنے کی بجائے واپس پاکیشیا جا رہے ہیں جس پر باربرا

ے پر اطمینان کے جو تاثرات ابھرے اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ
مولا بہرحال کسی بھی انداز میں دوبارہ باربرا تک پہنچ گیا ہے لیکن
براہ راست باربرا پر ہاتھ نہ ڈال سکتے تھے کیونکہ لارڈ پیٹرک جس
نے ہماری وجہ سے فارمولے سے ہاتھ اٹھا لیا تھا اس بات پر برا مناتا۔
اس کی طبیعت کو جانتا ہوں۔ وہ کہتا کہ اسے اطلاع دی جاتی تو
خود فارمولا باربرا سے لے کر ہمیں دے دیتا۔ چنانچہ میں نے ایک
ہ گیم کھیلی اور ایک خصوصی ساخت کا ڈکٹا فون میں نے وہاں
برا کے آفس میں نصب کر دیا جس کی کال خود بخود ٹیپ ہوتی رہتی
ہے۔ اس کے بعد ہم واپس چلے گئے۔ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر ہم نے
ب اس ٹیپ کو سنا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ ہمارے واپس چلے
نے کی کنفرمیشن کے بعد باربرا نے تمہیں فون کیا اور تمہارے اور
برا کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس سے یہ بات سامنے آگئی کہ
فارمولا تمہاری تحویل میں ہے اور تم نے اسے کسی فلیمنگ کے
اس رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے تمہارے بارے میں معلومات
صل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ تمہارے کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں اور
اپنی رہائش گاہ پر موجود ہو۔ ہم نے یہاں پہلے بے ہوش کر دینے
لی گیس فائر کی اور اس کے بعد اندر آگئے اور اب تم یہاں اپنی ہی
ائش گاہ کے اس تہہ خانے میں موجود ہو"...... عمران نے تفصیل
ہ بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب غلط ہے۔ نہ میرا کسی فارمولے سے

تعلق ہے اور نہ ہی میں کسی فلیمنگ کو جانتا ہوں اور اگر یہ ٹیپ
بھی ہی تو یہ جعلی ہے کیونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ سٹ
ہیڈ کوارٹر میں ایسے انتظامات خصوصی طور پر کئے جاتے ہیں کہ ا
کوئی ڈکٹا فون چاہے وہ کسی بھی ٹائپ کا ہو کام ہی نہیں کر سکتا
اینڈریو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
" تم واقعی درست کہہ رہے ہو لیکن ایکریمیا کا جدید ترین
فون جیسے وائی ایکس ون ہنڈرڈ کہا جاتا ہے کرانس کے تمام حفا
انتظامات سے سپر ہے اور جہاں تک ٹیپ کے جعلی یا اصلی ہونے
تعلق ہے اس کا فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا۔ فی الحال تو ہم نے
معلوم کرنا ہے کہ فارمولا کہاں ہے اور کیسے ہمیں واپس مل
ہے"...... عمران نے کہا۔
" مجھے کیا معلوم کہ فارمولا کہاں ہے"...... اینڈریو نے کہا۔
" دیکھو اینڈریو۔ تمہاری کرسی کے عقب میں میرا آدمی موجود
اس لئے اگر تمہارا خیال ہے کہ تم رسیاں کھول سکتے ہو تو اس با
کو ذہن سے نکال دو اور تم سے اب تک جو بات چیت ہوئی ہے
دوستانہ انداز میں ہوئی ہے اس لئے کہ تم بہرحال ایک سیکر
ایجنٹ ہو اور لارڈ پیڑک کے تحت ہو ورنہ تمہیں معلوم ہے
فارمولا تو بہرحال تمہیں واپس کرنا ہی ہوگا"...... عمران کا لہجہ یک
سرد ہو گیا تھا۔
" سوری عمران۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے پاس نہ کو

فارمولا ہے اور نہ ہی میرا کسی سے کوئی تعلق ہے۔ ویسے تمہارا جی
چاہے تو تم جس طرح کا چاہو مجھ پر تشدد کرتے رہو لیکن نتیجہ بہرحال
یہی نکلے گا جو میں نے بتایا ہے کیونکہ مجھے واقعی کسی فارمولے کا علم
نہیں ہے"...... اینڈریو نے کہا۔
" اچھا فلیمنگ کون ہے۔ اس کے بارے میں بتا دو"...... عمران
نے کہا۔
" میرے دوستوں اور واقفوں میں سے کوئی بھی فلیمنگ نام کا
آدمی نہیں ہے حالانکہ یہ عام سا نام ہے لیکن بہرحال میں سچ کہہ رہا
ہوں کہ واقعی میں کسی فلیمنگ کو نہیں جانتا"...... اینڈریو نے کہا۔
" اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے لارڈ پیڑک سے معذرت کرنا
پڑے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی
اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
" کیا۔ تم واقعی مجھ پر تشدد کرو گے حالانکہ میں واقعی سچ بول رہا
ہوں"...... اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" میں کوئی تشدد نہیں کر رہا۔ صرف اصل بات پوچھ رہا ہوں۔
صرف یہ بتا دو کہ فلیمنگ کون ہے کیونکہ باربرا سے گفتگو کے
درمیان یہ بات بہرحال سامنے آ گئی ہے کہ فارمولا فلیمنگ کے پاس
ہے اور تم نے باربرا کو کہا تھا کہ اگر وہ کہے تو فلیمنگ سے فارمولا
واپس منگوایا جائے"...... عمران نے کہا۔
" میں واقعی کسی فلیمنگ کو نہیں جانتا۔ تم یقین کرو"۔ اینڈریو

نے کہا۔

"ابھی سب کچھ سامنے آجائے گا اینڈریو۔ بس تھوڑی سی
پھوٹ ہو جائے گی جو صرف تمہاری ضد کی وجہ سے ہے"...... ع
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر والا ہاتھ گھمایا تو اینڈریو
منہ سے بے اختیار سسکی سی نکل گئی۔ وہ واقعی نہ صرف ا
تربیت یافتہ تھا بلکہ اعصابی طور پر خاصا مضبوط آدمی تھا لیکن ا
اس کی سسکی ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما
ایک بار پھر تہہ خانہ اینڈریو کے منہ سے نکلنے والی سسکی سے گ
اٹھا لیکن اس بار سسکی کی آواز پہلے والی سسکی سے زیادہ بلند تھی۔

"تم۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کچھ نہ
معلوم"...... اینڈریو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے
دوسرے ہاتھ میں لیا اور اینڈریو کی پیشانی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک
دیا تو اس بار تہہ خانہ اینڈریو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گو
اٹھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ تم ہمیشہ
لئے ذہنی توازن کھو بیٹھو گے"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم کیا کرنا چاہتے
ہو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ پلیز مزید ضرب نہ لگاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں"
اینڈریو نے کہا۔

"بولتے جاؤ۔ ورنہ"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد

اٹھا۔

"کارسیکا جزیرے کا پولیس چیف فلیمنگ ہے۔ فارمولا اس کے
ل ہے"...... اینڈریو نے کہا۔

"اسے کنفرم کراؤ"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں کنفرم کرا دیتا ہوں لیکن تم کہو تو میں فارمولا
ملی منگوا دیتا ہوں۔ میں اس فارمولے کے لئے ہمیشہ کے لئے
ل نہیں ہونا چاہتا"...... اینڈریو نے کہا۔

"فون اٹھا لاؤ کیپٹن شکیل"...... عمران نے کرسی کے عقب میں
ے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات
سر ہلا دیا اور سائیڈ سے ہو کر وہ آگے بڑھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ
نے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گانٹھ کھولنے کی کوشش فضول ہے اینڈریو۔ مجھے معلوم ہے
تم تربیت یافتہ آدمی ہو اس لئے میں نے افریقی طرز کی گانٹھ لگوائی
جسے تم چاہو بھی تو نہیں کھول سکو گے"...... عمران نے کرسی پر
ے ہوئے کہا تو اینڈریو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس
ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل کارڈلیس فون
اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے فون پیس عمران کی طرف
دیا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو اینڈریو نے پہلے یہاں سے
یکا کا رابطہ نمبر بتایا اور پھر فلیمنگ کا نمبر بتا دیا۔ عمران نے نمبر

پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور
شکیل کو دے دیا۔ کیپٹن شکیل نے فون پیس اینڈریو کے کان
لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور
رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پولیس چیف آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف فلیمنگ سے بات کراؤ۔ میں اینڈریو بول رہا
کرانس دارالحکومت سے"...... اینڈریو نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فلیمنگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
آواز سنائی دی۔

"اینڈریو بول رہا ہوں فلیمنگ"...... اینڈریو نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص
ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"وہ فارمولا مجھے واپس چاہئے جو میں نے تمہارے پاس
رکھوایا تھا"...... اینڈریو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دوں گا تمہارے آفس کے ایڈریس پر
تمہاری امانت ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلد از جلد بھجوا دو۔ تھینک یو"...... اینڈریو نے کہا۔

"آج ہی کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دوں گا۔ بے فکر رہو
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... اینڈریو نے کہا تو کیپٹن شکیل نے فون
پیس اینڈریو کے کان سے ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"تم نے واقعی سمجھ داری کا ثبوت دیا ہے اینڈریو۔ لیکن اب یہ
بات طے ہو گئی ہے کہ فارمولا تمہارے پاس پہنچے گا تو تم اسے
ہمارے حوالے کر دو گے"...... عمران نے کہا۔

"سنو علی عمران۔ مجھے اس فارمولے سے واقعی کوئی دلچسپی نہیں
اور یہ بھی سن لو کہ باربرا کو تو اس کا سرے سے علم ہی نہیں
تھا۔ میں نے کیتھرائن کو لاکرز کارپوریشن میں میک اپ کئے ہوئے
مارلین کا لاکر کھولتے دیکھا تو میں چونک پڑا اور پھر مجھے معلوم ہو گیا
کہ اس نے وہاں سے ایک پیکٹ نکالا اور پھر اسے اپنے لاکر میں رکھ
دیا۔ میں بھی اس وقت میک اپ میں تھا اس لئے وہ مجھے نہ پہچان
سکی۔ میں اس وقت بیرون ملک سے واپس آیا تھا اور مجھے کسی بات کا
علم نہیں تھا۔ جب میں نے چیف سے رابطہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ
باربرا کو مین ایجنٹ بنا دیا گیا ہے اور چیف نے بھی مجھے ساری بات
بتائی اور میں مارلین کا نام درمیان میں آنے پر سمجھ گیا کہ یہ وہی
فارمولا ہے۔ پھر میں باربرا کو ترقی پر مبارک باد دینے گیا تو وہاں ایسی
بات سامنے آئی جس سے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ فارمولا وہی تھا جو
کیتھرائن کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ باربرا نے ضد کی تو میں نے اپنے
ایک خاص آدمی کے ذریعے کیتھرائن کا لاکر کھلوا کر وہ فارمولا وہاں
سے نکلوا لیا اور اس طرح کیتھرائن کو بھی علم نہ ہو سکا کہ فارمولا

کہاں گیا لیکن باربرا اس فارمولے کو اس وقت تک اپنے پاس
رکھنا چاہتی تھی جب تک کہ تم واپس نہ چلے جاتے کیونکہ پروگرام
کے مطابق اسے چیف کو اطلاع دینا پڑتی اور اسے یقین تھا کہ
وہ فارمولا تمہیں واپس کر دے گا اس لئے میری تجویز پر اس نے
فارمولا فلیمنگ کے پاس رکھنے کے لئے دے دیا اور اس وقت یہ
فلیمنگ کے پاس ہے۔ میرے یہ بات بتانے کا مطلب ہے کہ مجھے
واقعی اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اسی لئے جب میں نے
محسوس کیا کہ تم میرا ذہنی توازن خراب کر دو گے تو میں نے سب کچھ
بتانے کا فیصلہ کر لیا ورنہ شاید ایسا نہ ہوتا چاہے میں ہمیشہ کے لئے
پاگل ہی کیوں نہ ہو جاتا۔ اب میرا وعدہ کہ کل جب فارمولا میرے
پاس پہنچے گا تو میں وہ پیکٹ تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دوں گا"۔ اینڈریو
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے آج رات باربرا سے کلب میں ملنا ہے اور وہ
تمہارے کٹے ہوئے نتھنے دیکھ کر وہ سمجھ جائے گی اور پھر تم نے
سب کچھ بتا دینا ہے اور وہ بہرحال خاتون ہے اور خواتین ان معاملات
میں ضدی ہوتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ فارمولا تو بہرحال تمہیں مل جائے گا
لیکن تم دونوں شاید دوبارہ نہ مل سکو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ میں آج
رات کلب نہیں جاؤں گا اور نہ ہی باربرا کو کچھ بتاؤں گا اور
باربرا سے میں خود ہی معذرت کر لوں گا"۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔

"اوکے۔ چونکہ تم سمجھ دار ہو اس لئے میں تم پر اعتماد کر رہا
ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے کیپٹن شکیل کو مخصوص اشارہ
کیا تو کیپٹن شکیل کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور
اینڈریو کی کنپٹی پر زوردار ضرب لگی اور ایک ہی ضرب پر اس کی
گردن ڈھلک گئی۔ اس کے منہ سے ادھوری چیخ نکل سکی تھی۔

"اس کی رسیاں کھول دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے
رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ عمران نے فون پیس اس کے ہاتھ سے
لیا اور اسے آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

"پولیس چیف آفس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"اینڈریو بول رہا ہوں۔ پولیس چیف فلیمنگ سے بات
کراؤ"۔۔۔ عمران نے اینڈریو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فلیمنگ بول رہا ہوں۔ ابھی تو تم نے کال کی تھی پھر کیا
بات ہو گئی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے اس لئے تمہیں دوبارہ کال کی ہے کہ تم وہ فارمولا
پہلے ایڈریس پر نہ بھجوانا بلکہ میں تمہیں ایک اور ایڈریس بتا رہا
ہوں۔ تم فارمولا اس ایڈریس پر بھجوا دینا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایڈریس بتاؤ"۔ فلیمنگ نے کہا تو عمران نے اسے

فارک کا ایک ایسا ایڈریس بتا دیا جو اس کا خصوصی ایڈریس تھا۔

"میں نے ایڈریس نوٹ کر لیا ہے۔ اب اس ایڈریس پر بھیجا جائے گا۔ میرا آدمی وہ پیکٹ لینے گیا ہوا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کل ہی پہنچے گا کیونکہ اب رات کی کوئی فلائٹ نہیں ہے۔ صبح کی فلائٹ سے کرانس پہنچے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے تپائی پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اس اینڈریو نے ہوش میں آنے کے بعد فلیمنگ کو کال کر کے کچھ اور کہہ دیا تو پھر"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر یہ ایسا کرے گا تو اس سے بڑا احمق شاید دنیا میں کوئی نہ ہو گا کیونکہ ہمیں جب معلوم ہو چکا ہے تو ہم فلیمنگ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر فارمولا یہاں آگیا تو اینڈریو کہاں جائے گا اور اس نے جس طرح سب کچھ بتا دیا ہے اس سے یہی ظاہر ہے کہ وہ سمجھ دار ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے تہہ خانے سے باہر آ گئے۔

اینڈریو غضبناک شیر کے انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے دونوں نتھنوں پر بینڈیج تھی۔ اسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو رسیوں سے آزاد پایا تھا۔ وہ فوراً اس تہہ خانے سے باہر نکلا اور پھر اس نے فون پر اپنے سیکشن کے آدمیوں کو وہاں کال کر کے مہمانوں اور ملازموں کو ہوش میں لانے کا حکم دیا اور خود وہ سیدھا اپنے مخصوص پوائنٹ پر آگیا تھا۔ اس نے یہاں سے فلیمنگ کو کال کیا تو وہ انتہائی حیران رہ گیا کہ اس نے اسے دوسری بار بھی کال کیا تھا اور اسے کوئی نیا ایڈریس بتایا تھا جس پر فارمولا بھجوانا تھا۔ لیکن چونکہ ابھی تک فارمولا اس تک نہ پہنچا تھا اس لئے ابھی اس نے نہیں بھجوایا تھا اور اینڈریو سمجھ گیا کہ عمران نے اس کی آواز اور لہجے میں فلیمنگ کو کال کر کے فارمولا اپنے کسی خاص آدمی کے ایڈریس پر منگوایا تھا۔ بہرحال اس نے فلیمنگ کو عمران کے بارے میں

ساری تفصیل بتا دی اور اسے کہہ دیا کہ ابھی وہ فارمولا نہ بھجوا۔
اگر اس نے فارمولا لینا ہوا تو وہ خود کار سیکا پہنچ کر اس سے وصول
لے گا۔ اس کے بعد اس نے اپنے نمبر ٹو رابرٹ کو کال کر کے ا
فلیمنگ کا بتایا ہوا وہ ایڈریس بتا کر اس کے بارے میں معلو
حاصل کرنے کے لئے کہا اور اب وہ اس کی طرف سے واپسی اطا
کے لئے انتہائی بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا
تھا کیونکہ عمران نے جس انداز میں اسے گھیرا تھا اور جس انداز
اس کے نتھنے کاٹے تھے اس سے اس کے دل میں عمران کے خلا
انتقامی جذبہ پوری شدت سے ابھر آیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا
وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو صبح ہونے سے پہلے ہر صورت
ہلاک کر دے گا تاکہ عمران کو معلوم ہو سکے کہ اینڈریو بھیڑ نہیں
کہ اسے جس انداز میں چاہے ٹریٹ کر سکے۔ البتہ اس نے باربرا
فون کر کے اس سے معذرت کر لی تھی کہ چونکہ اس کے خا
مہمان گریٹ لینڈ سے آئے ہوئے ہیں اس لئے وہ آج رات کلب
سکے گا۔ اس نے باربرا کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ اسے اس و
سب کچھ بتانا چاہتا تھا جب عمران اور اس کے ساتھی لاشوں
تبدیل ہو چکے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اینڈ
نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... اینڈریو نے کہا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے آواز سنا

لیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... اینڈریو نے کہا۔

" جناب جو ایڈریس آپ نے بتایا ہے یہ ایک پھول فروش کا
ایڈریس ہے۔ ٹو وے پلازہ کے قریب ایک چھوٹا سا کیبن ہے اور
اب اس وقت یہ کیبن بند ہے" ...... رابرٹ نے کہا۔

" احمق آدمی۔ اس پھول فروش کا کوئی گھر بھی تو ہو گا۔ معلوم کیا
تم نے" ...... اینڈریو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے جو معلومات کی ہیں اس کے مطابق اس
پھول فروش کا نام جیری ہے اور اس کا گھر ایکس ون کوارٹرز میں
۹- تیرہ نمبر کوارٹر۔ وہ وہاں اکیلا رہتا ہے۔ اس کی فیملی مضافاتی
بستی میں رہتی ہے" ...... رابرٹ نے کہا۔

" تم اسے اغوا کر کے یہاں لے آؤ۔ فوراً" ...... اینڈریو نے کہا۔

"یس باس" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینڈریو نے رسیور
رکھ دیا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر تقریباً ایک
گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس" ...... اینڈریو نے کہا۔

"باس۔ رابرٹ ایک بے ہوش آدمی کو لے آیا ہے" ۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

" اسے تہہ خانے میں کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح جکڑ دو۔ میں خود

"وہاں آ رہا ہوں"...... اینڈریو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑ
بعد وہ اس آفس سے نکل کر مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا
تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی ر
سے بندھا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور
ہوش تھا۔ ساتھ ہی دو اور آدمی موجود تھے۔ ایک اس کا نمبر ٹو ر
تھا جبکہ دوسرا اس خاص پوائنٹ کا انچارج جونی تھا۔

"کیسے بے ہوش کیا ہے اسے"...... اینڈریو نے کرسی پر
ہوئے کہا۔

"سر پر چوٹ لگا کر باس"...... ساتھ کھڑے ہوئے رابرٹ نے
جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ اور جونی تم الماری سے کوڑا
لاؤ"...... اینڈریو نے کہا تو جونی ایک طرف موجود الماری کی
بڑھ گیا جبکہ رابرٹ اس آدمی کی طرف بڑھا اور اس نے اس
چہرے پر یکے بعد دیگرے زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیس
یا چوتھے تھپڑ پر وہ آدمی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو رابرٹ پیچھے
جبکہ اس دوران جونی الماری سے کوڑا نکال کر اینڈریو کی کر
قریب پہنچ چکا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ میں کہاں ہوں"...... اس
نے انتہائی حیرت اور خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... اینڈریو نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میرا نام جیری ہے۔ م۔ م۔ مگر میں کہاں ہوں۔ میں
اپنے کوارٹر پر تھا۔ کیا مطلب"...... جیری کے لہجے میں حیرت کے
ساتھ ساتھ خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

"تمہارا پاکیشیا کے ساتھ کیا تعلق ہے"...... اینڈریو نے کہا تو
جیری بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا۔ وہ کیا ہے جناب۔ کون پاکیشیا"...... جیری نے کہا
لیکن اینڈریو ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ یہ جیری اداکاری کر رہا ہے۔

"پاکیشیا ایشیا کا ایک ملک ہے"...... اینڈریو نے سرد لہجے میں
کہا۔

"ملک۔ م۔ م۔ مگر میں تو غریب آدمی ہوں جناب۔ پھول
فروشی کرتا ہوں۔ میں تو کبھی کرانس سے باہر نہیں گیا۔ میں کسی
ملک میں کیسے جا سکتا ہوں"...... جیری نے کہا۔

"جونی"...... اینڈریو نے ساتھ کھڑے جونی سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"یس باس"...... جونی نے چونک کر کہا۔

"اس کی زبان کھلواؤ"...... اینڈریو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جونی نے کہا اور کوڑے کو ہوا میں جھٹکا دے
کر وہ تیزی سے جیری کی طرف بڑھ گیا۔

"م۔ م۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جیری نے خوفزدہ سے لہجے
میں کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ

جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"بولو۔ ورنہ کھال ادھیڑ دوں گا۔ بولو" ...... جونی نے
ہوئے کہا اور ایک بار پھر پوری قوت سے کوڑا جیری کے جسم پ
دیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں" ......
جیری نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم زخمی ہو رہا تھا اور چہرہ خوف
تکلیف سے بگڑ گیا تھا۔

"بولو۔ بتاؤ ورنہ واقعی کھال ادھیڑ دی جائے گی" ...... اینڈ
نے کہا۔

"ج۔ جناب۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا تو
فارک صاحب سے ہے۔ وہ آٹو پلازہ میں انٹرنیشنل آٹو موبائلز
مالک اور جنرل مینجر ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہوا ہے کہ اگر میرے
کوئی ڈاک آئے تو وہ انہیں پہنچا دی جائے یا کوئی فون آئے جس
پاکیشیا کا حوالہ ہو تو میں اس فون کو ان کے سپیشل فون
ڈائریکٹ کر دیا کروں۔ اس کے عوض وہ مجھے بھاری رقم ادا کر
ہیں جناب" ...... جیری نے رک رک کر کہا۔

"وہ فارک کہاں رہتا ہے" ...... اینڈریو نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو ان کے آفس جا کر ان سے ملتا ہوں
جناب۔ البتہ ان کا ایک سپیشل فون نمبر مجھے بتایا گیا ہے کہ میں
کسی ایمرجنسی میں اس نمبر پر ان سے بات کر سکتا ہوں" ...... جیری

نے کہا۔

"کیا نمبر ہے" ...... اینڈریو نے پوچھا تو جیری نے نمبر بتا دیا۔

"جونی فون لے آؤ" ...... اینڈریو نے جونی سے کہا تو جونی سر ہلاتا
ہوا مڑا اور تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

"میں تمہیں ایک حلیہ بتاتا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ یہ آدمی کہاں رہتا
ہے" ...... اینڈریو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ حلیہ بتا دیا
جس میک اپ میں عمران اس سے ٹکرایا تھا۔

"نہیں جناب۔ میں نے اس حلیئے کے آدمی کو کبھی نہیں دیکھا
جناب" ...... جیری نے جواب دیا۔ اس دوران جونی واپس آیا تو اس
کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس نے فون پیس
اینڈریو کی طرف بڑھا دیا۔ اینڈریو نے جیری کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا
اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے وہ خود اٹھا اور اس نے فون پیس
راڈ پر بندھے ہوئے جیری کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے
گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ فارک ہاؤس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"میں آٹو پلازہ کا جیری بول رہا ہوں۔ فارک صاحب سے فوری
بات کرنی ہے" ...... جیری نے کہا۔

"وہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"جہاں بھی ہوں میری بات کراؤ۔ یہ بے حد ضروری ہے"۔ جـ
نے کہا۔

"وہ اپنے مہمانوں کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ اس نمبر پر کال
لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمـ
دیا گیا تو اینڈریو نے فون ہٹا کر آف کر دیا اور پھر دوبارہ آن کر
اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سـ
دی۔

"چیف کمشنر آفس سے بول رہا ہوں سیکنڈ چیف"...... اینڈ
نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخ
انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون کہاں نصـ
ہے۔ اچھی طرح چیک کر کے بتانا۔ اٹ از سٹیٹ میٹر"...... اینڈر
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ نمبر بتا دیا جو دوسری طر
سے بتایا گیا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز دوبا
سنائی دی۔

"یس"...... اینڈریو نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر تیرہ میں نصب ہے مسٹر
ـلا کے نام پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح اور پوری احتیاط سے چیک کیا ہے یا
ں"...... اینڈریو نے کہا۔

"یس سر۔ پوری احتیاط سے چیک کیا ہے جناب"...... دوسری
ـ سے کہا گیا تو اینڈریو نے فون آف کیا اور پھر اسے آن کر دیا۔

"اب میں دوسرا نمبر پریس کر رہا ہوں۔ تم نے فارک سے بات
ا ہے۔ اسے بے شک بتا دینا کہ اس کی رہائش گاہ سے تمہیں یہ
ملا ہے اور اسے کہنا کہ تم ایک ہفتے کے لئے دکان بند کر کے ملک
باہر جا رہے ہو۔ اگر وہ ضد کرے اور کہے کہ کل تک رک جاؤ تو
اس کی بات مان جانا"...... اینڈریو نے کہا تو جیری نے اثبات
سر ہلا دیا۔ اینڈریو نے نمبر پریس کیا اور پھر فون پیس ایک بار پھر
ی کے کان سے لگا دیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف بجنے والی
ٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں جیری بول رہا ہوں جناب۔ اگر فارک صاحب یہاں موجود
ں تو ان سے بات کرا دیں"...... جیری نے کہا تو دوسری طرف
لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ فارک بول رہا ہوں۔ تم نے یہ نمبر کہاں سے حاصل کیا
جیری"...... اس بار دوسری طرف سے ایک دوسری مردانہ آواز

سنائی دی۔

"جناب۔ میں نے آپ کے سپیشل نمبر پر فون کیا تھا۔ وہا
مجھے بتایا گیا کہ آپ موجود نہیں ہیں۔ میں نے چونکہ آپ کو
اطلاع دینی تھی اس لئے میرے اصرار پر انہوں نے یہ نمبر
جناب"...... جیری نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"جناب۔ آپ کو معلوم ہے کہ میری کزن اسٹاگ میں رہ
وہ فوت ہو گئی ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے۔ میں نے اپ
لولے کر وہاں جانا ہے اس لئے میں نے آپ کو اطلاع دی۔
ایک ہفتے تک میری دکان بند رہے گی"...... جیری نے کہا۔

"اوہ نہیں جیری۔ کل تمہارے ایڈریس پر ایک پیکٹ آ
کارسیکا سے جسے تم نے وصول کر کے مجھے پہنچانا ہے۔ تم یہ
پہنچا کر چلے جانا"...... فارک نے چونک کر کہا۔

"جناب وہ پیکٹ کس وقت آئے گا۔ میں نے تو وہاں جلد
پہنچنا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میری بیوی ان معاملات
معمولی سی دیر بھی پسند نہیں کرتی"...... جیری نے قدرے گھبر
ہوئے لہجے میں کہا۔

"کل دس بجے تک پہنچ جائے گا۔ بلکہ میں کل تمہاری دکان
آؤں گا اور پیکٹ وہیں سے لے لوں گا۔ اس کے بعد تم چلے جا
سنو۔ تمہیں ایک ہزار ڈالر بھی مل جائیں گے"...... فارک نے

"ٹھیک ہے جناب۔ دس بجے کے بعد بھی جایا جا سکتا ہے لیکن
م نہ ہو جائے"...... جیری نے کہا۔

"نہیں۔ صبح دس ساڑھے دس بجے تک پہنچ جائے گا وہ
ٹ"...... فارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ کل آ جائیں دکان پر تاکہ میں آپ کو
ہ پیکٹ دے کر فوراً اسی وقت چلا جاؤں۔ میرا مزید وقت ضائع
ں ہو گا"...... جیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا"...... فارک نے کہا تو جیری نے
بائی کہہ کر بات ختم کی تو اینڈریو نے فون آف کر دیا۔

"آؤ رابرٹ اور جونی"...... اینڈریو نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے باس"...... جونی نے چونک کر پوچھا۔

"اسے ختم کر دو"...... اینڈریو نے کہا تو دوسرے لمحے جونی نے
یب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا اور اس کے ساتھ ہی دو دھماکے
ئے اور جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔

"ہم نے اس ایڈریس پر ریڈ کرنا ہے رابرٹ۔ مجھے یقین ہے کہ
ان اور اس کے ساتھی اس کوٹھی میں موجود ہیں"...... اینڈریو
نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی۔ وہ کون ہیں جناب"...... رابرٹ
نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم بے

ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل بھی ساتھ لے لو اور اسلحہ بم
باہر سے اندر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیں گے ا
اندر داخل ہو کر ان کا خاتمہ کر کے خاموشی سے واپس چلے
گے"...... اینڈریو نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مران صاحب۔ آپ نے اینڈریو کو زندہ چھوڑ کر اچھا نہیں کیا۔
ہ بے حد کینہ پرور اور گھٹیا ذہن کا آدمی ہے۔ وہ لامحالہ آپ کے
لاف کارروائی کرے گا"...... فارک نے عمران سے مخاطب ہو کر
ہا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ میں موجود تھا۔
مران نے اینڈریو کی رہائش گاہ سے واپس آکر فارک کو فون کیا اور
سے یہاں اپنے پاس بلا لیا تھا تاکہ اسے بتا سکے کہ اس نے اس کا دیا
وا ایڈریس فلیمنگ کو دیا ہے اس لئے وہ اس ایڈریس پر پیکٹ کی
صولی کے فول پروف انتظام کرے۔ چونکہ رات کافی ہو گئی تھی
س لئے عمران کے سب ساتھی اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چلے
ئے تھے جبکہ عمران اس وقت فارک کے ساتھ سٹنگ روم میں
جود تھا۔ چونکہ ایک لحاظ سے یہ بلی چوہے کا کھیل اب اپنے اختتام
پہنچ چکا تھا اور صبح انہوں نے فارمولا وصول کر کے واپس پاکیشیا

چلے جانا تھا اس لئے عمران کے سب ساتھی مطمئن ہو کر اپنے
کمروں میں چلے گئے تھے۔

"ہوتا رہے کینہ پرور۔ میں نے اس کا کیا کرنا ہے۔ جیسے
فارمولا پہنچ جائے گا تو ہم فوری طور پر واپس چلے جائیں گے
ہماری واپسی کا بندوبست صبح ہی کر دینا"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا عمران صاحب"...... فارک نے جواب
ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے خصوصی طور پر کال کیا ہے کہ
ایڈریس پر تم نے صبح پیکٹ وصول کر کے خصوصی انتظامات ک
ہیں تاکہ پھر کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے"...... عمران نے کہا تو فارک
اختیار ہنس پڑا۔

"اب کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی عمران صاحب۔ یہ میرا خاص پوا
ہے۔ یہ پھول فروش کا کیبن ہے۔ پھول فروش کا نام جیری ہے او
میرا خاص آدمی ہے"...... فارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی محتاط رہنا"...... عمران نے کہا تو فا
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب مجھے اجازت دیں۔ صبح میں یہ پیکٹ لے کر سیدھا
جاؤں گا اور آپ کی واپسی کا بندوبست بھی کر کے ہی آؤں گا"۔ فا
نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تو فارک دروازے کی طر
مڑ گیا۔

میں پھاٹک بند کر آؤں۔ باقی ساتھی تو شاید سو گئے ہیں"۔
ن نے اٹھتے ہوئے کہا کہ اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
ن اور فارک دونوں چونک پڑے کیونکہ اس فون نمبر کا صرف
ک کو ہی علم تھا اور فارک خود یہاں موجود تھا اس لئے دونوں کے
وں پر بیک وقت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"میں جیری بول رہا ہوں جناب۔ اگر فارک صاحب یہاں ہوں
ری ان سے بات کرا دیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
سنائی دی۔

"کوئی جیری اس نمبر پر تم سے بات کرنا چاہتا ہے"...... عمران
مائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ جیری۔ یہ تو وہی پھول فروش ہے"...... فارک نے چونک
ا اور عمران کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر
کا بٹن پریس کر دیا۔ پھر فارک اور جیری کے درمیان بات چیت
ہوتی رہی اور عمران خاموشی سے اسے سنتا رہا۔ آخر میں جب
ی طرف سے گڈ بائی کے الفاظ سنائی دیئے تو فارک نے رسیور
یا۔

"اچھا ہوا عمران صاحب کہ جیری نے یہاں مجھے فون کر دیا اور
ے بات ہو گئی ورنہ اگر صبح وہ چلا جاتا تو پیکٹ کی وصولی مسئلہ
تی"...... فارک نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی رہائش گاہ پر فون کر کے وہاں سے معلوم کرو
جیری نے وہاں فون کیا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا
"ظاہر ہے جناب اور اسے کہاں سے یہاں کا نمبر معلوم
تھا۔ کیا آپ کو کوئی گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے"...... فارک نے
کر کہا۔
"تم معلوم کرو۔ میری چھٹی حس واقعی کسی گڑبڑ کی نشا
رہی ہے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ نہیں عمران صاحب۔ جیری میرا خاص آدمی ہے اور
جب وہ باہر جاتا تھا تو ایسے ہی مجھے اطلاع دے کر جاتا تھا"
نے مطمئن لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے رسیو
اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"فارک ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آو
دی۔
"فارک بول رہا ہوں"...... فارک نے کہا۔
"اوہ آپ سر۔ میں ہاؤس کیپر جرمی بول رہا ہوں جناب" دو
طرف سے کہا گیا۔
"کیا جیری کی کال آئی تھی"...... فارک نے پوچھا۔
"یس سر۔ وہ چونکہ آپ کو اہم اطلاع دینا چاہتا تھا اس
نے اسے آپ کے مہمانوں کا نمبر دے دیا تھا"...... جرمی نے
"ٹھیک ہے۔ بس یہی پوچھنا تھا۔ میں آ رہا ہوں"......

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اب تو آپ مطمئن ہو گئے ہیں یا نہیں"...... فارک نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال صحیح خیال رکھنا"...... عمران نے کہا
اور فارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جب اس کی کار پھاٹک سے
باہر چلی گئی تو عمران نے پھاٹک بند کیا اور واپس سٹنگ روم میں آ
گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔
"پولیس چیف آفس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"پولیس چیف سے بات کرائیں۔ میں اینڈریو بول رہا ہوں
انس سے"...... عمران نے کہا۔
"وہ تو جناب آرام کرنے چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے
جواب دیا گیا۔
"انہوں نے ایک پیکٹ مجھے کرانس کوریئر سروس سے بھجوانا
تھا۔ وہ بھجوا دیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے معلوم نہیں ہے جناب۔ انہیں ہی معلوم ہو گا"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"ان کی رہائش گاہ کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا۔
"جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ رہائش گاہ پر فون اٹنڈ نہیں
کرتے اور اس وقت تو وہ آرام کرنے اپنے بیڈ روم میں جا چکے ہوں

گئے "۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رکھ دیا۔

"اب جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ اندر کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے لئے ریزرو کمرے میں جا کر آرام سکے۔ لیکن ابھی وہ گیلری میں ہی پہنچا تھا کہ یکلخت کھٹاک کی آواز اسے باہر سے سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ گیس چلنے کی مخصوص آواز تھی۔ وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر سانس بھی بند لیکن ابھی وہ برآمدے تک ہی پہنچا تھا کہ اس کا ذہن کسی تیز رفتار کی طرح گھومنا شروع ہو گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کر لیکن اس کا ذہن کسی طرح کنٹرول میں نہ آ رہا تھا اور پھر اس نے ذہن کو فوری طور پر بلینک کرنے کا فیصلہ کر لیا اور چند لمحوں بعد ذہن تاریک پڑ چکا تھا۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی پیدا ہوئی ا اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے کانوں میں اینڈریو کی آواز پڑی

"اچھی طرح چیک کرو رابرٹ کوئی رہ نہ جائے"۔۔۔۔ ی گیلری سے سنائی دے رہی تھی۔

"یس باس"۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران نے کہ وہ برآمدے کے فرش پر پڑا ہوا ہے۔

"باس۔ چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ دونوں عورتیں ایک کمرے میں ہیں جبکہ تین مرد علیحدہ علیحدہ کمروں میں اور ایک

برآمدے میں پڑا ہوا ہے"۔۔۔۔ رابرٹ کی آواز گیلری سے سنائی دی۔

"برآمدے والا علی عمران ہے۔ اسے اٹھا کر اندر لے آؤ اور پھر اسے کرسی سے باندھ کر ہوش میں لے آؤ تاکہ میں اس کے نتھنے بھی اسی طرح کاٹ سکوں جیسے اس نے میرے کاٹے ہیں"۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور اسی لمحے عمران نے خمار آلود آنکھوں سے ایک آدمی کو برآمدے میں آتے ہوئے دیکھا۔ عمران سمجھ گیا کہ کوٹھی کے اندر دو آدمی داخل ہوئے ہیں۔ ایک اینڈریو اور دوسرا رابرٹ۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر رابرٹ کو کور کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر جیسے ہی رابرٹ اسے اٹھانے کے لئے جھکا عمران نے اس پر حملہ کرنے کا سوچا لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کا جسم حرکت ہی نہ کر رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو گیا ہو۔ اسی لمحے رابرٹ نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے مڑ گیا۔ پھر وہ راہداری سے گزر کر سٹنگ روم میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا۔ بہت خوب۔ تم واقعی جاندار آدمی ہو عمران۔ اسی لئے میں نے بے ہوشی کی زود اثر گیس کے ساتھ بے حس کر دینے والی گیس بھی فائر کرائی تھی کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں تم اپنے ذہن کو کنٹرول نہ کر لو"۔۔۔۔ اینڈریو نے بڑے طنزیہ

انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس۔ کیا اسے باندھنا ہے۔ یہ ہے تو مفلوج"...... را
نے کہا۔

" بے ہوش کر دینے والی گیس اور بے حس کر دینے والی
اگر اکٹھی فائر کرو تو ان کا وقفہ بے حد کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے
سے زیادہ پندرہ منٹ کے بعد اس کا جسم خود بخود حرکت میں آ
گا۔ تم رسی ڈھونڈ کر لاؤ اور اسے باندھ دو"...... اینڈریو نے کہا

" یس باس"...... رابرٹ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" تم نے میرے نتھنے کاٹے تھے۔ مجھے شدید ترین اذیت
تھی۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ میں تمہیں ویسے ہی چھوڑ دوں گا۔ میں
اینڈریو ہے۔ میں اپنے دشمنوں کو پاتال سے بھی کھینچ لاتا ہوں
اینڈریو نے سامنے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے تضحیک آمیز
میں کہا۔ عمران اس کی باتیں سن تو رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ
کوئی جواب نہ دے سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد رابرٹ واپس آیا تو
کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا۔

" اس نے مجھے خصوصی طور پر کہا تھا کہ اس نے مجھے افریقی
لگا کر باندھا ہے۔ یہ سمجھ رہا تھا کہ افریقی ناٹ کے بارے میں مجھے
معلوم نہیں۔ اب میں اسے خود افریقی ناٹ سے باندھوں گا اور
دیکھوں گا کہ یہ کیسے اسے کھول سکتا ہے"...... اینڈریو نے
ہوئے کہا اور پھر اس نے رابرٹ کے ساتھ مل کر عمران کو کرسی

تو اس انداز میں باندھا کہ عمران کے لئے معمولی سی حرکت کرنا
ہی مشکل بنا دیا۔ اینڈریو واپس جا کر سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

" رابرٹ۔ تم ایسا کرو کہ اس کے سارے بے ہوش ساتھیوں کو
بھی اٹھا کر اسی کمرے میں لے آؤ اور انہیں بھی کرسیوں پر باندھ دو
کیونکہ کسی بھی لمحے انہیں ہوش آ سکتا ہے"...... اینڈریو نے کہا۔

" باس۔ اتنی رسیاں تو نہیں ملیں گی۔ اگر ان کا خاتمہ کر دیا جائے
تو یہ بہتر رہے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ان سے میری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ
لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں جبکہ عمران کے بارے
میں یہی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے بلکہ
وہ فری لانسر ہے۔ اس عمران نے مجھ پر تشدد کیا تھا اس لئے میں
صرف اس پر تشدد کروں گا۔ تم پردے اتار لو، بستر کی چادریں پھاڑ
لو۔ جلدی کرو۔ ٹھہرو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں"...... اینڈریو نے
کہا اور اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموش
بیٹھا ہوا تھا۔ اسے بہرحال اطمینان ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھی محفوظ
ہیں ورنہ اسے خطرہ یہی تھا کہ کہیں یہ آدمی فوراً ہی انہیں ہلاک
کرنے پر نہ اتر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ان
کے کاندھوں پر صفدر اور تنویر لدے ہوئے تھے۔ انہیں کرسیوں پر
ڈال کر وہ دونوں واپس چلے گئے اور پھر جب ان کی واپسی ہوئی تو
اینڈریو کے کاندھے پر جولیا جبکہ رابرٹ کے کاندھے پر کیپٹن شکیل

تھا۔ انہیں بھی کرسیوں پر ڈال دیا گیا۔

"تم پردے وغیرہ اتارو۔ میں دوسری لڑکی کو لے آؤں"۔ اینڈریو نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے کاندھے پر صالحہ موجود تھی۔ اس نے اسے بھی کرسی پر ڈال دیا اسی لمحے رابرٹ اندر داخل ہوا۔ اس نے رسی کے دو بڑے بنڈل اٹھائے ہوئے تھے۔

"باس۔ یہ دونوں بنڈل ایک الماری میں پڑے تھے۔ میرے خیال میں یہ ان کے لئے کافی ہوں گے"۔۔۔۔ رابرٹ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن خیال سے باندھنا۔ یہ بہرحال سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں"۔۔۔۔ اینڈریو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اینڈریو کرسی سے اٹھا اور اس نے بھی رابرٹ کے ساتھ مل کر عمران کے ساتھیوں کو باندھنا شروع کر دیا اسی لمحے عمران کو اپنے جسم میں ہلکی سی حرکت کا احساس ہونا شروع ہو گیا لیکن یہ حرکت بے حد سست تھی۔ تھوڑی دیر بعد اینڈریو جب عمران کے ساتھیوں کو باندھ کر فارغ ہوا اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھا تو عمران کا جسم پوری طرح حرکت میں آ چکا تھا لیکن ظاہر ہے اینڈریو نے اسے باندھا اس انداز میں تھا کہ اس کے لئے معمولی سی حرکت بھی مشکل ہو رہی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اینڈریو کسی بھی وقت کوئی بھی تشدد کر سکتا ہے اور یقیناً اینڈریو کو اس کے ناخنوں میں

اور بلیڈوں کا علم نہ تھا اس لئے عمران نے عقب میں موجود اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر بلیڈ باہر آنے پر اس نے تیزی سے رسیاں کاٹنا شروع کر دیں لیکن اس کے ہاتھ کلائیوں تک ہی حرکت کر رہے تھے۔ سامنے کا حصہ ساکت تھا۔ ویسے وہ جلد از جلد یہ کام کر لینا چاہتا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اینڈریو اپنے ساتھی رابرٹ کو ان کے عقب میں بھیج سکتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ بہرحال رسیاں نہ کاٹ سکے گا۔

"رابرٹ۔ اب تم باہر جا کر نگرانی کرو۔ یہ ان کا اڈا ہے اور کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے"۔۔۔۔ اینڈریو نے رابرٹ سے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور باہر کی طرف مڑ گیا۔

"میں نے تو لارڈ پیٹرک کا لحاظ کیا تھا اینڈریو۔ لیکن لگتا ہے تمہیں اپنے چیف کا کوئی لحاظ نہیں ہے"۔۔۔۔ اچانک عمران نے کہا تو اینڈریو بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بے حسی ختم ہو گئی ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے اینڈریو کی ناک کے دونوں نتھنے کاٹے ہیں اور پیشانی پر ضرب لگائی۔ تمہیں احساس ہی نہیں ہے کہ اس سے انسان کس قدر تکلیف ہوتی ہے اور میں نے تمہیں اسی بات کا احساس دلانے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے"۔۔۔۔ اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ ہمارا کھوج کیسے لگایا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اینڈریو

بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہارے بعد فلیمنگ کو کال کر کے کہہ دیا تھا کہ
پیکٹ نہ بھیجے بلکہ میں خود وہاں آکر اس سے حاصل کر لوں گا اور
نے اس سے مخصوص کوڈ بھی طے کر لیا ہے۔ اس نے مجھے بتا
میں نے اسے فون کر کے کہہ دیا تھا کہ پیکٹ میرے آفس
ایڈریس کی بجائے دوسرے ایڈریس پر یعنی آٹو پلازہ پر بھیجا جا
میں سمجھ گیا کہ تم نے میری آواز اور لہجے میں یہ ہدایت دی ہو
اس کے بعد اس ایڈریس کے آدمی کو ٹریس کر لینا مشکل نہ تھا۔
آدمی جیری کو اغوا کر کے میرے اڈے پر لایا گیا اور اس نے
فارک کے بارے میں بتا دیا۔ میں نے اس سے فارک کی رہائش گا
فون کروایا تو وہاں سے بتایا گیا کہ فارک مہمانوں سے ملنے گیا
ہے اور مہمانوں کا لفظ سن کر میں کنفرم ہو گیا کہ وہ تمہارے پا
آیا ہے۔ بہرحال جیری کے ذریعے یہاں کا فون نمبر معلوم ہو گیا
ایکس چینج سے یہاں کا ایڈریس معلوم کیا گیا اور پھر جیری سے
کال کرائی گئی اور فارک سے بات چیت ہوئی۔ اس کے بعد ہم
پہنچے۔ میں نے یہاں بے ہوش کر دینے والی اور بے حس کر دینے
گیس فائر کروائی اور اب تم اس حالت میں موجود ہو اور
تمہارے سامنے موجود ہوں"..... اینڈریو نے پوری تفصیل بتا
ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس فلیمنگ سے کیا کوڈ طے ہوا ہے"..... عمران

مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران۔ تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ تم نے مجھے میرے
مہمانوں کے سامنے ذلیل کیا، میرے نتھنے کاٹے اور پھر خوفناک تشدد
کیا۔ اب میں تمہارے نتھنے کاٹوں گا اور تمہاری پیشانی پر ضربیں
لگاؤں گا۔ جب تمہارا ذہنی توازن ختم ہو جائے گا تو جس طرح پاگل
کتے کو گولی مار دی جاتی ہے اس طرح تمہیں بھی گولی مار دی جائے
گی"..... اینڈریو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ یہ عمران ہے جس نے تمہیں زندہ چھوڑ
دیا اور تم کتے کے پلے کی طرح نیاؤں نیاؤں کر رہے ہو"۔ اچانک
تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو اینڈریو بجلی کی سی تیزی سے
تنویر کی طرف مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شعلے سے ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم نے مجھے گالی دی ہے۔ مجھے اینڈریو کو"..... اینڈریو
نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ گالی نہیں حقیقت ہے۔ تم ہو ہی کتے کے پلے۔ اگر انسان
ہوتے تو عمران کا احسان یاد رکھتے"..... تنویر نے اور زیادہ بھڑک کر
کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت"..... اینڈریو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی نے حرکت کی اور دوسرے لمحے
تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں تنویر کی طرف بڑھیں لیکن تنویر
اس سے پہلے ہی کرسی سمیت فرش پر گر چکا تھا اور گولیاں اس کے اوپر

سے گزر گئی تھیں۔ اینڈریو نے تیزی سے مشین پسٹل کو جھکایا
کہ تنویر کرسی سمیت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور دوسرے
کرسی سمیت اس طرح اینڈریو سے آٹکرایا جیسے توپ کا گولہ نکل
اور اینڈریو چیختا ہوا پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا جبکہ تنویر
جسم نے قلابازی کھائی اور اس کے ساتھ ہی کرسی بھی گھوم
گئی۔ لیکن اب رسیاں ڈھیلی پڑ چکی تھیں لیکن ہر بار کرسی بھی اس
جسم کے ساتھ ہی اٹھتی تھی۔ اینڈریو نے بجلی کی سی تیزی
قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ا
کھڑا ہوتا تنویر کرسی سمیت گھوما اور کمرہ اینڈریو کے حلق سے نکلنے
چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر کرسی سمیت اس کے اوپر جا گرا تھا لیکن
سے پہلے کہ تنویر اچھلتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا
رابرٹ بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں
مشین پسٹل تھا اور پھر شاید سچوئیشن سمجھنے میں اسے ایک ڈیڑھ منٹ
لگ گیا تھا اور یہی ایک ڈیڑھ منٹ اس کے لئے بدقسمت ثابت
کیونکہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی رابرٹ چیختا ہوا اچھل
نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ اسی لمحے اینڈ
نے تنویر کو کرسی سمیت ایک طرف اچھالا اور بجلی کی سی تیزی
اس نے بیرونی دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے
تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے
رابرٹ کی لاش کے قریب گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت

ـ

" تم نے واقعی کام دکھایا ہے تنویر۔ گڈ شو۔ اس طرح بندھی
ی حالت میں اس طرح لڑنا واقعی تمہارا ہی کام ہے ..... عمران
اپنے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولتے ہوئے کہا۔ اس کے ایک
یں مشین پسٹل تھا۔ اس نے رسیاں کاٹ لی تھیں لیکن چونکہ
کے جسم کے گرد رسیاں گردن سے لے کر پیروں تک بندھی
ئی تھیں اس لئے ظاہر ہے جب تک وہ ساری رسیاں نہ کھول لیتا وہ
ی سے علیحدہ نہ ہو سکتا تھا۔ رابرٹ اور اینڈریو نے انہیں باندھنے
ے پہلے ان کی تلاشی لینے کا تکلف ہی نہ کیا تھا اور عمران کو معلوم تھا
کسی بھی لمحے باہر موجود رابرٹ اندر آ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں
ر کی جان بچنا مشکل ہو جائے گی اس لئے اس نے اس وقت جب
ر اینڈریو سے لڑنے میں مصروف تھا جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین
ل نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور پھر یہ اس کا ہی مشین پسٹل تھا
ں نے پہلے رابرٹ کو ختم کیا اور پھر اینڈریو کو گرا دیا تھا۔ اینڈریو
ہ یہ حرکت ہوئی تھی کہ اس نے رابرٹ کے مرتے ہی بھاگنے کی
شش کی تھی حالانکہ اگر وہ اچھل کر عمران سے آٹکراتا تو ظاہر ہے
ن کرسی سمیت پیچھے جا گرتا جبکہ تنویر ابھی تک کرسی سے آزاد نہ
سکا تھا اس لئے اینڈریو آسانی سے مشین پسٹل اٹھا کر سب کا خاتمہ
سکتا تھا۔

" اس احمق نے تمہیں پاگل کتا کہا تھا۔ بس اسی بات پر مجھے غصہ

آگیا"...... تنویر نے اپنے آپ کو رسیوں سے چھڑاتے ہوئے کہا۔

"یعنی اگر وہ مجھے عقل مند کہتا تو پھر تمہیں غصہ نہ آتا"۔
نے آگے بڑھ کر اسے رسیوں سے علیحدہ ہونے میں مدد کرتے
کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ شو تنویر۔ تم نے واقعی آج ہمت کی ہے"...... جولیا
اور پھر نہ صرف جولیا بلکہ باری باری سب نے اس کی تعریف
تنویر کا پھولا ہوا سینہ چند انچ مزید پھول گیا۔ عمران اس
اینڈریو کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس نے اینڈریو کو پلٹا تو وہ رک
کر سانس لے رہا تھا۔ عمران نے جان بوجھ کر اس کے کولہوں
کیا تھا۔ وہ اسے زندہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ اس سے وہ کوڈ معلوم کر
جو فلیمنگ سے اس نے طے کیا تھا ورنہ ظاہر ہے فلیمنگ سے
بیٹھے کچھ حاصل نہ کیا جا سکتا تھا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران
سے کچھ پوچھتا اینڈریو کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس
آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا
کھڑا ہوا۔ اس دوران تنویر اپنے ساتھیوں کو رسیوں سے آزاد کر
میں مصروف تھا۔

"یہ سب ہوا کیا تھا۔ یہ لوگ یہاں پہنچ کیسے گئے تھے"......
نے کہا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں فارمولا حاصل کرنے کے
اس فلیمنگ کے پاس کارسیکا جانا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔ شاید یہیں بیٹھے بیٹھے کام بن جائے"۔
ران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کونے میں
پائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر
یئے۔ چونکہ وہ اینڈریو کی رہائش گاہ میں فلیمنگ سے بات کر چکا تھا
ل لئے اسے نمبر معلوم تھا لیکن اچانک ایک خیال کے تحت اس
نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس
نے شروع کر دیئے۔

"فارک ہاؤس"...... کافی دیر تک گھنٹی بجنے کے بعد ایک خمار
لود آواز سنائی دی۔

"فارک سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فارک بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد فارک کی نیند
بی ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ تمہارا آدمی جیری ہلاک ہو چکا
ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جیری ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ کس طرح۔ کس نے کیا ہے۔ کیا
مطلب"...... فارک نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس آ جاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ ویسے ہماری
رہائش گاہ اس وقت مقتل بنی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔
"آپ شاید پہلے فلیمنگ کو فون کرنا چاہتے تھے"...... کیپٹن
نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ پہلے بھی میں نے فون
لیکن بتایا گیا تھا کہ وہ آرام کرنے بیڈ روم میں چلا گیا ہے۔ اس
ظاہر ہے یہی جواب ملتا"...... عمران نے کہا۔
"تو پھر اب وہاں کارسیکا چلیں"...... صفدر نے کہا۔
"میں نے فارک کو اس لئے بلایا ہے کہ اس فلیمنگ کے با
میں تفصیلات مل سکیں۔ اینڈریو نے اگر فلیمنگ کو یہ فارمولا
ہے تو کچھ سوچ کر ہی بھجوایا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب
اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی د
صفدر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جب صفدر وا
آیا تو اس کے ساتھ فارک بھی تھا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ
اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمرے میں کرسیوں کے ساتھ رسیوں کے
پڑے ہوئے تھے۔ اینڈریو اور رابرٹ دونوں کی لاشیں بھی وہاں
ہوئی تھیں۔
"کیا مطلب۔ یہ اینڈریو۔ برائٹ لائٹ کا اینڈریو۔ یہ یہاں
پہنچ گیا تھا"...... فارک نے حیران ہو کر کہا۔
"بیٹھو میں بتاتا ہوں۔ اس بار تنویر نے ہمت دکھائی ہے
بندھا ہونے کے باوجود اس اینڈریو سے ٹکرا گیا ورنہ شاید اب

م سب فرشتوں کو حساب کتاب دے کر فارغ ہو چکے ہوتے"۔
مران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر فارک کے بیٹھنے کے بعد اس
نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی۔
"میں چائے بنا لاتی ہوں۔ اب نیند تو آئے گی نہیں"...... صالحہ
نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا تو صالحہ
رے سے باہر چلی گئی۔ جولیا بھی اٹھ کر اس کے ساتھ چلی گئی تھی۔
"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اب فلیمنگ سے خود جا کر
ارمولا حاصل کرنا پڑے گا"...... فارک نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔
"ہاں اور میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم مجھے بتاؤ کہ اس
فلیمنگ کی کیا اہمیت ہے جو اینڈریو جیسے شخص نے فارمولا اسے
بھجوایا ہے۔ اینڈریو فارمولا یہاں بھی کسی کے پاس رکھ سکتا تھا"۔
عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ فلیمنگ مقامی طور پر پولیس چیف ہے لیکن وہ
ارسیکا جزیرے کے سیاہ و سفید کا بلا شرکت غیرے مالک ہے اور
پولیس تو ویسے ہی اپنا کام کرتی رہتی ہے جبکہ فلیمنگ نے خفیہ طور
پر ایک انتہائی خوفناک سینڈیکیٹ بنایا ہوا ہے اور اس سینڈیکیٹ کا
نام زیر زمین دنیا میں راڈف سینڈیکیٹ ہے۔ اس سینڈیکیٹ کے آدمی
ورے کارسیکا میں پھیلے ہوئے ہیں اور تمام جوئے خانے، کلب،
گیسٹ ہاؤسز اور تمام اڈے حتیٰ کہ اسمگلروں کی بڑی بڑی تنظیمیں

راڈف کو باقاعدہ حصہ دینے پر مجبور ہیں کیونکہ راڈف کے آدمی انتہا
سفاک اور ظالم ہیں۔ یہ ایک انسان تو کیا اس پوری عمارت کو ا
کسی معمولی سی ہچکچاہٹ کے اڑا دیتے ہیں جو سینکڑوں انسانوں
بھری ہوئی ہو۔ چونکہ یہ سینڈیکیٹ فلیمنگ کا ہے اس لئے وہاں
پولیس ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی اور مقامی حکومت بھی چو
فلیمنگ کے ابرو کے اشارے پر زندہ رہتی ہے اس لئے وہ بھی راڈ
اور فلیمنگ کے خلاف منہ سے ایک لفظ تک نہیں نکالتے اس
ساتھ ساتھ فلیمنگ نے وہاں مخبری کا بہت بڑا نیٹ ورک قائم
رکھا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ کارسیکا کے کسی دور دراز کونے م
بھی کوئی فلیمنگ یا راڈف کے خلاف بڑبڑاتا بھی ہے تو اس
بڑبڑاہٹ فلیمنگ تک پہنچ جاتی ہے اور پھر نہ صرف وہ آدمی خود
اس کی پوری فیملی انتہائی بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار
جاتی ہے"..... فارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں اینڈریو کے میک اپ میں
جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کے ساتھیوں میں سے تو کوئی بھی اینڈریو
قدوقامت کا نہیں ہے"..... فارک نے چونک کر کہا۔

"تمہارے کسی آدمی پر اینڈریو کا میک اپ کیا جا سکتا ہے"
عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ فلیمنگ کا نام ہی ایسا ہے کہ

آدمی اس کے سامنے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر
خود جا سکتے ہیں تو دوسری بات تھی اس لئے اس آئیڈیئے کو ذہن
نکال دیں"...... فارک نے کہا۔

"اس فلیمنگ کی رہائش گاہ کہاں ہے اور اس کا آفس"۔ عمران
پوچھا تو فارک نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ کل صبح ہمارے لئے کارسیکا جانے کے
بات کرو تاکہ ہم اس فلیمنگ سے فارمولا حاصل کر کے واپس جا
ورنہ شاید چیف اب تک ہماری دس بارہ دفعہ فاتحہ خوانی کروا
گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فارک بے اختیار
پڑا۔

"میں چیف کو ساتھ ساتھ رپورٹ دیتا رہتا ہوں اس لئے بے فکر
انہیں معلوم ہے کہ اس بار آپ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے"۔
نے کہا تو عمران نے بے اختیار سر ہلا دیا۔

"ان دونوں کی لاشیں یہاں سے لے جاؤ اور ان کا کریا کرم کر
... عمران نے کہا۔

"آپ صبح جب چلے جائیں گے تو میں ان لاشوں کا انتظام کر دوں
وقت انہیں لے جانا مسئلہ بن جائے گا کیونکہ یہاں رات کو
چیکنگ بے حد سخت ہوتی ہے"...... فارک نے کہا تو عمران
ت میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بیڈ پر سوئی ہوئی باربرا چند لمحوں تک کسمساتی رہی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔ وہ رات کافی دیر تک کلب میں رہی تھی اور اس کی واپسی بھی صبح سے دو تین گھنٹے پہلے ہی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس وقت گہری نیند میں تھی لیکن چونکہ وہ فطری طور پر بے حد ہوشیار نیند کی عادی تھی اس لئے فون کی پہلی گھنٹی پر ہی وہ بیدار ہو گئی تھی۔

"یس"...... باربرا نے خمار آلود لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں سامنے موجود کلاک پر جم سی گئی تھیں اور کلاک پر جو وقت اسے نظر آ رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دن کافی نکل آیا ہے لیکن چونکہ وہ دن چڑھے تک سونے کی عادی تھی اس لئے اسے ذہنی طور پر خاصی الجھن ہو رہی تھی۔

"جیرم بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیوں اس وقت کال کی ہے"...... باربرا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کے لئے ایک بیڈ نیوز ہے میرے پاس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔

"بیڈ نیوز۔ کیسی بیڈ نیوز۔ کیا مطلب"...... باربرا نے چونک کر کہا۔

"اینڈریو اور اس کے نمبر تو رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا بے اختیار اچھل کر بیٹھ گئی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو"...... باربرا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ ان دونوں کی لاشیں تھری اسٹ روڈ پر ایک کار سے پھینکی گئی ہیں۔ میں اتفاق سے وہاں سے گزر رہا تھا تو میں نے چیک کر لیا اور پھر جب میں نے اپنی کار سے اتر کر دیکھا تو وہ اینڈریو اور رابرٹ کی لاشیں تھیں۔ رابرٹ کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں جبکہ اینڈریو کے کولہوں پر۔ ویسے پاس اینڈریو کے دونوں نتھنے بھی کٹے ہوئے تھے اور ان پر باقاعدہ بینڈیج موجود تھی۔ ان کی لاشیں بتا رہی ہیں کہ انہیں رات کے ابتدائی حصے میں ہلاک کیا گیا ہے۔ اب پولیس وہاں پہنچ چکی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... جیرم نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"کیا تم نے اس کار کو چیک کیا ہے جس میں سے یہ لاشیں
پھینکی گئی ہیں" ..... باربرا نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ ویسے ہی
بگڑا ہوا تھا اور ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔

"یس مادام۔ یہ کار فارک کے گروپ کی تھی۔ میں اسے اچھا
طرح پہچانتا ہوں اور فارک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہاں کام
کرتا ہے۔ مجھے اس لئے یہ سب کچھ معلوم ہے کہ فارک گروپ کے
لئے کام کرنے والا رونالڈ میرا گہرا دوست ہے اور جس کار سے لاشیں
پھینکی گئی ہیں وہ اسی رونالڈ کی ہے۔ میں سینکڑوں بار اس کار میں
بیٹھ چکا ہوں۔ ویسے کار میں رونالڈ موجود نہیں تھا"۔ جیرم
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم معلوم کرو کہ عمران اور اس
ساتھی کہاں ہیں اور پھر مجھے کال کرو۔ میں چیف سے خود بات کر
ہوں" ..... باربرا نے کہا۔

"وہ لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر تیرہ میں رہ رہے تھے۔ بہرحال
خود جا کر چیک کرتا ہوں" ..... جیرم نے کہا اور اس کے ساتھ
رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر
انتہائی غم کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ویسے اسے اس بات پر
حیرت تھی کہ عمران نے اینڈریو کا خاتمہ کیوں کیا ہو گا۔ اس کا
اینڈریو سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر اچانک ایک خیال کے تحت

ل پڑی کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ فارمولا اینڈریو نے کارسیکا
فلیمنگ کے پاس امانتاً رکھوایا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران کو کسی
ح علم ہو گیا ہو اور وہ اس فارمولے کے حصول کے لئے اینڈریو پر
دوڑا ہو۔ ابھی وہ بیٹھی سوچ ہی رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج
تو باربرا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ..... باربرا نے کہا۔

"جیرم بول رہا ہوں مادام۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ پاکیشیائی
گھنٹہ پہلے کارسیکا چلے گئے ہیں اور اب تک کارسیکا پہنچ بھی چکے
گے" ..... دوسری طرف سے جیرم نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے" ..... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انتہائی تیز
ی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس چیف آفس" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
ی دی۔

"میں کرانس سے باربرا بول رہی ہوں۔ چیف فلیمنگ سے بات
" ..... باربرا نے کہا۔

"یس۔ فلیمنگ بول رہا ہوں" ..... چند لمحوں بعد فلیمنگ کی آواز
دی۔

"میں باربرا بول رہی ہوں۔ کیا فارمولا اب بھی تمہارے پاس
۔ باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ کس قسم کا فارمولا ہے کہ رات کو تین بار اینڈریو کا فون آیا۔ پہلے اس نے کہا کہ فارمولا اس کے ایڈریس پر بھیج دو۔ پھر دوسری بار فون آیا کہ فارمولا دوسرے ایڈریس پر بھیج دو۔ پھر اس کا فون آیا کہ فارمولا مت بھیجو اور پھر مجھے فون آفس پر بتایا گیا ہے کہ میرے بیڈ روم میں جانے کے بعد بھی اس کا فون آیا تھا اور اب تمہارا فون آگیا ہے۔ کیا چکر ہے یہ سب"...... فلیمنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا خطرناک اور گہرا چکر ہے چیف فلیمنگ۔ اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے ہیں جن کا لیڈر ایک مسخرہ سا آدمی علی عمران ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی فون اینڈریو کی آواز اور لہجے میں عمران نے کیا ہو۔ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ بہرحال اس گروپ نے رات کو اینڈریو اور اس کے نمبر ٹو رابرٹ کو ہلاک کر دیا ہے اور ان دونوں کی لاشیں ایک سڑک کے کنارے پھینک دی ہیں اور خود وہ ایک گھنٹہ پہلے یہاں سے کارسیکا روانہ ہو گئے ہیں اور یقیناً اب تک وہ وہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ یہ لوگ اب تم سے فارمولا حاصل کرنے آ رہے ہیں"...... باربرا نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اینڈریو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ وہ میرا بہترین دوست تھا۔ ویری سیڈ۔ کون لوگ ہیں یہ۔ میں ان سے اپنے دوست کا ایسا ہولناک انتقام لوں گا کہ ان کی روحیں صدیوں تک

...ہیں گی"...... فلیمنگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

...وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ انتہائی خطرناک۔ تم ...کہ انہوں نے اینڈریو جیسے آدمی کو بھی ہلاک کر دیا ہے"۔ باربرا ...کہا۔

...تم بے فکر رہو۔ اینڈریو مجھے جانتا تھا۔ تم نہیں جانتی۔ اینڈریو ...ے تمہارے ساتھ بھی میرے تعلقات ہیں ورنہ فلیمنگ سے ...بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں لیا کرتا اور پھر یہ کارسیکا ہے ...نہیں ہے۔ یہاں کی مٹی کا ایک ایک ذرہ میرا غلام ہے۔ تم ...کے بارے میں تفصیل بتاؤ تاکہ میں اب جلد از جلد یہ کام ...ر سکوں"...... فلیمنگ نے کہا۔

...میک اپ کے بھی ماہر ہیں اور نجانے وہ کس میک اپ میں ...پہنچے ہوں گے اس لئے حلیئے وغیرہ بتانے کی ضرورت نہیں ...البتہ ان کی تعداد بتا دیتی ہوں۔ وہ گروپ دو عورتوں اور چار ...پر مشتمل ہے۔ ان کا لیڈر پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے۔ ...اصل نام علی عمران ہے۔ انتہائی مسخرہ اور احمق سا نوجوان نظر ...لیکن وہ انتہائی شاطر اور تیز آدمی ہے"...... باربرا نے کہا۔

...بس کافی ہے۔ دو عورتیں اور چار مرد اور ایک گھنٹہ پہلے وہ ...سے کارسیکا کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ اوکے۔ اب میں انہیں ...تلاش کر لوں گا اور ان کا خاتمہ کر دوں گا لیکن یہ تو بتا دو کہ ...انہیں کہاں بھجواؤں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"میرا خصوصی فون نمبر نوٹ کر لو۔ مجھے اطلاع دے دینا۔ باقی رہی لاشیں تو بے شک انہیں سمندر میں پھینکوا دینا"...... باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خصوصی فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے چیف لارڈ پیٹرک کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ اینڈریو کے بارے میں اطلاع تو آپ کو مل چکی ہو گی"...... باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ اور میں تمہارے غم میں برابر کا شریک ہوں کیونکہ مجھے اینڈریو نے بتایا تھا کہ تم دونوں جلد ہی شادی کرنے والے ہو"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"اس کے بارے میں جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے لیکن ان پر باقاعدہ بینڈیج کی گئی تھی۔ نتھنے کاٹنے والی کارروائی عمران سے مخصوص ہے لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ عمران کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر جب

نے اس کی بینڈیج بھی کروا دی تھی تو پھر اسے ہلاک کیوں کیا"...... چیف نے کہا۔

"اس فارمولے کا سارا چکر ہے چیف"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو عمران کو معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا ے پاس ہے۔ کیسے معلوم ہوا"...... چیف نے حیرت بھرے میں کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم کہ کیسے معلوم ہوا لیکن فارمولا میرے بھی نہیں تھا۔ میں نے اسے اینڈریو کو دے دیا تھا مگر اب ریو کے پاس بھی فارمولا نہیں تھا۔ اس نے اسے کارسیکا کے چیف فلیمنگ کے پاس امانتاً رکھنے کے لئے بھجوا دیا تھا تاکہ عمران ٹکریں مار کر واپس چلا جائے تو فارمولا واپس منگوا کر آپ پہنچا دیا جائے گا اور اب مجھے رپورٹ ملی ہے کہ عمران اور اس ساتھی اب سے ایک گھنٹہ پہلے کارسیکا روانہ ہو چکے ہیں"۔ باربرا کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اسی لئے عمران نے اینڈریو کے نتھنے تاکہ اس سے فارمولے کے بارے میں معلوم ہو سکے۔ ویسے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق اینڈریو کے مہمان آئے ہوئے اور وہ ان کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا کہ اچانک اس کے ن اور اس کے ملازم بھی بے ہوش ہو گئے۔ پھر اینڈریو نے ہی ں ہوش دلایا۔ اس وقت اس کے نتھنوں کی بینڈیج ہو چکی تھی۔

اس کے بعد اینڈریو پوائنٹ نمبر ٹو پر چلا گیا۔ وہاں ایک آدمی جیری ا
اغوا کر کے لایا گیا۔ جیری سے پوچھ گچھ کی گئی اور پھر اسے گولی مار دلا
گئی اور اس کے بعد اینڈریو رابرٹ کے ساتھ لارسن کالونی آ گیا اور ص
صبح ان کی لاشیں سڑک پر پڑی ملیں۔ اس سے جو نقشہ سامنے آتا ہ
اس کے مطابق عمران کو معلوم ہو گیا کہ فارمولا اینڈریو کے پاس
ہے۔ اس نے اینڈریو کی رہائش گاہ پر ریڈ کر دیا۔ وہاں اس نے
اینڈریو پر قابو پا کر اس کے نتھنے کاٹ کر اس سے فارمولے کے
بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔ اس کے بعد وہ اینڈریو کو
زندہ چھوڑ کر چلا گیا۔ شاید اس لئے کہ اینڈریو میرا ماتحت ہے لیکن
اینڈریو کی فطرت میں جانتا ہوں۔ وہ انتقام کے لئے دیوانہ ہو گیا ہو
گا اور نتیجہ یہ کہ اس نے اس کی رہائش گاہ ٹریس کر کے رابرٹ سمیت
وہاں ریڈ کر دیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دونوں مارے گئے "...... چیف
نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔
"یس چیف۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ اب آپ اجازت دیں تو میں
ان کے پیچھے کارسیکا چلی جاؤں "...... باربرا نے کہا۔
"نہیں۔ جب ہم نے پہلے ہی اس فارمولے سے ہاتھ اٹھا لیا تھا اور
وہ بھی اس لئے کہ مجھے معلوم تھا کہ فارمولا آخر کار عمران لے جائے گا
لیکن تب تک برائٹ لائٹ مجھ سمیت ختم ہو چکی ہو گی اور میں اپنے
آدمی اور تنظیم کو ایک فارمولے کے لئے تباہ نہیں کرانا چاہتا تھا
لیکن تم لوگوں نے پھر فارمولا حاصل کر لیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ

یو اور اس کا نمبر ٹو رابرٹ دونوں ہلاک ہو گئے۔ اب تم چاہتی
کل تمہاری موت کی خبر بھی مجھے ملے۔ تم اس فارمولے کو
جاؤ۔ عمران اسے حاصل کر کے خود ہی واپس چلا جائے گا۔ اس
لی یہ ایک فارمولا ہی نہیں ہے جس کے لئے تباہی کرائی
"...... چیف نے تلخ لہجے میں کہا۔
یس چیف۔ ویسے میں نے فلیمنگ کو الرٹ کر دیا ہے۔ وہ
ڈ کا بہترین دوست ہے۔ وہ اس کا انتقام لینے کے لئے بے چین
...... باربرا نے کہا۔
لیمنگ جانے اور عمران۔ تم نے مداخلت نہیں کرنی۔ اٹ از
ڈر "...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ کر وہ بیڈ سے اتر کر
م کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارسیکا کے ہوٹل گرانڈ کے ام
کمرے میں موجود تھا۔ وہ ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں آگئے تھے کیو
فارک نے کرانس سے ہی ان کے لئے کمرے بک کروا دیئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اینڈریو کی لاش جب سامنے آئی ہو گی تو لا
باربرا اور لارڈ پیٹرک کا شک آپ پر ہی پڑا ہو گا"...... صفدر نے کہا

"باربرا کو تو شاید علم نہ ہو لیکن لارڈ پیٹرک بہرحال جانتا ہے
میں نتھنے کاٹنے میں مشہور ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہو
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فلیمنگ اینڈریو کا دوست ہے
فارک نے فلیمنگ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد
فلیمنگ تک یہ اطلاع پہنچی ہو گی تو یقیناً وہ پاگلوں کی طرح ا
ٹریس کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"وہ تو بعد میں ٹریس کرے گا۔ ہم نے پہلے اسے ٹریس کرنا ہے
لہ فارمولا اسی کی تحویل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے ٹریس کرنے میں کیا مشکل ہے۔ وہ پولیس چیف ہے۔
ہی آفس میں موجود ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہ راڈف سینڈیکیٹ کا چیئرمین بھی ہے اور پولیس چیف بھی اور
نے تمہارے سامنے ایئرپورٹ سے فون کر کے اس کے آفس سے
ہم کیا تھا تو مجھے یہی بتایا گیا کہ وہ کسی سرکاری کام میں مصروف
اس لئے ان کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں
......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔ کیا وہ آفس میں نہیں بیٹھتا"...... جولیا نے حیران
کہا۔

نہیں۔ وہ یہاں کا کنگ ہے اور اس کی مرضی کہ وہ جہاں
...... عمران نے کہا۔

تو پھر اب اسے کیسے تلاش کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

وہ خود ہمیں تلاش کرے گا۔ اس تک یقیناً ہمارے یہاں پہنچنے
اع پہنچ چکی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ ہمیں تلاش کرنے کے بعد ہم سے
اس کے آدمی ہم پر فائر بھی تو کھول سکتے ہیں"...... تنویر نے

د کیا ہوا۔ اگر ہماری موت آگئی ہے تو پھر مر جائیں گے اور

نہیں آئی تو بچ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کھل کر بتائیں۔ آپ کے ذہن میں پلاننگ ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس فلیمنگ سے ملاقات کرنی ہے اور اس سے فارمولا حا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ یہی تو پوچھ رہے ہیں ہم"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا تو اب تمہیں بتانا ہی پڑے گا۔ ایک تو یہ میرے لئے مسئلہ ہے کہ پلاننگ بھی میں ہی بناؤں اور پھر بتاؤں بھی میں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ پلاننگ میں بناؤں اور اس کے بارے میں تم"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہمیں کیا معلوم کہ آپ نے کیا پلاننگ بنائی ہے"...... صا نے کہا۔

"چلو تم بنالو پلاننگ بتا میں دوں گا"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ہماری پلاننگ آپ کو پسند نہیں آئے گی کیونکہ ہم سا سیدھی سادی پلاننگ بناتی ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں بھی سیدھے سادے انداز میں بتا دوں گا"...... عمران کہاں قابو میں آنے والا تھا۔

"اب تو کیپٹن شکیل سے پوچھنا پڑے گا"...... صفدر نے کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

"ابھی چونکہ عمران صاحب نے کوئی پلاننگ ہی نہیں بنائی اس میں کیا بتا سکتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے ب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا کوئی رابطہ عمران کے ذہن سے مسلسل ہے کہ تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے پلاننگ بنالی ہے یا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا رابطہ کیسے رہ سکتا ہے عمران صاحب کے عظیم دماغ سے۔ میں عمران صاحب جب کوئی پلاننگ بنا لیتے ہیں تو ان کے کرنے کا انداز علیحدہ ہوتا ہے اور جب کوئی پلاننگ ان کے ذہن نہیں ہوتی تو ان کا انداز اور ہوتا ہے اور اس وقت ان کے بات کا جو انداز ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی عمران صاحب کوئی پلاننگ نہیں بنائی۔ اس کا جواب میرے ذہن میں یہی ہے نہیں کسی طرف سے کسی اطلاع کا انتظار ہے۔ شاید وہ اس ع کو بنیاد بنا کر پلاننگ بنانا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے ل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تو تم ایسے بات کر رہے ہو جیسے عمران صاحب کے داز سے واقف ہو"...... صفدر نے کہا۔

"کاش تنویر بھی واقف ہو سکتا"...... عمران نے ایک طویل لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ مجھے کیا ضرورت ہے تمہارے انداز چیک کرنے کی۔ یہ

کام کیپٹن شکیل ہی کرتا رہتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔
"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی بغیر کسی پلاننگ کے یہاں آئے
ہیں"...... صالحہ نے کہا۔
"چلو تم بتاؤ کہ اگر میری جگہ تم لیڈر ہوتی تو کیا پلاننگ بنا کر
یہاں آتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کسی بھی پولیس آفیسر کو گھیر کر اس سے فلیمنگ کے بارے
میں معلومات حاصل کر لیتے اور پھر فلیمنگ کو گھیر کر اس سے فارمولا
حاصل کر کے واپس چلے جاتے"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔
"مبارک ہو صفدر۔ یہ واقعی اپنی اپنی خوش قسمتی کی بات
ہے"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صفدر سے پہلے صالحہ
بول پڑی۔
"اس قدر سادہ خاتون واقعی خوش قسمتی ہے ورنہ جولیا کو دیکھو
کیسی پیچیدہ پلاننگ بنائی ہے کہ آج تک صفدر خطبہ نکاح ہی نہیں
یاد کر سکا"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج
اٹھا۔
"ہے تو سادہ عمران صاحب۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس انداز سے
کامیابی مل سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ سیدھی سادی پلاننگ ہی ہونی
چاہئے۔ یہ تمہاری طرح ہر کام میں طلسم ہوشربا جیسی پلاننگ نہیں
ہونی چاہئے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہوتا ہے"...... تنویر نے صالحہ کی
بات کی حمایت کرتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیپٹن شکیل کے لبوں پر
مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ اس کی بات سچ ثابت ہو رہی تھی کہ
عمران کو کسی اطلاع کا انتظار ہے...... عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
"روم سروس منیجر بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ آپ نے کہا تھا کہ
آپ وقتاً فوقتاً چیک کرتے ہیں کہ پولیس چیف کب اپنے دفتر میں آتے
ہیں اور جب وہ آ جائیں تو آپ کو اطلاع دیں تو میں نے اس لئے آپ
کو کال کی ہے کہ پولیس چیف اس وقت آفس میں موجود ہیں"۔
دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ لیکن ان سے بات کرا دیں"...... عمران
نے کہا۔
"آپ فون سروس والوں سے کہیں۔ وہ آپ کی کال ملوا دیں"
...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"کیا ان کا علیحدہ نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر وہی نمبر پریس کر دیئے جو روم سروس مینجر نے بتائے تھے۔

"یس۔ روم فون سروس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف سے میری فون پر بات کرا دیجئے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اوہ۔ تو اسی لئے آپ اطمینان سے بیٹھے گپیں لگا رہے تھے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اب ہم وہاں پولیس آفس میں بیٹھ کر اس کی آمد کا انتظار کرنے سے تو رہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا فلیمنگ آپ کو فارمولا دے دے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بظاہر اسے دینا تو نہیں چاہئے لیکن کوشش تو کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیسے نہیں دے گا۔ میں اس کے حلق میں انگلی ڈال کر فارمولا اگلوا لوں گا"...... تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پولیس چیف سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ میں کرانس میں رہنے والے اینڈریو کا دوست ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ آپ گرانڈ ہوٹل سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک سنسناتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ میں اس وقت ہوٹل گرانڈ سے ہی بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"میں تو کسی اینڈریو کو نہیں جانتا مسٹر مائیکل۔ لیکن آپ کو کام کیا ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سنسناتی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا۔

"اس کا ایک پیغام آپ تک پہنچانا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے کوئی سائنسی فارمولا آپ کے پاس امانتاً رکھوایا تھا۔ اس سلسلے میں پیغام دینا تھا"...... عمران نے کہا۔

"سائنسی فارمولا اور میرے پاس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میرا سائنسی فارمولے سے کیا تعلق اور پھر میں تو پولیس چیف ہوں۔ کسی لاکر کارپوریشن کا انچارج تو نہیں ہوں کہ کوئی چیز امانتاً رکھ چھوڑوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال میں نے پیغام دے دیا ہے۔ اب اینڈریو

صاحب جانیں اور آپ۔ گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ فون سروس کے نمبر پریس کر دیئے۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"روم فون سروس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں روم نمبر الیون سے مائیکل بول رہا ہوں۔ ابھی آپ نے میری بات پولیس چیف سے فون پر کرائی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ شاید اسے یہ سمجھ نہ آئی تھی کہ عمران یہ بات کیوں کر رہا ہے۔

"پولیس چیف کا نمبر کیا ہے۔ میں اب براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو روم فون سروس آپریٹر نے بتائے تھے۔

"پولیس چیف آفس"۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہوٹل گرانڈ کے روم نمبر الیون سے مائیکل بول رہا ہوں پولیس چیف سے ابھی میری بات ہوئی ہے۔ میں ان سے مزید بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی منمناتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں جناب۔ ابھی میری آپ سے اینڈریو کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ میں آپ کو اصل پیغام دینا تو بھول ہی گیا تھا۔ اینڈریو نے پیغام دیا تھا کہ آپ وہ فارمولا جو اس نے آپ کے پاس امانتاً رکھوایا تھا مجھے دے دیں۔ ان کا خصوصی تحریری پیغام میرے پاس موجود ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ میرا کسی بھی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی اینڈریو کو جانتا ہوں۔ آپ برائے کرم بار بار مجھے ڈسٹرب نہ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ڈی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران کا انداز بتا رہا تھا کہ صورت حال گڑبڑ ہے اور عمران اس لئے مسلسل فون کر رہا ہے کہ کسی نتیجے پر پہنچ سکے۔

"یس۔ پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں"۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام مائیکل ہے جناب اور"۔۔۔ عمران نے بولنا شروع کر

دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام مائیکل نہیں عمران ہے اور تمہا
تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم یہاں مجھ سے وہ فارمولا لینے آئے ہو ا
اینڈریو نے مجھے امانتاً دیا تھا"...... دوسری طرف سے اس کی با
کاٹ کر جواب دیا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے سب سا
بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے جناب"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ تم
اینڈریو کو ہلاک کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے اور اس کی
تمہیں بھگتنا پڑے گی۔ میں چاہتا تو اب تک تمہاری اور تمہار
ساتھیوں کی لاشیں ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر گیارہ میں پڑی نظر آ
لیکن چونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم بے حد خطرناک ایجنٹ ہو اس
میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے تم اپنی ذہانت کھل کر آزما لو۔ تم
اس وقت تک کچھ نہیں کہا جائے گا جب تک تم مایوس ہو کر وا
جانے کا نہ سوچو گے اور جب میں چاہوں گا تو میرا ایک اشارہ تمہا
زندگیوں کو موت میں تبدیل کر دے گا"...... دوسری طرف سے
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طو
سانس لیتے ہوئے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے
انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

ہی۔

"پولیس چیف آفس سے بول رہا ہوں ڈپٹی چیف آرتھر۔ ایک
فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کہاں نصب ہے"۔
عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بتائیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا
گیا تو عمران نے نمبر بتا دیا۔

"سوری سر۔ یہ نمبر تو ہماری ایکس چینج کا نہیں ہے۔ ہماری
سنٹرل ایکس چینج تو چھ نمبروں کی ہے جبکہ آپ آٹھ نمبر بتا رہے ہیں
اور آٹھ نمبروں والی ایکس چینج تو کرانس کے دارالحکومت کی ہو سکتی
ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا یہاں کارسیکا میں سیٹلائٹ فون نمبر بھی استعمال ہوتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں استعمال نہیں ہوتے ویسے اگر ہوتے بھی
ہیں تو جناب سیٹلائٹ فون نمبر ہمیشہ زیرو سے شروع ہوتے ہیں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن یہ نمبر ڈائل کیا جائے تو پولیس چیف فلیمنگ کا نام لیا جاتا
ہے حالانکہ بولنے والا پولیس چیف نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے"...... دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران اس طرح
چونکا جیسے رسیور رکھ کر وہ کسی گہرے خیال میں ڈوب چکا تھا۔
"تنویر نے طلسم ہوشربا کی بات کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ تنویر کی
بات سچ ثابت ہو رہی ہے یہاں واقعی طلسم ہوشربا والا سیٹ اپ
ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ دو پولیس چیف ایک ہی نام کے کیسے ہو گئے"۔۔۔ صفدر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہی تو طلسم ہوشربا بن گیا ہے۔ کرانس کے دارالحکومت سے
میں نے جب اس نمبر پر کال کی تو جواب براہ راست اس پولیس
چیف فلیمنگ نے دیا تھا اور اب جبکہ یہاں ہوٹل فون سروس والوں
نے فون ملایا تو پولیس چیف فلیمنگ کی نئی آواز اور لہجہ سنائی دیا اور
پھر اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی کسی اینڈریو سے واقف نہیں ہے۔
لیکن جب میں نے اس نمبر پر فون کیا تو پولیس چیف فلیمنگ وہی
پہلے والا نکلا اور اس کی دھمکیاں تم نے سن لی ہیں اور اس انکوائری پر
کام کرنے والی لڑکی کی بات بھی درست ہے۔ یہ نمبر یہاں کی ایکس
چینج کا نہیں ہے اور سیٹلائٹ سے بھی متعلق اگر ہوتا تو وہ واقعی زیرو
سے شروع ہوتا۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی ایکس چینج میں کوئی
خصوصی لائن بچھائی گئی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"مسئلہ تو وہی ہے کہ دو پولیس چیف کیوں ہیں اور کارسیکا میں
ایسا سیٹ اپ کیوں رکھا گیا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ چیف صاحب کا نام واقعی فلیمنگ ہو اور اسے
بھی چیف بننے کا بھی شوق ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یہ سب ڈاج دینے کے لئے ہے
اگر یہ مخصوص نمبر کسی کو معلوم ہو جائے تو وہ پولیس چیف کے
سن کر ہی بات ختم کر دے گا۔ اگر اینڈریو کی وجہ سے آپ کو
ہم نہ ہوتا تو آپ کا بھی یقیناً یہی رد عمل ہوتا"۔۔۔ کیپٹن شکیل
نے کہا۔
"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب اٹھو۔ اب ہمیں خود ہی اس
اصل چیف فلیمنگ کو ٹریس کرنا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ
کھڑا ہوا۔
"لیکن کیسے ٹریس کریں گے۔ ویسے اس کی گفتگو سے ظاہر ہو رہا
ہے کہ ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے اور وہ جس انداز میں ہم سے
مخاطب ہے اس سے تو وہ کسی بھی وقت ہم پر حملہ کر سکتا ہے"۔
تنویر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ
کھڑے ہوئے۔
"چلو کچھ تو ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی
طرف مڑ گیا تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل سے نکل کر فٹ پاتھ پر
پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔
"ہم نے میک اپ بھی تبدیل کرنے ہیں اور لباس بھی۔ تب ہی

اس نگرانی سے جان چھوٹ سکتی ہے۔ میں نے ہوٹل میں اس
بات نہیں کی تھی کہ وہاں یقیناً ہماری باتیں سنی جا رہی تھیں
عمران نے ساتھ چلتے ہوئے صفدر سے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک کوئی نگرانی والا نظر تو نہیں آیا"۔۔۔ صفدر نے کہ

"ہم سامنے والے گارڈن میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ پھر ایک ایک
کے وہاں سے نکل کر ماسک میک اپ کر کے کسی بھی سٹور
لباس خرید کر کسی ہوٹل کے باتھ روم میں تبدیل کر کے
گارڈن میں پہنچ جائیں گے۔ نشانی کے لئے سرخ شیشوں والی
رہے گی"۔۔۔ عمران نے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے
ہی اس نے قدم تیز کر دیئے جبکہ صفدر نے قدم سست کر دیے
پیچھے آنے والے تنویر کے ساتھ چلتے ہوئے اس نے پیغام پہنچا دیا۔
طرح وہ پیغام سب سے آخر میں آنے والی جولیا اور صالحہ تک
اور تب تک وہ ایک چھوٹے سے گارڈن تک پہنچ گئے تھے۔
خاصا خوبصورت تھا اور وہاں خاصی تعداد میں سیاح موجود تھے
سب ایک طرف موجود بنچوں پر بیٹھ گئے جبکہ صفدر پروگرام
مطابق جا چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اٹھ کر ٹہلتا ہوا آگے
گیا۔ اس طرح ایک ایک کر کے سب ساتھی چلے گئے تو عمران
ویسے اس کی تیز نظریں مسلسل ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں
اب تک اسے کوئی بھی ایسا آدمی نظر نہ آیا تھا جس کے بارے
اسے نگرانی کا شک پڑتا۔ بہرحال کچھ دیر بعد وہ بھی ٹہلتا ہوا

نکل کر قریب ہی ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور میں داخل ہو گیا۔ اس
وہاں سے اپنے ناپ کا ایک لباس خریدا اور پھر وہ لباس کا شاپر
اٹھائے وہاں سے نکلا اور ساتھ ہی ایک ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ اس
نے باتھ روم میں جا کر پہلے تو جیب سے ماسک میک اپ باکس
نکالا۔ ایسے باکس سب کے پاس موجود تھے اور وہ کرانس سے ہی
ساتھ لے کر آئے تھے کیونکہ کسی بھی لمحے اور کسی بھی وقت ان کی
ضرورت پڑ سکتی تھی۔ باتھ روم میں جا کر میک اپ کر کے اور لباس
تبدیل کر کے عمران نے اتارا ہوا لباس شاپر میں ڈالا اور پھر باتھ روم
سے باہر آ کر وہ ہوٹل کے عقبی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عقبی گلی
کے کونے میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ عمران نے
اپنے لباس والا شاپر ایک ڈرم میں ڈالا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ
سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سڑک پر پہنچ کر اس نے خالی ٹیکسی روکی
اور پھر سنٹرل گارڈن کا کہہ کر وہ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس
کی آنکھوں پر سرخ شیشوں والی گاگل موجود تھی جو اس نے لباس کے
ساتھ ہی اس ڈیپارٹمنٹل سٹور سے خریدی تھی۔ سنٹرل گارڈن خاصا
وسیع و عریض ایریئے پر مشتمل تھا اور وہاں ایک طرف کینٹین بنا ہوا تھا
اور باہر وسیع لان میں کرسیاں اور میزیں رکھی گئی تھیں۔ عمران مین
گیٹ کے قریب ہی تھوڑا سا ہٹ کر ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر
بعد اسے سرخ شیشوں والی گاگل لگائے ایک آدمی دکھائی دیا تو عمران
دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ صفدر ہے۔ اس نے ہاتھ ہلایا تو صفدر اس کی

طرف آگیا۔

"عمران صاحب۔ ہماری تعداد تو بہرحال وہی رہے گی اور قدوقامت بھی"...... صفدر نے عمران کے قریب آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ تم نے مجھے کیسے پہچان لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جو مخصوص اشارہ کیا تھا اس سے میں نے پہچانا ورنہ آپ واقعی پہچانے نہیں جا سکتے تھے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ اب ساتھ ہی بنچ پر بیٹھ گیا تھا۔

"ابھی یہاں چھ سرخ شیشوں والی گاگلیں اکٹھی ہو جائیں گی میرا خیال ہے کہ میں اسے اتار دوں"...... عمران نے کہا اور آنکھوں سے گاگل اتار کر اس نے جیب میں ڈال لی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا پہنچ گئی اور پھر ایک ایک کر کے سب ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

"اب ہم نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں یہاں سے روانہ ہو کر راڈش کلب پہنچنا ہے لیکن اندر صالحہ، کیپٹن شکیل اور میں جائیں گے۔ باقی تینوں صفدر، تنویر اور جولیا باہر رہیں گے تاکہ نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"راڈش کلب۔ تو کیا یہاں بھی آپ نے کوئی واقفیت پیدا کر لی ہے حالانکہ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ پہلی بار یہاں آئے ہیں"۔ صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"صرف نام سنا ہوا ہے۔ فارک نے مجھے بتایا تھا کہ راڈش اس کا گہرا دوست رہا ہے۔ پھر وہ کارسیکا منتقل ہو گیا تھا۔ بہرحال اس سے اب جا کر بات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی تنویر اور جولیا بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"آؤ۔ اب ہم بھی چلیں"...... عمران نے ان کے جانے کے کچھ دیر بعد کہا۔

"آپ وہاں کس قسم کا ایکشن کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایکشن گروپ تو پہلے ہی جا چکا ہے۔ میں تو نان ایکشن آدمی ہوں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ نے کیپٹن شکیل کی بات کا جواب نہیں دیا حالانکہ ہمیں تو معلوم ہونا چاہئے تاکہ ہم اپنے آپ کو اس کے لئے پہلے سے تیار کر لیں"...... صالحہ نے کہا۔

"میں نے جواب تو دے دیا تھا بلکہ کیپٹن شکیل کو جواب سمجھ بھی آ گیا تھا اس لئے اس نے پھر نہیں پوچھا"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا بتایا ہے"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب نے بتایا ہے کہ وہ وہاں ایکشن نہیں کریں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ دوستانہ انداز میں کام ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے صالحہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ یہ بات تو عمران صاحب نے نہیں کی۔ انہوں نے تو کہا تھا کہ ایکشن گروپ تو پہلے ہی جا چکا ہے۔ میں تو نان ایکشن آدمی ہوں" صالحہ نے کہا۔ وہ اب سڑک پر کھڑے خالی ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھے۔

"نان ایکشن سے ہی بات واضح ہو گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ لوگ ہی ایسی پہیلیاں بوجھ سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو کیپٹن شکیل اور عمران دونوں مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک خالی ٹیکسی ان کے قریب آکر رکی تو عمران نے اسے راڈش کلب چلنے کا کہا اور صالحہ کو فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر وہ خود کیپٹن شکیل کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"آپ شاید پہلی بار کارسیکا آئے ہیں جناب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے جواب دیا۔

"راڈش کلب کارسیکا کا سب سے بدنام کلب ہے جناب"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ یہاں کارسیکا میں راڈف سینڈیکیٹ کا ہے اور وہ کسی کو کوئی غلط کام اور وہ بھی سیاحوں کے ساتھ کرنے دیتے۔ اس لحاظ سے تو راڈش کلب پر بھی تو انکا ہی ہولڈ ...... عمران نے کہا۔

"آپ نے درست سنا ہے جناب۔ لیکن یہ بات کلبوں سے باہر ہے کلبوں کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ اس سے مختلف ہے"۔ ڈرائیور نے کہا۔

"ہم نے وہاں صرف ایک آدمی سے ملنا ہے جو باہر ہی مل جائے ...... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دیر بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ پر نیون سائن چمک رہا تھا اور اس پر راڈش کلب کے الفاظ تھے۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا دی اور پھر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھ تھے۔ کلب میں آنے جانے والوں کی زیادہ تعداد جرائم پیشہ افراد کی لگتی تھی لیکن سیاح بھی آ جا رہے تھے جن مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ عمران ہال میں داخل ہوا تو وہاں اور منشیات کی کثرت تو موجود تھی لیکن ماحول عام کلبوں جیسا ۔ عمران سمجھ گیا کہ ٹیکسی ڈرائیور اپنے مخصوص انداز میں ڈرا رہا تھا اور اس کلب میں لے جانا چاہتا تھا جہاں سے وہ اپنا وصول کر سکے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں اور

ایک نوجوان موجود تھا۔

"راڈش سے ملنا ہے۔ میرے پاس اس کے دوست فارک کی ٹپ موجود ہے"۔ عمران نے نوجوان سے کہا۔

"آپ کا نام جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"میرا نام جارج ہے"...... عمران نے کہا۔ چونکہ اس میک اپ سے پہلے اس نے اپنا نام مائیکل رکھا ہوا تھا اس لئے اب اس نے نام بھی بدل دیا تھا۔ نوجوان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے راکی بول رہا ہوں باس۔ یہاں ایک خاتون اور [illegible] صاحب موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس آپ کے دوست فارک کی ٹپ ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر نوجوان نے کہا [illegible] رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ خود بات کر لیجئے"...... نوجوان نے کہا۔

"ہیلو۔ میں جارج بول رہا ہوں۔ کرانس کے دارالحکومت کے فارک نے تمہارے بارے میں بتایا ہے۔ ہم اس کے دوست ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"مجھ سے کیا کام ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"فارک نے بتایا ہے کہ تم کارسیکا کے سب سے وجیہہ آدمی ہو [illegible] میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا فارک کی بات درست ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے بات کرنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ رسیور کاؤنٹر بوائے کو دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور واپس اس نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"...... نوجوان نے رسیور لے کر کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے بات سن کر ایک بار پھر یس سر کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"ڈومر۔ یہ باس کے خاص مہمان ہیں۔ انہیں باس کے آفس تک چھوڑ آؤ"...... راکی نے اس آدمی سے کہا۔

"آئیے جناب"...... اس آدمی نے جسے ڈومر کہا گیا تھا عمران سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں ایک بڑے اور وسیع کمرے میں داخل ہو رہے تھے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک درمیان قد اور درمیانے جسم کا آدمی موجود تھا جس کا چہرہ جلا ہوا تھا۔

"میرا نام راڈش ہے"...... اس آدمی نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جارج ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ریمزے اور

مارگریٹ ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑے بھرپور انداز میں مصافحہ کیا۔ کیپٹن شکیل اور صالحہ کو بھی مصافحہ کرنا پڑا کیونکہ وہ ایکریمین میک اپ میں تھے اور ظاہر ہے اس میک اپ میں صالحہ مصافحہ سے انکار نہ کر سکتی تھی۔

"تشریف رکھیں۔ آپ نے خوبصورتی والی بات کر کے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ آپ واقعی فارک کے دوست ہیں کیونکہ فارک مجھے ہمیشہ خوبصورت راڈش کہا کرتا ہے ...... راڈش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی خوبصورت ہو راڈش کیونکہ خوبصورتی صرف چہرے تک ہی محدود نہیں ہوتی۔ انسان کے اندر ہوتی ہے اور تم نے جس طرح فارک کے دوست ہونے کے ناطے میں کھلے انداز میں ہمارا استقبال کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم واقعی خوبصورت آدمی ہو" ...... عمران نے کہا تو راڈش بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے" ...... راڈش نے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ فارک کا حوالہ میں نے تمہیں اس لئے دیا ہے کہ تم ہمیں غلط آدمی نہ سمجھو اور ہم جو کچھ چاہتے ہیں جہاں تک ہو سکے اس میں ہماری مدد کرو" ...... عمران نے کہا تو راڈش بے اختیار چونک پڑا۔

"مدد۔ کیسی مدد" ...... راڈش نے چونک کر کہا۔

"بے فکر رہو۔ میرا مطلب مالی مدد سے نہیں ہے" ...... عمران

نے کہا تو راڈش شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں تو اس لئے چونکا تھا کہ یہاں آپ کو ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے جس کے لئے فارک نے آپ کو خصوصی طور پر میری ٹپ دی ہے" ...... راڈش نے کہا۔

"ہم نے اصل پولیس چیف فلیمنگ سے ملنا ہے" ...... عمران نے کہا تو راڈش بے اختیار اچھل پڑا۔

"اصل پولیس چیف۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات" ...... راڈش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تھوڑی سی تفصیل بتاتا ہوں پھر شاید میری بات تمہاری سمجھ میں آ جائے" ...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختلف دن نمبر پر ہونے والی بات چیت اور دو مختلف آدمیوں کی آوازیں اور دونوں کی طرف سے پولیس چیف فلیمنگ کہنے کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا اصل بات" ...... راڈش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی اصل بات میں جاننا چاہتا ہوں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ پہلے مجھے یہ حلف دیں کہ آپ کسی بھی سطح پر میرا نام سامنے نہیں لائیں گے کیونکہ میں نے یہاں رہنا ہے اور یہ بات بھی صرف میں فارک کی وجہ سے آپ کو بتا رہا ہوں ورنہ یہ بات زبان پر

لانا بھی یہاں ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے"...... راڈش نے کہا تو عمران نے بڑی سنجیدگی سے ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ حلف دیا۔

"جو فلیمنگ پولیس آفس میں بیٹھتا ہے وہ ڈمی ہے۔ اصل پولیس چیف راڈف کا چیف فلیمنگ ہے لیکن وہ خفیہ رہتا ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں ہو گا اور کس روپ میں ہو گا۔ صرف اس کا ایک خاص فون نمبر ہے جس پر اس سے بات کی جا سکتی ہے ورنہ پولیس سیکرٹریٹ میں موجود فلیمنگ ہی پولیس چیف فلیمنگ کے طور پر سامنے رہتا ہے۔ آپ کو نجانے کس طرح اصل پولیس چیف کا نمبر مل گیا"...... راڈش نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"لیکن یہ سیٹ اپ کیوں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں کارسیکا میں چیف فلیمنگ کا مکمل ہولڈ ہے۔ یوں سمجھو کہ وہ خود ہی پولیس چیف ہے اور خود ہی حاکم اعلیٰ ہے۔ باقی سب اس کے محکوم ہیں اور یہاں اس کا جال اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ ایک ایک لمحے کی رپورٹ اس تک پہنچتی رہتی ہے لیکن آج تک نہ اسے کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی وہ کبھی سامنے آیا ہے"...... راڈش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کام اس نے کرانا ہو وہ کیسے کراتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بس اچانک ہی اس کے آدمی حرکت میں آجاتے ہیں اور پھر اس حکم پر عمل درآمد ہو جاتا ہے"...... راڈش نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تمہیں حلف دیا ہے اس کے باوجود تم بات چھپا رہے ہو"...... عمران نے کہا تو راڈش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مسٹر جارج۔ میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ بھی میں نے اپنی زندگی کو رسک میں ڈال کر بتایا ہے اور صرف اس لئے کہ فارک کے مجھ پر بے حد احسانات ہیں ورنہ یہاں اتنی بات بھی کوئی زبان پر نہیں لا سکتا اس لئے آپ مہربانی کریں اور مزید مجھ سے کچھ نہ پوچھیں"...... راڈش نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہاں ہونے والی بات چیت وہاں تک کیسے پہنچ سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا کیونکہ بعض اوقات وہ باتیں جو انسان اپنے آپ سے بھی کرتا ہے اس تک پہنچ جاتی ہیں"...... راڈش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو تم واضح طور پر نہ بتاؤ صرف اشارہ ہی کر دو"...... عمران نے کہا تو راڈش نے میز کی دراز کھولی اور اندر موجود ایک خالی کاغذ نکال کر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور کاغذ پر ماسٹر کلب اور ماسٹر ہوم کے الفاظ لکھ کر کاغذ عمران کے سامنے رکھ دیا اور پھر اس نے کاغذ اٹھایا اور اسے مروڑ کر گولی بنائی اور منہ میں ڈال لی۔

"کیا یہ عملی انچارج ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... راڈش نے مختصر سا جواب دیا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ۔ اب کچھ بزنس بھی ہو جائے تو بہتر ہے"۔ عمران نے کہا تو راڈش بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہمیں ایک کوٹھی اور دو کاریں چاہئیں اور کچھ ضروری اسلحہ بھی۔ اس کا باقاعدہ معاوضہ ملے گا تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کام ہو سکتا ہے کیونکہ میں یہی کام کرتا ہوں"۔ راڈش نے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کی رنگ نکال کر اس نے عمران کی طرف کر بڑھا دیا۔ کی رنگ میں چابی کے ساتھ ایک ٹوکن بھی موجود تھا جس پر ایڈریس درج تھا۔

"اب معاوضہ بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"کتنا عرصہ آپ انہیں رکھیں گے"...... راڈش نے پوچھا۔

"فی الحال ایک ہفتہ"...... عمران نے کہا۔

"پچاس ہزار ڈالر دے دیں"...... راڈش نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چیک علیحدہ کر کے اس نے اس پر رقم لکھی اور چیک اس نے راڈش کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... راڈش نے چیک کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آفس سے نکل کر کلب سے باہر آ گئے۔ عمران نے ایک طرف ہٹ کر سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا تو ایک طرف موجود صفدر، تنویر اور جولیا ان کے قریب آ گئے۔

"بلیو لائن کالونی کوٹھی نمبر بارہ پر تم لوگ علیحدہ علیحدہ پہنچو۔ ہم بھی وہیں پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور وہ اس میں سوار ہو کر بلیو لائن کالونی پہنچ گئے۔ عمران نے ٹیکسی کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی تھی اور پھر پیدل آگے بڑھ گئے کوٹھی نمبر بارہ متوسط درجے کی کوٹھی تھی۔ اس کے پھاٹک پر تالا موجود تھا۔ عمران نے چابی سے تالا کھولا اور پھر کھڑکی کھول کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اور صالحہ بھی اندر داخل ہو گئے۔

"تم یہیں رکو کیپٹن شکیل۔ جب ساتھی آ جائیں تو کھڑکی بند کر دینا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا جبکہ عمران صالحہ سمیت اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ کوٹھی خاصے جدید انداز میں فرنشڈ تھی۔ عمران نے صالحہ کو سٹنگ روم میں بیٹھنے کے لئے کہا اور خود اس نے پوری کوٹھی کا جائزہ لیا۔ ایک الماری میں اسے اپنے مطلب کا اسلحہ نظر آ گیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور جب وہ واپس سٹنگ روم میں پہنچا تو وہاں اس کے

سارے ساتھی پہنچ چکے تھے۔

"سائیڈ پر گیراج ہے جس میں جدید ماڈل کی دو کاریں موجود ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کچھ پتہ چلا اس طلسم ہوشربا کا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا تو عمران نے راڈش سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں اس ماسٹر کلب کے ماسٹر ماہم کو کور کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہاں کے بارے میں تو سوائے راڈش کے اور کسی کو بھی علم نہیں تھا۔

"راڈش کی کال ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا لیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"جارج بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں مسٹر جارج یا جو بھی تمہارا نام ہو۔ میں نے یہ کال صرف اس لئے کی ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ راڈش کو اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے کیونکہ اس نے تمہیں ماسٹر کلب اور ماسٹر ماہم کے بارے میں بتا کر راڈف سے غداری کی تھی اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ماسٹر کلب کا رخ کیا تو پھر تمہیں دی گئی مہلت ختم کر دی جائے گی اور پھر تم سب کی عبرتناک موت تمہارا مقدر بن جائے گی"...... دوسری طرف سے

ل پولیس چیف فلیمنگ کی سرد آواز سنائی دی۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا پولیس چیف فلیمنگ کہ ہم مل کر اس ے میں کوئی معاہدہ کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"تم نے میرے دوست اینڈریو کو ہلاک کیا ہے اس لئے تم سے ی معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ تمہیں تو کارسیکا ایئرپورٹ پر ہی گولی مار جاتی لیکن بار برا نے یہ کہہ کر میری انا کو چیلنج کر دیا کہ تم بے حد ناک آدمی ہو اس لئے میں نے تمہیں مہلت دے دی ہے تاکہ پنی پوری کوشش کر کے دیکھ لو۔ اب تمہیں بہرحال اتنا تو م ہو گیا ہو گا کہ تم چاہے کوئی بھی میک اپ کر لو اور کہیں بھی جاؤ میری نظروں سے تم نہیں چھپ سکتے اور تم آپس میں بھی جو چیت کرو گے وہ بھی مجھ تک باقاعدہ پہنچتی رہے گی۔ اس کے د میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی ان صلاحیتوں کو استعمال کر ڈالو کی وجہ سے تمہیں خطرناک کہا جاتا ہے۔ البتہ یہ سن لو کہ اب ندہ کارسیکا سے باہر نہیں جا سکتے"...... دوسری طرف سے انتہائی لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے ت دیکھ کر کہا۔ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا اس ہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے۔

"یہ تو واقعی طلسم ہوشربا بنتا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے فلیمنگ کی ساری گفتگو دوہرا دی۔

"حیرت ہے۔ یہ کس قسم کا سسٹم ہے یہاں"...... صفدر نے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"کوئی خصوصی چیکنگ سسٹم لگتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماہم سے بات کراؤ۔ چیف بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار فلیمنگ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کون چیف۔ تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے انتہائی اکھڑ لہجے میں کہا گیا۔

"پولیس چیف فلیمنگ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ماہم فارغ نہیں ہے"...... دوسری طرف سے بدستور انتہائی اکھڑ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران

ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرے خیال میں یہ لوگ اصل چیف کی آواز نہیں پہچانتے"...... ...نے کہا۔

"تم اٹھو اور چلو اس ماسٹر کلب۔ میں دیکھتا ہوں کہ کیسے نہیں ... ماہم"...... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راڈش کا جو حشر ہوا ہے اس سے نظر آتا ہے کہ ماہم سے ہمیں کچھ ...م نہیں ہو سکے گا۔ یہاں کا سیٹ اپ واقعی انوکھا اور منفرد ہے۔ اس چوہے فلیمنگ کو بل سے نکالنے کے لئے مجھے کچھ اور سوچنا ہو..."...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے ...ر ہونٹ بھینچ لئے اور پھر چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"عمران صاحب۔ راڈش سے ہونے والی آپ کی بات چیت اور ...ب کا یہاں اس طرح فون کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کسی ...ہ کے ٹارگٹ پر ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو ...ی بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ بات تم نے کس پیرائے میں سوچی ہے"...... عمران نے ...

"اس لئے کہ راڈش کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کے آفس میں ...نے والی بات چیت اس طرح فلیمنگ تک پہنچ سکتی ہے تو وہ کبھی ...ں نہ کھولتا۔ وہ مطمئن تھا اس لئے اس نے بات کر دی اور پھر اس ماسٹر کلب اور ماسٹر ماہم کے بارے میں تو کھل کر بتایا ہے۔ منہ

سے لفظ بھی نہیں نکالا۔ اس کے باوجود ان تک نہ صرف ہماری تمام
بات چیت پہنچ چکی ہے بلکہ کسی سکرین پر انہوں نے وہ کاغذ بھی
چیک کر لیا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے جسموں میں کوئی آلہ نصب کیا گیا
ہے لیکن کب ایسا کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی سائنسی چکر بہرحال ہے ورنہ فلیمنگ اس قدر باخبر
نہیں ہو سکتا"..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران کی پیشانی پر
کئی لکیریں ابھر آئیں۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے
اصل چیف کی آواز سنائی دی۔

"برائٹ لائٹ چیف لارڈ پیٹرک بول رہا ہوں کرانس سے"
عمران نے لہجہ اور آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں اپنی توانائیاں ضائع کر رہے ہو عمران۔ میں نہ صرف
تمہاری آواز سن رہا ہوں بلکہ تمہیں بولتے ہوئے سکرین پر بھی دیکھ
رہا ہوں اور نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے ساتھیوں کو بھی دیکھ رہا
ہوں۔ تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے میری آواز میں ماسٹر کلب بات
کرنے کی کوشش کی ہے لیکن تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہاری
صلاحیتیں یہاں کام نہیں کر سکتیں۔ اب اس نمبر پر دوبارہ فون
کرنا ورنہ میں اپنی دی ہوئی مہلت واپس بھی لے سکتا ہوں اور تم

تمہارے ساتھی دوسرا سانس بھی نہ لے سکیں گے اور اپنے اس
...ش ساتھی کو بھی سمجھا دو جو تمہیں ماسٹر کلب پر حملہ کرنے کے
...لکھ رہا تھا۔ یہ کارسیکا ہے اور یہاں میرے خلاف سوچنے والے
دوسرا سانس نہیں لے سکتے"..... دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ
میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
...ور رکھ دیا۔ عمران کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر شدید ترین
...ن کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن عمران رسیور رکھ کر اٹھا اور تیز
...م اٹھاتا باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اندر
...ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ وہ سب ہونٹ بھینچے اس طرح
...ں بیٹھے ہوئے تھے جیسے ایک دوسرے سے بات کرنے سے بھی
...ہوں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو عمران مسکراتا ہوا باہر
...اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی بند تھی۔

"طلسم ہوشربا کا پہلا مرحلہ تو مکمل ہو گیا ہے"..... عمران نے
...ہ قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
...ی کھولی تو اس کے ہاتھ پر ایک چھوٹی سی جھلی سی موجود تھی
...سانی کھال کا ٹکڑا ہو۔

"...ہ ہے اس طلسم ہوشربا کا پہلا طلسم"..... عمران نے کرسی پر
...ہوئے کہا۔

"...کیا ہے عمران صاحب"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے

"یہ انتہائی جدید ترین ایجاد ہے جسے ایف آر کہا جاتا ہے۔
انسانی کھال کی طرح ہوتی ہے۔ اسے کسی بھی لباس پر یا جسم پر
دیا جائے تو اس سے نکلنے والی مخصوص لہریں طویل رینج تک
گفتگو بھی نشر کرتی ہیں اور تصویریں بھی ٹرانسمٹ کرتی ہیں۔ اس
تعلق سیٹلائٹ سے ہوتا ہے اور یہ میری گردن کے عقبی حصے پر
ہوئی تھی"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تم نے کیسے اسے چیک کر لیا"..... جولیا نے حیرا
بھرے لہجے میں کہا۔

"جس انداز میں فلیمنگ نے ساری کارروائی کی اور پھر جس طر
اس نے بات کی اس سے مجھے شک ہو گیا کہ ایسی ہی کوئی کارر
میرے ساتھ کی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے باتھ روم میں جا کر اس
چیکنگ کرنے کا فیصلہ کر لیا اور ویسے تو شاید اس کا پتہ بھی نہ
سکتا لیکن اس کی چیکنگ کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے اور وہ
اندھیرا کر دیا جائے اور پھر اس اندھیرے میں اگر یہ کسی آئینے
سامنے آ جائے تو اس میں مخصوص چمک پیدا ہوتی ہے جو اندھ
میں بھی نظر آ جاتی ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ میں نے اندر جا کر اندھ
اور باتھ روم کے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر چیکنگ شروع
مجھے معلوم ہو گیا کہ میری گردن کے عقبی حصے میں چمک
ہے۔ اس طرح میں نے اسے نہ صرف چیک کر لیا بلکہ اسے
سے علیحدہ بھی کر لیا"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اب بھی کام کر رہی ہے"..... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اس پر پانی ڈال دیا ہے۔ اب جب تک یہ بھیگی
رہے گی اس سے لہریں نہیں نکل سکیں گی ورنہ جب یہ خشک ہو
جائے گی تو یہ دوبارہ کام شروع کر دے گی"..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ آپ کی گردن پر کیسے چپکائی گئی ہو گی"..... صالحہ نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے باقاعدہ ایک مخصوص آلے سے فائر کیا جاتا ہے۔ شاید
سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ایسا کیا گیا ہو۔ چونکہ اسے محسوس
نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کا علم نہ ہو سکا۔ یہ تو کیپٹن شکیل کی
بات سن کر مجھے خیال آیا اور میں نے اسے چیک کر لیا"..... عمران
نے کہا۔

"تو پھر اب اسے مکمل آف کر دو ورنہ یہ دوبارہ کام شروع کر دے
گی"..... جولیا نے کہا۔

"کسی کے پاس لائٹر ہے"..... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات
میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے لائٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ تو گیلی ہے۔ پھر کیسے جلے گی"..... جولیا نے کہا۔

"ابھی دیکھنا یہ کیسے جلتی ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے لائٹر جلایا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے چٹکی کے
انداز میں پکڑی ہوئی اس جھلی نما مادے کو اس نے لائٹر کے شعلے کے
اوپر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد یکلخت اس جھلی نما مادے کو آگ لگ گئی

تو عمران نے انگلیاں کھول دیں۔ کمرے میں نامانوس سی بو پھیل گی جبکہ اس جھلی نما مادے سے نیلے رنگ کی آگ نکل رہی تھی او، یہ نیلا شعلہ فرش پر گرا اور اس کے باوجود کافی دیر تک جلنے کے بعد بجھ گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور لائٹر واپس صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"انہیں تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ نے ایسا کیا ہے"۔ کیپٹن تشکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے ان کی سکرین آف ہو گئی ہو گی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ اس کوٹھی پر ریڈ نہ کر دیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضرور کریں گے اور اس سے پہلے ہم نے اس کوٹھی سے نکلنا ہے"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران برآمدے میں پہنچ کر بیرونی پھاٹک کی طرف جانے کی بجائے کوٹھی کی سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

"ادھر کہاں جا رہے ہو"..... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم نے اندر سے سائیڈ کوٹھی میں جانا ہے اور اس وقت تک وہیں رہنا ہے جب تک یہ یہاں چیکنگ کر کے واپس نہ چلے جائیں کیونکہ فوری طور پر کوئی اور کوٹھی حاصل کرنا ناممکن ہے۔ ہم واپس یہاں آجائیں گے اور پھر یہ کوٹھی ہی ہماری سب سے محفوظ پناہ گاہ ہو گی"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک وسیع و عریض کمرے کے ایک کونے میں کرسی پر ایک لمبے قد بھاری جسم کا آدمی تقریباً نیم دراز تھا۔ اس کا بڑا سا چہرہ سوجا ہوا دکھائی دے رہے تھا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی لیکن مشین کی سکرین تاریک تھی جبکہ مشین کے چھوٹے بڑے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ ساتھ ہی ایک میز پر دو فون رکھے ہوئے تھے جن پر مسلسل کالیں آ رہی تھیں اور وہ آدمی رسیور اٹھا کر اس انداز میں ہدایات دے رہا تھا جیسے وہ کسی ریاست کا حاکم اعلیٰ ہو۔

"باس۔ باس۔ ایف آر آف ہو گیا ہے"..... اچانک سامنے موجود مشین میں سے ایک تیز آواز سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو آرتھر۔ ایف آر آف ہو گیا ہے۔ کیسے۔ کیوں"۔

اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" باس۔ وہ اچانک آف ہو گیا ہے۔ لگتا ہے کہ اس کو آف کر دیا
گیا ہے"...... مشین سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔
" اوہ۔ لیکن وہ اسے چیک ہی نہیں کر سکتے۔ پھر کیسے آف کر سکتے
ہیں"...... اس آدمی کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے آرتھر کی
بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔
" میں درست کہہ رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہونہہ۔ تو پھر انہوں نے اپنی زندگیوں کی مہلت خود بخود ختم
کر دی ہے۔ تھرڈ ایکس کو حکم دے دو کہ وہ اس کوٹھی پر فوراً ریڈ
کرے اور پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے اور پھر
انہیں گولیوں سے چھلنی کر دے اور پھر مجھے سکرین پر ان کی لاشیں
دکھائی جائیں"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن آف کر دیا۔
" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی خاصے تیز لوگ ہیں
بہرحال اب ان کا خاتمہ ہو ہی جائے گا"...... اس آدمی نے شراب کا
ایک گھونٹ لیتے ہوئے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔ پھر وہ تقریباً آدھا
گھنٹے تک مسلسل فون پر آنے والی کالیں سنتا رہا اور احکامات دیتا رہا
کہ اچانک مشین میں سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔
" آرتھر بول رہا ہوں باس"...... آرتھر کے لہجے میں تشویش کا عنصر
نمایاں تھا۔

" ہاں۔ کیا ہوا۔ ہلاک ہو گئے یہ لوگ"...... باس نے کہا۔
" نو باس۔ وہ نکل گئے ہیں۔ تھرڈ ایکس نے فوری طور پر کوٹھی پر
جا کر اندر گیس فائر کی اور پھر وہ اندر داخل ہوئے تو کوٹھی خالی پڑی
ہوئی تھی"...... آرتھر نے کہا۔
" ایف آر آف ہونے اور تھرڈ ایکس کے وہاں پہنچنے میں کتنا وقفہ
رہا ہے"...... اس آدمی نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔
" دس منٹ باس"...... آرتھر نے جواب دیا۔
" دس منٹ میں یہ لوگ کیسے کوٹھی سے جا سکتے ہیں۔ اگر نکلے
بھی ہوں گے تو کہیں قریب ہی ہوں گے۔ تھرڈ ایکس کو کہو کہ وہ
انہیں تلاش کر کے ہلاک کر دے"...... باس نے کہا۔
" یس باس"...... آرتھر نے کہا تو باس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا
کر مشین کا ایک بٹن آف کر دیا۔
" کہاں جائیں گے یہ لوگ۔ موت تو یہاں ہر طرف موجود
ہے"...... باس نے کہا اور ایک بار پھر شراب پینا شروع کر دی۔ اسی
کے ساتھ پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
" پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے بھاری
اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
" باربرا بول رہی ہوں کرانس سے۔ کیا ہوا پاکیشیائی ایجنٹوں
"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

ہے۔ انہوں نے بہرحال لاشوں میں ہی تبدیل ہونا ہے اور کیا ہونا ہے"...... فلیمنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی زندہ ہیں۔ ویری بیڈ"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ویری بیڈ کا لفظ تم نے غلط بولا ہے باربرا۔ وہ ابھی تک اس لئے زندہ ہیں کہ میں نے انہیں خود زندہ رہنے کی مہلت دے رکھی ہے لیکن اب وہ مزید زندہ نہیں رہیں گے"...... فلیمنگ نے اس بار بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود مہلت دے رکھی تھی۔ کیوں۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں مہلت دینا تو اپنے آپ پر ظلم کرنے کے مترادف ہے"..... باربرا نے کہا تو فلیمنگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری اسی بات کی وجہ سے تو میں نے انہیں مہلت دی تھی تاکہ وہ اپنی خطرناک صلاحیتیں میرے خلاف استعمال کر کے دیکھ لیں ورنہ موت تو اب بہرحال انکا مقدر ہے ہی"...... فلیمنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلیمنگ پلیز! انہیں مہلت مت دو۔ یہ لوگ عفریت ہیں۔ یہ تم سے فارمولا بھی لے جائیں گے اور تمہارے خلاف کارروائی بھی کرتے رہیں گے"...... باربرا نے کہا۔

"اینڈریو کی وجہ سے میں تمہاری یہ بات برداشت کر گیا ہوں

وہ میرے ساتھ ایسی بات نہ کرنا۔ کارسیکا میں ان کے سانسوں پر مکمل طور پر میرا ہولڈ ہے۔ یہاں کوئی شخص میری مرضی کے بغیر دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتا اور یہ لوگ بہرحال ہلاک ہو جائیں گے۔ ویسے بھی میں نے تمہارے فون آنے سے پہلے اپنی دی ہوئی مہلت واپس لے لی ہے اس لئے اب تک وہ ہلاک ہو چکے ہوں گے"۔ فلیمنگ نے کہا۔

"پھر وہ فارمولا مجھے بھجوا دو"..... باربرا نے کہا۔

"ان کی لاشوں سمیت بھجوا دوں گا۔ بے فکر رہو"..... فلیمنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس باس۔ میں آرتھر بول رہا ہوں"..... مشین میں سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ان لوگوں کا۔ کہاں موجود ہیں ان کی لاشیں"۔ فلیمنگ نے کہا۔

"وہ غائب ہو چکے ہیں باس۔ تھرڈ ایکس انہیں تلاش کر رہے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"غائب ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیسے"..... فلیمنگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تھرڈ ایکس نے پوری کالونی کو چھان مارا ہے لیکن وہ لوگ غائب ہو چکے ہیں"..... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ایسا کرو کہ جنرل آرڈر دے دو۔ ان کے حلیئے ماسٹر ویو میں فیڈ کر دو۔ جہاں بھی یہ لوگ نظر آئیں انہیں ہلاک کر دو۔" فلیمنگ نے کہا۔

"وہ ایجنٹ ہیں باس اس لئے یقیناً وہ لوگ میک اپ تبدیل کر لیں گے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کے اصل چہرے ایکسٹاک سے نکلوا کر سپیشل ماسٹر ویو میں فیڈ کر دوں۔ اس طرح چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں جیسے ہی کھلی جگہ پہنچیں گے مارک ہو جائیں گے اور پھر انہیں فوری ہلاک کر دیا جائے گا"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرو"۔ فلیمنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب وہ کارسیکا میں کہیں بھی پہنچ جائیں ٹریس ہو جانے کے بعد ہلاک بہرحال کر ہی دیئے جائیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسی کوٹھی میں موجود تھا۔ البتہ تنویر اور صفدر دونوں ان کے ساتھ نہیں تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ساتھ والی کوٹھی میں چلا گیا تھا اور اتفاق سے یہ کوٹھی خالی تھی اس لئے وہاں انہیں کسی قسم کی مداخلت کا سامنہ نہ کرنا پڑا تھا بلکہ دوسری منزل کے کمرے کی کھڑکی سے وہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ آٹھ افراد دو کاروں میں سوار ہو کر وہاں پہنچے تھے اور ان میں سے دو آدمیوں نے دوسری طرف موجود سائیڈ گلی سے کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر دو آدمی پھاٹک سے کود کر اندر داخل ہوئے اور انہوں نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول دی اور باقی چھ افراد بھی اندر آ گئے۔ پھر وہ پوری کوٹھی میں گھومتے رہے لیکن ظاہر ہے انہیں کوٹھی خالی ہی ملنی تھی اس لئے وہ واپس چلے گئے تو عمران نے صفدر اور تنویر کو عقبی طرف سے باہر بھیج دیا کہ وہ ایک آدمی کو

لازماً نگرانی کے لئے چھوڑ جائیں گے اور صفدر اور تنویر اس آدمی کو اغوا کر کے اندر لے آئیں تاکہ اس سے راؤف سینڈیکیٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ سائیڈ کوٹھی سے واپس اپنے والی کوٹھی میں پہنچ گئے تھے۔

"کافی دیر لگا دی ہے صفدر اور تنویر نے"...... جولیا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا صفدر اور تنویر کمرے میں داخل ہوئے لیکن ان کے ساتھ کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ آٹھوں افراد کاروں میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن تم لوگوں نے اتنی دیر کیوں لگائی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سب اس پوری کالونی کو چیک کرتے رہے ہیں۔ ہم اس انتظار میں رہے کہ وہ کسی ایک کو یہاں چھوڑ کر جائیں تو اسے کور کیا جائے لیکن وہ سارے ہی کاروں میں بیٹھ کر چلے گئے اس لئے ہمیں خالی واپس آنا پڑا"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ اچھا کلیو تھا۔ وہ بھی ختم ہو گیا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کارڈ دیکھیں۔ شاید اس سے کوئی آگے بڑھنے کا کلیو مل جائے"۔ صفدر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے ملا ہے یہ کارڈ"...... عمران نے پوچھا۔

"ان میں سے ایک آدمی نے اپنی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا ساتھ ہی یہ کارڈ بھی گر گیا اور اسے اس کا علم نہ ہوا اور وہ آگے بڑھ گیا تو میں نے یہ کارڈ اٹھا لیا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیا کسی کلب کا کارڈ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ ریڈ کلب کا کارڈ ہے۔ کسی ولیم ہنری کے نام کا ہے"۔ عمران نے کہا اور کارڈ جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس سے کیا کلیو مل سکتا ہے۔ یہاں نجانے اس جیسے کتنے ریڈ کلب ہوں گے"...... جولیا نے کہا لیکن عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ریڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ولیم ہنری سے بات کرائیں۔ میں اس کا دوست ماسٹر بول رہا ہوں گرانس سے"...... عمران نے کہا۔

"ولیم ہنری تو اس وقت فیلڈ میں ہو گا۔ میں آپ کی بات باروے سے کرا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ باروے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میں کرانس سے ولیم ہنری کا دوست ماسٹر بول رہا ہوں۔ اس سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ واقعی اس کے دوست ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ کو یقیناً معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تھرڈ اسکارڈ میں ہے اور تھرڈ اسکارڈ کے لوگ دن کے وقت فیلڈ میں کام کرتے ہیں۔ صرف رات کو ہی مل سکتے ہیں جبکہ آپ دن کو اس سے ملنے کے لئے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ ضروری تو نہیں مسٹر ہاروے کہ وہ سارا دن لازماً فیلڈ میں کام کریں۔ جب کوئی کام ہوتا ہو گا تو فیلڈ میں جاتے ہوں گے اور کام تو کبھی کبھار ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"لگتا ہے آپ اس کے نئے دوست بنے ہیں مسٹر ماسٹر۔ ورنہ آپ کو معلوم ہوتا کہ تھرڈ اسکارڈ ریڈ کلب کا کلنگ سیکشن ہے اور یہاں کارسیکا میں سب سے زیادہ کام اسی سیکشن کے پاس ہوتا ہے۔ راڈفا سینڈیکیٹ کے دشمنوں کو ٹریس کرنا اور پھر انہیں ہلاک کرنا"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کارسیکا میں ہر روز ہر لمحے تو قتل و غارت نہ ہوتی رہتی ہو گی۔

ھی کبھار ہی یہ کام ہوتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یہاں تو ہر وقت یہ کام ہوتا رہتا ہے۔ بہرحال آپ رات کو کال یں پھر اس سے ملاقات ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا یا۔

"آپ ریڈ کلب کے منیجر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں اسسٹنٹ منیجر ہوں۔ منیجر سانزا ہیں"...... دوسری طرف ے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"منیجر سانزا کام کا آدمی ثابت ہو سکتا ہے۔ اسے یہاں لانا پڑے ...... عمران نے کہا تو تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں لے آؤں گا اسے یہاں"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صفدر تمہارے ساتھ جائے گا۔ لیکن تمہیں میک پ کرنا ہو گا کیونکہ اس جھلی کی وجہ سے وہ ہمیں سکرین پر چیک تے رہے ہیں اس لئے اس میک اپ میں تمہیں پہچان لیا جائے گا و جس انداز میں یہ جھلی استعمال کی گئی ہے اس کا مطلب ہے کہ اں واقعی انتہائی جدید ترین ایجادات استعمال کی جا رہی ہیں"۔ ران نے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب۔ میں بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں کہ ہوں نے آپ کی گردن پر اسے چپکا بھی دیا اور آپ جیسے آدمی کو اس علم تک نہ ہو سکا اور پھر اس جھلی سے وہ ہمیں نہ صرف مکمل طور پر نیٹر کرتے رہے بلکہ ہماری گفتگو بھی سنتے رہے۔ اس کا مطلب ہے

کہ واقعی یہاں انہوں نے ہر طرف جدید ترین ایجادات کا جال پھیلا رکھا ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہاں میک اپ چیک کرنے والی مخصوص ریز پھیلا رکھی ہوں اور ہم جیسے ہی کھلی فضا میں جائیں ہمیں چیک کر لیا جائے"...... اس بار جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے بہت اچھا نکتہ سوچا ہے۔ اس جھیل کے جلنے کے بعد لازماً انہوں نے کوئی نہ کوئی پوائنٹ ہمیں ٹریس کرنے کے لئے استعمال کرنا ہے۔ وہ ویسے ہی دعویٰ نہیں کر رہا تھا کہ ہم کارسیکا سے اس کی مرضی کے بغیر زندہ واپس نہیں جا سکتے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"پھر تو ہمیں بے حد محتاط رہنا ہوگا۔ یہ تو عام سا سینڈیکیٹ نہیں ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"اگر یہ بات ذہن میں آ گئی ہے تو اب ہمیں اپنا نہ صرف تحفظ کرنا ہوگا بلکہ پوری قوت سے اس سینڈیکیٹ کے خلاف کام بھی کرنا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سانڑا کو یہاں لے آنے کی بجائے ہمیں اس سے سب کچھ پوچھ کر اصل فلیمنگ تک پہنچا جائے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمیں واقعی انتہائی تیزی سے کام کرنا ہوگا۔ اب یہ عام سا سینڈیکیٹ نہیں رہا۔ یہاں واقعی اونچے پیمانے پر کام ہو رہا ہے لیکن ہر قسم کی ریز سے بچنے کے لئے ہمیں خصوصی میک اپ کرنا ہے اور یہاں شاید ہی خصوصی میک اپ کا سامان مل سکے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ماسک میک اپ کر لیا جائے تو کم از کم ریزوں سے تو بچ جائیں گے اور ماسک ہمارے پاس موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ اگر ہم موجودہ میک اپ کے اوپر ماسک چڑھا لیں تو پھر ہم ہر قسم کی ریز سے بچ سکیں گے۔ اس طرح ڈبل میک اپ ہو جاتا ہے۔ گڈ شو۔ نکالو ماسک اور پہننا شروع کر دو ورنہ کسی بھی لمحے ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب چہروں پر ماسک چڑھا چکے تھے۔ انہوں نے پہلے والا میک اپ صاف نہیں کیا تھا۔

"اب کہاں جانا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں اسلحہ موجود ہے۔ وہ اٹھا لو۔ اب ہم یہاں سے ریڈ کلب جائیں گے اور وہاں سے معلومات حاصل کر کے اس فلیمنگ تک پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پہلے یہ تو معلوم کر لیا جائے کہ سانڑا کی ریڈ کلب میں کیا حیثیت ہے۔ کیا وہ وہاں کا مالک ہے، مینجر ہے یا کوئی

خفیہ آدمی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو گا سامنے آجائے گا۔ تم چلو تو سہی"..... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ آؤ۔ اب وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب ہمیں دو گروپوں میں کام کرنا چاہیئے۔ ایک گروپ باہر نگرانی کرے اور دوسرا گروپ اس سانڈ سے معلومات حاصل کرے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی ریڈ کلب میں ہنگامہ شروع ہو گا ویسے ہی راڈف سینڈیکیٹ کے آدمی وہاں پہنچ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ پولیس بھی اس کلب کو گھیر لے کیونکہ فلیمنگ پولیس چیف ہے اور یہاں کی پولیس بھی اس کے کنٹرول میں ہو گی یا دوسرے لفظوں میں اس کے آدمی ہی پولیس میں بھرے ہوئے ہوں گے"..... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک گروپ کو باہر رہنا چاہیئے۔ ٹھیک ہے تنویر، میں اور جولیا اندر جائیں گے جبکہ صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل باہر کی نگرانی کریں گے اور جس قسم کے بھی حالات ہوں ایکشن کا فیصلہ صفدر کرے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں میز کے پیچھے ایک بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی سختی تھی۔ ایسی سختی جیسے اس کا چہرہ گوشت پوست کی بجائے پتھروں سے تراشا گیا ہو۔ اگر اس کی آنکھیں زندہ نظر نہ آ رہی ہوتیں تو صرف اس کا چہرہ دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا کہ یہ انسان کی بجائے پتھر کا مجسمہ ہے جسے لباس پہنا دیا گیا ہے۔ اس کے سر کے بال سفید تھے اور اس کے کاندھوں تک لٹکے ہوئے تھے اور اس کے سامنے میز پر شراب کی ایک بوتل پڑی ہوئی تھی لیکن اس کی نظریں میز کی دوسری طرف کھڑے ایک نوجوان پر جمی ہوئی تھیں جو سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کی تیز نظریں سامنے کھڑے ہوئے آدمی کے چہرے پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اس کی نظریں برمے کے سے انداز میں اس نوجوان کے چہرے کو باقاعدہ چھید رہی

ہوں۔

" تم میرا نام جانتے ہو ڈیگر "..... اچانک میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ آپ کا نام سٹانزا ہے "..... اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے باوجود تم نے ریڈ کلب میں ریوالور نکالنے کی گستاخی کی ہے۔ کیوں "..... سٹانزا کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

" باس۔ جیگری نے میری گرل فرینڈ کا بازو پکڑ کر اسے زبردستی اپنی میز پر لے جانے کی کوشش کی تھی۔ جب میں نے اسے منع کیا تو اس نے مجھے تھپڑ مار دیا "..... نوجوان ڈیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور تم نے ریوالور نکال لیا۔ کیوں۔ جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ ریڈ کلب میں سوائے ریڈ فائٹرز کے اور کسی کا اسلحہ نکالنا ناقابل معافی جرم ہے "..... سٹانزا نے تیز لہجے میں کہا۔

" تھپڑ کھانے سے میرا دماغ گھوم گیا تھا باس اس لئے میں نے نیم ارادی طور پر ریوالور نکال لیا تھا "..... ڈیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور کل تم غیر ارادی طور پر فائر بھی کر دو گے۔ کیوں "۔ سٹانزا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری باس "..... ڈیگر نے کہا۔

" یہ تمہیں لاسٹ وارننگ دے کر زندہ واپس جانے کی اجازت ے رہا ہوں ڈیگر۔ صرف اس لئے کہ تمہاری خدمات راؤف نڈیکیٹ کے لئے بے پناہ ہیں ورنہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میری لت میں معافی کا کوئی لفظ نہیں ہوا کرتا۔ جاؤ اور آئندہ محتاط رہنا "۔ انزا نے کہا۔

" میں ہمیشہ آپ کا احسان مند رہوں گا باس "..... ڈیگر نے ش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ے سے باہر چلا گیا۔

" چیف کی وجہ سے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے ڈیگر ورنہ اری لاش ہی یہاں سے نکلتی "..... سٹانزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے د میں سے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ں کرنے شروع کر دیئے۔

" پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں "..... دوسری طرف سے ز سنائی دی۔

" سٹانزا بول رہا ہوں چیف۔ ریڈ کلب سے "..... سٹانزا نے ائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں۔ کیا ہو گئے ہیں وہ "..... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" نہیں چیف۔ پورے کارسیکا میں انہیں تلاش کیا جا رہا ہے لیکن

وہ کہیں نظر ہی نہیں آ رہے"...... شانزا نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے شانزا کہ پورے کارسیکا میں پھیلی ہوئی رج انہیں ٹریس نہ کر سکیں۔ اب تک آخر وہ کسی بھی کھلی جگہ پر تو نکلے ہی ہوں گے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"چیف میرا خیال ہے کہ وہ چوہوں کی طرح کسی بل میں چھپ گئے ہیں لیکن ہم بھی تیار ہیں جیسے ہی وہ بل سے باہر نکلیں گے موت ان پر جھپٹ پڑے گی"...... شانزا نے کہا۔

"اس بار انہیں کسی صورت بچ کر نہیں جانا چاہئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... شانزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں کال کی تھی"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف نے پوچھا۔

"چیف۔ ڈیگر نے کلب میں ریوالور نکال کر اصول کی خلاف ورزی کی تھی لیکن میں نے اسے لاسٹ وارننگ دے کر چھوڑ دیا ہے"...... شانزا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں نکالا تھا اس نے ریوالور"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شانزا نے وہ ساری بات دوہرا دی جو ڈیگر نے اسے بتائی تھی۔

"جیگری کو کیا سزا دی ہے تم نے"...... چیف نے پوچھا۔

"میں نے اسے بھی وارننگ دی ہے چیف"...... شانزا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں کے ذہنوں میں کیڑے رینگنے لگ گئے ہیں۔ دونوں کو آف کر دو۔ ابھی اور اسی وقت"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شانزا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیگری اور ڈیگر دونوں چیف کے پرسنل باڈی گارڈ بھی ہیں اس لئے کارسیکا میں ان پر کوئی ہاتھ نہیں ڈالتا تھا اور چیف کا بھی یہ حکم تھا کہ یہ دونوں اس کے وفادار ہیں اور شانزا جانتا تھا کہ جسے وفاداری کا سرٹیفکیٹ مل جائے اسے موت کی سزا بغیر چیف کی اجازت کے نہیں دی جا سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اصول سے ہٹ کر انہیں صرف لاسٹ وارننگ دے کر فارغ کر دیا تھا ورنہ اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے پلک جھپکنے سے بھی پہلے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا لیکن اب چیف نے ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا حکم دے دیا تھا اس لئے اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"ہارورے بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیگر اور جیگری کہاں ہیں"...... شانزا نے پوچھا۔

"ہال میں موجود ہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف نے ان دونوں کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے ہیں"۔ شانزا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ ہاروے اب باقی کام خود ہی مکمل کر لے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ آدھی سے زیادہ بوتل جب اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل کو واپس میز پر رکھ دیا اور سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔ ماسٹر کنٹرول روم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" سانزا بول رہا ہوں"...... سانزا نے کہا۔

" یس باس۔ میں جیفرے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... سانزا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" ابھی تک وہ ٹریس نہیں ہو سکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ان کے اصل حلیئے تو فیڈ کر دیئے تھے ریز کمپیوٹر میں"۔ سانزا نے کہا۔

" یس باس ۔ وہ شاید کسی جگہ چھپے ہوئے ہیں لیکن کب تک چھپے رہیں گے۔ جیسے ہی وہ کسی کھلی جگہ پر آئیں گے چیک ہو جائیں گے اور پھر کلنگ سیکشن کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے"...... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کلنگ سیکشن کو الرٹ کر دیا ہے تم نے"...... سانزا نے کہا۔

" یس باس ۔ البتہ ایک اور بات مجھے یاد آ گئی ہے کلنگ سیکشن کے حوالے سے"...... جیفرے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بات کرتے کرتے اچانک اسے کوئی خاص بات یاد آ گئی ہو۔

" کیا بات ہے"...... سانزا نے چونک کر پوچھا۔

" باس ۔ ہاروے کو ایک کال موصول ہوئی جس میں کلنگ سیکشن کے ولیم ہنری کا کوئی دوست ماسٹر بول رہا تھا۔ ہاروے نے اسے بتایا کہ کلنگ سیکشن کے آدمی رات کو کلب آتے ہیں اس لئے اس وقت اس کی بات ولیم ہنری سے نہیں ہو سکتی"...... جیفرے نے کہا تو سانزا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تو پھر اس میں خاص بات کیا ہو گئی ہے"...... سانزا نے حیرت ابھرے لہجے میں کہا۔

" اس ماسٹر نے ہاروے سے کہا کہ وہ کرانس سے بول رہا ہے حالانکہ وہ کارسیکا سے ہی کال کر رہا تھا"...... جیفرے نے کہا تو اس بار سانزا بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیوں ۔ اس نے غلط بیانی کیوں کی"...... سانزا نے کہا۔

" اس لئے باس کہ وہ آدمی ماسٹر نہیں تھا"...... جیفرے نے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم ماسٹر کو جانتے ہو"...... سانزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بہت اچھی طرح جانتا ہوں باس ۔ کارسیکا میں صرف ایک آدمی

ہی ماسٹر کہلاتا ہے اور وہ ہے کرائس کلب کا منیجر۔ اس کے علاوہ پورے کارسیکا میں کوئی ماسٹر نہیں ہے اور وہ ماسٹر اس ولیم ہنری کو شاید جانتا بھی نہیں ہو گا"...... جیفرے نے کہا۔

"اس ساری بات کا کیا مطلب ہوا۔ تم کھل کر بات کرو"۔ سٹانزا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ماسٹر کی آواز اور لہجہ بھی میں پہچانتا ہوں اور اس بولنے والے کی آواز اور لہجہ بھی ماسٹر جیسا نہیں تھا اور باس پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ ان کا سرغنہ جس کا نام علی عمران ہے وہ آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے کیونکہ میں یہاں آنے سے پہلے کرانس کی سرکاری ایجنسی میں طویل عرصے تک کام کر چکا ہوں اس لئے میرا مطلب تھا کہ یہ بات کرنے والا یقیناً وہی عمران ہی ہو گا اور اس کا ولیم ہنری کو کال کرنا اور پھر ہاروے سے اس نے پوچھ لیا کہ کیا وہ منیجر ہے جس پر ہاورے نے کہا کہ وہ اسسٹنٹ منیجر ہے اور منیجر آپ ہیں۔ ان تمام باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اب آپ کو کور کرنے کی کوشش کریں گے"۔ جیفرے نے کہا۔

"میں اب بھی تمہاری بات نہیں سمجھا جیفرے۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ مسلسل الجھی ہوئی باتیں کرتے چلے جا رہے ہو۔ عمران آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے لیکن پھر خود ہی کہہ رہے ہو کہ اس کی آواز اور لہجہ ماسٹر جیسا نہیں تھا۔ یہ سب کیا

ہے"...... سٹانزا نے کہا۔

"آئی ایم سوری باس۔ میں خود واقعی ذہنی طور پر الجھ گیا تھا۔ ہرحال میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پاکیشیائی ایجنٹ دنیا کے خطرناک رین ایجنٹ ہیں۔ کلنگ سیکشن انہیں ہلاک کرنے کوٹھی پر گیا تھا یکن کوٹھی خالی ملی اور کلنگ سیکشن میں ولیم ہنری بھی شامل تھا۔ ھر اچانک ہاروے کی کال ملتی ہے اور کسی ماسٹر کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ وہ کرانس سے بول رہا ہے لیکن ہمارے کمپیوٹر نے بتا دیا کہ وہ اسی کوٹھی سے کال کر رہا تھا جس کوٹھی میں کلنگ سیکشن نے ریڈ یا تھا اور وہ بہرحال ماسٹر نہیں تھا تو پھر اسے کہاں سے ولیم ہنری کے بارے میں معلوم ہو گیا کہ اس کا تعلق ریڈ کلب سے ہے۔ یقیناً یڈ کلب کا خصوصی کارڈ ولیم ہنری کی جیب سے گر گیا ہو گا اور وہ سے چیک کر رہے تھے۔ بہرحال اس کال کے بعد میں نے خود ولیم ہنری کو حکم دیا کہ دوبارہ اس کوٹھی پر ریڈ کیا جائے لیکن وہ پھر ناکام ہا کیونکہ کوٹھی خالی تھی۔ البتہ وہاں ایسے نشانات ضرور ملے ہیں کہ ہ کاریں ریڈ ہونے سے کچھ دیر پہلے کوٹھی سے نکلی ہوں۔ میں آپ کو ال کر کے یہ سب کچھ بتانا چاہتا تھا کہ آپ ریڈ کلب کے خصوصی نتظامات کر لیں کہ اچانک ایک مشین میں گڑبڑ ہو گئی اور میں اس یں الجھ گیا اور یہ ساری بات میرے ذہن سے نکل گئی۔ اب کلنگ سیکشن کے الفاظ سن کر مجھے یاد آ گیا ہے"...... جیفرے نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اب ریڈ کلب پر حملہ کریں گے لیکن کیسے۔ ریڈ کلب پر حملہ کرنے کے لئے انہیں بہرحال ریڈ کلب آنا پڑے گا اور جیسے ہی وہ اپنے بل سے باہر نکلے وہ ٹریس ہو جائیں گے اور کلنگ سیکشن انہیں ہلاک کر دے گا۔ پھر"۔ سٹانزا نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ آئی ایم سوری۔ واقعی یہ پہلو تو میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔ ٹھیک ہے باس۔ اب میں مطمئن ہوں"۔ جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال تم اپنی طرف سے ہوشیار رہنا"...... سٹانزا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"بارووے بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے اسسٹنٹ مینجر بارووے کی آواز سنائی دی۔

"بارووے۔ جیفرے نے مجھے بتایا ہے کہ کلنگ سیکشن کے کسی ولیم ہنری کی کال آئی تھی کرانس سے اور تم نے اسے اٹنڈ کیا تھا"۔ سٹانزا نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیفرے اس کال کی طرف سے مشکوک ہے کیونکہ بولنے والا کرانس سے نہیں بلکہ کارسیکا سے ہی بول رہا تھا۔ اسے خدشہ ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے کال تھی اور وہ ریڈ کلب پر ریڈ بھی

ر سکتے ہیں حالانکہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی تم محتاط رہنا"۔ سٹانزا نے کہا۔

"باس۔ جیفرے صرف مشینوں کا انجینئر ہے۔ اسے معلوم ہی ہیں ہے کہ یہاں اونچی آواز میں بولنے والے کی بھی لاش غائب کر ی جاتی ہے۔ گڑبڑ کرنے والے کا تو ظاہر ہے ایسا حشر ہو گا کہ اس کی رح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... دوسری طرف سے روے نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو سٹانزا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہی ہو گا"...... سٹانزا نے ا اور رسیور رکھ دیا لیکن رسیور رکھنے کے باوجود کچھ دیر تک وہ بے یار ہنستا رہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بارووے ان معاملات میں کس ر حساس واقع ہوا ہے۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی ی تو سٹانزا کا چہرہ یکلخت پتھر کا بنتا چلا گیا۔ یہ اس کی خاص عادت ی۔ وہ اپنے ماتحتوں پر رعب رکھنے کے لئے ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں سوار کارسیکا کی سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پہلی کار میں عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی۔ عقبی سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ ان سب نے پہلے سے موجود میک اپ پر ماسک چڑھائے ہوئے تھے اور چونکہ عمران کے بقول اگر میک اپ پر ماسک چڑھائے جائیں تو پھر کسی قسم کی ریز انہیں چیک نہیں کر سکتی اس لئے وہ سب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ویسے ماسک میک اپ میں بھی وہ مقامی ہی لگ رہے تھے۔

"عمران کیا وہاں ہم نے بے دریغ قتل و غارت کرنی ہے یا۔" اچانک سائیڈ سیٹ پر موجود جولیا نے کہا۔

"تو اور کیا ان سے گپیں ہانکنی ہیں"...... عمران کے بولنے سے
ہی عقبی سیٹ پر موجود تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم وہاں معلومات حاصل کرنے جا رہے ہیں تنویر۔ اگر ہم نے
ں جاتے ہی حالات بگاڑ دیئے تو پھر پورے کارسیکا کے لوگ
ے خلاف گھیرا ڈال لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ وہاں کوٹھی میں تو تم اور بات کر رہے تھے
اب پھر تم پر جاسوسی کا دورہ پڑ گیا ہے"...... تنویر نے برا سا منہ
تے ہوئے کہا۔

"وہاں میں نے امکانی بات کی تھی۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں
ت واقعی بگڑ جائیں لیکن بہرحال ہم نے کوشش کرنی ہے کہ
ت نہ بگڑیں اور کام ہو جائے۔ اس طرح ہم اطمینان سے فلیمنگ
پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم یہ سب کام مجھ پر چھوڑ دو۔ پھر دیکھنا کس طرح فلیمنگ خود
ا ہوا یہاں پہنچ جاتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اور ہم اس سے بھی زیادہ تیزی سے دوڑتے ہوئے قبروں میں
جائیں گے۔ کیوں"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"عمران درست کہہ رہا ہے تنویر۔ ہمارا اصل ٹارگٹ فلیمنگ
ہے سانڑا یا ہاروے نہیں ہے"...... جولیا نے شاید عمران کا موڈ
تے ہوئے تنویر سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... تنویر نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ ابھی سے سعادت مندی کا یہ عالم ہے تو بعد میں کیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ہوش میں رہ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا کیونکہ اپنی مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے تنویر اور اس کی شادی کی بات کی ہے۔

"ارے ۔ ارے ۔ تنویر سے پوچھو۔ کیسے شرما رہا ہے اس مشورے پر اور تم اسے بکواس کہہ رہی ہوں۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے کہا۔

"تم واقعی خاموش رہا کرو تو سونے کے بن جاؤ"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تم مجھے کسی جیولر کے پاس فروخت کر کے خود جزیرہ ہوائی پر ہنی مون منانے چلے جاؤ۔ کیوں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔ تنویر اس کی بات سن کر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم باز نہیں آؤ گے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں تو باز آ جاؤں گا لیکن تنویر سے پوچھ لو"...... عمران نے کہا۔

"عمران یہ بتاؤ کہ اگر اس کلب میں داخل ہوتے ہی ہم پر حملہ کر

آ گیا تو پھر"...... تنویر نے کہا۔ وہ شاید جولیا کی وجہ سے بات بدلنا چاہتا تھا۔

"تو پھر کیا ہو گا۔ یہی پوچھنا چاہتے ہو ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا مشہور مصرعہ ہے کہ پلاؤ کھائیں گے احباب"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ہاتھوں چپ چاپ مارے جائیں"...... تنویر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کلب والوں کے بارے میں کہا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"ہاں ۔ اب ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد عمران نے کار موڑی اور ایک عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر اس نے اسے پارکنگ کی طرف موڑ دیا۔ وسیع و عریض پارکنگ رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر کھڑی کی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر اور جولیا بھی نیچے اترے اور عمران نے کار لاک کر دی۔ صفدر کی کار البتہ کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہی نہ ہوئی تھی۔ وہ شاید باہر ہی رک گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ریڈ کلب کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوئے تو ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

زیادہ تر تعداد غیر ملکیوں کی تھی جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ البتہ ہال میں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہلتے پھر رہے تھے۔ وہ سب اپنے انداز سے چھٹے ہوئے غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں موجود تھیں جبکہ ایک پہلوان نما غنڈہ ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے سٹول پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے یہاں بیٹھنے کی باقاعدہ سزا دی گئی ہو۔ عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اسسٹنٹ مینجر باروے سے ملنا ہے۔ میرا نام رالف ہے"۔ عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس سٹول پر بیٹھے ہوئے پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کام ہے"...... اس غنڈے نے بڑے لاپرواہ سے انداز میں کہا۔

"اس کے سر پر طبلہ بجانا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو غنڈہ یکلخت چونک کر سٹول سے نیچے اتر آیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیا الفاظ تم نے بولے ہیں"...... اس پہلوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اب اسے طبلہ بجانے کے الفاظ جو عمران نے پاکیشیائی زبان کے ساتھ بولے تھے، کیا سمجھ آسکتی تھی۔

"تمہیں اس نے یہ کوڈ نہیں بتایا۔ کیا نام ہے تمہارا"۔ عمران نے کہا۔

"کوڈ۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... پہلوان نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے میرا نام رالف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ باروے سے ہماری ملاقات طے ہے۔ اس نے کہا تھا کہ کاؤنٹر پر پہنچ کر طبلہ بجانے کا کوڈ دوہرایا جائے گا تو کاؤنٹر پر موجود آدمی ہمیں اس تک پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم کہاں سے آئے ہو"...... پہلوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیارہ مریخ سے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو پہلوان نما آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... اس آدمی کا چہرہ اب حیرت کی زیادتی سے ہو گیا تھا۔

"باروے کہاں ہے۔ یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ تم بس اس سٹول پر چڑھ کر بیٹھنے کے قابل ہی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ آدمی کچھ دیر تک عمران کو غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اس کے قریب آگیا۔

"انہیں باس باروے کے آفس پہنچا دو"...... اس پہلوان نما آدمی نے کہا۔

"آیئے جناب"...... اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے جانے کے بعد اپنے باس ہاردے سے کیا کہو گے۔ اسے بتا دینا کہ پچاس لاکھ ڈالرز کا سودا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے اس طرف کو مڑ گیا جدھر وہ آدمی جا رہا تھا جسے پہلوان نما آدمی نے انہیں ہاردے کے آفس پہنچانے کا کہا تھا۔ سائیڈ گلی کے آخر میں دو مسلح آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

"انہیں کاؤنٹر کے زاراک نے بھیجا ہے"...... رہنمائی کرنے والے نے قریب جا کر ان دونوں مسلح افراد سے کہا تو ان دونوں کے جسم ڈھیلے پڑ گئے۔ ان دو میں سے ایک آدمی نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک ٹھوس جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کا عنصر نمایاں تھا۔ فون کا رسیور اس نے کان سے لگا رکھا تھا پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے اس نے چونک کر رسیور رکھ دیا۔

"تم رالف ہو اور تم نے کوڈ کی بات کی تھی زاراک کے ساتھ"...... اس نوجوان نے رسیور رکھ کر غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام ہاردے ہے"...... عمران نے میز کے قریب پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر"...... اس آدمی نے عمران کے انداز پر چونکتے ہوئے کہا۔

"شانزا کہاں ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا تو اس بار ہاردے یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... ہاردے نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب تک پہنچتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ہاردے چیختا ہوا اچھل کر میز پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے سامنے قالین پر جا گرا۔

"باہر کا خیال رکھنا"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر اور جولیا تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے جبکہ عمران نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ہاردے کی گردن پر پیر رکھ دیا اور ہاردے کا اٹھتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے نیچے گرا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"کہاں ہے شانزا۔ بولو۔ کہاں ہے"...... عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ جیفرے کے پاس گیا ہے مشین روم میں۔ مشین روم میں"...... ہاردے کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلنے لگے جیسے لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

"کہاں ہے یہ مشین روم اور کیا مشینری ہے وہاں"...... عمران نے کہا تو ہاردے نے اسے تفصیل بتا دی۔ عمران کا پیر تیزی سے مڑا اور ہاردے کی جسم نے یکلخت ایک جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے

نور ہوتی چلی گئیں۔

"آؤ اب اسلحہ ہاتھوں میں لے لو"...... عمران نے اندرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو تنویر نے بیرونی دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں دیوار پر موجود ایک سوئچ کو پریس کرتے ہی ایک دیوار درمیان سے کھل کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک لفٹ نظر آ رہی تھی۔ عمران اس لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے تو عمران نے ایک سائیڈ پر موجود دیوار میں سوئچ پینل کا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترنے لگی۔ عمران باردے سے اس بارے میں پوری تفصیل معلوم کر چکا تھا اس لئے وہ خاموش اور قدرے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رک گئی اور اس کے ساتھ ہی سامنے کی دیوار خودبخود سائیڈوں میں ہٹ گئی اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"آؤ۔ اب ہم اس مشین روم والے حصے میں ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ تنویر اور جولیا اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ موڑ مڑتے ہی انہیں ایک دروازہ نظر آیا جو بند تھا۔ عمران دروازے کے قریب رک گیا۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر ذرا سا دبایا تو دروازہ معمولی سا کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی جھری میں سے

دوسری طرف ایک بڑا ہال نما کمرہ نظر آنے لگ گیا جس میں دس کے قریب قد آدم مشینیں دیوار کے ساتھ موجود تھیں اور ہر مشین کے سامنے سٹولوں پر ایک ایک آدمی موجود تھا جبکہ ایک طرف اندھے شیشے کا بنا ہوا کمرہ بھی نظر آ رہا تھا۔

"یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کرنا ہے اور تمام مشینری تباہ کر دینی ہے۔ میں اور جولیا اس اندھے شیشے والے کیبن کی طرف جائیں گے جبکہ باقی کام تنویر کرے گا"...... عمران نے مڑ کر آہستہ سے کہا تو تنویر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے واقعی اس کا پسندیدہ ترین کام مل گیا ہو۔ عمران نے دروازے کو مزید دبایا اور تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا اندر داخل ہوئی اور آخر میں تنویر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ عمران اور جولیا تیز تیز قدم اٹھاتے اس اندھے شیشے والے کیبن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ارے۔ ارے۔ کون ہو تم۔ کون ہو"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن ابھی بولنے والے کا فقرہ ختم نہیں ہوا تھا کہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا لیکن عمران اور جولیا بغیر مڑے اور جھجکے تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کیبن تک پہنچتے کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اچھل کر باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے لیکن

اس سے پہلے کہ وہ باہر نکل کر سنبھلتا عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر سیدھا کھلے ہوئے دروازے سے کیبن کے اندر ایک دھماکے سے جا گرا اور اس کے پیچھے عمران بھی اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی ہوئی تھی جبکہ اس کے سامنے دو تین کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اس آدمی نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا۔ اس آدمی کا اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا۔ کیبن سے باہر دھماکوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں جبکہ جولیا نے اندر داخل ہوتے ہی اس مستطیل مشین پر فائر دیا تھا اور چند لمحوں بعد مشین پرزوں میں تبدیل ہو چکی تھی۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے مخصوص انداز میں پیر کو موڑتے ہوئے کہا۔

"ج۔ ج۔ جیفرے"...... اس آدمی نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سٹانزا کہاں ہے"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"وہ ابھی چند منٹ پہلے واپس گیا ہے"...... جیفرے نے جواب دیا تو عمران نے پیر ہٹا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر جیفرے کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کرسی پر ڈال دیا۔ جیفرے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسل رہا تھا۔ اس کے چہرے

پر ابھی تک شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم مشین روم کے انچارج ہو"...... عمران نے مشین پسٹل کی نال اس کی گردن سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ تم۔ مگر تم کون ہو۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تم نے ساری مشینری کیوں تباہ کر دی ہے"...... جیفرے نے کہا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

"ہم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جنہیں تم تلاش کرتے پھر رہے ہو"...... عمران نے کہا تو جیفرے بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن عمران نے دوسرے ہاتھ سے دھکا دے کر اسے دوبارہ کرسی پر دھکیل دیا۔

"تم۔ تم یہاں۔ مم۔ مگر۔ مگر وہ میک اپ چیکنگ ریز۔ تمہاری تو اب تک نشاندہی ہی نہیں ہو سکی۔ پھر اس"...... جیفرے کی ذہنی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

"مشینیں انسانی عقل کا مقابلہ نہیں کر سکتیں جیفرے اور اب تم فیصلہ کر لو کہ تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"...... عمران نے کہا۔ آخر میں اس کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"...... جیفرے نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ اصل پولیس چیف فلیمنگ کہاں ہے۔ پوری

تفصیل بتاؤ" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر چیف۔ وہ تو ہمیشہ خفیہ رہتا ہے۔ سٹانزا کو معلوم ہو گا۔ وہ اس کا نمبر ٹو ہے" ...... جیفرے نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"سٹانزا تک پہنچنے کا راستہ بتاؤ" ...... عمران نے کہا تو جیفرے نے تفصیل بتا دی۔

"اس مشینری سے کیا ہوتا تھا۔ تفصیل بتاؤ" ...... عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ کارسیکا کی چیکنگ مشینری تھی۔ اس مشینری کی وجہ سے پورے کارسیکا پر ہمارا ہولڈ تھا۔ تم نے سب کچھ ختم کر دیا" ...... جیفرے نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اسی لمحے ٹریگر دبا دیا تو جیفرے کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکل سکی۔ اس کی گردن میں سوراخ ہو گیا تھا۔ وہ اچھل کر پچھلے سائیڈ پر ہوا اور پھر اوندھے منہ نیچے قالین پر جا گرا۔ عمران نے دوسری گولی اس کی پشت میں اتار دی تھی۔

"آؤ اب اس سٹانزا سے دو دو ہاتھ کر لیں" ...... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے اوپر جا رہے تھے۔

"کیا اب ہماری چیکنگ ریز سے نہیں ہو رہی ہو گی" ...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ عام سا جزیرہ ہے" ...... عمران نے کہا تو جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ لفٹ رکی تو وہ ایک راہداری میں تھے جس کے آخر میں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا تو عمران تیزی سے دوسری طرف آ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی موجود تھے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اچانک اندر آتے دیکھ کر چونکے ہی تھے کہ عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں نکلیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے فرش پر گرے اور تڑپنے لگے جبکہ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے راہداری میں موجود بند دروازے کو لات مار کر کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹ پڑے ہوئے تھے اور ایک فون کا رسیور اس کے کان سے لگا ہوا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو" ...... دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے اور عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہم وہی ہیں جن کی تمہیں تلاش تھی سٹانزا" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ سٹانزا سنبھلتا عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے

گھسیٹا اور پھر اچھال کر ایک صوفے کی کرسی پر پھینک دیا۔
"اس کا کوٹ نیچے کر دو"...... عمران نے چیخ کر کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس کرسی کے عقب میں آگیا جبکہ عمران نے ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھایا اور تنویر نے واقعی انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے اس کا کوٹ عقب میں اس کی کمر کے نچلے حصے تک نیچے کر دیا تو عمران نے اس کی گردن چھوڑ دی۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ سٹانزا سنبھل ہی نہ سکا تھا۔ البتہ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ گیا تھا اور منہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اس طرح کھلا ہوا تھا جیسے منہ کی بجائے بگل ہو۔
"تمہارا نام سٹانزا ہے اور تم کارسیکا میں فلیمنگ کے نمبر ٹو ہو اور یہ بھی سن لو کہ ہاروے ہلاک ہو چکا ہے اور نیچے تہہ خانوں میں موجود جیفرے اور اس کے سارے ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے سٹانزا کا جسم بے اختیار جھٹکے کھانے لگا لیکن اس کے دونوں کاندھوں پر تنویر نے ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔
"تم۔ تم۔ یہاں۔ یہ سب کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ریڈ کلب میں تم کیسے داخل ہو گئے۔ وہ۔ وہ مشین"...... سٹانزا کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔
"ہم تمہارے اس خفیہ آفس میں پہنچ گئے ہیں۔ اس سے ہی تمہیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ ہم جیفرے کو ختم کر کے آ رہے

ہیں"...... عمران نے کہا تو سٹانزا کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔
"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ کیا چاہتے ہو تم"...... سٹانزا نے رک رک کر کہا۔
"میں تمہیں فلیمنگ کی جگہ کارسیکا کا سپر چیف بنانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو اس بار سٹانزا بے اختیار چونک اٹھا تھا۔
"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... سٹانزا نے کہا۔
"بس اتنا کرو کہ تم ہمیں فلیمنگ تک پہنچا دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے۔ اس کا رابطہ ہم سے صرف فون پر ہوتا ہے"...... سٹانزا نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ دوسرے لمحے اس کا مشین پسٹل والا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا اور کمرہ سٹانزا کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال اس کے ایک نتھنے میں گھسیڑ کر اسے اوپر کو اٹھا دیا تھا۔ اس طرح اس کا نتھنا آدھے سے زیادہ پھٹ گیا تھا اور اس کی چیخ ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے اس کا دوسرا نتھنا بھی اسی طرح پھاڑ دیا اور پھر اس کا ہاتھ مڑا اور کمرہ سٹانزا کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔
عمران نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مشین پسٹل کا دستہ

مار دیا تھا۔

"بولو کہاں ہے فلیمنگ۔ بولو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی اور اس بار سٹانزا کے حلق سے پوری طرح چیخ بھی نہ نکل سکی تھی۔ اس کا چہرہ نہ صرف پسینے سے شرابور ہو رہا تھا بلکہ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔ اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

"بولو کہاں ہے فلیمنگ۔ بولو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ سر چیف ہاؤس میں ہے۔ سر چیف ہاؤس میں ہے"...... سٹانزا کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے۔

"کہاں ہے سر چیف ہاؤس۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"مارکر روڈ پر ایسٹاس کلب سر چیف ہاؤس ہے"...... سٹانزا نے جواب دیا۔ وہ اب لاشعوری انداز میں بول رہا تھا۔

"اور وہ فلیمنگ کہاں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ایسٹاس کلب کے نیچے سر چیف ہاؤس ہے۔ سر چیف وہیں رہتا ہے"...... سٹانزا نے کہا۔

"وہ آتا جاتا کہاں سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کہیں نہیں آتا اور نہ کہیں جاتا ہے۔ وہ سر چیف ہاؤس میں ہی رہتا ہے"...... سٹانزا نے کہا۔

"تم پھر جھوٹ بول رہے ہو"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ اس کی ٹانگیں مشینی ہیں۔ اصل ٹانگیں نہیں ہیں اس لئے وہ کہیں آتا جاتا نہیں ہے"...... سٹانزا نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ تنویر اور جولیا بھی چونک پڑے۔

"معذور ہے۔ مشینی ٹانگیں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پیدائشی پولیو کا مریض ہے۔ اس نے دونوں ٹانگیں کٹوا کر مشینی ٹانگیں لگوا لی ہیں جو مشین سے حرکت کرتی ہیں لیکن وہ زیادہ دیر تک حرکت نہیں کر سکتیں۔ لڑکھڑانا شروع ہو جاتی ہیں اس لئے وہ کہیں آتا جاتا نہیں ہے۔ صرف سر چیف ہاؤس تک ہی محدود رہتا ہے"...... سٹانزا نے کہا۔

"اس تک کون پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسٹاس کلب کا منیجر جیکب۔ صرف وہی اس تک پہنچ سکتا ہے"...... سٹانزا نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو سٹانزا نے حلیہ بتا دیا۔

"اس سر چیف ہاؤس کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا۔ ظاہر ہے فلیمنگ ساری عمر تو ایک جگہ بیٹھ کر نہیں گزار سکتا"...... عمران

نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"..... سنانزا نے جواب دیا تو عمران نے ایک بار پھر اس کی پیشانی پر ضرب لگا دی تو سنانزا کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی۔

"کوئی راستہ بتاؤ"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ۔وہ مارکر روڈ پر ہے۔مارکر روڈ پر"..... سنانزا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔یہ تو ختم ہو گیا ہے"..... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔آؤ اب نکل چلیں"..... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"لیکن یہاں سے بیرونی راستہ کہاں ہو گا"..... جولیا نے کہا۔

"یہاں ایک خفیہ راستہ باہر نکلتا ہے۔میں نے چیک کر لیا ہے۔آؤ"..... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر جب ایک بڑی سی گلی میں پہنچے تو وہ ریڈ کلب کی عقبی گلی میں تھے۔ایک سائیڈ پر گلی بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر سڑک تھی جس پر ٹریفک رواں دواں تھی۔وہ سب اس سڑک سے گھوم کر جیسے ہی سامنے کے رخ پر پہنچے تو اچانک ایک سائیڈ سے صفدر تیزی سے ان کے قریب آ گیا۔

"آپ نے بہت دیر لگا دی تھی اندر۔ہم تو پریشان ہو گئے

تھے"..... صفدر نے کہا۔

"تنویر تم اندر سے کار لے آؤ۔جلدی کرو۔ہم یہیں رکیں گے"۔ عمران نے چابیاں تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔عمران نے مختصر طور پر صفدر کو حالات بتا دیئے۔

"اوہ۔یہ چیکنگ والا عذاب تو ختم ہوا۔اب آپ کا کیا پروگرام ہے"..... صفدر نے کہا۔

"ہم نے فلیمنگ تک پہنچنا ہے اس لئے پہلے ہم مارکر روڈ پر جائیں گے۔اگر وہاں سے راستہ مل گیا تو ہم سیدھے اس فلیمنگ کے سر پر پہنچ جائیں گے ورنہ پھر ہمیں لازماً ایسٹاس کلب سے جانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

ان سیریز
سپنس گیم
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ کیٹ ریٹ گیم سے شروع ہونے والی انتہائی دلچسپ اور انوکھی کہانی اس ناول میں آکر اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس " سپنس گیم" کا اختتام آپ کو یقیناً پسند آئے گا اور یہ کہانی اپنے مخصوص اور منفرد انداز کی وجہ سے یقیناً مدتوں فراموش نہ کی جا سکے گی۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آراء واقعی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی اور انوکھے پن میں یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

بھکر سے شیخ محمد رمضان لکھتے ہیں۔ "ہمیں معلوم ہے کہ عمران ایک افسانوی کردار ہے لیکن آپ خطوط کے جواب اس انداز میں دیتے ہیں جیسے واقعی عمران زندہ کردار ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر اسے ہمارے ملک میں بھی بھجوا دیا کریں تاکہ ہمارے ملک کے خلاف ہونے والی بین الاقوامی سازشوں کا بھی خاتمہ ہو سکے۔ امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم شیخ محمد رمضان صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران کے افسانوی یا زندہ کردار ہونے کا تعلق ہے تو محترم،

اصل اہمیت کردار کی ہے۔جو کردار مثبت صلاحیتوں کو استعمال میں لاتا ہے وہ نہ صرف زندہ ہوتا ہے بلکہ زندہ جاوید بن جاتا ہے۔اس لحاظ سے آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ عمران افسانوی کردار ہے یا زندہ۔ جہاں تک عمران کو آپ کے ملک میں بھیجنے کا تعلق ہے تو محترم عمران تو پورے عالم اسلام کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے مسلم ملک کے لئے کام نہ کرے البتہ یہ بات دوسری ہے کہ وہ اپنے صرف ان کارناموں کی تشہیر کرے جو پاکیشیا کے لئے سرانجام دیتا ہے۔بہرحال آپ کا پیغام عمران تک پہنچ جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ کا گلہ بھی جلد ہی دور ہو جائے گا۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے شعیب اختر لکھتے ہیں۔"آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ ایک الجھن میرے ذہن میں ہے کہ عمران اکثر ناخنوں میں موجود بلیڈز کی مدد سے رسیاں کاٹ لیتا ہے۔کیا آپ تفصیل سے لکھیں گے کہ عمران اپنے ناخنوں میں بلیڈز کس طرح ایڈجسٹ کرتا ہے۔میں نے تو بے حد کوشش کی ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکا ہے امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم شعیب اختر صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ کو الجھن اس لئے ہے کہ آپ کو وہ تکنیک سمجھ نہیں آ رہی جس سے ناخنوں میں بلیڈز لگائے جاتے ہیں تاکہ انہیں مخصوص انداز میں باہر نکال کر کام میں لایا جا سکے۔آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے خود بھی کوشش کی ہے لیکن آپ ناکام رہے ہیں تو محترم، شاید آپ نے انہیں عام بلیڈ سمجھ لئے ہیں جو شیو کرنے میں استعمال ہوتے ہیں حالانکہ یہ مخصوص انداز میں بنے ہوئے فولادی بلیڈز ہوتے ہیں۔ انہیں باقاعدہ ناخنوں کے نیچے خصوصی تکنیک سے نصب کیا جاتا ہے۔اس کی تنصیب بھی خاصی مشکل ہوتی ہے اور ان کا استعمال بھی۔یہی وجہ ہے کہ عمران کے علاوہ سیکرٹ سروس کے باقی ارکان ایسے بلیڈز لگوانے کی ہمت ہی نہیں کرتے۔اب آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ یہ کام اتنا آسان بھی نہیں ہے جتنا آپ نے سمجھ لیا ہے۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

احمدال ضلع اٹک سے ملک فیضان علی لکھتے ہیں۔"آپ نے جب سے عمران سیریز لکھنا شروع کی ہے تقریباً اسی وقت سے میرے والد صاحب اور میرے تین چچا صاحبان آپ کے مستقل قاری ہیں لیکن وہ آپ کے خاموش قاری ہیں۔میں بھی اب آپ کا قاری بن گیا ہوں لیکن آپ کو خط اس لئے لکھ رہا ہوں تاکہ آپ کو چند مفید مشورے دے سکوں۔ایک تو آپ سر عبدالرحمان پر عمران کے ایکسٹو ہونے کا راز فاش کر دیں تاکہ وہ اس عمر میں اپنی اولاد کی طرف سے پرسکون اور مطمئن ہو سکیں۔اس کے ساتھ ساتھ جولیا اور عمران کا حوصلہ شکن رومانس بہت طویل ہو گیا ہے اور اب جولیا کا دکھ دیکھا نہیں جاتا۔ اب بہتر ہے کہ آپ دونوں کی شادی کرا دیں تو یہ میاں بیوی بن کر زیادہ بہتر کام کر سکیں گے۔امید ہے آپ میرے ان مفید مشوروں پر

ضرور عمل کریں گے"۔

محترم ملک فیضان علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو مفید مشورے دیئے ہیں وہ واقعی بے حد قابل قدر ہیں لیکن ان مشوروں کی تکمیل میں کچھ رکاوٹیں بھی ہیں جن کو شاید آپ بھی سمجھتے ہیں۔ عمران ایکسٹو کا سیٹ اپ جس طرح قائم رکھے ہوئے ہے اگر اس میں ایک بار بھی لیکج آ گئی تو پھر یہ سیٹ اپ واقعی ختم ہو جائے گا اور اس سیٹ اپ کی وجہ سے ہی پوری دنیا پر عمران اور سیکرٹ سروس کا بھرم قائم ہے۔ جہاں تک عمران اور جولیا کی شادی کا تعلق ہے تو آپ اس تکون کے تیسرے آدمی تنویر کو بھول گئے ہیں اور تنویر کی فطرت کو بھی آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اس شادی کے مشورے سے قارئین عمران اور جولیا دونوں سے ہی ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے عاطف مجید اپنے طویل خط میں لکھتے ہیں۔" میں آپ کا ایسا فین ہوں کہ جس کے سامنے باقی تمام فین مثلاً سیلنگ فین، پیڈسٹل فین، ٹیبل فین اور بریکٹ فین سب ہیچ ہیں۔ باقی آپ کے ناولوں کے کرداروں کے بارے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ عمران مجرموں کے لئے تو مافوق الفطرت تھا ہی لیکن اب قارئین کے لئے بھی وہ مافوق الفطرت ہو چکا ہے اس کے رابطے اور تعلقات اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ وہ آدھا مشن فون اور رابطوں کے ذریعے ہی پورا کر لیتا ہے۔ تنویر، جولیا اور عمران کی خصوصی نوک جھونک اب بور کرنے لگی ہے۔ صفدر کا کام اب صرف بیچ بچاؤ کرنے تک اور کیپٹن شکیل کا کام صرف عمران کی سوچ کا تجزیہ کرنے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ جولیا اب صرف ایک جذباتی عورت نظر آتی ہے اور بعض اوقات تو وہ بد تمیزی پر بھی اتر آتی ہے۔ بلیک زیرو صرف عمران کے لئے چائے بنانے اور جوزف عمران کی غلامی اور جوانا صرف سنیک کلنگ تک محدود رہتا ہے جبکہ ٹائیگر جیسا لازوال کردار صرف بدمعاشوں سے معلومات لینے کی حد تک محدود ہو گیا ہے۔ اس طرح ہر کردار کے بارے میں لکھا جا سکتا ہے۔ امید ہے آپ ان کرداروں کو تنگ دائرے سے باہر نکالنے کے لئے ضرور کام کریں گے"۔

محترم عاطف مجید صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے تو واقعی اس قدر طویل خط لکھا ہے کہ اسے پڑھنے کے لئے وقت اور مصروفیت کے تنگ دائرے سے باہر نکلنا پڑا ہے۔ بہرحال یہ آپ کی محبت اور خلوص ہے کہ آپ نے اس قدر طویل خط لکھا اور اس قدر قابل قدر مشورے دیئے۔ آپ نے کرداروں پر جو لکھا ہے شاید پورے ناول میں یہ لوگ صرف یہی کرتے رہتے ہیں اور مشن مافوق الفطرت عمران اپنی مافوق الفطرت صلاحیتوں کی بناء پر مکمل کر لیتا ہے۔ محترم ہر کردار اپنے اندر علیحدہ اور منفرد خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور یہی ان کے زندہ کردار ہونے کا ثبوت بھی ہے کہ ایک کردار دوسرے کردار سے بہرحال مختلف نظر آتا ہے۔ اگر ٹائیگر کو عمران کی

جگہ دے دی جائے اور عمران کو ٹائیگر کی۔ تو آپ کا کیا خیال ہے کیا ان کے ساتھ انصاف ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور ان گزارشات پر غور کرنے کے بعد مجھے دوبارہ خط لکھیں گے جہاں تک آپ نے فین کی مثالیں دی ہیں تو ان میں ایگزاسٹ فین کا ذکر کرنا آپ بھول گئے ہیں حالانکہ اس قدر طویل اور محبت اور خلوص بھرا خط وہی لکھ سکتا ہے۔ آپ کے دوسرے لیکن مختصر خط کا انتظار رہے گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

فلیمنگ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے کیونکہ ابھی تک پاکیشیائی ایجنٹ ٹریس نہ ہو سکے تھے اور اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر میں ان کے اصل حلیئے فیڈ ہو چکے ہیں اور سیٹلائٹ کے ذریعے ریز پورے کارسیکا میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے وہ جیسے ہی کسی کھلی جگہ پر نکلیں گے تو فوراً ٹریس ہو جائیں گے لیکن ابھی تک اسے ان کے ٹریس ہونے یا ہلاک ہونے کی کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔ اس کا رابطہ مسلسل سانزا سے تھا اور سانزا نے اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے بتایا تھا کہ وہ ریڈ کلب کے نیچے مشین روم میں جیفرے سے بات کر چکا ہے۔ تمام مشینری ٹھیک کام کر رہی ہے لیکن کہیں سے بھی ان لوگوں کو ٹریس نہیں کیا جا سکا اس لئے وہ پریشان بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میز پر

موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ۔ سنانزا کی کال ہے۔ ضرور یہ لوگ ٹریس ہو گئے ہیں"۔ فلیمنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سر چیف بول رہا ہوں"۔ فلیمنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ اپنے آدمیوں کے لئے وہ سر چیف کے الفاظ ہی استعمال کیا کرتا تھا۔

"گرے بول رہا ہوں سر چیف۔ ریڈ کلب سے"۔ دوسری طرف سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی تو فلیمنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"گرے۔ کون ہو تم"۔ فلیمنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں ریڈ کلب میں باروے کا اسسٹنٹ ہوں جناب۔ باس باروے، چیف باس سنانزا اور جیفرے تینوں ہلاک ہو چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیمنگ کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے دماغ میں ایٹم بم کا دھماکہ کر دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے ایسا کیا ہے"۔ فلیمنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر چیف۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا گیا۔

"جلدی بتاؤ۔ جلدی"۔ فلیمنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"دو مرد اور ایک عورت جو مقامی تھے ریڈ کلب کے کاؤنٹر پر آئے انہوں نے باس باروے سے ملاقات کرنی تھی انہیں باس باروے کے آفس بھجوا دیا گیا۔ وہ اندر جانے کے بعد کافی دیر تک باہر نہ آئے اور دروازہ بھی اندر سے لاک تھا اس لئے محافظوں نے سمجھا کہ باس باروے ضروری مذاکرات میں مصروف ہیں اس لئے ہم نے فون بھی نہ کیا۔ پھر ایک ضروری کام پڑ گیا تو ہم نے فون کیا لیکن دوسری طرف سے فون اٹنڈ ہی نہ کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ میں نے دروازے کے لاک پر فائر کر کے دروازہ کھولا تو اندر باس باروے کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ ان کے آفس سے مشین روم کی طرف جانے والے خفیہ راستے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں وہاں سے مشین روم میں پہنچا تو وہاں مشین روم کے تمام آپریٹر ہلاک ہوئے پڑے تھے اور تمام مشینری تباہ کر دی گئی تھی اور جیفرے بھی ہلاک ہو چکا تھا۔ پھر ہم وہاں سے چیف باس سنانزا کے خصوصی آفس میں پہنچے تو وہاں چیف باس سنانزا کی لاش ملی اور اس کا وہ خفیہ راستہ جو کلب کی عقبی طرف کھلتا تھا وہ بھی کھلا ہوا تھا اور وہ دونوں مرد اور ایک عورت تینوں غائب ہو چکے تھے۔ باس سنانزا کی لاش کی حالت دیکھ کر صاف دکھائی دیتا تھا کہ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے"۔ گرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم اب ریڈ کلب کے انچارج ہو۔ ان دو مردوں اور ایک عورت کو پورے کارسیکا میں تلاش کراؤ اور انہیں گولیوں

سے آزاد دو"...... فلیمنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیمنگ نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر پھینک دیا۔

"تمام مشینری تباہ کر دی گئی۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اب ہر قسم کی چیکنگ سے آزاد ہو گئے ہیں۔ ویری بیڈ"...... فلیمنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"شانزا تو میرے بارے میں جانتا تھا۔ اس پر تشدد کیا گیا ہے۔ اوہ۔ تو یہ پاکیشیائی ایجنٹ لازماً اب یہاں بھی پہنچیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ اب موقع ہے ان کا خاتمہ کرنے کا"...... فلیمنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ جیکب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"سر چیف بول رہا ہوں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"جیکب۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے شانزا کو نہ صرف ہلاک کر دیا ہے بلکہ انہوں نے شانزا سے یہاں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی ہیں اس لئے اب وہ یقیناً یہاں ایسٹاس کلب پہنچیں گے۔

تم ایسا کرو کہ ایسٹاس کلب میں ریڈ الرٹ کرا دو۔ اب تم نے ان کا یہاں خاتمہ کرنا ہے"...... فلیمنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ سر چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ وہ یہاں سے بچ کر کسی صورت نہ جا سکیں گے"...... دوسری طرف سے جیکب نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ اب جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں انڈر گراؤنڈ رہوں گا اور اب تمہارا اور میرا رابطہ صرف ٹرانسمیٹر پر رہے گا۔ تمہیں میری خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا تو علم ہے"...... فلیمنگ نے کہا۔

"یس سر چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ان کا خاتمہ ہر صورت میں ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں"...... فلیمنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے جھک کر اپنی دونوں ٹانگوں پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا تو اس کی دونوں ٹانگیں حرکت میں آ گئیں لیکن ان کی حرکت لرزش کے انداز میں تھی جیسے اس کی ٹانگوں کا گوشت تھرتھرا رہا ہو۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ اس دروازے سے باہر آیا تو نہ صرف اس کا چہرہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا بلکہ اس نے لباس بھی بدلا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آگے ایک سرنگ نما راستہ تھا جس میں ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی سرنگ میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہوا تو اس نے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار سائیڈوں پر ہٹ گئی اور فلیمنگ کی کار باہر سڑک پر آگئی۔ یہ مارکر روڈ تھا۔ کار کے باہر آتے ہی دیوار اس کے عقب میں برابر ہو گئی اور فلیمنگ نے کار بائیں طرف موڑی اور پھر اسے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

" اب ڈھونڈتے رہو فلیمنگ کو"...... فلیمنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس میک اپ میں راڈف سینڈیکیٹ کا کوئی آدمی بھی اسے نہ پہچانتا تھا۔ ویسے بھی اسے یقین تھا کہ ایپناس کلب میں جس ٹائپ کے انتظامات ہیں وہاں سے پاکیشیائی ایجنٹ کسی صورت بھی زندہ بچ کر نہیں جا سکیں گے۔

مارکر روڈ خاصی طویل سڑک تھی اور اس پر بیک وقت رہائشی پلازہ بھی تھے۔ ہوٹل اور کلب بھی اور ڈیپارٹمنٹل سٹور بھی جبکہ سٹانزا اس خصوصی راستے کے متعلق صرف اتنا بتا کر ہلاک ہو گیا تھا کہ فلیمنگ کے سرچیف ہاؤس کا خفیہ راستہ مارکر روڈ پر ہے لیکن اب وہ مارکر روڈ کے تین چکر لگا چکے تھے لیکن انہیں کوئی ایسی جگہ دکھائی نہ دی تھی جسے وہ خفیہ راستے کا دہانہ سمجھتے۔ آخرکار عمران نے ایک پارکنگ میں کار روکی اور ساتھ ہی دوسری کار اس کے عقب میں آکر رک گئی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار سے نیچے اتر آیا۔ دوسری کار میں موجود ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

" یہاں تو کوئی خفیہ راستہ نظر نہیں آ رہا۔ اب ہمیں ایپناس کلب جانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" اس طرح کیسے وہ خفیہ راستہ مل جائے گا۔ کیا اس پر بورڈ لگا

ہوا ہو گا"..... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو واقعی یہی سمجھا تھا لیکن یہاں کوئی بورڈ ہی نظر نہیں آ رہا"..... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس پر طنز کر رہا ہے۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا کی بات تو درست ہے۔ خفیہ راستہ تو خفیہ ہی ہوتا ہے۔ وہ کیسے بغیر کسی خصوصی نشاندہی کے نظر آ سکتا ہے"..... صفدر نے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں نے تو سمجھا تھا کہ کنوارے لوگ خفیہ راستوں کو فوراً پہچان لیتے ہوں گے اس لئے ایک کی بجائے یہاں چھ سات خفیہ راستے نظر آ جائیں گے۔ لیکن لگتا ہے کہ ہم سب کرانک کنوارے ہو گئے ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کرانک بیماری تو ہوتی ہے عمران صاحب۔ کرانک کنوارے سے کیا مطلب ہوا"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب کنوارے کی شادی نہ ہو اور اس کی عمر بڑھ جائے تو پھر وہ کرانک کنوارہ کہلاتا ہے اور کرانک کنوارہ اخباروں اور رسالوں میں شادی شدہ افراد کے لطیفے پڑھ پڑھ کر اپنی بیماری کا علاج کرتا رہتا ہے"..... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں ایسٹاس کلب کی طرف سے اس فلیمنگ تک پہنچنا چاہئے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جب تک ہم اس تک پہنچیں گے وہ اس خفیہ راستے سے نجانے کہاں پہنچ چکا ہو گا"..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ تو تم اس لئے پہلے یہ خفیہ راستہ تلاش کر رہے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ میں اس راستے کا اندازہ کر سکتی ہوں"..... اچانک صالحہ نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اچھا۔ کیسے۔ کہاں ہے یہ"..... عمران نے چونک کر کہا۔ باقی ساتھی بھی صالحہ کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"یہاں سے کچھ آگے گارتھ ٹریڈنگ کمپنی کا آفس ہے اور اس سے کچھ ہٹ کر کیتھ انٹرپرائزز کا آفس۔ ان دونوں کے درمیان ایک دیوار ہے اور میں نے اس دیوار سے ایک سیاہ رنگ کی کار کو نکل کر بائیں طرف مڑ کر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ تیسری بار جب ہم یہاں سے گزرے تو میں نے خصوصی طور پر اسے چیک کیا لیکن یہ عام سی دیوار تھی جبکہ اس وقت وہاں دیوار نہیں تھی لیکن راستہ تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی خفیہ راستہ وہی ہو گا لیکن اس کار کو تم نے چیک کیا"..... عمران نے کہا۔

"صرف اتنا کہ اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبوترے

چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ جگہ یہاں سے قریب ہے۔ آؤ پیدل چل کر چیک کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی آگے بڑھنے لگے۔ چونکہ فٹ پاتھ پر چلنے والوں کا خاصا رش تھا اس لئے وہ ان کے درمیان اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر انہوں نے وہ دیوار بھی دیکھ لی جس کی نشاندہی صالحہ نے کی تھی۔ عمران تھوڑی دیر رک کر غور سے دیوار کو دیکھتا رہا۔ دیوار زیادہ چوڑی نہیں تھی اور اس دیوار کے اوپر کوئی چیز بھی نہیں تھی جبکہ دیوار کے کونے کی طرف ایک اونچی عمارت موجود تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس عمارت سے آگے باقاعدہ دیوار بنائی گئی ہو۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے دیوار کے ایک کونے پر اپنا پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کٹ کر سائیڈوں میں غائب ہوتی چلی گئی۔ اب دوسری طرف ایک سرنگ نما راستہ نظر آ رہا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو خاموش کھڑے اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھ رہے تھے جبکہ فٹ پاتھ پر سے گزرنے والے لوگ سرسری طور پر ان کی طرف دیکھتے اور آگے بڑھ جاتے۔ ظاہر ہے وہ اپنے اپنے معاملات میں مگن تھے۔ پھر سرنگ میں داخل ہو کر عمران نے ایک بار پھر سائیڈ پر جا کر ایک ابھری ہوئی اینٹ پر پیر رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی اور وہ

دبے قدموں اندر کی طرف بڑھنے لگے۔ البتہ انہوں نے مشین پسٹل ہاتھوں میں پکڑ لئے تھے اور وہ پوری طرح چوکنا نظر آ رہے تھے۔ سرنگ کا اختتام ایک دروازے پر ہوا اور دروازے کی دوسری طرف ایک کمرہ تھا جو خالی پڑا ہوا تھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی وہاں موجود چار پانچ کمروں میں گھومتے رہے لیکن سارے ہی کمرے خالی تھے۔ البتہ وہاں یہ آثار موجود تھے کہ یہاں چند لوگ رہائش پذیر رہے ہیں۔ عمران نے وہاں کی الماریوں اور میزوں کی تلاشی لی۔ سیف چیک کئے لیکن سوائے شراب کی بوتلوں کے اور کوئی چیز اسے نہ مل سکی۔ حتیٰ کہ کوئی فائل تک نہ تھی۔ البتہ ایک کمرے کی میز پر کئی رنگوں کے فون سیٹ موجود تھے۔ عمران نے باری باری سب کے رسیور اٹھا کر چیک کئے لیکن کسی فون میں بھی ٹون موجود نہ تھی۔ اچانک ایک فون کا رسیور اٹھاتے ہی وہ چونک پڑا کیونکہ یہ خصوصی فون تھا اور اس میں میموری ٹیپ کرنے کا سسٹم تھا۔ عمران نے اس کا مخصوص بٹن پریس کیا تو چند لمحوں کے بعد فون سے ایک آواز ابھری اور عمران چونک پڑا کیونکہ یہ آواز اس پولیس چیف فلیمنگ کی تھی اور وہ اپنے آپ کو سر چیف کہہ رہا تھا۔ دوسری طرف سے بولنے والا جیکب تھا اور پھر جب ٹیپ ختم ہو گئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فلیمنگ فرار ہو گیا ہے۔ وہ سیاہ کار میں جانے والا فلیمنگ ہی تھا"...... عمران نے مڑ کر کہا۔

"اب اسے کہاں تلاش کیا جائے ۔ یہ تو عجیب چکر چل پڑا ہے۔ فارمولا ہمارے لئے نایاب چیز بن گیا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب اس جیکب سے معلوم ہو سکتا ہے اور تو میرے خیال میں کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس ٹیپ میں تو کہا گیا ہے کہ وہاں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں تو وہاں اچھا خاصا ہنگامہ ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ریڈ الرٹ کلب کے مین گیٹ سے اندر آنے والوں کے لئے ہو گا۔ اندر سے باہر جانے والوں کے لئے تو نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ۔ تو کیا تم نے وہ خفیہ راستہ تلاش کر لیا ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تلاش تو نہیں کیا البتہ تلاش کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر آخری کمرے میں پہنچ کر وہ کافی دیر تک اسے چیک کرتا رہا۔ پھر اس کی نظریں دروازے کے ساتھ موجود دیوار پر موجود سوئچ پینل پر جم سی گئیں۔ اس پر صرف چار بٹن تھے۔ عمران نے کمرے میں موجود لائٹس کے پوائنٹس چیک لئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوئچ پینل کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیرا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سوئچ پینل کا اصل حصہ اوپر کی طرف اٹھ

گیا۔ نیچے ایک خلا تھا جس کے اندر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اس بٹن کو پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار کا ایک حصہ درمیان سے ہٹ کر سائیڈ میں ہو گیا اور وہاں اب ایک راہداری جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"اس جیکب کو یہاں لانا پڑے گا"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"وہاں نجانے کیسے حالات ہوں عمران صاحب۔ اس سے صرف فلینگ کے بارے میں ہی معلوم کرنا ہے۔ وہیں اس سے پوچھ کر ہم نکل جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہو گئے ۔ ابھی وہ راہداری میں تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ یکلخت راہداری کی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور ان سب کے سر بے اختیار چھت کی طرف اٹھ گئے لیکن دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے چھت سے کسی نے سیاہ رنگ کا کمبل ان پر ڈال دیا ہو۔ احساس بس صرف پلک جھپکنے کے لئے ہوا تھا اور اس کے بعد ہر قسم کے احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے ۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی چمکتی ہے اس طرح عمران کے تاریک ذہن پر روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ یہ روشنی اس کے ذہن میں پھیلتی چلی گئی۔ آنکھیں کھلتے ہی عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک

پڑا کہ وہ اس راہداری کی بجائے ایک بڑے سے کمرے کی دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کے دونوں بازوؤں اور پیروں میں زنجیریں تھیں جو دیوار کے ساتھ نصب کنڈوں سے منسلک تھیں۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو اس کے سارے ساتھی اس کی طرح دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ مخصوص ذہنی ورزش کی وجہ سے اسے وقت سے پہلے ہی ہوش آگیا ہے۔ کمرہ خالی تھا۔ البتہ چند کرسیاں دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی نظر آرہی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم فلیمنگ کی قید میں پہنچ گئے ہیں لیکن اس نے ہمیں زندہ کیوں رکھا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے سے ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہو رہی ہے۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر اس طرح چونکی جیسے کوئی انہونی بات وقوع پذیر ہو گئی ہو۔

"تمہیں زوالان ریز کے اینٹی کے بغیر ہوش آگیا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... لڑکی نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حسن کے شعلے زوالان گیس سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں مس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریٹا۔ میرا نام ریٹا ہے۔ اس تعریف کا شکریہ"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرنج کی کیپ ہٹائی اور سوئی عمران کے ساتھ موجود صفدر کے بازو میں اتار دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سوائے عمران کے باری باری سب کو انجکشن لگائے اور پھر سرنج اس نے ایک طرف موجود بڑی سی باسکٹ میں ڈال دی اور خود وہ سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم فلیمنگ کی کیا لگتی ہو"...... عمران نے ریٹا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"فلیمنگ میرا سر چیف ہے"...... ریٹا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کوئی بات کرتا دروازہ کھلا اور ایک گینڈے جیسی جسامت رکھنے والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ فیلڈ کا آدمی ہے اور اس کی عمر لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔ اسے اندر آتے دیکھ کر ریٹا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اسے اتنی جلدی ہوش آگیا"...... گینڈے نما آدمی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ پہلے سے ہوش میں تھا"...... ریٹا نے جواب دیا تو گینڈے نما آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"پہلے سے۔ کیا مطلب۔ کیا یہ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ یہ کیسے

ممکن ہے"...... گینڈے نما آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"اگر بے ہوش نہ ہوا ہوتا تو یہ اپنے آپ کو باندھنے کیسے دیتا"۔
ریٹا نے جواب دیا۔
"تمہیں پہلے خود بخود کیسے ہوش آگیا مسٹر"...... گینڈے نما آدمی
نے اس بار عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
"غلطی ہو گئی ہے۔ معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ ایسا نہیں ہو
گا"...... عمران نے جواب دیا۔ ویسے اس دوران وہ چیک کر چکا تھا
کہ اس کی کلائیوں کے گرد موجود کڑے عام بٹنوں والے ہیں جنہیں
وہ انتہائی آسانی سے انگلیاں موڑ کر کھول سکتا ہے اس لئے عمران
مطمئن تھا۔ اصل مسئلہ صرف پیروں میں موجود کڑے تھے لیکن اسے
یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی راستہ بہرحال نکل آئے گا۔
"یہ تو کوئی احمق آدمی ہے"...... اس گینڈے نما آدمی نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"ٹکٹ کا کیا ریٹ رکھا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ریٹا اور
گینڈا نما آدمی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔
"ٹکٹ۔ کیا مطلب"...... اس گینڈے نما آدمی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"پہلے مس ریٹا آئیں۔ چلو انہوں نے تو میرے ساتھیوں کو ہوش
دلانے کا کام کیا اور وہ کرسی پر کسی تماشائی کی طرح بیٹھ گئیں۔ اس

کے بعد تم آئے اور تم بھی کرسی پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے باقاعدہ
ٹکٹ لے کر کوئی خاص تماشہ دیکھنے آئے ہو اور ابھی تمہارے باس
نے آنا ہے"...... عمران نے کہا تو ریٹا بے اختیار ہنس پڑی۔
"یہ باس کا نمبر ٹو ہے جیگر"...... ریٹا نے کہا اور پھر اس سے پہلے
کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل
ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور چال ڈھال سے وہ خاصا باوقار اور
معزز آدمی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے اندر آتے ہی ریٹا اور جیگر دونوں
اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔
"باس۔ یہ آدمی پہلے سے ہوش میں تھا"...... ریٹا نے آنے والے
سے کہا تو وہ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ کیونکہ ریٹا نے
باقاعدہ عمران کی طرف اشارہ کیا تھا۔
"پہلے سے ہوش میں تھا۔ وہ کیسے"...... باس نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا اور پھر وہ بھی ان دونوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔
"تمہارا نام جیکب ہے اور تم ایسٹاس کلب کے مینجر ہو"۔ عمران
نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔
"تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"میں تم سے ہی ملنے آرہا تھا کہ مجھے بے ہوش کر دیا گیا اور اب
تمہیں باس کہا جا رہا ہے اور پھر تم اپنے انداز اور اپنی چال ڈھال سے
کسی بڑے کلب کے مینجر نظر آرہے ہو"...... عمران نے سادہ سے

لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں۔ میرا نام جیکب ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم کلب کے
گیٹ کی طرف سے آتے تو میں تمہیں بے ہوش کرانے کا بھی تکلف
نہ کراتا لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر تم سر چیف ہاؤس کے مخصوص
راستے سے کلب میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی راستہ کھلا مجھے خود بخو
اطلاع مل گئی اور میں تمہیں وہاں دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ اس
لئے میں نے تمہیں بے ہوش کرا کے یہاں پہنچا دیا اور اب تمہیں
ہوش میں اس لئے لایا گیا ہے کہ میں تم سے یہ معلوم کر سکوں کہ
تم سر چیف ہاؤس میں کیسے پہنچ گئے اور تمہیں اس کے خفیہ راستے
علم کیسے ہوا"...... جیکب نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے اس بات کی سمجھ آ گئی تھی کہ
ہوش ہو جانے کے بعد گولی مارنے کی بجائے انہیں یہاں زنجیروں
میں جکڑ کر ہوش میں کیوں لایا گیا ہے۔

"ہمیں تو فلیمنگ نے کال کیا تھا۔ اس نے مجھے اس خفیہ راستے
کے بارے میں بتایا تھا اور جب ہم اندر آئے تو یہ سارا حصہ خالی
ہوا تھا۔ اس نے ہمیں بتایا تھا کہ اگر وہ موجود نہ ہو تو ہم سپیشل
وے کھول کر ایسٹاس کلب کے مینجر جیکب سے مل لیں"...... عمران
نے جواب دیا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی دوسروں کو چکر دینے کا فن جانتے ہو۔ چیف اگر تمہیں
بلاتا تو وہ خود کیوں انڈر گراؤنڈ ہو جاتا اور مجھے کیوں ریڈ الرٹ

کہتا۔ بہرحال اب تک میرے ذہن میں تمہارے یہاں پہنچنے کے
سلسلے میں بے حد تجسس تھا لیکن اب یہ تجسس ختم ہو گیا ہے
کیونکہ تمہاری باتوں سے ہی میں سمجھ گیا ہوں کہ تم انتہائی شاطر
ذہن کے مالک ہو اور تم نے نجانے کس طرح اس خفیہ راستے کو
ڈھونڈا ہے"...... جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا
ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی جیگر اور ریٹا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"جیگر"...... جیکب نے اس گینڈے نما آدمی کی طرف مڑتے
ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جیگر نے کہا۔

"ان سب کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دو"۔
جیکب نے کہا۔

"یس باس"...... جیگر نے کہا تو جیکب واپس دروازے کی طرف
بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ جیکب"...... اچانک عمران نے کہا تو دروازے کی
طرف بڑھتا ہوا جیکب مڑ گیا جبکہ اس دوران جیگر نے جیب سے
مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"میں تمہیں ایک خاص بات بتانا چاہتا ہوں۔ میرے قریب
آؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر۔ مجھے خاص باتیں سننے کا کوئی شوق نہیں ہے"۔
جیکب نے کہا اور دوبارہ مڑنے لگا۔

"یہ بات تمہارے سر چیف فلیمنگ کے بارے میں ہے۔ تم آخر اس قدر خوفزدہ کیوں ہو۔ میں تو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"چیف باس کے بارے میں کیا خاص بات ہو سکتی ہے اور وہ بھی ایسی جو تم جانتے ہو"...... جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم سن لو۔ اس کے بعد تمہارا جو جی چاہے کر لینا"...... عمران نے کہا تو جیکب اس طرح عمران کی طرف بڑھنے لگا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو۔ عمران کی انگلیاں کڑوں کے بٹنوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی جیکب قریب آیا کھٹاک کھٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے چیختا ہوا جیکب اڑتا ہوا جیگر اور ریٹا سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ عمران جیکب کو اچھالتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنے قدموں پر جھکا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے دونوں پیر بھی زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس دوران جیگر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ اب جیگر خالی ہاتھ تھا لیکن اس نے واقعی بجلی کی سی تیزی سے عمران پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے اس کا اڑ کر عمران کی طرف آتا ہوا جسم عمران کے ہاتھ کی مخصوص تھپکی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے

اچھل کر اٹھتے ہوئے جیکب کی کنپٹی پر لات ماری اور اس کے ساتھ ہی دوسری لات ریٹا کے سر پر پڑی اور کمرہ دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اسے جیگر کی طرف سے خطرہ تھا لیکن جیگر دیوار سے ٹکرا کر فرش پر گرنے کے بعد اٹھ کر کھڑا ضرور ہو چکا تھا لیکن وہ بار بار اپنے سر کو اس انداز میں جھٹک رہا تھا جیسے اس کا ذہن اس کے کنٹرول میں نہ رہا ہو۔ عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ جھک کر سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں وہ مشین پسٹل موجود تھا جو جیگر کے ہاتھ سے نکلا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیگر چیختا ہوا نیچے گرا اور کسی ذبح ہونے والے بکرے کی طرح پھڑکنے لگا جبکہ جیکب اور ریٹا دونوں بھرپور ضربیں کھا کر ویسے ہی ساکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ دوسری طرف راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف اسے وہی سرنگ نما راہداری نظر آنے لگ گئی جو فلیمنگ کے اڈے سے خفیہ راستے کی طرف جاتی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ انہیں فلیمنگ کے اڈے میں ہی رکھا گیا ہے۔ ایسٹاس کلب میں نہیں لے جایا گیا اس لئے اسے یہاں کسی طرف سے کسی مداخلت کا خطرہ نہ تھا۔ چنانچہ عمران واپس مڑا اور پھر اس کمرے میں پہنچ کر اس نے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ آزاد کرائے جبکہ اپنے پیروں کے کڑے انہوں نے

خود ہی کھول لئے تھے۔

"یہ عام سے کڑے بھی تم سے نہیں کھل سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے چیف کو شکایت کرنا پڑے گی کہ وہ تمہیں ریفریشر کورس کرائے"...... عمران نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن میری انگلیاں بٹنوں تک پہنچ ہی نہ سکیں۔ بٹن اندرونی طرف تھے"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"جولیا اور صالحہ کی تو انگلیاں وہاں تک پہنچ سکتی تھیں"۔ عمران نے کہا۔

"میری انگلیاں تو پہنچ گئی تھیں لیکن باوجود پریس کرنے کے کڑے کھلے ہی نہیں"...... جولیا نے کہا اور پھر یہی جواب صالحہ نے بھی دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا سارا زور مجھ پر ہی چلتا ہے۔ بٹنوں نہیں چلتا۔ یہ ٹو سائیڈ بٹن تھے اور تم نے صرف انہیں پریس کر کے کھولنے کی کوشش کی ہو گی۔ ایسے بٹن اس طرح نہیں کھل سکتے ان پر درمیان میں دباؤ ڈالنے کی بجائے دونوں سائیڈوں پر بیک وقت دباؤ ڈالنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری تو نظریں نجانے کس طرح وہاں تک پہنچ جاتی ہیں۔ ہم تو انہیں دیکھ ہی نہ سکتے تھے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا

"نظریں نہیں انگلی سے بٹنوں کو چیک کرنا پڑتا ہے۔ جو عام

ہوتے ہیں وہ درمیان سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ ان کی سائیڈیں نیچی ہوتی ہیں جبکہ ٹو سائیڈ بٹن سائیڈوں سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔ ویسے یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ ہمیں باقاعدہ لیکچر دیا کریں۔ ہم آپ کو اس کی فیس ادا کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے اس جیکب اور ریٹا کو ان زنجیروں میں جکڑ دو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں نے مل کر ان دونوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کتنی فیس دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جتنی آپ چاہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید شرمندگی دور کرنا چاہتا تھا لیکن اسی لمحے جیکب کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم کس طرح آزاد ہو گئے تھے"۔ جیکب نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جیکب۔ کلب کی مینجری اور چیز ہوتی ہے اور اس قسم کے حالات کو کور کرنا اور چیز ہوتی ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ تم صرف مینجر ہو اور یہ جیگر تمہارا اصل آدمی تھا اس لئے میں نے اس کا خاتمہ کر دیا

ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کو
بات ہوتی ریٹا بھی کراہتے ہوئے خود بخود ہوش میں آ گئی۔
"یہ۔یہ۔یہ کیا ہے۔کیا ہے یہ"...... ریٹا نے ہوش میں آ
ہی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"اسے گولی مار دو ورنہ یہ چیختا بند نہیں کرے گی"...... عمـ
نے جولیا سے کہا۔
"نہیں۔نہیں۔اسے مت مارو۔پلیز"...... جیکب نے یکلخت
لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"بے فکر رہو۔ہم کسی بندھی ہوئی عورت کو گولی مارنے ک
قائل نہیں ہیں لیکن میں چیک کرنا چاہتا تھا کہ ریٹا اور تمہار
درمیان کیا تعلق ہے کیونکہ ریٹا کسی طرح بھی اس ساری کاررو
میں فٹ نہ ہو رہی تھی۔جو کام ریٹا نے کیا ہے وہ جیگر بھی کر س
تھا"...... عمران نے کہا۔
"ریٹا میری بیوی ہے۔تم ہمیں چھوڑ دو"...... جیکب نے کہا۔
"صرف یہ بتا دو کہ تم نے فلیمنگ کو کیوں کال نہیں کیا کہ و
کر ہمیں اپنے سامنے ہلاک ہوتا دیکھ سکے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔جب
وہ انڈر گراؤنڈ ہو جاتا ہے تو پھر کسی کو اس کے بارے میں کچھ معلو
نہیں ہوتا"...... جیکب نے جواب دیا۔
"لیکن تمہیں اس کی سپیشل فریکونسی کا علم ہے۔تم ا

فریکونسی پر اسے اطلاع دے سکتے تھے"...... عمران نے کہا تو جیکب
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہے۔کیا تم جادوگر ہو"...... جیکب
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارے چیف کے خصوصی فون میں میموری ٹیپ موجود ہے
اور اس نے جو بات تم سے فون پر کی ہے وہ میں نے سن لی ہے۔اس
میں سپیشل فریکونسی کا ذکر بھی تھا"...... عمران نے جواب دیا تو
جیکب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"میں نے سر چیف کو کال کیا اور انہیں بتا دیا کہ تم لوگ کس
طرح اندر داخل ہوئے اور کس طرح میں نے تمہیں پکڑ لیا۔میں نے
پوری تفصیل بتا دی۔میں نے سر چیف سے کہا کہ وہ خود آ کر تم
لوگوں کو ہلاک کر دے لیکن سر چیف نے مجھ سے کہا کہ وہ اس
وقت کارسیکا سے بہت دور ہے اس لئے فوری نہیں آ سکتا اس لئے
میں تمہیں ہلاک کر کے لاشیں برقی بھٹی میں جلا دوں۔البتہ انہوں
نے یہ کہا تھا کہ تم لوگوں سے یہ معلوم کر لوں کہ تمہیں خفیہ
راستے کے بارے میں کیسے علم ہوا اور کیسے تم نے اسے کھول لیا"۔
جیکب نے جواب دیا۔
"یہ کارنامہ ہماری ساتھی خاتون صالحہ کا ہے ورنہ ہم واقعی مایوس
ہو کر اب ایسٹاس کلب میں داخل ہونے کا سوچ رہے تھے"۔عمران
نے کہا تو جیکب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر ایسا ہوتا تو تم زندہ نہ رہ سکتے تھے۔ وہاں ایسے ہی انتظامات تھے"...... جیکب نے کہا۔

"بہر حال اب میری بات سن لو۔ اگر تمہاری بیوی اور تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں فلیمنگ کو یہاں بلوانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ اس نے کہا ہے کہ وہ کارسیکا سے بہت دور ہے اس لئے فوری نہیں آ سکتا۔ پھر میں اسے کیسے بلوا سکتا ہوں"۔ جیکب نے کہا۔

"تو پھر یہ بتا دو کہ فلیمنگ نے فارمولا کہاں رکھا ہوا ہو گا۔ تمہیں بہر حال اتنا تو معلوم ہو گا کہ وہ ایسی امانتیں کہاں رکھتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے واقعی اس بارے میں قطعاً علم نہیں ہے"...... جیکب نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"صفدر جس کمرے میں بہت سے فون سیٹ ہیں وہاں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے۔ وہ لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں کہ تم اور ریتا زندہ بچ جاؤ لیکن لگتا ہے کہ تمہیں زندہ رہنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کیا مطلب۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں ریتا سمیت"۔ جیکب نے کہا۔

"تو پھر اس فارمولے کے حصول میں تعاون کرو۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی فلیمنگ سے۔ ہمیں صرف فارمولے سے دلچسپی ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے۔ اگر معلوم ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا"...... جیکب نے کہا۔

"اگر تمہیں معلوم نہیں ہے تو پھر فلیمنگ سے معلوم کرو اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر اسے یہاں بلواؤ۔ کچھ نہ کچھ کرو گے تو زندہ بچ جاؤ گے ورنہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ مجھے بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں"۔ جیکب نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"اب وہ سپیشل فریکونسی بتا دو فلیمنگ کی"...... عمران نے کہا تو جیکب نے فریکونسی بتا دی۔

"اب تم نے فلیمنگ سے کہنا ہے کہ تم نے ہمیں ہلاک کر کے ہماری لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی ہیں اور پھر اس سے بات کرو کہ وہ کب یہاں پہنچ رہا ہے"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد جیکب سے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اسے جیکب کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جیکب کالنگ۔ اوور"...... جیکب نے کال دیتے

ہوئے کہا۔ عمران ساتھ ساتھ بٹن آف کر رہا تھا۔

" یس ۔ سر چیف اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد پولیس چیف فلیمنگ کی آواز سنائی دی۔

" سر چیف ۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی گئی ہیں ۔ اوور "...... جیکب نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اچھا کیا تم نے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے لاپرواہ سے لہجے میں کہا گیا۔

" چیف ۔ اب آپ کب واپس آرہے ہیں ۔ اوور "...... جیکب نے کہا۔

" میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ میں بہت دور ہوں اس لئے ہو سکتا ہے کہ میری واپسی میں دو تین ہفتے لگ جائیں ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ٹرانسمیٹر صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

" ریٹا اب تم بتاؤ گی کہ فلیمنگ کہاں ہے "...... عمران نے اچانک ریٹا کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ریٹا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب ۔ مجھے کیا معلوم "...... ریٹا نے حیران ہو کر کہا۔

" جولیا ۔ ریٹا کے کانوں میں جو ٹاپس ہیں وہ اتار لو "...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا تیزی سے ریٹا کی طرف بڑھنے لگی۔

" کیا ہے ان ٹاپس میں "...... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ فلیمنگ کو یہاں ہونے والے سارے واقعات کا علم ساتھ ساتھ ہو رہا ہے "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔ جولیا اس دوران ریٹا کے کانوں سے ٹاپس اتار چکی تھی۔

" یہ تو عام سے ٹاپس ہیں "...... جولیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں ٹاپس عمران کی طرف بڑھا دیئے ۔ عمران ان ٹاپس کو کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹاپس واپس جولیا کی طرف بڑھا دیئے۔

" جیکب اب تم بتاؤ کہ اگر تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے تو تم ہمارے خلاف کیا کرو گے "...... عمران نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے کیا کرنا ہے ۔ میں خاموش رہوں گا "...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیکب اور ریٹا کو آزاد کرنے کے لئے کہہ دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

" شکریہ ۔ تم بے فکر رہو ۔ ہم تمہارے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے "...... جیکب نے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر وہ سب اس خفیہ راستے سے باہر جا کر مار کر روڈ پر آگئے اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے ۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"عجیب گورکھ دھندے میں پھنس کر رہ گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میری سمجھ میں تو فلیمنگ کا رویہ نہیں آ رہا۔ ہمارے مارے جانے کی خبر پر بھی اس نے معمولی سی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس فریکونسی کی مدد سے فلیمنگ کا سراغ نہیں لگا سکتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"نہیں۔ یہ سیٹلائٹ فریکونسی ہے اس لئے اسے سپیشل فریکونسی کہا جا رہا ہے۔ یہ براہ راست فریکونسی نہیں ہے اس لئے اس سے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہرے ایک بار پھر لٹک گئے۔

"عمران صاحب۔ اگر بقول آپ کے فلیمنگ کو جیکب کی بات پر یقین نہیں آ رہا کہ اس نے ہمیں ختم کر دیا ہے تو کسی بھی لمحے یہاں اس کوٹھی پر بھی میزائل فائر ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"ہاں۔ البتہ اب ہمیں میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے۔ ویسے بھی اب ریز چیکنگ والا سلسلہ تو نہیں رہا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہ فارمولا تو اس

بار واقعی نایاب بن گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بلی چوہے کا کھیل ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہا۔ میں تو اب بری طرح اکتا گئی ہوں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا واقعی"...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے جولیا کی بات سن کر بے حد حیرت ہوئی ہو۔

"ہاں۔ کیوں تم اس طرح حیران ہو کر کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا تمہیں اس خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ سے بوریت نہیں ہو رہی"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے تو لطف آ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اب واقعی ہم سب بور ہو گئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ اگر ایسا ہے تو پھر واپس چلتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بغیر فارمولا لئے ہم واپس کیسے جا سکتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ میں کیا کروں۔ نہ تم رہنا چاہتے ہو اور نہ تم واپس جانا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اپنی خداداد ذہانت آزمائیے۔ پلیز"۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میرے سر میں دو علیحدہ علیحدہ خانے ہیں۔ ایک میں خداداد ذہانت ہے اور دوسرے میں میری اپنی تیار کردہ

ذہانت"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" میرا خیال ہے کہ اب عمران کو اپنی شکست تسلیم کر لینی چاہئے" ۔اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے ۔

" وہ کیوں" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک فارمولا تو حاصل نہیں کر پا رہے اور بنے پھر رہے ہیں دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ" ...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے ہنسنے پر سب ہی بے اختیار ہنسنے لگے ۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب تنویر بھی جھلا چکا ہے۔ اس مشن میں واقعی جھلاہٹ اپنے پورے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ اب اس فارمولے کو واقعی حاصل کر لینا چاہئے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیسے عمران صاحب۔ کوئی راستہ نظر آ رہا ہے آپ کو" ...... صفدر نے کہا۔

" راستہ تو سامنے ہے۔ فارمولا فلیمنگ کے پاس ہے۔ بس فلیمنگ کو تلاش کرنا پڑے گا" ...... تنویر نے کہا۔

" یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ وہ نجانے کہاں ہے" ...... صفدر نے کہا۔

" وہ یہیں ہے۔ وہ کہاں جائے گا بلکہ اب تک وہ واپس پہنچ بھی چکا ہو گا" ...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اس نے کیوں کہا کہ وہ فوری واپس نہیں آ سکتا۔ حقیقت

تو یہ ہے کہ اسے ہماری لاشوں کو چیک کرنا چاہئے تھا لیکن اس نے تو معمولی سی دلچسپی بھی نہیں لی" ...... صفدر نے کہا۔

" اس لئے نہیں لی کہ اسے معلوم تھا کہ جیکب غلط بیانی کر رہا ہے" ...... عمران نے کہا۔

" وہ کیسے ۔اسے کیسے معلوم ہو گیا تھا۔ کیا آپ ریٹا کے کانوں میں موجود ٹاپس کی وجہ سے کہہ رہے ہیں لیکن آپ نے خود ہی تو انہیں چیک کر کے کلیئر کر دیا تھا" ...... صفدر نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ایسٹاس کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مینجر جیکب سے بات کرائیں۔ میں جارج بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

" سوری جناب۔ مینجر صاحب اور ان کی بیگم ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ ویری سیڈ" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ دونوں ہی ہلاک ہو گئے" ...... جولیا نے کہا۔

" انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سپر چیف ہاؤس میں ایسے خفیہ آلات نصب ہیں کہ وہ فلیمنگ کہیں دور بیٹھ کر

بھی وہاں ہونے والے تمام واقعات چیک کر رہا تھا"...... عمران نے
کہا۔
"لیکن جب ہم بے ہوش تھے تو وہ وہاں ریڈ کرا سکتا تھا۔ یہاں
کارسیکا میں تو اس کا مکمل ہولڈ ہے"...... صفدر نے کہا۔
"کوئی نہ کوئی وجہ ہے جس کے لئے وہ ہماری موجودگی میں وہاں
ریڈ نہیں کرا سکا۔ بہرحال اب اسے ٹریس کرنا ہی پڑے گا۔ پہلا
میک اپ بدل لیں پھر اس بارے میں سوچیں گے"...... عمران نے
کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے
ہو گئے۔

ر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کرانس کی سڑکوں پر آگے
ی چلی جارہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان تھا جبکہ سائیڈ
ٹ پر باربرا تھی۔ باربرا کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔
لی دیر بعد کار ایک چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ کر
ے بڑھتی چلی گئی۔ یہ کرانس کا معروف کلب زینا کو تھا۔ نوجوان
ے کار کلب کے مین گیٹ کے سامنے روکی تو باربرا کار سے نیچے اتری
ھر تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی جبکہ نوجوان کار
گے بڑھا کر پارکنگ کی طرف لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد باربرا
ری منزل کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ کے بند دروازے کے سامنے
ود تھی۔ دروازے کی سائیڈ پر نیم پلیٹ موجود تھی جس پر ہنری
ن کا نام لکھا ہوا تھا۔ باربرا نے گھنٹی کا بٹن پریس کر دیا۔
"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یاربرا"...... باربرا نے جواب دیا۔
"اوکے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے
ہی دروازہ کھل گیا تو باربرا اندر داخل ہوئی۔ سامنے ہی ایک
عمر آدمی موجود تھا۔ وہ مقامی آدمی تھا۔
"خوش آمدید میڈم باربرا۔ میرا نام ہنری مارٹن ہے"......
آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہارا کارسیکا کے فلیمنگ سے کیا تعلق ہے"...... بارب
کرسی پر بیٹھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔
"وہ میرے باس ہیں میڈم"...... ہنری مارٹن نے دوبارہ کر
بیٹھتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... باربرا نے کہا
"کیا آپ وہ فارمولا اب بھی واپس حاصل کرنا چاہتی ہیں
اینڈریو نے باس فلیمنگ کو بھجوایا تھا"...... ہنری مارٹن نے
باربرا بے اختیار اچھل پڑی۔
"کیا مطلب۔ وہ فارمولا میرا ہے اور امانتاً تمہارے باس کو
تھا۔ میں نے اسے فون بھی کیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ فارم
واپس کر دے گا۔ پہلے وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے
تم پوچھ رہے ہو کہ کیا میں اسے واپس لینا چاہتی ہوں یا
باربرا نے زور زور سے بولتے ہوئے کہا۔
"میڈم۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ تو ہو بھی چکا ہے او

انہیں برقی بھٹی میں جل کر راکھ بھی ہو چکی ہیں اس لئے اب باس
اس فارمولے کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق
اس فارمولے کی وجہ سے ان کے بہت سے اہم آدمی مارے گئے ہیں
اور انہیں کافی بڑے بڑے نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اس لئے اگر آپ
اس فارمولے میں دلچسپی رکھتی ہیں تو پھر آپ کو باس کے نقصانات
پورے کرنا ہوں گے ورنہ باس اس فارمولے کو کسی بھی دوسری
حکومت کو فروخت کر کے اپنے نقصانات پورے کر لیں گے۔ لیکن
چونکہ پہلی ترجیح آپ ہیں اس لئے باس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ پہلے آپ
سے بات ہو سکے"...... ہنری مارٹن نے کہا۔
"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی
ہلاک ہو چکے ہیں"...... باربرا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ
آرہا ہو۔
"آپ کو تو معلوم ہے کہ کارسیکا میں باس کی اجازت کے بغیر
کوئی بھی دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ اس لئے ان کی موت تو
بہرحال یقینی تھی"...... ہنری مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تمہارا باس کتنی رقم طلب کر رہا ہے فارمولے کے عوض"۔
باربرا نے کہا۔
"زیادہ نہیں صرف پچاس لاکھ ڈالرز"...... ہنری مارٹن نے
جواب دیا۔
"سوری۔ اتنی رقم تو میرے پاس نہیں ہے اور برائٹ لائٹ کا

چیف اس میں دلچسپی بھی نہیں لیتا اس لئے میں کیا کر سکتی ہوں"
باربرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں باس کو رپورٹ دے دوں کہ تم
تمہاری تنظیم اس فارمولے میں دلچسپی نہیں رکھتی"...... ہنری مارٹن
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دلچسپی تو میں رکھتی ہوں اور فارمولا میرا ہے۔ میں نے اس کے
لئے بڑی طویل جدوجہد کی ہے اور یہ فارمولا اینڈریو نے صرف ڈا
فلیمنگ کو دیا تھا اور اب فلیمنگ اس کی رقم طلب کر رہا ہے حالا
یہ اصول کے خلاف ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے لڑنے
اس کا کوئی نقصان ہوا ہے تو ایسا بھی اس کی اپنی مرضی سے
ہے۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خواہ مخواہ ڈھیل دے دی
اور اب بھی مجھے یقین نہیں آ رہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ا
واقعی ہلاک ہو چکے ہیں یا نہیں"...... باربرا نے کہا۔

"باس کو بھی یقین تھا کہ تمہیں اس بات پر یقین نہیں آ
لیکن باس کے پاس اس کا ثبوت موجود ہے"...... ہنری مارٹن
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا
یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"راکسن۔ پروجیکٹر اور فلم لے آؤ"...... ہنری مارٹن نے کہا
رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ
جدید ساخت کا پروجیکٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"لائٹ آف کر کے اسے چلا دو"...... ہنری مارٹن نے کہا تو
راکسن نے سوئچ پینل کا بٹن آف کیا تو کمرے میں گھپ اندھیرا چھا
گیا۔ اسی لمحے راکسن نے واپس آ کر میز پر پڑے ہوئے جدید ساخت
کے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے سامنے دیوار پر ایک چھوٹی
سی سکرین روشن ہو گئی اور پھر ایک جھماکے سے سکرین پر ایک
منظر ابھر آیا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں دیوار کے ساتھ چار
مرد اور دو عورتیں زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔

"یہ ہیں عمران اور اس کے ساتھی"...... ہنری مارٹن نے کہا۔

"لیکن ان کے چہرے تو مختلف ہیں۔ البتہ ایک آدمی کا قد و قامت
عمران جیسا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"دیکھتی جاؤ۔ ان کے درمیان ہونے والی باتیں سن کر تمہیں
یقین آ جائے گا"...... ہنری مارٹن نے کہا تو باربرا خاموشی سے دیکھنے
لگی۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی خود بخود ہوش میں آ گیا اور پھر اس کی
بڑبڑاہٹ سنائی دینے لگی۔ اسی لمحے ایک نوجوان لڑکی سکرین پر نمودار
ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سرخ رنگ کا محلول
بھرا ہوا تھا۔ اس لڑکی نے اس ہوش میں آنے والے آدمی سے باتیں
کیں اور پھر وہ دوسروں کو انجکشن لگانے میں مصروف ہو گئی۔

"مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہی عمران ہے۔ یہ خود بخود ہوش میں آیا
ہے۔ اس عورت سے یہ الفاظ عمران ہی کہہ سکتا ہے لیکن اب مجھے
صرف انجام دکھاؤ۔ نجانے یہ فلم کتنی طویل ہے"...... باربرا نے

کہا۔

"راکسن انجام دکھا دو"...... ہنری مارٹن نے کہا تو راکسن نے
پروجیکٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین خالی ہو گئی
اور پروجیکٹر میں سے سرر کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کچھ دیر بعد
کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سرر سرر کی آواز ختم ہو گئی اور سکرین پر
ایک منظر ابھر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دیواروں سے لگے
زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے جبکہ ان کے سامنے ایک
بھاری جسم کا آدمی مشین گن سے فائر کر رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے
اس نے سامنے کھڑے سب افراد کو ہلاک کر ڈالا اور وہ سب ہلاک
ہو گئے تو فلم ایک جھماکے سے ختم ہو گئی اور راکسن نے پروجیکٹر آف
کیا اور پھر جا کر سوئچ پینل پر بٹن آن کیا تو کمرہ روشن ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ لے جاؤ پروجیکٹر"...... ہنری مارٹن نے کہا
راکسن پروجیکٹر اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"اب تمہیں یقین آ گیا ہے باربرا"...... ہنری مارٹن
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے"...... باربرا نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی اداسی کی جھلک
نمایاں تھیں۔ شاید وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح
مرتے دیکھ کر اداس ہو گئی تھی۔

"تو اب فائنل بات ہو جائے۔ باس اس فارمولے کو پا

حکومت کے پاس بھی فروخت کر سکتے ہیں اور کسی اور سپر پاور کے
پاس بھی اور انہیں اس کا معاوضہ کروڑوں ڈالرز میں مل سکتا ہے
لیکن باس چاہتے ہیں کہ پہلے تم سے بات ہو جائے"...... ہنری
مارٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے پاس پچاس لاکھ ڈالرز نہیں ہیں۔ البتہ اب میں چیف
سے بات کر سکتی ہوں۔ کیا یہاں سے کال کر لوں"۔ باربرا نے کہا۔

"ہاں کر لو۔ یہ کلب ہے"...... ہنری مارٹن نے کہا تو باربرا نے
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو"...... ہنری مارٹن نے کہا تو باربرا نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈ کا بٹن بھی پریس کر دیا

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
لہجہ تحکمانہ تھا۔

"باربرا بول رہی ہوں باس۔ زینا کو کلب سے"۔ باربرا نے کہا۔

"کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باربرا نے
ہنری مارٹن کی فون کال سے لے کر اب تک ہونے والی تمام
کارروائی دوہرا دی جس میں فلم کا منظر بھی شامل تھا اور ساتھ ہی یہ
بھی بتا دیا کہ فلیمنگ فارمولا پچاس لاکھ ڈالرز میں فروخت کرنا چاہتا
ہے۔

"فلیمنگ خود کہاں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فلیمنگ کارسیکا میں ہے۔ وہ سامنے نہیں آ رہا۔ اس کا آدمی ہنری

مارٹن سامنے آیا ہے"۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔

"میری اس سے بات کراؤ"۔۔۔ چیف نے کہا تو باربرا نے رسیور ہنری مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ ہنری مارٹن بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ہنری مارٹن نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کہاں ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا تو باربرا بے اختیار چونک پڑی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ چیف کو عمران کی ہلاکت کا یقین نہیں آ رہا۔

"ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کر دی گئی ہیں"۔ ہنری مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلیمنگ سے کہو کہ وہ باربرا سے براہ راست بات کرے۔ اس کے بعد فیصلہ ہو سکتا ہے کہ فارمولا خریدا جائے یا نہیں"۔ چیف نے کہا۔

"سوری چیف آف برائٹ لائٹ۔ فلیمنگ اس معاملے میں براہ راست نہیں آنا چاہتا۔ میں اس کا بااختیار نمائندہ ہوں۔ بات میں نے ہی کرنی ہے اور یہ آفر بھی خصوصی طور پر چیف فلیمنگ نے کی ہے کیونکہ باربرا اور آپ کا اس پر پہلا حق ہے"۔۔۔۔ ہنری مارٹن نے کہا۔

"فارمولا کہاں ہے"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"فارمولا یہاں کرانس میں موجود ہے"۔۔۔۔ ہنری مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا تم نقد سودا کرو گے۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تمہیں رقم فوری دے دی جائے تو کیا تم فوراً فارمولا دے سکو گے یا نہیں"۔ چیف نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب کام فوری ہوں گے"۔۔۔۔۔ ہنری مارٹن نے کہا۔

"اوکے۔ رسیور باربرا کو دو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہنری مارٹن نے رسیور باربرا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس چیف"۔۔۔۔ باربرا نے کہا۔

"تم نے پہلے فارمولا دیکھا ہوا ہے"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اچھی طرح دیکھا ہوا ہے"۔۔۔۔ باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس گارینٹڈ چیک بک ہے۔ اس میں سے پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک ہنری مارٹن کو دے کر اس سے فارمولا لے لو لیکن یہ فارمولا تم نے ابھی اپنے ذاتی لاکر میں رکھنا ہے"۔ چیف نے کہا۔

"ذاتی لاکر میں۔ وہ کیوں چیف"۔۔۔۔ باربرا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ بعد میں بات ہو جائے گی"۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ اس نے ایک خالی چیک کو بھرا اور یہ چیک اس چیک بک سے علیحدہ کر کے

اس نے اسے ہنری مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔ ہنری مارٹن نے غو
سے چیک کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان
اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے چیک کو تہہ کر کے جیب
میں ڈالا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تہہ شدہ پیکٹ
نکالا اور باربرا کی طرف بڑھا دیا۔ باربرا نے جھپٹ کر پیکٹ لیا اور
اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے
تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ وہی پیکٹ تھا اور وہی فائل تھی جو اس سے
گریٹ لینڈ کے ایئرپورٹ پر گم ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے مادام باربرا"۔ ہنری مارٹن نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ہاں۔ اب میں چلتی ہوں" ...... باربرا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے پیکٹ کو جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور
پھر کمرے سے باہر آ گئی۔ پھر وہ کلب کے مین گیٹ سے باہر آئی اور
تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں
بیٹھی کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ گئی۔

"اب کہاں جانا ہے مادام" ...... نوجوان ڈرائیور نے کہا۔

"لاکر کارپوریشن چلو" ...... باربرا نے کہا اور نوجوان نے گاڑی
دائیں ہاتھ پر موڑ دی۔ باربرا کے چہرے پر انتہائی مسرت تھی کیونکہ
ایک بار پھر وہ اس فارمولے کی مالک بن چکی تھی۔

فلیمنگ بڑے اطمینان بھرے انداز میں خفیہ راستے سے اپنے
مخصوص سر چیف ہاؤس واپس پہنچا اور پھر اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھ
کر اس نے جیب سے ایک چیک نکالا اور اسے ایک نظر دیکھ کر اس
نے مسکراتے ہوئے میز کی دراز کھول کر چیک اس میں رکھا اور پھر
رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ مارتھر بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
آواز سنائی دی تو فلیمنگ بے اختیار چونک پڑا۔

"سر چیف بول رہا ہوں۔ جیکب کہاں ہے۔ تم نے کال کیوں
اٹنڈ کی ہے" ...... فلیمنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سر چیف آپ۔ آپ کا رابطہ نمبر میرے پاس نہیں تھا اس
لئے میں آپ کو اطلاع نہ دے سکا۔ باس جیکب اپنی بیوی ریٹا کے
ساتھ کل ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ کار اچانک ایک

ٹرالر سے ٹکرا گئی اور وہ دونوں موقع پر ہی ہلاک ہوگئے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا تو فلیمنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ بہرحال اب تم ایسٹاس کلب کے مینجر ہو۔ کیا
تمہیں ہر معاملے کے بارے میں معلومات ہیں"...... فلیمنگ نے
کہا۔

"یس سر چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم چارج سنبھال لو"...... سر چیف نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جیکب ہلاک ہو گیا۔ ویری سیڈ"...... فلیمنگ نے کہا اور پھر
کافی دیر تک وہ خاموش بیٹھا جیکب کے بارے میں سوچتا رہا۔ جیکب
اس کا خاص آدمی تھا اور طویل عرصے سے اس کے ساتھ کام کر رہا
تھا۔ وہ اس کے بے شمار رازوں سے بھی واقف تھا۔ اسے اس کی اس
طرح اچانک موت کا یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ اچانک سرخ رنگ کے
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فلیمنگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سر چیف بول رہا ہوں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"چیف باس۔ میں انتھونی بول رہا ہوں۔ مجھے ابھی مارتھر نے
بتایا ہے کہ آپ واپس آگئے ہیں۔ کیا آپ مجھے دس منٹ دیں گے
آپ سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آ جاؤ"...... فلیمنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایسٹاس کلب میں

انتھونی سپروائزر تھا اور اس کا خاص مخبر تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا
اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز
میں سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو انتھونی"...... فلیمنگ نے نرم لہجے میں کہا۔

"شکریہ چیف"...... انتھونی نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا خاص بات ہے"...... فلیمنگ نے کہا۔

"چیف۔ جیکب اور ریٹا نے آپ سے غداری کی ہے"۔ انتھونی
نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ غداری۔ کیا مطلب۔ کیسی غداری"۔
فلیمنگ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے یہاں چند
افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور جیکب اور ریٹا کو انہوں نے جکڑ دیا۔ پھر
ان کے درمیان صلح ہو گئی اور پھر وہ خاموشی سے واپس چلے گئے"۔
انتھونی نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ مجھے جیکب نے فلم بھیجی تھی جس میں ان
پاکیشیائی ایجنٹوں کو گولیاں ماری گئی تھیں۔ کیا تم نشے میں تو نہیں
ہو"...... فلیمنگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے چیف کہ فلم ڈب کر کے کرانس بھجوائی گئی تھی
لیکن یہ فلم جعلی تھی۔ جیکب نے یہ فلم خصوصی طور پر کیمرہ ٹیکنیک
کے ذریعے تیار کرائی تھی۔ اب تو جیکب اور ریٹا دونوں کار

ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب گرافک فلم سٹوڈیو والے آپ کو اصل بات بتا دیں گے"۔ انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... فلیمنگ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے شک گرافک فلم سٹوڈیو سے معلوم کر لیں"...... انتھونی نے کہا تو فلیمنگ نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرافک فلم سٹوڈیو کے مینجر سے میری بات کراؤ"...... فلیمنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فلیمنگ نے کہا۔

"مینجر مرفی لائن پر ہیں چیف"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں"...... فلیمنگ نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"حکم سر۔ میں مرفی بول رہا ہوں جناب۔ آپ کا خادم"۔ دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایسٹاس کلب کے مینجر جیکب نے تم سے کوئی فلم کیمرہ ٹیکنیک سے تیار کرائی تھی۔ سچ سچ بتاؤ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے جھوٹ بولنے کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے"...... فلیمنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ سر۔ جیکب صاحب بھی آپ کے نمائندے ہیں جناب۔ انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ایسی فلم تیار کی جائے۔ چنانچہ جناب ہم نے ان کے حکم کی تعمیل کی ہے"...... مینجر مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بتایا گیا ہے اس فلم میں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"جناب۔ چار مرد اور دو عورتیں دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ انہیں ہلاک ہوتا دکھایا جانا تھا۔ چنانچہ سپیشل کیمرہ ٹیکنیک کے ساتھ ایسا دکھایا گیا ہے جناب"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل فلم میں کیا تھا"...... فلیمنگ نے پوچھا۔

"اصل فلم تو وہاں تک تھی جناب جہاں تک انہیں دیوار کے ساتھ جکڑے کھڑے دکھایا گیا تھا"...... مرفی نے جواب دیا۔

"اوکے"...... فلیمنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جیکب کی قسمت اچھی تھی کہ وہ کار ایکسیڈنٹ میں مر گیا ورنہ میں اس کا وہ حشر کرتا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہتی"۔ فلیمنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں"..... انتھونی نے کہا۔

"کیا"..... فلیمنگ نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اور یہ ابھی کارسیکا موجود ہیں جبکہ وہ یہاں بھی حیرت انگیز طور پر داخل ہو گئے تھے۔ وہ سپیشل وے کھول کر ایسٹاس کلب میں داخل ہونے لگے تھے جیکب نے ان پر قابو پا لیا اور پھر جیکب خود ان کے قابو آ گیا اور کسی بھی لمحے دوبارہ یہاں آ سکتے ہیں"..... انتھونی نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ یہ بات کر دی لیکن کیا سمجھتے ہو کہ میں پہلے ان کے خوف کی وجہ سے یہاں سے ... تھا"..... فلیمنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے چیف۔ میں تو آپ کی خیر خواہی کے لئے بات کر رہا ہوں۔ آپ انہیں تلاش کرائیں اور ان کا خاتمہ ... دیں"..... انتھونی نے کہا۔

"ریڈ کلب کی مشینری تباہ ہو گئی ہے اس لئے اب ان کی چیکنگ بھی نہیں ہو سکتی"..... فلیمنگ نے کہا۔

"چیف۔ آپ سمتھ کو حکم دیں۔ وہ اور اس کا گروپ نہ صرف انہیں ٹریس کر لے گا بلکہ انہیں ہلاک بھی کر دے گا۔ وہ ا... معاملات میں بے حد تیز واقع ہوئے ہیں"..... انتھونی نے کہا

فلیمنگ بے اختیار چونک پڑا۔

"او ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"..... فلیمنگ نے کہا تو انتھونی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک منٹ۔ تم واقعی خصوصی انعام کے حق دار ہو"۔ فلیمنگ نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر انتھونی کی طرف اچھال دی جس نے اسے کیچ کر لیا۔ انتھونی کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں فلیمنگ کو سلام کیا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ ابھی زندہ ہیں۔ ویری بیڈ۔ جیکب نے مجھ سے دھوکہ کیا ہے۔ اگر انتھونی مجھے اطلاع نہ دیتا تو یہ لوگ کسی بھی وقت میرے سر پر پہنچ جاتے۔ ویری بیڈ"..... فلیمنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ روسٹا کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والا حلق کے بل چیخ کر بول رہا تھا۔

"نانسنس۔ آہستہ بولو۔ میں پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں"..... فلیمنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سوری سر۔ سوری سر"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

"سمتھ سے بات کراؤ"..... فلیمنگ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سمتھ تمہارا وہ خفیہ اڈا سٹار ون کیا اب بھی موجود ہے نہیں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"یس چیف۔ موجود ہے چیف"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم فوراً وہاں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ میں نے تمہارے ذمے انتہائی اہم مشن لگانا ہے"...... فلیمنگ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیمنگ نے رسیور رکھا اور پھر ایک فون کا رسیور اٹھا کر اس نے جیکب کی جگہ آنے والے نئے مینجر مارتھر کو کال کر لیا۔

"مارتھر حاضر ہے سر چیف"...... مارتھر کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"میں کچھ روز کے لئے کارسیکا سے باہر جا رہا ہوں۔ تم نے کلب کے معاملات کو اچھی طرح سنبھالنا ہے۔ سمجھ گئے ہو بات"۔ فلیمنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ سر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیکب کی ڈیوٹی میں بھی یہ کام میں ہی کرتا تھا"...... مارتھر نے کہا۔

"اوکے"...... فلیمنگ نے کہا اور اس نے رسیور رکھ کر میز کی دراز کھولی اور اس میں رکھا ہوا پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک اٹھا کر اس

نے جیب میں ڈالا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی چھوٹی سی کار تیزی سے ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں وہ کوٹھی تھی جسے سمتھ کا خفیہ اڈا کہا جاتا تھا اور جسے اس نے سٹار ون کا نام دے رکھا تھا۔ اس کوٹھی کی حفاظت کے لئے انتہائی سخت سائنسی انتظامات کئے گئے تھے۔ اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو بڑا سا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور فلیمنگ کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اندرونی طرف کو بڑھا ہی تھا کہ برآمدے میں ایک لمبے اور بھاری جسم کا آدمی نمودار ہوا۔

"جناب۔ میں آپ کو یہاں خوش آمدید کہتا ہوں"...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ سمتھ۔ آؤ"...... فلیمنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سمتھ کے ساتھ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ سمتھ نے ایک الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور فلیمنگ کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم برائٹ لائٹ کے چیف اور اس کی ایجنٹ ہما کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... فلیمنگ نے شراب کی بوتل کھول کر اسے منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

" وہ سرکاری ایجنسی ہے جناب کرانس کی اور باربرا خاصی اکبنٹ ہے لیکن وہ تو گریٹ لینڈ میں ہوتی ہے"...... سمتھ نے جواب دیا۔

" نہیں۔ اب اسے باقاعدہ کرانس میں رکھا گیا ہے۔ اچھا یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے لیڈر علی عمران کے بارے میں تم کیا جانتے ہو"...... فلیمنگ نے کہا تو سمتھ بے اختیار اچھل پڑا۔

" وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں جناب"...... سمتھ نے کہا۔

"کیا تم کبھی ان سے ٹکرائے ہو"...... فلیمنگ نے کہا۔

"یس سر۔ کئی بار"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"تو اب سنو۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ باربرا کا سائنسدان اور برائٹ لائٹ کا اینڈریو میرا گہرا دوست تھا۔ باربرا نے ایک سائنسی فارمولا اڑایا جس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ اینڈریو نے فارمولا مجھے امانتاً بھجوا دیا۔ پھر اینڈریو مارا گیا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں کارسیکا پہنچ گئے۔ میں نے انہیں ڈھیل دے دی کہ اپنی صلاحیتیں آزما کر دیکھ لیں۔ بس یہی میری سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی۔ ان لوگوں نے ریڈ کلب پر دھاوا بول دیا۔ باروے ہلاک کر دیا گیا۔ وہاں کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی۔ مشین انچارج جیفرے ہلاک ہو گیا۔ پھر سٹانزا کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور وہ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے لیکن میں اس سے پہلے وہاں سے جا چکا تھا۔ جیکب نے انہیں گرفتار کر لیا۔ پھر سچوئیشن پلٹ گئی اور جیکب کو انہوں نے پکڑ لیا۔ میں باہر تھا۔ جیکب نے مجھے اطلاع دی کہ اس نے انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی ہیں تو میں مطمئن ہو گیا اور میں نے وہ فارمولا واپس برائٹ لائٹ کی باربرا کو دے دیا اور اس سے اپنے ہونے والے نقصانات کے طور پر پچاس لاکھ ڈالرز لے لئے۔ لیکن یہاں آ کر مجھے اطلاع ملی کہ جیکب نے غداری کی تھی۔ اس نے گرافک فلم سٹوڈیو والوں سے ان کی ہلاکت کی جعلی فلم تیار کرا کر مجھے بھجوائی تھی۔ پھر جیکب اور اس کی بیوی ریٹا دونوں کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں موجود ہیں اور جب تک یہ ختم نہ ہو جائیں گے تب تک میں چین سے نہ رہ سکوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان کا خاتمہ کر دو"...... فلیمنگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" بڑی خوشی سے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ ہم سے بچ کر کم از کم کارسیکا سے نہ جا سکیں گے"...... سمتھ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو فلیمنگ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"میں تب تک یہاں رہوں گا"...... فلیمنگ نے کہا۔

"بالکل چیف۔ یہاں آپ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے"...... سمتھ نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم نے اپنی کارکردگی دکھانی ہے۔ مجھے ا
حقیقی لاشیں چاہئیں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"ویسے چیف۔ ایک اور کام ہو سکتا ہے"...... سمتھ نے
فلیمنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون سا کام"...... فلیمنگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر انہیں ٹریس کر کے ان تک یہ بات پہنچا دی جائے
فارمولا واپس برائٹ لائٹ کے پاس پہنچ گیا ہے تو مجھے یقین ہے
یہ سب کچھ چھوڑ کر واپس کرانس چلے جائیں گے کیونکہ میں جانتا ہوں
کہ وہ صرف اپنے مشن کے پیچھے چلتے ہیں"...... سمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرو۔ مجھے بہرحال ان سے ہمیشہ
لئے چھٹکارا چاہئے"...... فلیمنگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔ اب مجھے اجازت دیں۔ یہ
کی اپنی جگہ ہے۔ آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی"...... سمتھ
اٹھتے ہوئے کہا تو فلیمنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ آپ نے فارمولا میری ذاتی تحویل میں کیوں رکھوایا ہے
جبکہ اسے سرکاری رقم دے کر خریدا گیا ہے"...... باربرا نے چیف
سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ابھی اس کے آفس میں پہنچی تھی۔ چیف
نے اسے باقاعدہ کال کیا تھا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم نے جو فلم دیکھی تھی عمران وغیرہ کی ہلاکت
کی کیا وہ درست تھی"...... چیف نے کہا تو باربرا بے اختیار اچھل
پڑی۔

"درست تھی۔ کیا مطلب باس"...... باربرا نے کہا۔

"میرا مطلب ہے اس میں کوئی شبہ تو نہیں"...... چیف نے
کہا۔

"نہیں باس۔ وہ ہر لحاظ سے درست تھی۔ عمران اور اس کے
ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر ان کی ہلاکت پر

افسوس بھی ہوا تھا"...... باربرا نے کہا۔
"مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا یقین نہیں ہے
عمران اور اس کے ساتھی ایک عام سے بدمعاش فلیمنگ کے ہاتھوں
ہلاک نہیں ہو سکتے"...... چیف نے کہا۔
"نہیں باس۔ فلم سو فیصد درست تھی۔ وہ واقعی ہلاک ہو چکے
ہیں"...... باربرا نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو چیف نے
فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔
"کارسیکا کے گرافک فلم سٹوڈیو کے مینجر مرفی سے بات کراؤ"
چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"مرفی تو وہاں ہمارا ہی آدمی ہے"...... باربرا نے کہا۔
"ہاں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس فلم کے بارے میں کچھ نہ کچھ
ضرور جانتا ہو گا"...... چیف نے کہا۔
"وہ کیسے باس۔ اس کا اس فلم سے کیا تعلق"...... باربرا نے
حیران ہو کر کہا۔
"اس کا تعلق نہیں ہو گا تو وہ بہرحال اس بارے میں معلومات
حاصل کر سکتا ہے"...... چیف نے کہا تو باربرا نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھایا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔
"یس"...... چیف نے کہا۔
"مینجر مرفی لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اس کی آواز باربرا کو واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔
"ہیلو۔ چیف آف برائٹ لائٹ بول رہا ہوں"...... چیف نے
کہا۔
"یس سر۔ حکم سر۔ میں مرفی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف
سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"ہمیں کارسیکا میں تیار کردہ ایک فلم پروجیکٹر پر دکھائی گئی ہے
جس میں چار مردوں اور دو عورتوں کو جو ایک دیوار کے ساتھ
زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے، مشین گنوں سے ہلاک ہوتے دکھایا
گیا ہے جبکہ میرا ذاتی خیال ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ
جنہیں ہلاک ہوتا دکھایا گیا ہے اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والے
لوگ نہیں تھے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہارا تعلق
ایسی فلمیں تیار کرنے والے اور ایکسپوز کرنے والوں سے رہتا ہے
اس لئے تم اس بارے میں اپنے طور پر تحقیق کرو اور ہاں یہ بھی بتا
دوں کہ یہ فلم کارسیکا کے پولیس چیف فلیمنگ کے نمائندے ہنری
مارٹن نے برائٹ لائٹ کی سیکشن ایجنٹ باربرا کو دکھائی ہے"۔
چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
"باس۔ یہ فلم ہماری تیار کردہ ہے اس لئے کسی اور سے پوچھنے
کی ضرورت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے مرفی نے جواب دیا تو
چیف کے ساتھ ساتھ باربرا بھی بے اختیار چونک پڑی۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری تیار کردہ ہے۔ کیا مطلب ہوا اس

بات کا"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ سے تو کوئی چیز ویسے بھی چھپائی نہیں جا سکتی اور ویسے بھی یہ فلم بنوانے والا ایسٹاس کلب کا مینجر جیکب اپنی بیوی ریٹا سمیت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب اس سلسلے میں تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔ اس فلم کا آخری حصہ جیکب نے ہم سے خصوصی طور پر سپیشل کیمرہ ٹیکنیک اور سپیشل ایکشن کے ذریعے تیار کرایا تھا ورنہ اصل فلم میں تو یہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ میری جیکب سے جو بات ہوئی تھی اس کے مطابق ان لوگوں نے الٹا جیکب اور ریٹا کو قابو میں کر لیا تھا اور پھر ان دونوں نے ان لوگوں سے صلح کر لی تھی لیکن جیکب کے چیف فلیمنگ نے اس سے اس ہلاکت کی فلم طلب کر لی تو جیکب نے یہ فلم ہم سے تیار کرا کر اسے کرانس بھجوا دی۔ اور باس ابھی تھوڑی دیر پہلے پولیس چیف فلیمنگ نے بھی اس سلسلے میں مجھ سے وضاحت مانگی تھی اور میں نے اسے بھی یہ ساری تفصیل بتا دی تھی"...... مرفی نے جواب دیا تو چیف کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

" اوکے۔ شکریہ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" حیرت انگیز۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے۔ وہ زندہ ہیں"...... باربرا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ لیکن اب جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق خود فلیمنگ کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ لوگ زندہ ہیں۔ وہ فلم دیکھ کر یہی سمجھا کہ وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے فارمولا تمہارے پاس فروخت کرنے کی آفر کر دی۔ مجھے چونکہ سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہیں اس لئے میں نے فارمولا خرید لینے کے باوجود اسے برائٹ لائٹ کی تحویل میں نہیں لیا کیونکہ اس طرح عمران یہی سمجھ لیتا کہ میں نے اس سے دھوکہ کیا ہے اور پھر وہ قیامت بن کر ہم پر ٹوٹ پڑتا"۔ چیف نے کہا۔

" تو آپ اسے یہ فارمولا واپس کر دیں گے"...... باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اگر اس نے اس کا سراغ لگا لیا تو ہم اسے واپس کر دیں گے ورنہ نہیں"...... چیف نے کہا۔

" اور جو رقم ہم نے خرچ کی ہے"...... باربرا نے کہا۔

" رقم کی بات مت کرو باربرا۔ رقم عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ تو پچاس لاکھ ڈالرز ہیں عمران یا اس کا کوئی ساتھی چاہے تو کرانس کے کسی بھی گیم کلب سے چند گھنٹوں میں پچاس کروڑ ڈالرز جیت سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو وہ بے حد امیر ہوں گے۔ پھر انہیں کیا ضرورت ہے اس قدر خطرناک کاموں میں جان لڑانے کی"...... باربرا نے کہا تو چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم انہیں نہیں سمجھ سکتی۔ وہ عجیب لوگ ہیں۔ عام دنیا سے ہٹ کر لوگ۔ بہرحال اب تمہیں سمجھ آ گئی ہو گی کہ میں نے کیوں وہ فارمولا تمہارے ذاتی لاکر میں رکھوایا ہے۔ اب تم جاؤ اور اگر عمران تم سے رابطہ کرے تو پھر مجھ سے بات کر لینا۔ باقی باتیں میں اس سے خود کر لوں گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اس فارمولے کو وہیں کارسیکا میں ہی تلاش کرتا رہ جائے گا۔ اسے کسی صورت یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا واپس ہمارے پاس پہنچ چکا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"دیکھو"...... چیف نے کہا تو باربرا سلام کر کے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ فارمولا آخرکار اس کے ہی حصے میں آئے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت نئے میک اپ اور نئے لباسوں میں ملبوس کارسیکا کے ایک شاندار کلب کے سامنے موجود تھا۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے کاروں میں سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ کلب کا نام الپائن کلب تھا اور اس کی شاندار بلڈنگ دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ جس کسی نے یہ کلب بنوایا ہے وہ انتہائی صاحب ذوق آدمی ہے۔ ویسے بھی کلب میں آنے جانے والے افراد اعلیٰ طبقے کے افراد دکھائی دیتے تھے۔ ان میں غیر ملکی سیاحوں عورتوں اور مردوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ یہ سیاح بھی طبقہ امراء سے ہی تعلق رکھتے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا یہاں آپ کا کوئی واقف موجود ہے"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا نام جارج ہے اور دوسری بات یہ کہ ہم سیاح ہیں اور مجھے اس کلب کی بلڈنگ کا طرز تعمیر بے حد پسند آیا

ہے اس لئے میں نے کار اس کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوئے تو ہال سیاحوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے کھڑا اس ہال کی انتہائی خوبصورت سجاوٹ کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔ وسیع و عریض کاؤنٹر پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک فون سننے اور کرنے میں مصروف تھی جبکہ باقی تین سروس دینے میں مصروف تھیں۔

"ہیلو سویٹ ہنی"..... عمران نے فون اٹنڈ کرنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر اس قدر میٹھے لہجے میں کہا کہ ساتھ موجود جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صالحہ اور باقی ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگ گئی تھی۔

"یس سر۔ حکم سر"..... لڑکی نے سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید یہ لفظ ہنی اور عمران کے لہجے کی مٹھاس کا اثر تھا۔

"ہم سیاح ہیں۔ ویسے پیشہ ورانہ طور پر میرا تعلق بلڈنگ ڈیزائننگ سے ہے۔ اس بلڈنگ کا ڈیزائن بے مثال ہے۔ مجھے بے حد پسند آیا ہے اور اس کلب کے ہال کی سجاوٹ بھی شاندار ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ صاحب یا صاحبہ کون ہیں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں"..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب۔ اس کلب کی مالکہ اور جنرل منیجر مس پائرس انتہائی

باذوق ہیں جناب۔ وہ اپنے آفس میں موجود ہیں۔ میں ان سے بات کرتی ہوں"..... لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں"..... لڑکی نے کہا اور پھر اس نے عمران کی بات دوہرا دی۔

"یس میڈم"..... دوسری طرف سے بات سن کر میگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ کھڑے ہوئے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"یس مس"..... اس نوجوان نے قریب آ کر کہا۔

"ان صاحبان کو میڈم کے آفس پہنچاؤ"..... میگی نے کہا۔

"یس مس"..... اس نوجوان نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری کے آخر میں موجود ایک دروازے تک پہنچ چکے تھے جس کے باہر ایک مسلح دربان موجود تھا۔

"انہیں میگی نے بھیجا ہے"..... اس نوجوان نے کہا تو دربان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر خود ہی دروازے کو دھکیل کر کھول دیا۔ عمران اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جسے واقعی انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ انہیں دیکھ کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میرا نام جارج ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں پارس ہوں۔ اس کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر۔ میگی نے
مجھے بتایا ہے کہ آپ کو بلڈنگ ڈیزائن بے حد پسند آیا ہے۔ یہ میری
تخلیق کردہ ہے"...... پارس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"آپ واقعی انتہائی باذوق خاتون ہیں۔ ہمیں آپ سے مل کر بے
حد مسرت ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ صوفوں پر بیٹھ
گئے۔
"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... پارس نے میز کے پیچھے سے
نکل کر ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"فی الحال ہم صرف لائم جوس پی رہے ہیں"...... عمران نے کہا
"لائم جوس۔ کیوں"...... پارس نے چونک کر حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"کیونکہ کارسیکا کی فضا میں ہمیں شراب راس نہیں آ رہی۔
ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جب تک ہم کارسیکا میں ہیں لائم جوس ہی
پیئیں"...... عمران نے کہا۔
"اوہ اچھا"...... پارس نے کہا اور اس نے میز پر پڑے ہوئے
انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر کے اس نے کسی کو
لائم جوس لانے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران نے اس سے بلڈنگ
ڈیزائن کے بارے میں گفتگو شروع کر دی اور اس نے کچھ اس انداز

تعریفیں کیں کہ پارس کی شکل دیکھنے والے ہو گئی۔ مسرت کی
ت سے اس کا چہرہ بھڑکنے لگ گیا تھا۔
"آپ واقعی قدر شناس ہیں مسٹر جارج۔ مجھے آپ سے مل کر واقعی
حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ جب تک کارسیکا میں ہیں آپ میرے
ان رہیں"...... پارس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"بے حد شکریہ۔ لیکن ہم تو اب فوری طور پر کارسیکا سے واپس
نے کا سوچ رہے ہیں کیونکہ ہمیں ایک ایسی اطلاع ملی ہے جس
ہمیں پریشان کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"کیسی اطلاع"...... پارس نے حیران ہو کر کہا۔
"ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہاں انتہائی خطرناک سینڈیکیٹ کا ہولڈ
جس کا نام راڈف ہے۔ اس کا چیف فلیمنگ انتہائی خطرناک آدمی
"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ فلیمنگ سیاحوں کی
گرتا ہے۔ ویسے بھی وہ ان دنوں کارسیکا میں نہیں بلکہ فرانس
ہے"...... پارس نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو نوجوان
لیاں اندر داخل ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں ٹرے تھے جن پر لائم
کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک ایک گلاس سب
سامنے رکھا اور خاموشی سے واپس چلی گئیں۔
"اوہ۔ آپ کا گہرا تعلق ہے شاید ان صاحب سے"...... عمران
ونک کر کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لیں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ آپ
چاہیں تو میں آپ کو گولڈن کارڈ ایشو کرا دیتی ہوں۔ اس کے بعد آ
کو راڈف سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں رہے گا"...... پائرس
کہا۔

"مطلب ہے کہ آپ خود بھی راڈف کی اہم عہدیدار ہیں"۔ عم
نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو پائرس بے اختیار ہنس پڑی۔

"نہیں۔ میرا کوئی تعلق راڈف سے نہیں ہے۔ البتہ فلیمنگ
میرے والد لارڈ اسٹوف کا سوتیلا بیٹا ہے۔ فلیمنگ کی ماں سے میر
والد نے شادی کی تھی اور فلیمنگ اس کے سابقہ شوہر کا بیٹا ہے۔
اس کی والدہ ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تو فلیمنگ کو میر
والد نے پالا پوسا۔ لیکن وہ غلط لوگوں میں پہنچ گیا اور میرے وا
وفات کے بعد اس نے یہ سینڈیکیٹ قائم کر لیا اور پھر آہستہ آ
اس نے پورے کارسیکا پر ہولڈ حاصل کر لیا۔ لیکن وہ اب بھی
بے حد عزت کرتا ہے اور اس نے خود مجھے یہ گولڈن کارڈ دے
ہیں کہ میں اپنے مہمانوں کو دے دوں تاکہ راڈف کے آدمی ان
عزت کریں"...... پائرس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کا آپ سے اس قدر گہرا رابطہ ہے کہ وہ کارسیکا سے
جاتے ہوئے آپ کو بتا کر جاتا ہے"...... عمران نے حیرت بھ
لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں ہے مسٹر جارج۔ فلیمنگ کی عادت ہے"

جب بھی کارسیکا سے باہر جاتا ہے چاہے وہ کرانس ہی کیوں نہ جائے
وہاں سے فون کر کے یہ ضرور پوچھتا ہے کہ میرے لئے کیا تحفہ
لائے۔ یہ اس کی شروع سے عادت ہے۔ گو میں نے اسے ہزار بار
سمجھایا ہے کہ مجھے کسی تحفے کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ کچھ نہ کچھ
لے آتا ہے۔ کل اس کا فون آیا تھا کہ وہ کرانس میں ہے اور میرے
لئے تحفہ لانا چاہتا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ وہ کارسیکا سے باہر
گیا ہوا ہے"...... پائرس نے کہا۔

"ایسی صورت میں تو ہمیں گولڈن کارڈ لینے کی بھی ضرورت نہیں
کیونکہ ایسا آدمی کسی صورت غلط آدمی نہیں ہو سکتا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پائرس اٹھی اور اس نے
آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"یس"...... پائرس نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بھجوا دو"...... پائرس نے دوسری طرف سے بات سن
کر کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"فلیمنگ واپس آ چکا ہے۔ اس کا آدمی تحفہ لے کر آیا ہے۔ میں
نے اسے یہاں بلوا لیا ہے"...... پائرس نے کہا۔

"اس وقت فلیمنگ کہاں ہو گا۔ وہاں اپنی رہائش گاہ پر یا کہیں
اور"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کبھی اس سے براہ راست رابطہ نہیں

رکھا"...... پارس نے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور
نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

"ارے تم ہو بلیک۔ تم تو سمتھ کے آدمی ہو"...... پارس نے
چونک کر کہا۔

"یس مادام"...... اس نوجوان نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا پیکٹ
اس نے میز پر رکھ دیا۔

"یقیناً تحفہ تو فلیمنگ نے بھیجا ہے۔ اس کا تم سے کیا تعلق
ہو گیا"...... پارس نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں مادام۔ میں تو رومن کلب میں کام
ہوں۔ وہاں کے اسسٹنٹ منیجر براؤن نے یہ پیکٹ دے کر
میں اسے آپ تک پہنچا دوں اور یہ کہوں کہ یہ فلیمنگ کی طرف
ہے"...... بلیک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... پارس نے کہا تو بلیک
کے واپس چلا گیا۔

"یہ سمتھ کون ہے۔ کیا راڈف کا کوئی بڑا آدمی ہے"......
نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ علیحدہ گروپ ہے۔ سمتھ کسی زمانے میں ک
کی سرکاری ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے۔ اب اس کا گروپ یہاں ا
کے کام کرتا ہے۔ رومن کلب اس کی ملکیت ہے۔ شاید فلیمنگ
کے ساتھ کوئی رابطہ ہو۔ مجھے تو نہیں معلوم"...... پارس نے

"اوکے مس پارس۔ ہم نے آپ کا بہت وقت لیا۔ بہرحال آپ
سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران
نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔
پھر رسمی فقرے ادا کر کے وہ سب اس کے آفس سے باہر آ گئے۔
تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے باہر پہنچ چکے تھے۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ بعض اوقات اتفاقات بھی حیرت انگیز
ہوتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ اتفاق نہیں تھا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے
اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ پارس کا تعلق
فلیمنگ سے ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا اندازہ تھا کہ اس قدر خوبصورت عمارت پر
بنی کلب کا تعلق کسی نہ کسی انداز میں راڈف سے ضرور ہو گا۔ باقی
تفصیل تمہارے سامنے معلوم ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو
صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کار
میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے رومن کلب جانا ہے اس سمتھ کے پاس۔ اس کا براہ
راست تعلق فلیمنگ سے ہے"...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا
دی۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد وہ رومن کلب پہنچ چکے تھے۔ یہ ایک عام

سا کلب تھا اور یہاں آنے جانے والے لوگ بھی عام سے تھے۔ عمرا
ہال کے ایک کونے میں موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے کہا۔

"مسٹر سمتھ سے کہیں کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ اس
ملنا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ وہ کیا ہے"...... نوجوان نے حیرت بھرے
میں کہا۔

"پاکیشیا براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے"...... عمران نے
بناتے ہوئے کہا تو نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں رسیور ا
اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے جیک بول رہا ہوں باس۔ چار مرد اور دو عور
کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب کا کہنا ہے کہ میں
سے کہہ دوں کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ آیا ہے اور آپ سے
چاہتا ہے"...... نوجوان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید وہ پر
آف ڈھمپ اور پاکیشیا کی وجہ سے ذہنی طور پر الجھ گیا تھا۔

"اوکے باس"...... جیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے۔ وہ آپ
منتظر ہیں"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا د
پھر بائیں طرف کو مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس میں داخل
رہے تھے جہاں میز کے پیچھے ایک طویل القامت لیکن درمیانے

کا آدمی موجود تھا۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کیونکہ اسے جب پائرس نے بتایا
تھا کہ سمتھ کسی زمانے میں کرانس کی کسی سرکاری ایجنسی میں کام
کرتا رہا ہے تو اس کے ذہن میں سمتھ کا ایک خاکہ ابھرا تھا اور اسی
لئے اس نے کاؤنٹر پر پرنس آف ڈھمپ کا نام لیا تھا۔

"آپ میں سے پرنس آف ڈھمپ کون ہیں"...... اس آدمی نے
میز کی سائیڈ سے نکل کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی تک ویسے کے ویسے ہی ہو۔ لگتا ہے تم پر وقت نے
کوئی اثر نہیں چھوڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے
میں کہا تو سمتھ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران تم۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد تم سے
ملاقات ہو رہی ہے۔ آؤ بیٹھو"...... سمتھ نے آگے بڑھ کر بڑے
پرجوش انداز میں عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا تو سمتھ نے باری
باری سب سے مصافحہ کیا۔ البتہ جولیا اور صالحہ پہلے ہی کرسیوں پر
بیٹھ چکی تھیں اس لئے سمتھ ان دونوں سے مصافحہ کرنے کی بجائے
ایک سائیڈ پر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم سے یہاں کارسیکا میں ملاقات ہو جائے گی اس کا مجھے اندازہ
نہیں تھا۔ یہ بات دوسری ہے کہ مجھے تمہاری یہاں موجودگی کا علم تھا
اور میرے آدمی تمہیں تلاش کر رہے تھے لیکن ظاہر ہے تمہیں تلاش

کرنا بظاہر ناممکن ہے"...... سمتھ نے کہا تو عمران بے اختیار چونکا
پڑا۔
"مجھے تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ کیوں۔ مجھے تو یاد نہیں ہے
میں نے تم سے کبھی قرضہ لیا ہو"...... عمران نے کہا تو سمتھ ۔
اختیار ہنس پڑا۔
"تمہاری یہی باتیں انسان کو کبھی نہیں بھولتیں۔ لیکن تم یہ ؛
کہ تم یہاں میرے پاس کیسے آئے ہو"...... سمتھ نے کہا۔
"میں نے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے کہا کہ میں سمتھ سے ملنا چا
ہوں تو اس نے ملوا دیا"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا
سمتھ ایک بار پھر ہنس پڑا۔
"میرا مطلب ہے کہ اس ملاقات کا پس منظر کیا ہے"...... سمتھ
نے کہا۔
"مجھے راڈف کے چیف فلیمنگ کی تلاش ہے اور مجھے معلوم ہ
ہے کہ اس کا تم سے گہرا تعلق ہے"...... عمران نے کہا تو سمتھ نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"میں بھی تمہیں فلیمنگ کی وجہ سے تلاش کر رہا تھا"۔ سمتھ نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر میز پر پڑے ہوئے انٹرکام
رسیور اٹھایا اور کسی کو ایپل جوس لانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ
دیا۔
"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔
"مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا کا کوئی سائنسی فارمولا کرانس کی
برائٹ لائٹ کی ایجنٹ باربرا اور اس کے ساتھی اینڈریو کے ذریعے
امانئے فلیمنگ تک پہنچا اور آپ لوگ فلیمنگ سے یہ فارمولا حاصل
کرنے کارسیکا پہنچ گئے۔ یہ درست ہے کہ فلیمنگ کا یہاں مکمل ہولڈ
ہے اور اس نے یہاں ایسی جدید ایجادات کا جال پھیلا رکھا ہے کہ
اس کی نظروں سے کوئی بچ کر نہیں نکل سکتا اس لئے اس کا خیال تھا
کہ وہ جس وقت چاہے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا
ہے لیکن اس نے اپنی انا کی تسکین کے لئے تمہیں ڈھیل دے دی اور
اس کی یہی غلطی اس کے لئے خاصے بڑے نقصان کا باعث بن گئی۔
تم لوگوں نے کلب میں تمام مشینری تباہ کر دی۔ اس کے آدمیوں کو
ہلاک کر دیا اور اس کے خصوصی اڈے کو ٹریس کر لیا۔ وہاں جیکب
نے تم پر قابو پا لیا لیکن ظاہر ہے جیکب تمہارا کیا بگاڑ سکتا تھا اس لئے
وہ خود قابو آ گیا۔ البتہ ایک اور انوکھا کام ہوا کہ جیکب نے فلیمنگ
کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے ایک
جعلی فلم تیار کروائی اور کرانس بھجوا دی۔ اس طرح فلیمنگ کو یقین
ہو گیا کہ تم ہلاک ہو چکے ہو۔ چنانچہ وہ واپس آ گیا۔ یہاں آ کر جب
اسے اصل حقیقت کا علم ہوا تو وہ میرے پاس آ گیا۔ اسے اب
احساس ہو گیا تھا کہ تم لوگ در حقیقت کیا ہو اس لئے اب وہ میری
پناہ میں ہے اور میں تمہیں اس لئے تلاش کر رہا تھا کہ تم سے اس

فارمولے کے بارے میں بات چیت کر سکوں۔ میں نے فلیمنگ سے یہی کہا ہے کہ وہ چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ جائے پاکیشیا ایجنٹ اسے ڈھونڈ نکالیں گے"...... سمتھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیسی بات چیت"...... عمران نے کہا۔

"جب جیکب کی فلم اس تک پہنچی تو وہ واقعی یہ سمجھا کہ تم لوگ ہلاک ہو چکے ہو۔ چونکہ اس فارمولے کی وجہ سے اس کا کافی نقصان ہو چکا تھا اس لئے اس نے برائٹ لائٹ کی ایجنٹ باربرا سے بات کی تو باربرا نے پچاس لاکھ ڈالرز میں اس سے فارمولا خرید لیا۔ فلیمنگ فارمولا باربرا کے حوالے کر کے جب واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ تم لوگ زندہ ہو اس لئے وہ پریشان ہو گیا کہ فارمولا تو اس کے پاس نہیں ہے اور تم نے اس بات پر یقین نہیں کرنا"...... سمتھ نے کہا۔

"تو فارمولا واپس باربرا کے پاس پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور یہ حقیقت ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کنفرم کرا دو۔ میں واپس چلا جاؤں گا۔ میرا مقصد صرف فارمولا حاصل کرنا ہے۔ فلیمنگ سے میری کوئی دشمنی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"آئیں میرے ساتھ چلیں"...... سمتھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد دو کاریں رومن کلب سے نکلیں۔ ایک کار میں عمران سمتھ کے ساتھ تھا جبکہ دوسری کار میں عمران کے ساتھی تھے۔ پھر وہ ایک بڑی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد فلیمنگ سے ان کی ملاقات ہو گئی۔

"تم لوگوں نے میرا بہت نقصان کیا ہے۔ کاش میں تمہیں ڈھیل نہ دیتا"...... فلیمنگ نے کہا۔

"اب تک زندہ بھی نظر آ رہے ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں ٹانگوں سے معذور ہو۔ کیا واقعی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میری ٹانگیں مشینی ہیں"...... فلیمنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے فارمولا باربرا کو فروخت کیا ہے۔ کتنی رقم وصول کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پچاس لاکھ ڈالرز"...... فلیمنگ نے جواب دیا۔

"اتنی رقم باربرا کے پاس کہاں سے آ گئی"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا تو فلیمنگ نے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو برائٹ لائٹ نے فارمولا خریدا ہے۔ اوکے۔ اب تم کنفرم کرا دو کہ تم نے فارمولا واقعی فروخت کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسے کنفرم کراؤں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"باربرا کو فون کرو"...... عمران نے کہا تو فلیمنگ نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سمتھ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کارسیکا سے فلیمنگ بول رہا ہوں۔ باربرا سے بات کراؤ"...... فلیمنگ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو فلیمنگ نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ باربرا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد باربرا کی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف فلیمنگ بول رہا ہوں۔ کارسیکا سے"...... فلیمنگ نے کہا۔

"کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... باربرا نے کہا۔

"تمہارا دیا ہوا پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک میں بینک بھجوا رہا ہوں۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ اسے بہرحال کیش ہونا چاہئے"۔ فلیمنگ نے کہا۔

"اس میں تمہیں شک کیسے ہو گیا۔ وہ تو گارینٹڈ چیک ہے"۔ باربرا نے کہا۔

"پھر بھی میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر لوں"...... فلیمنگ نے کہا۔

"بے فکر ہو کر چیک بھجوا دو۔ کیش ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے باربرا نے کہا۔

"اوکے"...... فلیمنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تم کنفرم ہو گئے ہو"...... فلیمنگ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا میں ایک فون کر سکتا ہوں سمتھ"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے سمتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... سمتھ نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"کرانس کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو سمتھ نے رابطہ نمبر بتا دیا اور عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ پیٹرک۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ کارسیکا سے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"فلیمنگ نے بتایا ہے کہ تم نے اس سے فارمولا پچاس لاکھ ڈالرز میں خریدا ہے جبکہ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم فارمولے میں دلچسپی نہیں لو گے"...... عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں اب بھی دلچسپی نہیں لے رہا عمران۔ فلیمنگ کا کوئی نمائندہ باربرا سے ملا اور اسے اس نے فلم دکھائی جس میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دکھایا گیا تھا اور پھر اس نے فارمولا فروخت کرنے کی بات کی اور ساتھ ہی اس نے یہ دھمکی دی کہ اگر اس نے فارمولا نہ خریدا تو وہ اسے کسی دوسرے ملک کو فروخت کر دے گا۔ گو مجھے اس فلم پر تو یقین نہیں آیا تھا لیکن میں نے اس سے فارمولا پچاس لاکھ ڈالرز میں خرید لیا کہ جب تم کارسیکا سے واپس آؤ تو میں اسے تمہارے حوالے کر سکوں اور اسی لئے میں نے اسے اپنے پاس بھی نہیں رکھا بلکہ باربرا کے ذاتی لاکر میں رکھوایا ہے۔ تم بتاؤ فلیمنگ کا کیا ہوا".... دوسری طرف سے لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"سمتھ کو جانتے ہو تم۔ کرانس کی سٹار ایجنسی میں کام کرتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اوہ اچھا۔ وہ بھی کارسیکا میں ہے۔ کیا وہ درمیان میں آگیا ہے"۔ لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے فلیمنگ بہرحال زندہ ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم کرانس آجاؤ۔ میں فارمولا تمہارے حوالے کر دوں گا۔ بے فکر رہو۔ مجھے واقعی فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میں ایک سائنسی فارمولے کے لئے نہ خود مرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی [illegible] انٹ لائٹ کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں"...... لارڈ پیٹرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک کہاں ہے فلیمنگ"...... عمران نے سیدھے ہو کر فلیمنگ سے کہا۔

"میرے پاس ہے۔ کیوں"..... فلیمنگ نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مجھے دے دو تاکہ میں اسے لارڈ پیٹرک کو واپس کر کے اس سے فارمولا لے لوں۔ میں نہیں چاہتا کہ دوسری خاطر ذاتی [illegible] بھائی [illegible] رقم کے بوجھ تلے آ جائے"..... عمران نے کہا۔

"سوری۔ وہ میرا ہے۔ وہ واپس نہیں ہو سکتا"..... فلیمنگ نے سپاٹ اور خشک لہجے میں کہا۔

"عمران تم یہ رقم کرانس کے کسی بھی گیم کلب سے حاصل کر سکتے ہو"..... سمتھ نے کہا۔

"نہیں سمتھ۔ یہ رقم اس سے واپس ہونی چاہئے کہ فلیمنگ نے امانت میں خیانت کی ہے۔ اسے یہ فارمولا امانتاً دیا گیا تھا لیکن اس نے اسے فروخت کر دیا۔ یہ بددیانتی ہے"..... عمران نے کہا۔

"میرا نقصان ہوا ہے۔ میں نے بہرحال یہ نقصان پورا کرنا ہے۔ اور سنو۔ اب بھی میں سمتھ کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہوں ورنہ میں جیفرے اور سانزا کا انتقام تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بہرحال لے لیتا"..... فلیمنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے سمتھ۔ تمہارا شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دو۔ ہم نے وا
کرانس جانا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب۔ آیئے میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو
پورٹ چھوڑ آؤں اور طیارہ بھی چارٹرڈ کرا دوں"...... سمتھ نے ا
ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر تھو
دیر بعد وہ سب ایک چارٹرڈ طیارے میں بیٹھے کرانس کی طرف بڑ
چلے جا رہے تھے۔
"عمران اب تم نے کسی اور چکر میں نہیں پڑنا۔ یہ فارمولا لو
واپس پاکیشیا چلو"...... جولیا نے کہا۔
"کیسا چکر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر اس منحو
فارمولے میں پھر پڑ جائے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا
سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔ آپ سمتھ کی وجہ سے خاموش ہو گئے شا
ورنہ فلیمنگ سے پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک ضرور لے لیتے"...... ص
نے کہا۔
"سمتھ شاید فلیمنگ کا احسان مند ہے اور میں نہیں چاہتا کہ
کے درمیان میں آجانے سے فلیمنگ سے کوئی ایسی بات ہو جس
سمتھ شرمندہ ہو۔ ویسے بھی ہمارا مقصد فارمولا حاصل کرنا ہے

مولا واپس پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ویسے اس مشن نے جتنا بور کیا ہے اتنا شاید ہی کسی مشن نے
ہو"...... اچانک تنویر نے کہا۔
"بور کیوں۔ یہ تو انتہائی دلچسپ مشن رہا ہے۔ ہم مسلسل اس
مولے کے پیچھے ہی بھاگتے رہے ہیں اور اب بھی بھاگ رہے
...... عمران نے کہا۔
"بس بھاگ دوڑ ہی ہو رہی ہے۔ کہیں ہاتھ پیر چلانے کا موقع ہی
ملا"...... تنویر نے جواب دیا۔
"بے فکر رہو۔ اب تمہیں کھل کر ہاتھ پیر چلانے کا موقع ملے
...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک
ے۔
"کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے"...... جولیا نے
نک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ میری چھٹی حس کا مسئلہ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو
بے اختیار مسکرا دیئے۔ طیارہ تقریباً ایک گھنٹے بعد کرانس کے
الاقوامی ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایئر
ٹ سے ہوٹل گرانڈ پہنچ گئے۔ وہاں انہیں آسانی سے کمرے مل
عمران نے کمرے میں پہنچ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس
نے شروع کر دیئے۔
"یس"...... دوسری طرف سے برائٹ لائٹ کے چیف لارڈ

پیٹرک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں کرانس کے دارالحکومت کے ہو
گرانڈ کے کمرہ نمبر اٹھائیس سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اتنی جلدی یہاں بھی پہنچ گئے۔ حیرت ہے"......
پیٹرک نے کہا۔

"سمتھ کو بہت جلدی تھی فلیمنگ کو بچانے کی اس لئے اس
فوری طور پر ہمیں ایئرپورٹ پہنچایا اور طیارہ بھی خود ہی چارٹر
دیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں نہیں معلوم۔ سمتھ اور فلیمنگ کے درم
راڈف کے سلسلے میں خصوصی معاہدہ طے ہونے والا ہے اور فلیم
راڈف کا کنٹرول سمتھ کو دے کر خود صرف منشیات کا دھندہ سن
لے گا اس لئے سمتھ نہیں چاہتا ہو گا کہ تم فلیمنگ کو ختم کر دو
اس طرح یہ معاہدہ ختم ہو جاتا"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"میں نے تو اسے کہا تھا کہ وہ مجھے پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک
دے تاکہ میں وہ چیک تمہیں دے کر تم سے فارمولا حاصل کر
لیکن اس نے انکار کر دیا ہے اور سمتھ نے فوراً بیچ بچاؤ کرانا شروع
دیا اس لئے اب تو تمہیں بہرحال یہ نقصان اٹھانا ہی پڑے
عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں عمران۔ میں یہ نقصان برداشت کر لوں گا
فارمولا لے جاؤ۔ میں باربرا کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ فارمولا

تمہارے پاس پہنچ جائے گی"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہاری چھٹی حس کچھ اور بتا رہی ہے لیکن
اب تو مسئلہ ہی ختم ہو گیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی فارمولا آ جائے پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تمہیں اب بھی شک ہے۔ کیا باربرا اپنے چیف کے
احکامات کے خلاف کام کرے گی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ باربرا کی یہ جرأت نہیں لیکن واقعی میری چھٹی حس
مسلسل الارم بجا رہی ہے کہ معاملات ابھی ختم نہیں ہونے
والے"...... عمران نے کہا۔

"اصل میں اس کیس میں ہمارے ساتھ ایسے واقعات پیش آئے
ہیں کہ اب ہمیں واقعی یقین نہیں آ رہا کہ فارمولا واقعی ہمیں مل
جائے گا"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باربرا کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس
ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر یکلخت گھوم گیا۔ وہ
ایک دوست سے ملنے ہوٹل رین بو گئی تھی۔ وہاں دونوں نے
کھانا کھایا۔ اس کا یہ دوست جس کا نام جیگر تھا گریٹ لینڈ میں
تھا اور باربرا جب وہاں مستقل رہتی تھی تو جیگر سے اس کی
گہری دوستی تھی۔ اب جیگر اپنے کسی کام سے کرانس آیا تھا
نے باربرا کو کال کیا۔ وہ ہوٹل رین بو میں رہ رہا تھا اس لئے
اس سے ملنے وہاں پہنچ گئی۔ کھانا ان دونوں نے ڈائننگ ہال
کھایا اور کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ پھر باربرا اس کے سا
کے کمرے میں پہنچ گئی لیکن وہ کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ
کوئی نامانوس سی بو اس کی ناک سے ٹکرائی اور اس کا ذہن
تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔

دیکھا کہ وہ اس ہوٹل کے کمرے کی بجائے کسی تہہ خانے نما کمرے
میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے جسم کو نائیلون کی رسی
کی مدد سے اس کرسی کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے"...... باربرا نے ہوش میں
آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے
کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک اس تہہ خانے نما کمرے کا دروازہ کھلا
اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا تو
باربرا اسے حیرت سے دیکھنے لگی کیونکہ وہ اسے پہچانتی نہ تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا باربرا"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا
اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور
کیوں"...... باربرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اتنے سارے سوالات کا اکٹھا جواب تو نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ
باری باری جواب دے سکتا ہوں۔ میرا نام گارسن ہے۔ دوسرے
سوال کا جواب یہ ہے کہ تم ایک غیر آباد زرعی فارم کے تہہ خانے
میں ہو۔ تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ کام میرے آدمیوں نے
کیا ہے اور چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ تم وہ فارمولا ہمارے
حوالے کر دو جو فلیمنگ نے تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز میں فروخت کیا
ہے اور تم نے اسے اپنے ذاتی لاکر میں رکھا ہوا ہے"۔ اس نوجوان
نے جواب دیتے ہوئے کہا تو باربرا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی

گئیں۔

"تمہیں اس فارمولے کے بارے میں کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے رین بو ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں خود ہی تو اس بارے میں ساری تفصیل بتائی تھی"...... گارسن نے کہا۔

"کیا جیگر تمہارا ساتھی ہے"...... باربرا نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ تو اپنے کمرے میں بے ہوش پڑا ہو گا۔ ہم اسے وہیں چھوڑ دیا تھا اور تمہیں وہاں سے نکال لائے تھے۔ وہ ہمارے لئے بے کار آدمی ہے"...... گارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ اب میری بات سنو۔ مجھے وہ فارمولا چاہئے۔ تم خود تجربہ کار ایجنٹ ہو اس لئے تمہیں معلوم ہو گا کہ اس چکر میں پھنسنے کے بعد انکار کی حماقت کرنا سراسر اپنا نقصان کرنا ہے۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے ہم تمہیں نقصان نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا ذاتی لاکر کارپوریشن میں ہے لیکن اس کا کوڈ نمبر اور اس کی مخصوص چابی تم نے مجھے دینی ہے"...... گارسن نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس فارمولے کے پیچھے کون لوگ لگے رہے ہیں"...... باربرا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے پیچھے ہیں۔ ہم ان سے خود ہی نمٹ لیں گے۔ تم اپنی بات کرو"...... گارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم خود اس چکر میں پھنسنا چاہتے ہو تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ میں تمہیں فارمولا دے دیتی ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی سمجھ دار ہو"...... گارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوڈ نمبر میں بتا دیتی ہوں لیکن چابی تو مجھے اپنی رہائش گاہ سے منگوانا پڑے گی"...... باربرا نے کہا۔

"تم کوڈ نمبر بتا دو۔ چابی کی فکر مت کرو۔ وہ کام ہم خود کر لیں گے"...... گارسن نے کہا تو باربرا نے کوڈ نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ جب فارمولا ہمیں مل جائے گا تو میرا آدمی یہاں پہنچ کر تمہیں رہا کر دے گا"...... گارسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو باربرا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے اپنے آپ کو کھولنے کے لئے رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن باوجود بے پناہ کوشش کے وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکی تھی۔ اسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے باندھنے والے انتہائی تجربہ کار لوگ ہیں لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ فارمولا ملنے کے بعد ان میں سے کسی نے واپس نہیں آنا اس لئے

جو کچھ کرنا ہے اسے خود ہی کرنا ہو گا۔ چنانچہ اس نے اپنی کوشش جاری رکھی اور پھر کافی دیر بعد وہ اپنا ایک بازو رسیوں سے آزاد کرانے میں کام کامیاب ہو گئی۔ اس کے بعد رسیوں سے آزادی حاصل کرنا اس کے لئے مشکل نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسیوں سے آزاد ہو کر تیزی سے اس تہہ خانے سے باہر آئی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کہ وہ واقعی ایک پرانے سے زرعی فارم میں موجود تھی۔ زرعی فارم کوئین لینڈ کے علاقے میں تھا۔ باربرا کو سڑک پر پہنچنے کے لئے کافی دور تک پیدل چلنا پڑا۔ پھر سڑک پر پہنچ کر اس نے ایک کار میں لفٹ لی اور اس طرح وہ دارالحکومت پہنچ گئی۔ ہوٹل رین بو کی پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔ چنانچہ ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ پہلے ہوٹل رین بو پہنچی اور اس نے وہاں پہنچ کر اپنے دوست کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ ایک گھنٹہ پہلے اس کا دوست کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ چنانچہ وہ کار لے کر سیدھی لاکرز کارپوریشن پہنچی لیکن وہاں جا کر اسے مایوسی ہی ہوئی کیونکہ لاکر سے فارمولا واقعی نکالا جا چکا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچی اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے چیف لارڈ پیٹرک کی آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں باس"...... باربرا نے کہا۔

"اوہ۔ تم کہاں غائب تھی۔ تمہاری کار تو ہوٹل رین بو کی پارکنگ میں موجود تھی لیکن تم وہاں موجود نہیں تھی"...... چیف نے کہا تو باربرا نے اسے شروع سے لے کر اب تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اب عمران یہی سمجھے گا کہ ہماری نیت خراب ہے۔ تمہیں اپنے دوست سے اس بارے میں بات کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات موجود نہیں تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... باربرا نے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر اٹھائیس میں عمران موجود ہے۔ اب جا کر اسے یقین دلاؤ کہ تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے"...... چیف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باربرا نے رسیور رکھا اور کچھ دیر خاموش بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل گرانڈ کا نمبر دیں"...... باربرا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو باربرا نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل گرانڈ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"ہوٹل ایکس چینج سے رابطہ کراؤ"..... باربرا نے کہا۔

"یس ہوٹل ایکس چینج"..... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آو
سنائی دی۔

"کمرہ نمبر اٹھائیس میں رابطہ کرائیں"..... باربرا نے کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد عمران کی
آواز سنائی دی۔

"باربرا بول رہی ہوں عمران صاحب"..... باربرا نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا عالم بالا میں بھی فون لائن پہنچ گئی ہے"۔ دوسر
طرف سے عمران نے کہا۔

"عالم بالا۔ کیا مطلب"..... باربرا نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے چیف نے بتایا تھا کہ تمہاری کار ہوٹل رین بو
پارکنگ میں موجود ہے اور تم غائب ہو اور باوجود کوشش
تمہارا پتہ نہیں چل رہا اور چونکہ تم بہرحال ایک سرکاری ایجنٹ
اور جب سرکاری ایجنٹ اس انداز میں غائب ہو جائیں تو ان
تلاش عالم بالا میں ہی کرنی پڑتی ہے"..... عمران کی زبان رواں
گئی۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں عالم بالا پہنچتے پہنچتے بچ گئی ہو
بہرحال میں آپ کے پاس آ رہی ہوں۔ پھر تفصیل سے بات ہو
باربرا نے کہا۔

"وہ فارمولا بھی ساتھ لیتی آنا۔ اب اس نایاب فارمولے کی
یارت کو بہت دل چاہ رہا ہے"..... عمران نے کہا۔

"وہ فارمولا تو پھر غائب ہو گیا ہے۔ اسی سلسلے میں تو میں عالم
بالا میں پہنچتے پہنچتے بچ گئی ہوں۔ میں آ رہی ہوں پھر تفصیل سے بات
ہو گی"..... باربرا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ فارمولا واقعی عذاب بن گیا ہے۔ نجانے کس برے وقت میں
اس میں ملوث ہوئی تھی"..... باربرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ
کر کھڑی ہو گئی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کمرے میں موجود ادھیڑ عمر آدمی یکلخت چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے سے ایک نوجوان بڑی تیزی سے اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا طریقہ ہے فشر۔ کیا اب تمہیں پروٹوکول بھی سکھانا پڑے گا"..... ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوری باس۔ دراصل میں ایک ایسا کارنامہ سرانجام دے کر آ رہا ہوں کہ مسرت کی شدت سے مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا۔ آئی ایم سوری باس"..... نوجوان نے میز کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے کہا۔

"کیسا کارنامہ"..... ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

تو نوجوان نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پیکٹ نکال کر ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ ہے باس وہ کارنامہ"..... نوجوان نے اسی طرح انتہائی جوشیلے انداز میں کہا۔

"آخر تم اس قدر متوحش کیوں ہو رہے ہو۔ بیٹھو اور اطمینان سے بتاؤ کہ کیا ہے یہ"..... ادھیڑ عمر آدمی نے پیکٹ اٹھا کر اسے ہاتھ میں گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ ایک سائنسی فارمولا ہے جسے گریٹ لینڈ کے کسی ایجنٹ نے پاکیشیا سے اڑایا۔ پھر کرانس کی برائٹ لائٹ کی ایجنٹ باربرا جو گریٹ لینڈ میں کام کرتی تھی کو اس فارمولے کا علم ہو گیا۔ چنانچہ وہ اسے لے اڑی اور برائٹ لائٹ کے چیف نے اس فارمولے کے حصول کی بنیاد پر باربرا کو ترقی دے کر باقاعدہ یہاں کرانس میں سیکشن انچارج بنا دیا۔ اس دوران یہ فارمولا کارسیکا کے راڈف سینڈیکیٹ کے چیف فلیمنگ کے ہاتھ لگ گیا۔ پھر باربرا نے فلیمنگ سے اسے باقاعدہ پچاس لاکھ ڈالرز میں خریدا اور اسے اپنے ذاتی لاکر میں رکھ دیا اور اب یہ فارمولا ہمارے پاس ہے اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ یہ فارمولا کہاں گیا"..... نوجوان نے جس کا نام فشر تھا تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"تمہیں کیسے اس کے بارے میں معلوم ہوا اور تم نے کیسے اسے حاصل کر لیا"..... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ باربرا اپنے ایک دوست کے ساتھ رین بو ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں موجود تھی اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ وہ دونوں کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ اس فارمولے کے بارے میں بھی باتیں کر رہے تھے۔ میں ساتھ والی میز پر اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ہم بس ویسے ہی وہاں کھانا کھانے چلے گئے تھے۔ جب سائنسی فارمولے کے بارے میں تفصیلات میرے کانوں میں پڑیں تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے یہ فارمولا حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں کو باربرا کے دوست کے کمرے میں بھجوا دیا۔ باربرا اور اس کا دوست کھانا کھا کر اور شراب پینے کے بعد جیسے ہی کمرے میں پہنچے وہاں پہلے سے موجود میرے ساتھیوں نے ان دونوں کو گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد باربرا کو وہاں سے نکال کر فائر ڈور کے ذریعے ہوٹل سے باہر لے آئے اور میں اسے کوئین لینڈ کے زرعی فارم پر لے گیا۔ وہاں میں نے ماسک میک اپ کر لیا۔ باربرا کو وہاں باندھ کر ہوش میں لایا گیا تو باربرا نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ذاتی لاکر کا کوڈ بتا دیا۔ اس نے اپنے دوست کو لاکرز کارپوریشن کے بارے میں بتایا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمی پہلے ہی وہاں بھجوا دیئے تھے۔ ان میں فلیچر بھی تھا جس کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر اسے کوڈ معلوم ہو جائے تو وہ بغیر چابی کے بھی لاک کھول لیتا ہے۔ چنانچہ باربرا سے کوڈ معلوم ہونے پر میں نے ٹرانسمیٹر پر فلیچر کو کوڈ بتا دیا اور اس نے لاکر کھول لیا اور فارمولا مجھ

پہنچ گیا اور میں اسے لے کر سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں"۔ فشر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس تو نہیں ہے"۔ [illegible] نے کہا۔

"اوہ ہاں باس۔ باربرا نے اپنے دوست کو بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے لیڈر عمران سمیت اس فارمولے کے حصول کے کام کر رہی ہے اور وہ کارسیکا میں ہے جبکہ فارمولا اس کے پاس پہنچ چکا ہے"...... فشر نے جواب دیا۔

"تم نے باربرا کا کیا کیا"...... باس نے پوچھا۔

"میں اسے بندھی ہوئی حالت میں وہیں چھوڑ آیا ہوں۔ بہرحال وہ [illegible]ری ایجنٹ ہے"...... فشر نے جواب دیا۔

"اس نے تمہیں پہچانا تو نہیں"...... باس نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ ویسے بھی وہ مجھے نہیں پہچانتی اور پھر جب میں فارم میں اس کے سامنے آیا تو میں نے ماسک میک اپ کیا ہوا وہاں میں نے اپنا نام گارسن بتایا اور میں نے آواز اور لہجہ بھی [illegible] لیا تھا"...... فشر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری [illegible] لیکن اب اس فارمولے کو ہمیں اپنے پاس چھپانا پڑے گا"۔ [illegible] نے کہا۔

"وہ کیوں باس۔ اسے آپ فوراً کارمن بھجوا دیں"...... فشر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تک اس کی اطلاع برائٹ لائٹ کے چیف کو مل چکی
اور اس نے لازماً پورے کرانس میں اس فارمولے کو ٹریس ک
اور باہر جانے سے روکنے کے لئے ریڈ الرٹ کر دیا ہو گا۔ اب
فارمولا فوری طور پر کسی طرح بھی ملک سے باہر نہیں جا سک
البتہ چند روز تک یہ ہمارے پاس محفوظ رہے گا۔ پھر جب
سرگرمیاں ختم ہو جائیں گی تو ہم خاموشی سے فارمولا کارمن پہنچا
دیں گے اور کسی کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا"۔
نے کہا۔

"یس باس"...... فشر نے کہا۔

"تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سر
اس فارمولے کے پیچھے آئی ہے تو لازماً اس فارمولے کی بے
اہمیت ہو گی اور کارمن حکام ضرور اس کی قدر کریں گے اور ا
طرف سے تمہیں انعام ملے گا اور میری طرف سے تمہیں اس کار
پر ابھی انعام دیا جا رہا ہے کہ آج سے تم بی گریڈ کی بجائے اے
ایجنٹ ہو۔ اب تم اپنا علیحدہ سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی قائم کر
ہو"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا تو فشر بے اختیار اٹھ
کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھ
تھے۔

"شش۔ شش۔ شکریہ باس۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں"

انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے کارمن کے لئے کارنامہ سرانجام دیا ہے اور سنو۔ اب
فارمولے کو بھول جاؤ۔ کسی بھی جگہ اس کا ذکر مت کرنا کیونکہ
پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں۔ اگر وہ تمہاری راہ پر چل
تو پوری تنظیم کا خاتمہ ہو سکتا ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اس بار برا کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ
مولا کون لے گیا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو دور کی بات ہے"۔ فشر
جواب دیا اور پھر باس کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم
تا کرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی باس نے فون
کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی کاک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز
دی۔ آواز مردانہ تھی اور بولنے والے کا انداز ایسے تھا جیسے اس
انتہائی گھٹیا طبقے سے ہو۔

"جان ڈیوک بول رہا ہوں۔ مالکم سے بات کراؤ"...... باس نے
میں کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں
یا۔

"ہیلو۔ مالکم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ
سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ ٹھہرا ہوا تھا۔

"جان ڈیوک بول رہا ہوں مالکم۔ آفس آؤ۔ ابھی اور اسی وقت
باس نے کہا۔

"اوہ نہیں جان ڈیوک۔ اس وقت میں کسی صورت
سکتا۔ ایک لمبی ڈیل ہونے والی ہے اور میں اس میں مصروف
اگر کوئی ضروری کام ہو تو تم خود آجاؤ"...... مالکم نے جواب
ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہارے اس آفس کلب میں نہیں آسکتا۔ وہاں
میرے اعصاب برداشت ہی نہیں کر سکتے"...... جان ڈیوک
کہا۔

"چلو تم زیرو ون پر آجاؤ۔ وہاں سے مجھے کال کر لینا۔ میں
منٹ نکال کر تم سے مل لوں گا"...... مالکم نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... جان ڈیوک نے کہا اور رسیور
وہ اٹھا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے پیکٹ کو اٹھا کر کوٹ کی
جیب میں رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف
گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دارالحکومت کی سڑ
دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً نصف گھنٹے کی
ڈرائیونگ کے بعد اس نے کار ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی
کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے لے جا کر عمارت کے مین گیٹ
سامنے روک دیا۔ وہاں دو مسلح آدمی موجود تھے لیکن ان کے
سے ہی عیاں تھا کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔

"رابرٹو کہاں ہے"...... جان ڈیوک نے کار سے نیچے اترتے
نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اندر اپنے آفس میں ہے"...... ایک دربان نے کہا تو جان
ڈیوک سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ یہ بھی ایک کلب
تھا جس کے ہال میں لوگ موجود تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے
ساتھ ہی ایک راہداری تھی۔ جان ڈیوک اس راہداری کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں دو مسلح دربان موجود تھے۔ انہوں
نے جان ڈیوک کو دیکھ کر سلام کیا اور پھر ایک آدمی نے دروازے کو
دھکیل کر کھول دیا۔ جان ڈیوک قدم بڑھاتا ہوا دروازے کو کراس
کر کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز
میں سجایا گیا تھا۔ ایک میز کے پیچھے ایک بھاری چہرے کا مالک
لمبا ہیکل آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی جان ڈیوک اندر داخل ہوا وہ
بھی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"جان ڈیوک آپ اور یہاں"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے مالکم نے یہاں ملاقات کے لئے کہا ہے اس لئے یہاں آیا
ہوں۔ چلو اسی بہانے تم سے بھی ملاقات ہو گئی"...... جان ڈیوک
نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ۔ یہ تو میرے لئے اعزاز ہے"...... رابرٹو نے
بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو جان ڈیوک

مسکراتا ہوا سائیڈ صوفے پر بیٹھ گیا۔
" مالکم کو فون کر کے کہہ دو کہ میں یہاں تمہارے آفس موجود ہوں"...... جان ڈیوک نے کہا تو رابرٹو نے جو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" چیف۔ جناب جان ڈیوک یہاں میرے آفس میں م ہیں"...... مالکم سے رابطہ قائم ہوتے ہی رابرٹو نے انتہائی مؤ لہجے میں کہا۔
" اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ر نے رسیور رکھ دیا۔
" باس آ رہے ہیں"...... رابرٹو نے کہا تو جان ڈیوک نے اثبا میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ا خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا جس کے جسم پر لائٹ برا سوٹ تھا اور وہ اپنے چہرے مہرے سے فلمی ہیرو لگتا تھا۔ اس کے ا داخل ہوتے ہی رابرٹو اور جان ڈیوک دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔
" بیٹھو"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور جان ڈیو اور رابرٹو سے مصافحہ کر کے ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔
" ڈیوک مجھے جلدی ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا۔ صرف تمہا وجہ سے میں نے چند منٹ نکالے ہیں"...... مالکم نے کہا۔
" رابرٹو تم ہم دونوں کو اکیلا چھوڑ دو"...... جان ڈیوک نو سے کہا تو رابرٹو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے چلا گیا۔
" مالکم۔ میں تمہارے پاس ایک دو ہفتوں کے لئے ایک امانت رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ کرانس میں سب سے محفوظ جگہ تمہارے آفس کا سیف ہے"...... جان ڈیوک نے کہا تو مالکم بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" کیا رکھوانا چاہتے ہو میرے پاس اور کیوں"...... مالکم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ایک سائنسی فارمولا ہے اور یہ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت ہے جو گریٹ لینڈ نے اڑایا۔ گریٹ لینڈ سے یہ کرانس کی برائٹ لٹ کی ایجنٹ باربرا کے ہاتھ لگا۔ باربرا سے کارسیکا کا فلیمنگ لے اور پھر باربرا نے پچاس لاکھ ڈالرز میں اسے فلیمنگ سے خریدا اور یہ فارمولا میرے ایک آدمی نے اڑا لیا ہے۔ اس انداز میں کہ ی کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولا ہمارے پاس ہے لیکن ہے باربرا کو اس کا علم ہو جائے گا اور اس طرح برائٹ لائٹ گت میں آ جائے گی اور اس فارمولے کو باہر نکالنا ابھی مشکل ہے دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس فارمولے کے ہے اور تم بھی ایجنسیوں میں رہے ہو اور میں بھی اس لئے تمہیں علوم ہو گا کہ یہ لوگ کس قدر تیزی سے کام کرتے ہیں۔ میں چاہتا اں کہ فارمولا دو ہفتوں تک تمہارے سیف میں محفوظ رہے اور

جب تمام سرگرمیاں ختم ہو جائیں گی تو میں اسے خاموشی سے
بھجوا دوں گا"...... جان ڈیوک نے تفصیل سے بات کرتے
کہا۔

"لیکن تم اسے کسی لاکر میں بھی رکھ سکتے ہو"...... مالکم نے

"برائٹ لائٹ سرکاری ادارہ ہے اس لئے اگر اس کے چیف
خیال آگیا تو پورے کرانس کے لاکرز بھی چیک ہو سکتے ہیں۔ د
بات یہ کہ تمہارا کلب اس قدر گھٹیا لوگوں کا ہے کہ کسی کو یہ
بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ فارمولا اس کلب میں بھی ہو سکتا ہے اور
بات یہ کہ اگر کوئی ایجنٹ تم تک زندہ پہنچ بھی جائے تو نہ صرف
اس کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہو بلکہ اس کا خاتمہ بھی کر سکتے
جان ڈیوک نے کہا تو مالکم بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کلب والی بات تم نے درست کی ہے۔ میرے کلب میں
والا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ نیچے تہہ خانوں میں ہم لوگ
موجود ہو سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ دو فارمولا"...... مالکم نے مسکرا
ہوئے کہا تو جان ڈیوک نے کوٹ کی اندرونی جیب سے پیکٹ
اور مالکم کی طرف بڑھا دیا۔

"تم اسے کب واپس لو گے"...... مالکم نے پوچھا۔

"کم از کم دو ہفتوں بعد کیونکہ میں ان دو ہفتوں کے لئے کر
سے باہر جا رہا ہوں"...... جان ڈیوک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بے فکر رہو۔ تمہارا یہ فارمولا ہر لحاظ سے

ادے گا۔ اب مجھے اجازت دو"...... مالکم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور
پھر ان دونوں نے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد مالکم تو اندرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا جبکہ جان ڈیوک مطمئن انداز میں چلتا ہوا آفس کے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کی نیت پھر خراب ہو گئی ہے۔ یہ طے سمجھو اور اب و
کہ میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں"...... جولیا نے انتہائی غصیلے
میں کہا۔ وہ سب عمران کے کمرے میں موجود تھے اور زیر بحث با
کی گمشدگی تھی کیونکہ عمران نے برائٹ لائٹ کے چیف لارڈ پیٹر
سے کہا تھا کہ وہ جلد از جلد فارمولا لے کر واپس جانا چاہتا ہے
لارڈ پیٹرک نے بتایا کہ باربرا کا کہیں پتا نہیں چل رہا۔ البتہ اس
کار ہوٹل رین بو کی پارکنگ میں موجود ہے۔ اس کے آدمی ا
تلاش کر رہے ہیں اور اس بات پر جولیا نے فیصلہ دیا تھا کہ باربر
نیت فارمولے پر پھر خراب ہو گئی ہے اور وہ جان بوجھ کر غائب
گئی ہے۔

"عمران صاحب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ باربرا اپنے طور پر
فارمولے سے کوئی فائدہ اٹھا سکے"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں اٹھا سکتی۔ وہ خفیہ طور پر کسی اور ملک کو فارمولا
فروخت کر کے رقم کما سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ہاں اگر لارڈ پیٹرک کی
سازش ساتھ ہو تو پھر دوسری بات ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر
باری باری سب نے اس کی تائید کر دی تو جولیا بے اختیار ہونٹ
بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر ہمیں اس فارمولے کے پیچھے
خوار ہونا پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"باربرا کے غائب ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فارمولا بھی
ساتھ ہی غائب ہو گیا ہو۔ وہ سرکاری ایجنٹ ہے کسی چکر میں پھنس
گئی ہو گی۔ اسے اور بھی تو سینکڑوں کام ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے
کہا۔

"تم۔ تم اس کی حمایت کیوں کر رہے ہو۔ بولو۔ کیوں کر رہے
ہو۔ پہلے بھی تمہاری ڈھیل کی وجہ سے یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ
ہم فارمولے کے حصول کے لئے دھکے کھاتے پھر رہے ہیں اور اب پھر
تم نے اس کی حمایت کرنا شروع کر دی ہے"...... جولیا نے پھاڑ
کھانے والے لہجے میں کہا۔

"عقل مند کہتے ہیں کہ متبادل سکوپ بہرحال رکھنا چاہئے"۔
عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ متبادل پر ہی اب تمہیں گزارہ کرنا ہو گا"...... اچانک

تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور تنویر کی بات پر جولیا بھی ہنس پڑی تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ہیلو ۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ چونکہ چھپنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی اس لئے عمران اور اس ساتھیوں نے میک اپ بھی ختم کر دیئے تھے اور فرضی نام بھی۔

"بات کیجئے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی

"باربرا بول رہی ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف باربرا کی آواز سنائی دی تو نہ صرف عمران بلکہ سب ساتھی باربرا آواز سن کر بے اختیار چونک پڑے ۔ ان سب کے چہروں پر اچھ اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ باربرا کے واپس آجانے مطلب تھا کہ اب فارمولا انہیں مل جائے گا لیکن جب تھوڑی سی گف شپ کے بعد باربرا نے بتایا کہ فارمولا پھر غائب ہو گیا ہے تو ایک بار پھر سب کے چہرے بگڑ سے گئے اور پھر عمران نے رسیور رکھ ایک طویل سانس لیا۔

"میں نے کہا ہے تمہیں۔ یہ خود بے ایمان ہو گئی ہے"...... جو نے کہا۔

"اسے آنے تو دو۔ پھر معلوم ہو گا کہ اب اس فارمولے کے سا کیا ہوا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تھوڑی بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروا

ل دیا۔ دوسرے لمحے باربرا اندر داخل ہوئی۔

"آپ لوگ لازماً مجھ سے سخت ناراض ہو رہے ہوں گے لیکن ین کرو اس میں میری کوئی بدنیتی شامل نہیں ہے۔ میں کم از کم س کی ہدایات کی خلاف ورزی کا سوچ بھی نہیں سکتی"...... باربرا نے اندر داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر موجود ثرات دیکھ کر خود ہی کہنا شروع کر دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم لارڈ پیٹرک کی ہدایت کی پابند ہو۔ بہرحال تفصیل سے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو باربرا نے رین بو ہوٹل میں گریٹ لینڈ کے دوست سے ملنے سے لے کر ائین لینڈ سے واپس آنے اور پھر لاکر چیک کر کے چیف لارڈ پیٹرک فون کرنے اور پھر یہاں آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"وہ نوجوان جس نے تمہیں زرعی فارم میں ہوش دلایا تھا کیا تم سے پہچانتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ویسے وہ خاصا پھرتیلا اور تیز آدمی تھا۔ اس کا انداز بالکل بیت یافتہ افراد کی طرح تھا"...... باربرا نے جواب دیا۔

"کوئی ایسی بات جس سے کوئی کلیو مل سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی تو کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ۔ ارے ہاں ۔ ایک ٹ۔ اب مجھے خیال آیا کہ اس نوجوان کا لہجہ کارمن نژاد تھا۔ یوں سوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کارمن کا رہنے والا ہو اور کرانس کی زبان

اور لہجے کو مصنوعی انداز میں اختیار کر رہا ہو"...... باربرا نے کہا۔
"یہاں کارمن کے ایجنٹ تو لازماً موجود ہوں گے۔ کیا تمہیں
کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ میں تو گریٹ لینڈ میں کام کرتی تھی۔ اب یہاں
ہوں"...... باربرا نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ر
اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔ فون کو وہ پہلے
ڈائریکٹ کر چکا تھا۔
"یس"...... دوسری طرف سے برائٹ لائٹ کے چیف کی آ
سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں لارڈ پیٹرک"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ باربرا تم تک پہنچی ہے یا نہیں"...... دوسری طرف
لارڈ پیٹرک نے چونک کر پوچھا۔
"پہنچ گئی ہے اور اس نے جو تفصیل بتائی ہے اس میں صر
ایک پوائنٹ سامنے آیا ہے کہ جس نوجوان نے اس سے لاکر کا
معلوم کیا تھا اس کا لہجہ کارمن نژاد تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ
کارمن کا رہنے والا تھا اور بقول باربرا وہ بے حد پھرتیلا اور تیز تھا۔ ا
کا مطلب ہے کہ فارمولا کارمن ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اب
تم ہی بتا سکتے ہو کہ یہاں دارالحکومت میں کارمن ایجنٹ کون ہ
اور کہاں ان کا اڈا ہے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ یہاں کارمن ایجنٹوں کا سربراہ جان ڈیوک ہے۔ ویسے ا

نے بظاہر ایک تنظیم بنائی ہوئی ہے جس کا نام فارتائی ہے۔ میرے
پاس اس تنظیم کے تمام مین ایجنٹوں کی تصویریں موجود ہیں۔ اگر
باربرا یہ بات مجھے بتا دیتی تو میں اسے یہ تصویریں دکھا دیتا"۔ دوسری
طرف سے برائٹ لائٹ کے چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے اس فارمولے کو کرانس سے باہر نکلنے سے روکنے کے
لئے کچھ کیا بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے اچانک چونک کر کہا۔
"بالکل۔ میں نے فوری طور پر مکمل انتظامات کر دیئے ہیں۔ یہ
فارمولا کسی بھی صورت دارالحکومت سے باہر نہیں جا سکتا"۔ دوسری
طرف سے لارڈ پیٹرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس جان ڈیوک یا فارتائی کا ہیڈ کوارٹر یا اڈا کہاں ہے"۔ عمران
نے پوچھا۔
"فارتائی کا اڈا فری مین کلب میں ہے اور جان ڈیوک فری مین
کلب کا مینجر اور مالک بھی ہے"...... لارڈ پیٹرک نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر معلوم ہے تو بتا دو ورنہ میں
انکوائری سے معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔
"وہاں میرے آدمی موجود ہیں۔ میں ان سے بات کر کے تمہیں
فون کرتا ہوں۔ تم ہوٹل میں ہی ہو ناں"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔
"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں فون کروں گا"...... پیٹرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" تم کیا پینا پسند کرو گی باربرا"...... عمران نے رسیور رکھ کر باربرا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آئی ایم رئیلی سوری عمران۔ یقین کرو میری اس میں قطعاً کو بدنیتی شامل نہیں تھی"...... باربرا نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ میں ویسے بھی خواتین کو بدنیت نہیں سمجھتا کیونکہ خواتین کی نیت لمحہ بہ لمحہ بدلتی رہتی ہے اس لئے بد ہونے تک نوبت ہی نہیں پہنچتی لیکن اصل بات یہ ہے کہ کیا ان لوگوں کو اطلاع فلیمنگ نے دی ہو گی یا تمہارے منہ سے اس بارے میں کوئی بات نکلی ہے ورنہ کسی کو اس بارے میں الہام تو نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آئی ایم سوری ۔ اوہ ۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ میرا دوست جیگر گریٹ لینڈ سے آیا ہوا تھا۔ میں اس کے ساتھ ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے گئی اور وہاں اس بات کا ذکر اس نے کیا کہ میں کرانس میں کیوں سیٹ ہو گئی ہوں جبکہ پہلے میں گریٹ لینڈ میں تھی۔ اس پر میں نے جیگر کو اس فارمولے کے بارے میں تفصیل بتائی اور اسے بتایا کہ اینڈریو نے فارمولا فلیمنگ کے پاس امانت

رکھوایا تھا لیکن فلیمنگ نے باقاعدہ ہم سے اس کی پچاس لاکھ ڈالرز قیمت وصول کی اور فارمولا اب میرے ذاتی لاکر میں موجود ہے۔ لازماً یہ سب ہی کوئی نہ کوئی سن رہا تھا۔ اس کے بعد ہم دونوں اٹھ کر جیسے ہی جیگر کے کمرے میں گئے میری ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں کوئین لینڈ کے ایک پرانے زرعی فارم کے نیچے تہہ خانے میں بندھی ہوئی موجود تھی اور وہیں اس نوجوان نے آکر مجھ سے لاکر کا کوڈ پوچھا اور پھر وہ چلا گیا"...... باربرا نے تیز تیز لہجے میں پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔

" بے فکر رہو۔ فارمولا جہاں بھی ہو ہم بہرحال اسے برآمد کر لیں گے لیکن اب شاید اس کی برآمدگی میں خون کی آمیزش شامل ہو جائے"۔ عمران نے کہا تو باربرا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" خون کی آمیزش ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھی نہیں"...... باربرا نے چونک کر پوچھا۔

" تمہارے باس لارڈ پیٹرک کی وجہ سے معاملات سنبھل گئے اور فلیمنگ کو میں نے سمتھ کی وجہ سے چھوڑ دیا اور دوسری بات یہ کہ وہ بہرحال معذور تھا لیکن اب جس انداز میں فارمولے کی ڈکیتی کی گئی ہے اب معاملات آسانی سے نہیں سنبھلیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ پیٹرک بول رہا ہوں عمران۔ جان ڈیوک دو ہفتے کے لئے ملک سے باہر چلا گیا ہے اور فارنائی تنظیم کو کلوز کر دیا گیا ہے"۔۔ لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"کلوز کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ یہاں سے تو ایکریمیا گیا ہے ویسے جو بات تمہارے ذہن میں آئی ہے وہ میرے بھی ذہن میں آئی تھی کہ کہیں جان ڈیوک فارمولا لے کر تو نہیں نکل گیا۔ لیکن میں نے ایئر پورٹ پر اپنے دو آدمیوں سے تصدیق کی ہے۔ جان ڈیوک کے سامان کی نہ صرف چیکنگ کی گئی ہے بلکہ اس کی جسمانی تلاشی اور چیکنگ بھی کی گئی ہے"۔۔ لارڈ پیٹرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ جان بوجھ کر دو ہفتوں کے لئے غائب ہو گیا ہے تاکہ ہم سب تھک ہار کر واپس چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ابھی تو صرف اندازہ ہی ہے ناں۔ کنفرم تو نہیں ہے کہ واردات کار سن خراد ایجنٹوں کی ہی ہے"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"چلو تمہارے آدمیوں کو فارنائی تنظیم یا جان ڈیوک کے آدمیوں کے بارے میں تو معلوم ہو گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں اور کیا

اتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ وہ سارے کام فون اور ٹرانسمیٹر پر کرتا تھا ور اگر وہ ان لوگوں سے ملتا بھی ہو گا تو وہ کبھی کلب میں نہیں آ"...... لارڈ پیٹرک نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ ۔ اب میں خود ہی انہیں تلاش کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تم مجھے کوئین لینڈ کے علاقے میں اس زرعی فارم کی لانڈ ہی نقشے پر کرا سکتی ہو"...... عمران نے باربرا سے مخاطب ہو کر ہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں"...... باربرا نے کہا تو عمران نے صفدر کو لارہ کیا تو صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ لا اور اسے کھول کر اس نے درمیانی میز پر رکھ دیا۔ باربرا نے اپنی رسی میز کے قریب کی اور پھر وہ اس نقشے پر جھک گئی۔

"یہ ہے کوئین لینڈ کا علاقہ"...... باربرا نے نقشے پر ایک جگہ انگلی کھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سڑک ہے جو دارالحکومت سے کوئین لینڈ کے شہر روفا تک جاتی ہے۔ اس سڑک کے بارہویں سنگ میل کے قریب سے دائیں ہاتھ پر سڑک نکلتی ہے جو سیدھی اس زرعی فارم پر جا کر ختم ہو جاتی ہے"...... باربرا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ساتھ وہ

نشاندہی بھی کرتی جارہی تھی۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ ۔ اب ہم خود ہی فارم
ٹریس کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو باربرا اٹھی۔ اس نے ایک
بار پھر معذرت کی اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر چلی گئی۔ اس کے
باہر جاتے ہی عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا
شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے لارڈ پیٹرک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... لارڈ پیٹرک نے
چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ فی الحال تو کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ البتہ مجھے ایک
رہائش گاہ چاہئے جس میں کاریں بھی ہوں اور اسلحہ بھی۔ لیکن اس کا
علم تمہارے کسی لیفٹنٹ کو نہیں ہونا چاہئے ۔ میں اس کا باقاعدہ
معاوضہ ادا کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں شرمندہ کر رہے ہو عمران۔ پہلے ہی میں باربرا کی حماقت
کی وجہ سے تم سے بے حد شرمندہ ہوں"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ شرمندگی کی اس میں کون سی بات ہے۔ مجھے
تمہارے خلوص کی بے حد قدر ہے۔ تم نے پچاس لاکھ ڈالرز جیسی
خطیر رقم خرچ کر کے میرے لئے فارمولا فلیمنگ سے خریدا تھا"
عمران نے کہا۔

"رقم کی میری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے عمران۔ اصل
اہمیت انسانوں کی ہوتی ہے۔ بہرحال ایڈریس نوٹ کر لو۔ روٹ
ڈ کالونی کوٹھی نمبر چھ تمہارے لئے مناسب رہے گی۔ یہ میرا خاص
ا ہے اور اس بارے میں میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے۔
اں میرا خاص آدمی پارکر موجود ہو گا۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا
اں۔ تم اپنا نام بتا دینا۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو اسے رکھ لینا
پس بھیج دینا۔ ویسے وہ حد درجہ بااعتماد آدمی ہے۔ اس کوٹھی میں دو
یں بھی موجود ہیں اور اسلحہ بھی۔ میک اپ کا سامان اور مردانہ
اس بھی وہاں موجود ہیں"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"اوکے ۔ پارکر کو فون کر دو۔ ہم اب ہوٹل چھوڑ کر وہیں جا رہے
ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کو شاید شک تھا کہ باربرا سے یہ بات لیک آؤٹ ہو سکتی
ہے"...... صفدر نے کہا۔

"باربرا کی یقیناً نگرانی ہو رہی ہو گی اس لئے میں نے حفظ ماتقدم
طور پر ایسا کیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر
یئے۔

فشر نے کار ہوٹل فن لینڈ کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر
تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مین گیٹ پر م
دربان نے اسے جھک کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور سا
ہی دروازہ کھول دیا۔ فشر سرہلاتا ہوا اندر داخل ہوا اور رک کر
ادھر دیکھنے لگا تو ہال کے ایک کونے میں میز پر اکیلی بیٹھی ہوئی
خوبصورت اور نوجوان لڑکی نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارہ کیا
مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ میز کے قریب پ
لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ہیلو سیلی"...... فشر نے کہا۔

"ہیلو فشر"...... اس لڑکی سیلی نے جواب دیا اور پھر ان ا
نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ دونوں کرس
بیٹھ گئے۔

"بڑے طویل عرصے کے بعد آئی ہو سیلی"...... فشر نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب مستقل طور پر آ گئی ہو"...... سیلی نے جواب دیا تو فشر چونک پڑا۔

"مستقل۔ کیا مطلب"...... فشر نے کہا۔

"مجھے فارنائی میں شفٹ کر دیا گیا ہے"...... سیلی نے کہا تو فشر کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ سیلی۔ اب لطف آئے گا۔ ویری گڈ"۔ فشر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اس لئے یہاں ٹرانسفر ہونے پر خوشی ہوئی ہے کہ تمہاری کمپنی مجھے بے حد پسند ہے لیکن سنا ہے کہ چیف دو ہفتوں کے لئے ملک سے باہر گیا ہے"...... سیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"ہاں۔ وہ واقعی دو ہفتوں کے لئے باہر چلا گیا ہے"...... فشر نے کہا۔

"تو میں دو ہفتوں تک بے کار رہوں گی"...... سیلی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بے کار کیوں۔ میرے ساتھ رہو کرانس کی سیر کرنا۔ گھومیں گے۔ پھریں گے۔ دو ہفتے تک بھرپور تفریح کریں گے"...... فشر نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے دو جام لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے اور پھر

واپس چلا گیا اور ان دونوں نے جام اٹھا کر شراب کے گھونٹ لئے
"وہ تو ہوتی رہے گی لیکن باس آخر دو ہفتے باہر کیا کریں گے
ایسا کیا کام ہو سکتا ہے۔ اگر اس دوران یہاں کوئی مسئلہ سامنے
تو پھر کیا ہو گا"...... سیلی نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔
"یہاں فشر جو موجود ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کیا مسئلہ سا
سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ باس جان بوجھ کر دو ہفتوں کے
غائب ہو گیا ہے"...... فشر نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے
سیلی بے اختیار چونک پڑی۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ غائب ہو گئے ہیں باس۔ کیوں"......
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولا حاصل کر کے با
دیا ہے اور باس اس فارمولے کو بچانے کے لئے دو ہفتوں کے
باہر چلے گئے ہیں"...... فشر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیلی ایک
پھر اچھل پڑی۔
"کیا پہیلیاں بھجوا رہے ہو فشر۔ کھل کر بات کرو۔ اگر تم مجھ
کچھ چھپا رہے ہو تو اب میں تمہاری ساتھی ہوں"...... سیلی نے
بناتے ہوئے کہا۔
"مختصر طور پر بتا دیتا ہوں"...... فشر نے کہا اور پھر اس
ڈائننگ ہال میں باربرا کی باتیں سننے سے لے کر فارمولا حاص
کے باس تک پہنچانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"تو اس میں باس کے دو ہفتوں کے لئے غائب ہونے کا کیا
تعلق"...... سیلی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"یہ فارمولا پاکیشیا کا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں موجود
ہے اور لامحالہ انہیں اب تک اطلاع مل چکی ہو گی کہ باربرا سے
فارمولا حاصل کر لیا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں
باس جانتا ہے کہ وہ کس قدر خطرناک، تیز اور ہوشیار ہے۔ ویسے بھی
وائٹ لائٹ نے یہاں سے فارمولا باہر نکلنے کے تمام راستے بند کر
رکھے ہیں اس لئے باس دو ہفتوں کے لئے ملک سے باہر چلا گیا ہے
تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح اس بات کا سراغ لگا لے
کہ فارمولا باس کے پاس ہے تو وہ باس تک نہ پہنچ سکیں اور دو
ہفتوں بعد لازماً فارمولا باہر نکلنے کے تمام انتظامات ختم ہو چکے ہوں
گے اور فارمولا خاموشی سے کارمن پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد پاکیشیا
سیکرٹ سروس لاکھ کوشش کر لے وہ فارمولے تک پہنچ ہی نہ سکے
گی"...... فشر نے کہا۔
"تو کیا انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ فارمولا فارنائی نے حاصل کیا
ہے۔ کیا تم نے کوئی کلیو چھوڑ دیا تھا"...... سیلی نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"ارے نہیں۔ یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا جا رہا ہے۔
ایسے میرا دعویٰ ہے کہ انہیں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو
سکتا"۔ فشر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں، میں نے بھی بہت کہانیاں سنی ہوئی ہیں۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں کہ بظاہر وہ انتہائی مسخرہ احمق سا نوجوان ہے لیکن دراصل وہ دنیا کا شاطر ترین انسان ہے" سیلی نے کہا۔

"ہاں۔ سنا تو بہت کچھ ہے لیکن یہ مشرقی لوگ پروپیگنڈہ بہت کرتے ہیں۔ میں دیکھوں گا کہ کس طرح یہ فارمولے کا سراغ لگاتے ہیں"۔۔۔ فشر نے کہا تو سیلی بے اختیار ہنس پڑی۔ پھر دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے کہ اچانک ویٹر ان کے قریب آیا اور اس نے ایک کارڈلیس فون پیس فشر کے سامنے رکھ دیا۔

"آپ کی کال ہے مسٹر فشر"۔۔۔ ویٹر نے کہا اور واپس چلا گیا۔ فشر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ فشر بول رہا ہوں"۔۔۔ فشر نے کہا۔

"جان ڈیوک بول رہا ہوں فشر۔ ایکریمیا سے"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے باس جان ڈیوک کی آواز سنائی دی تو فشر بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا باس کہ میں یہاں موجود ہوں"۔۔۔ فشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان ہوٹلوں کا علم ہے جہاں تم اس وقت پائے جا سکتے ہو، اتفاق سے پہلے ہی ہوٹل میں تمہاری موجودگی کی اطلاع مل گئی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو فشر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ سیلی یہاں میرے پاس موجود ہے اور اسے مستقل طور پر فارنائی میں ٹرانسفر کر دیا گیا ہے"۔۔۔ فشر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ہیڈ آفس نے بتا دیا ہے اور اسی لئے میں نے تمہیں فون بھی کیا ہے۔ تم سیلی کو اپنے ساتھ فری مین کلب لے جاؤ۔ وہاں کا منیجر روبن ہے اسے ملوا دینا۔ میں نے روبن کو تمام تفصیلات بتا دی ہیں اور اب سیلی وہاں میری نمبر ٹو کے طور پر کام کرے گی۔ میں اس سے فون پر رابطہ رکھوں گا"۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"۔۔۔ فشر نے کہا۔

"سیلی سے میری بات کراؤ"۔۔۔ باس نے کہا تو فشر نے فون پیس سیلی کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ سیلی بول رہی ہوں باس"۔۔۔ سیلی نے کہا۔

"میں تمہیں فارنائی میں خوش آمدید کہتا ہوں سیلی۔ میں فی الحال دو ہفتوں کے لئے باہر ہوں۔ فشر نے یقیناً تمہیں اس بارے میں بتا دیا ہوگا۔ تم نے اب اس دوران میری جگہ کام کرنا ہے۔ روبن فری مین کلب میں منیجر ہے۔ وہ تمہیں اسسٹ کرے گا"۔۔۔ باس نے کہا۔

"لیکن باس مجھے تو تنظیم کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے"۔۔۔ سیلی نے کہا۔

"وہاں کا فون محفوظ ہے اس لئے وہاں میں تمہیں تمام تفصیل
دوں گا"..... باس نے کہا۔
" اوکے باس۔ یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ نے
اپنا نمبر ٹو بنایا ہے"...... سیلی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر کیا صلاحیتیں ہیں اور میں
ہوں کہ تمہاری صلاحیتوں سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا جائے"
باس نے کہا۔
" بے حد شکریہ باس"..... سیلی نے کہا تو دوسری طرف
اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو سیلی نے بھی فون آف کر کے
میز پر رکھ دیا۔
" مبارک ہو سیلی۔ اب تو تم ہماری باس بن گئی ہو".....
نے کہا تو سیلی بے اختیار ہنس پڑی۔
" یہ تو باس کی مہربانی ہے فشر۔ لیکن میں تمہاری صرف سا
ہی رہوں گی۔ مجھ سے آفس ورک نہیں ہو سکتا۔ میں فیلڈ میں
کام کروں گی"..... سیلی نے کہا۔
" مجھے معلوم ہے تمہیں آفس تک محدود کر دینا ایسے ہی ہے
مچھلی کو پانی سے باہر رکھ دیا جائے"..... فشر نے کہا تو سیلی نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
" آؤ پھر فری مین کلب چلیں"..... فشر نے کہا تو سیلی سر
ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ فشر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ویٹر کو بلا

ل اور بھاری ٹپ دی اور پھر وہ دونوں ہی ہوٹل سے باہر آ گئے۔
اڑی دیر بعد فشر کی کار تیزی سے فری مین کلب کی طرف اڑی چلی جا
ہی تھی۔

فری مین کلب خاصا وسیع و عریض کلب تھا۔ اس میں آنے جانے والوں کا تعلق بھی طبقہ امراء سے ہی دکھائی دیتا تھا۔ پارکنگ رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کاروں کا کوئی شوروم ہو۔ عمران نے کار پارکنگ کی ایک خالی جگہ پر روکی۔ اس کے ساتھ صفدر، تنویر اور جولیا تھے جبکہ صالحہ اور کیپٹن شکیل دوسری کار میں کوئین لینڈ کے اس زرعی فارم کو چیک کرنے گئے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں سمجھا دیا تھا کہ انہوں نے وہاں اس نوجوان کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں جو باربرا کو وہاں لے گیا اور اسے وہاں چھوڑ کر خود چلا گیا تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ ایک تو وہ اکیلا نہیں ہوگا اور دوسرا یہ لوگ وہاں پہلے بھی آتے جاتے رہتے ہوں گے اس لئے ارد گرد کے علاقے سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اس لئے اس نے کیپٹن شکیل

اور صالحہ کو وہاں بھیجا تھا جبکہ وہ خود صفدر، تنویر اور جولیا سمیت یہاں فری مین کلب آ گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ جب وہ جان ڈیوک یہاں موجود ہی نہیں ہے تو پھر"..... صفدر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اس کا آفس تو اس کے ساتھ نہیں چلا گیا ہو گا"..... عمران نے کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو کہ عمران کیوں یہاں آیا ہے۔

ابھی وہ پارکنگ بوائے سے کارڈ لے رہے تھے کہ ایک دوسری کار ان کے قریب آ کر رکی۔ اس کار میں سے ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی نیچے اتر رہے تھے۔ عمران ان دونوں کو دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ دونوں پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر تیزی سے مڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

"آپ ان دونوں کو دیکھ کر چونکے کیوں تھے عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ دونوں کارمن نژاد ہیں اور اس لڑکی کا چہرہ میرے لاشعور میں موجود ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اب لڑکیوں کے چہرے تمہارے لاشعور میں رہنے لگ گئے ہیں"..... جولیا نے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ عمران کوئی مقدس ذہن کا مالک ہے۔

"اس کے ذہن میں تو یہی کچھ ہی رہتا ہو گا"..... تنویر نے فوراً
موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔
"یہی کچھ سے کیا مطلب ہے تمہارا"..... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔
"یہی گندی باتیں۔ لڑکیوں کی تصویریں۔ یادیں اور کیا ہوتا
تمہارے ذہن میں"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اور تمہارے ذہن میں کیا ہوتا ہے"..... عمران نے لطف
کے انداز میں کہا۔
"میرے ذہن میں جولیا کی تصویر ہوتی ہے"..... تنویر نے بڑ
بے باک سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار برا سا منہ بنالیا۔
"شٹ اپ تنویر۔ کیا اب تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہ
رہی۔ نانسنس۔ خبردار اگر آئندہ ایسی بات کی تو گولی مار د
گی"..... جولیا یکلخت غصے سے پھٹ پڑی۔
"میں جھوٹ نہیں بول سکتا مس جولیا۔ جو سچ ہے وہ میں نے
دیا ہے۔ اب چاہے یہ تمہیں برا لگے یا بھلا"..... تنویر نے سپاٹ
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"سچ بولنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس طرح منہ پھٹ بن
کسی خاتون کے بارے میں اس انداز میں بات کرنا اس کی تو
کرنا ہے"..... جولیا نے کہا۔
"ارے ۔ ارے ۔ بس لڑائی ختم۔ بہن بھائی میں لڑائی زیا

ـے نہیں چلنی چاہئے"..... عمران نے کہا۔
"میں تمہیں گولی مار دوں گا"..... تنویر نے بپھرے ہوئے لہجے
میں کہا۔
"مار دینا۔ ضرور مار دینا۔ میں نے تمہیں پہلے کبھی روکا ہے جو اب
روکوں گا"..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
"کیا یہ لڑکی کوئی ایجنٹ ہے عمران صاحب"..... اچانک صفدر
نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید موضوع بدلنا چاہتا تھا کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور معاملات بگڑتے چلے
جائیں گے۔
"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ فلمی ایکٹرس ہے"..... عمران نے
جواب دیا تو اس کے خلاف توقع جواب پر صفدر کے ساتھ ساتھ تنویر
اور جولیا بھی چونک پڑے۔
"فلمی ایکٹرس۔ کیا مطلب۔ اس کا تم سے کیا تعلق"..... جولیا
کے لہجے میں غصے کی بجائے حیرت تھی۔
"مجھ سے تو ظاہر ہے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا لیکن فلمی دنیا سے تو
تعلق ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔ اس دوران وہ کلب کے مین
گیٹ تک پہنچ چکے تھے۔
"تم فلمیں بھی دیکھتے رہتے ہو۔ کس کے ساتھ"..... جولیا نے
ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔
"فلمیں دیکھنے کا تو مجھے وقت ہی نہیں ملتا"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر"..... جولیا نے کہا۔

"فلمی اخبارات تو دیکھ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو
ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیا
لیکن آپ کی یہ بات کہ اس لڑکی کا چہرہ آپ کی یادداشت میں
ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی فیلڈ ایجنٹ ہی ہو گی"۔ صفدر
کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کارمن کے ایک مشن کے دوران اس
کہیں ٹکراؤ ہوا تھا۔ اس کی ناک اس کے چہرے کی مناسبت
قطعی مختلف ہے۔ اس لئے شاید مجھے یاد رہا ہے اس کا چہرہ"۔ عمر
نے کہا۔

"تو تم اس قدر غور سے دیکھتے ہو لڑکیوں کو"..... جولیا
ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ پہلی نظر تو معاف ہوتی ہے۔ اب یہ دوس
بات ہے کہ وہ پہلی نظر ہی سب کچھ ہوتی ہے"...... عمران نے کہا
سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اب وہ کلب کے ہال میں داخل ہو
تھے۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا۔ البتہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیا
نظر آ رہی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا۔ عمران اندر داخل ہوتے
اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"..... کاؤنٹر پر کھڑی ایک خوبصورت لڑکی نے بڑ

لاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"جان ڈیوک میرا کلاس فیلو رہا ہے۔ میں گریٹ لینڈ سے آیا
ہوں۔ کیا اس سے ملاقات ہو سکتی ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ سوری سر۔ وہ تو دو ہفتوں کے لئے ملک سے باہر گئے ہوئے
ہیں"..... لڑکی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی جگہ کون معاملات کو ڈیل کر رہا ہے"..... عمران نے
کہا۔

"روبن صاحب۔ اگر آپ نے ان سے ملنا ہے تو بائیں ہاتھ
راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے"..... لڑکی نے جواب دیا تو
عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ بائیں طرف مڑ گیا۔ اس کے
ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا
اس کے باہر ایک باوردی مسلح دربان موجود تھا۔ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ دربان بے اختیار چونک پڑا۔

"ہمیں کاؤنٹر سے بھیجا گیا ہے مینجر روبن سے ملنے کے لئے"۔
عمران نے اس کا انداز اور چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... دربان نے کاؤنٹر کا حوالہ سنتے ہی اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے کہا اور خود ہی آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔
اندر ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔
ایک طرف ایک اندھے شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر جیفسوی
کاؤنٹر کے پیچھے ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ شیشے کے دروازے پر مینجر

روبن کے الفاظ سرخ پینٹ سے لکھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے
تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر
بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے۔

"یس سر"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں کاؤنٹر سے بھیجا گیا ہے مینجر روبن سے ملنے کے لئے۔ ہمارا
تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بیٹھیں۔ باس کے پاس دو مہمان موجود ہیں۔ وہ فارغ
ہوتے ہی آپ کو میں اندر بھیج دوں گی"...... لڑکی نے کہا تو عمران
نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ
گیا۔ اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے لیکن کافی دیر گزر گئی
اور وہ مہمان جب باہر نہ نکلے تو عمران نے اٹھنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ
لڑکی کے سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لڑکی نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر۔ ایک خاتون اور تین مرد موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ
ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... لڑکی نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ سر ایشیائی نژاد ہیں"...... لڑکی نے ایک بار پھر عمران
اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد

اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آئیے تشریف لائیے جناب"...... لڑکی نے عمران اور اس کے
ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور خود ہی اس نے اندھے شیشے کا
دروازہ کھول دیا۔

"شکریہ۔ لیکن کیا تمہارا باس آدم خور ہے"...... عمران نے
قریب پہنچ کر کہا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر
حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آدم خور۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"وہ دونوں مہمان انسان ہی ہوں گے۔ وہ واپس نہیں آئے"۔
عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔

"دوسری طرف بھی دروازہ ہے۔ وہ وہاں سے چلے گئے ہوں
گے"...... لڑکی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اندر
داخل ہو گیا۔ چھوٹی سی راہداری کا اختتام ایک اور شیشے کے
دروازے پر ہوا۔ عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی راہداری میں آ
گئے۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا
ہال تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ
چہرے مہرے اور انداز سے خالصتاً کاروباری آدمی دکھائی دے
رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام روبن ہے جناب اور میں یہاں مینجر ہوں"...... روبن

نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے جان ڈیوک سے ملنا تھا لیکن ہمیں بتایا گیا ہے کہ جان ڈیوک دو دن کے لئے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں تو ہم نے آپ سے ملنے کا پروگرام بنا لیا"..... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا جبکہ ساتھی مصافحہ کے بغیر صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"شکریہ جناب۔ فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"..... روبن نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں جان ڈیوک کا کلاس فیلو رہا ہوں اور آپ کے چہرے پر حیرت کے جو تاثرات مجھے نظر آ رہے ہیں کہ ہم ہیں تو ایشیائی لیکن سوئس نیکن میں نے بتایا ہے کہ ہمارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے تو اس کی وضاحت میں کر دوں کہ ہم گریٹ لینڈ میں طویل عرصے سے رہ رہے ہیں اس لئے اب وہاں کے شہری ہیں"..... عمران نے کہا تو روبن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یس سر۔ ایسی حیرت تو ہوتی ہی ہے۔ بہرحال فرمایئے"..... روبن نے کہا۔

"ابھی ایک کارمن نوجوان لڑکی اور ایک نوجوان یہاں آئے تھے۔ وہ کہاں گئے ہیں"..... عمران نے کہا تو روبن بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کون ہیں اور کیوں پوچھ رہے ہیں"..... روبن نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ جان ڈیوک بھی کارمن نژاد ہے اور یہ دونوں بھی۔ جبکہ آپ مقامی ہیں اور میرا خیال ہے کہ فارنائی میں صرف کارمن نژاد ہی کام کرتے ہوں گے"..... عمران نے کہا تو روبن بے اختیار اچھل پڑا۔

"فارنائی۔ وہ کیا ہے۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آئی ایم سوری جناب۔ میں آپ کو مزید وقت نہیں دے سکتا"..... روبن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو کہاں ہے وہ دونوں"..... اچانک عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔ اسے روبن کے ردعمل سے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی بے چینی بتا رہی تھی کہ وہ دونوں اندر ہی ہوں گے۔ ویسے تو کلب میں بے شمار لوگ آتے جاتے رہتے تھے مگر وہ دونوں کلب ہال میں نظر نہ آئے تھے اس لئے عمران نے آخری حد تک جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"وہ۔ وہ جناب چیف کے آفس میں ہیں۔ چیف نے کہا تھا کہ انہیں آفس تک پہنچا دیا جائے"..... روبن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کون چیف"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"جان ڈیوک جناب"..... روبن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے اس کا آفس۔ چلو اٹھو۔ ہمیں وہاں لے چلو"۔ عمران

نے کہا تو روبن بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ میز کی سائیڈ اور عقبی طرف ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کھولا اور دوسری طرف ایک راہداری میں داخل ہو گیا۔ عمران اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس راہداری میں داخل ہو گئے راہداری کا اختتام ایک اور راہداری میں ہوا اور پھر اس راہداری کا اختتام ایک بند دروازے پر ہوا۔ روبن نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... دروازے کی سائیڈ سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر روبن ہوں مس سیلی۔ آپ سے ایک گروپ ملنا چاہتا ہے"...... روبن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک وسیع کمرہ نظر آ رہا تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... عمران نے روبن سے کہا تو روبن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ عمران نے اپنے عقب میں موجود اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پھر دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ واقعی ایک شاندار آفس تھا۔ میز کے پیچھے وہ لڑکی جسے دیکھ کر عمران چونکا تھا بیٹھی ہوئی تھی اور سائیڈ پر وہی نوجوان تھا جو اس کے ساتھ پارکنگ میں نظر آیا تھا۔

"آئیے جناب۔ تشریف رکھیں"...... اس لڑکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا نام سیلی ہے اور یہ میرا ساتھی ہے فشر۔ تشریف رکھیں"...... سیلی نے بڑے کاروباری انداز میں کہا اور پھر وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان فشر بھی بیٹھ گیا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی۔

"جی فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتی ہوں"...... سیلی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کارمن کی سٹار ایجنسی سے تمہارا یہاں فارنائی میں تبادلہ کب ہوا"...... عمران نے کہا تو فشر اور سیلی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... ان دونوں کے منہ سے نکلا۔

"جب تم مجھے اچھی طرح جانتی ہو سیلی تو پھر اس اداکاری کا مطلب۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں اور کیا کرتا ہوں اور کس سے میرا تعلق ہے۔ تمہاری یہاں آمد اور اس طرح جان ڈیوک کے خصوصی آفس میں اس کی کرسی پر موجودگی یہ سب کچھ واضح ہے تو پھر اس اداکاری کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے انتہائی سرد اور

خشک لہجے میں کہا۔
"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں تو آپ کو نہیں پہچانتی۔ ویسے میں جان ڈیوک کی نمبر ٹو ہوں اور آج ہی کارمن سے یہاں پہنچی ہوں اور ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے چیف کی عدم موجودگی میں یہاں کا چارج سنبھالا ہے اور یہ فشر ہے میرا دوست بھی اور ساتھی بھی۔ لیکن آپ کون ہیں اور کیوں اس انداز میں باتیں کر رہے ہیں"۔۔۔ سیلی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارا تعلق کارمن کی سٹار ایجنسی سے رہا ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔
"ہاں۔ رہا ہے۔ مگر"۔۔۔ سیلی نے کہا۔
"اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو سیلی اور فشر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا ہوا ہے۔ لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں"۔۔۔ سیلی نے کہا۔
"پاکیشیا کا ایک سائنسی فارمولا یہاں کی برائٹ لائٹ کی ایجنٹ باربرا سے ایک کارمن نژاد نوجوان نے چھینا ہے جبکہ وہ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت ہے اور مجھے وہ فارمولا چاہئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"آپ بات اس انداز میں کر رہے ہیں جناب کہ جیسے فارمولا فارناٹی ہی نے چھینا ہے"۔۔۔ اچانک فشر نے کہا تو عمران نے مڑ کر فشر کی طرف دیکھا۔
"تم باربرا کو جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"صرف اتنا جانتا ہوں کہ باربرا برائٹ لائٹ کی ایجنٹ ہے اور پہلے گریٹ لینڈ میں کام کرتی تھی۔ اب مستقل کرانس میں کام کر رہی ہے اور بس"۔۔۔ فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا اس سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"نہیں۔ کبھی نہیں۔ صرف سنا ہوا ہے"۔۔۔ فشر نے جواب دیا
عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ کیپٹن شکیل۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ سیلی اور فشر دونوں ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔
"یس۔ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔
"کوئی کلیو ملا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ زرعی فارم سے واپس جانے والی کار میں ایک کارمن نژاد نوجوان تھا۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اس کا حلیہ معلوم ہوا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔
"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

"تم نے سن لیا فشر کہ تمہارا حلیہ بتایا جا رہا تھا۔ یہ کال
تمہارے سامنے اس لئے کی ہے کہ تمہیں کوئی شک باقی نہ رہ
نے باربرا کو بے ہوش کیا اور اسے کوئین لینڈ کے پرانے زر
میں لے گئے۔ وہاں تم نے نقاب باندھ کر یا ماسک میک
کے باربرا سے اس کے ذاتی لاکر کا کوڈ معلوم کیا اور پھر لا
فارمولا حاصل کر کے تم نے جان ڈیوک کو پہنچا دیا اور اب
ڈیوک دو ہفتوں کے لئے ملک سے باہر ہے لیکن یہ بات طے
وہ فارمولا باہر نہیں لے گیا اور مجھے جان ڈیوک سے کوئی دلچسپی
ہے بلکہ فارمولے سے ہے۔ اگر تم لوگ فارمولا واپس دے دو
خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا ورنہ دوسری صورت میں تم
سمیت نجانے اور کیا کچھ ختم ہو جائے گا اور یہ بات بھی میں
کر رہا ہوں کہ تمہارا تعلق کارمن کی سرکاری ایجنسی سے
دوسری بات یہ کہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے تم نے کوئی
غارت نہیں کی"..... عمران نے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں
ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ میرا کسی فارمولے سے کوئی
نہیں ہے اور نہ میں نے باربرا سے کوئی فارمولا حاصل کیا ہے"۔
نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا جواب ہے سیلی"..... عمران نے فشر کو نظرانداز

سیلی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تو آج ہی یہاں آئی ہوں۔ مجھے تو کسی چیز کا بھی علم نہیں
ہے"..... سیلی نے کہا۔

"تو پھر جان ڈیوک سے میری بات کراؤ۔ میں اس سے خود ہی
بات کر لوں گا"..... عمران نے کہا۔

"سوری جناب۔ باس سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ البتہ وہ
جب چاہے ہم سے رابطہ کر سکتا ہے"..... سیلی نے جواب دیا اور پھر
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیلی
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سیلی بول رہی ہوں"..... سیلی نے تیز لہجے میں کہا۔

"جان ڈیوک بول رہا ہوں۔ تم نے چارج سنبھال لیا ہے آفس
..... دوسری طرف سے ہلکی سی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور سیلی کے ہاتھ سے
رسیور جھپٹ لیا۔

"جان ڈیوک۔ میں علی عمران بول رہا ہوں اور تم مجھے اچھی طرح
جانتے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے آدمی فشر نے باربرا سے
ایشیائی سائنسی فارمولا حاصل کیا ہے اور یہ فارمولا بہرحال یہاں
موجود ہے اور تم صرف ہم سے بچنے کی غرض سے دو ہفتوں کے لئے
ملک سے باہر چلے گئے ہو۔ لیکن ہم نے بہرحال یہ فارمولا حاصل کرنا
ہے، اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ فارمولا

کہاں ہے ورنہ دوسری صورت میں نہ صرف تمہارا یہ کلب بلکہ ت
کے سارے ایجنٹ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے"۔ عمران
رسیور جھپٹ کر انتہائی خشک لہجے میں کہا۔
"اوہ تم اور یہاں آفس میں۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"اس بات کو چھوڑو جان ڈیوک۔ جو بات میں نے کی ہے ا
جواب دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"تمہیں کوئی غلط اطلاع دی گئی ہے علی عمران۔ نہ ہی فشر
کوئی فارمولا حاصل کیا ہے اور نہ ہی فارمولا مجھ تک پہنچا ہے او
ہمارا کسی فارمولے سے کوئی تعلق ہے"...... جان ڈیوک نے کہا
"سوچ لو۔ اس جواب کے انتہائی بھیانک نتائج بھی نکل
ہیں"...... عمران نے کہا۔
"مجھے دھمکیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے علی عمران۔ یہ درست
ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن میں بھی کوئی گرا پڑا آدمی نہ
ہوں اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے میرے کسی بھی آدمی کے خلا
کوئی حرکت کی تو پھر پاکیشیا میں تمہیں بھی چھپنے کے لئے کوئی
نہیں ملے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا
"اوکے سیلی اور فشر۔ ہم واپس جا رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے
جان ڈیوک نے یہ فارمولا یہاں نہیں چھپایا ہوگا۔ بہر حال میں معلو

کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی
خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ باہر راہداری میں روبن بے
ہوش پڑا ہوا تھا کیونکہ صفدر نے عمران کے اشارے پر اسے کنپٹی پر
ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا تھا۔
"اسے اٹھاؤ اور ساتھ لے چلو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے
راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے روبن کو اٹھایا اور واپس وہ اس
کے آفس میں پہنچ گئے۔
"اسے اس کی کرسی پر ڈال دو اور آؤ"...... عمران نے کہا اور
تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کلب سے باہر آ گئے تھے۔
"اگر تمہیں فشر پر شک تھا تو اسے کنفرم کیا جا سکتا تھا"۔ جولیا
نے کہا۔ وہ اب پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔
"کنفرمیشن کی ضرورت نہیں ہے۔ کیپٹن شکیل نے جو حلیہ بتایا
ہے وہ اس فشر کا ہی ہے۔ یقیناً فشر نے زرعی فارم سے باہر جاتے
ہوئے اپنا میک اپ ختم کر دیا تھا لیکن فشر نے لامحالہ فارمولا جان
ڈیوک کو پہنچا دیا ہوگا اس لئے اب فشر سے الجھنا وقت ضائع کرنے
کے مترادف ہوتا"...... عمران نے کار پارکنگ میں پہنچتے ہوئے کہا۔
"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"جان ڈیوک کے باہر جانے سے پہلے کی سرگرمیاں چیک کرنی
ہیں"...... عمران نے کہا۔
"کس طرح"...... جولیا نے کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا

جبکہ صفدر اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ چکے تھے۔

"یہی تو سوچتا ہے۔ بہرحال رہائش گاہ پر پہنچ کر سوچیں" عمران نے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش پر پہنچ گئے۔ وہاں صالحہ اور کیپٹن شکیل بھی واپس پہنچ چکے تھ تھوڑی دیر بعد وہ سب سٹنگ روم میں موجود تھے۔ عمران نے کرسی بیٹھتے ہی جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور پھر اس کی سائیڈ موجود بٹن پریس کر دیا۔

"عجیب آدمی ہے یہ علی عمران"..... فوراً ہی سیلی کی آواز سنا دی۔

"نجانے اس کو کس نے یہ اطلاع دے دی کہ میں نے باربرا فارمولا حاصل کیا ہے حالانکہ میں تو کبھی باربرا سے ملا بھی نہیں" فشر کی آواز سنائی دی۔

"حلیہ تو تمہارا ہی بتایا گیا تھا"..... سیلی نے کہا۔

"کوئین لینڈ کے اس زرعی فارم پر تو میں اکثر آتا جاتا رہتا ہو کیونکہ وہ میرا خاص اڈا ہے لیکن میں باربرا کے ساتھ وہاں نہیں گ تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کسی نے میرے بارے میں ویسے ہی بتا ہو"..... فشر نے جواب دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنا دی اور پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"سیلی بول رہا ہوں"..... سیلی کی آواز سنائی دی اور پھر انتہا ہلکی سی آواز سنائی دی جو پہچانی نہ جا سکتی تھی اور نہ ہی واضح طور پر س

سنتی تھی۔

"سیلی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو"..... اسی لمحے فشر کی آواز سنائی

"یس باس۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ہے۔" کی آواز سنائی دی۔

"فشر سے میری بات کراؤ"..... جان ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو باس۔ فشر بول رہا ہوں"..... فشر کی آواز سنائی دی۔

"فشر یہ عمران تمہارے بارے میں کیوں کنفرم ہے۔ کیا واقعی نے کوئی فارمولا حاصل کیا ہے"..... جان ڈیوک کا لہجہ سخت تھا۔

"نہیں باس۔ میں نے تو یہ بات بھی پہلی بار سنی ہے۔ ویسے بھی نے باربرا سے کبھی ملاقات نہیں کی اور پھر مجھے کیسے کسی مولے کے بارے میں علم ہو سکتا ہے اور باس اگر میں نے واقعی ئی فارمولا حاصل کیا ہوتا تو لامحالہ فارمولا آپ کے پاس ہی پہنچتا"..... فشر نے جواب دیا۔

"یہ آدمی انتہائی خطرناک ہے اس لئے اب تم دونوں نے بہرحال اط رہنا ہے"..... جان ڈیوک نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن جب ہمیں کسی بارے میں کوئی علم ہی نہیں تو یہ ہم سے کیا حاصل کر سکتا ہے"..... فشر نے جواب دیا۔

"وہ انتقامی طور پر کچھ بھی کر سکتا ہے۔ میں دو ہفتوں بعد آ کر خود سارے معاملات سنبھال لوں گا۔ تم دونوں نے بہرحال محتاط

رہنا ہے"۔۔۔ جان ڈیوک نے کہا۔
"یس باس"۔۔۔ فشر نے کہا۔
"رسیور سیلی کو دو"۔۔۔ جان ڈیوک نے کہا۔
"یس باس"۔۔۔ سیلی کی آواز سنائی دی۔
"سیلی۔ جب تک میں نہ آؤں تم نے بھی محتاط رہنا ہے لیکن
بھی سن لو کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسے جس طرح
غلط فہمی ہوئی ہے وہ خود ہی اسے دور کرے گا۔ تم نے اس معا
میں ہرگز اور کسی طرح بھی مداخلت نہیں کرنی"۔۔۔ جان ڈیوک
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس باس"۔۔۔ سیلی نے جواب دیا۔
"او کے۔ گڈ بائی"۔۔۔ جان ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ
رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔
"کاش مجھے اس فارمولے کے بارے میں علم ہوتا تو واقعی
اسے حاصل کر لیتا۔ اس کے بعد میں دیکھتا کہ عمران اسے مجھ
کیسے حاصل کرتا ہے"۔۔۔ فشر کی آواز سنائی دی۔
"چھوڑو فشر۔ میرا تو موڈ ہی آف ہو گیا ہے۔ اٹھو چلیں اور
کلب میں انجوائے کریں"۔۔۔ سیلی نے کہا اور اس کے ساتھ
کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر قدموں کی آوازوں
ساتھ ہی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خا
طاری ہو گئی تو عمران نے آلے کا بٹن آف کیا اور اسے جیب میں

یا۔
"آپ وہاں زیرو ایکس ڈکٹا فون لگا آئے تھے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ اور اس نے واقعی کام دکھایا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اس ساری گفتگو کا مطلب ہے کہ آپ کو واقعی غلط فہمی ہوئی
ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"غلط فہمی نہیں بلکہ کنفرمیشن ہو گئی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو
صفدر سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ وہ سب گفتگو
سن رہے تھے اور اس گفتگو سننے کے بعد ان کا بھی وہی نظریہ تھا جس
کا اظہار صفدر نے کیا تھا اس لئے وہ سب عمران کی بات سن کر بے
اختیار چونک پڑے تھے۔
"کیا مطلب"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مطلب یہ کہ انہیں خصوصی ڈکٹا فون کا علم ہو گیا ہے اور
انہوں نے ہمیں یقین دلانے کے لئے یہ سارا ڈرامہ کیا ہے اور ڈرامہ
وہی کر سکتا ہے جس کے اندر چور موجود ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ
میرا اندازہ درست ہے کہ فارمولا جان ڈیوک کے پاس ہے"۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"لیکن جان ڈیوک تو یہاں موجود نہیں ہے۔ اس نے تو فون کیا
ہے جس سے ظاہر ہے کہ اسے اس ڈکٹا فون کے بارے میں علم نہیں
ہو سکتا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ ڈکٹا فون پہلے آف کیا گیا ہے اور یہ سارا ڈرامہ

سیٹ کرنے کے بعد دوبارہ اسے آن کر کے ڈرامہ کھیلا گیا ہے کیونکہ ان سب کا انداز بہرحال مصنوعی تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب جان ڈیوک کا انتظار کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"سیلی اور فنشر سے آسانی سے سب کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں جان ڈیوک کے بارے میں جانتا ہوں۔ وہ ا ماتحتوں پر اعتماد کرنے والا نہیں ہے اور پھر اس کا خود ملک سے باہر نکل جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے فارمولا کسی ایسی جگہ رکھا ہے جس کے بارے میں اسے خود ہی معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جان ڈیوک بول رہا ہوں۔ روبن سے بات کراؤ"...... عمران نے جان ڈیوک کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں روبن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد روبن کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"روبن تم نے عمران کو میری ملاقاتوں کے سلسلے میں تو

نہیں بتایا"...... عمران نے جان ڈیوک کے لہجے میں کہا۔

"کون سی ملاقاتیں باس"...... روبن کی حیرت سے بھری آواز سنائی دی۔

"ملک سے باہر جانے سے پہلے کی ملاقاتوں کے بارے میں بات کر رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے تو باس ان ملاقاتوں کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ میں نے کیا بتانا ہے"...... روبن کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ معاملہ واقعی بے حد الجھ گیا ہے۔ اب کیا کیا جائے"۔ عمران نے رسیور رکھ کر انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حقیقی الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جان ڈیوک کے پیچھے جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ فارمولا یہیں ہے۔ وائٹ لائٹ کے چیف لارڈ پیٹرک کی بات نہیں سنی تم نے"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... لارڈ پیٹرک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا واپس مل گیا فارمولا"...... دوسری طرف سے لارڈ

پیٹرک نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ یہ تو کنفرم ہو گیا ہے کہ باربرا سے فارمولا جان ڈ
کے آدمی فشر نے حاصل کیا ہے اور یہ بات بھی تمہاری طرف
کنفرم ہے کہ جان ڈیوک یہ فارمولا لے کر ملک سے باہر نہیں
لیکن اب یہ فارمولا کہاں ہو گا۔ اس کے آفس میں بھی نہیں ہو
کیونکہ وہاں ایک لڑکی سیلی موجود ہے اور جان ڈیوک کے با
میں مجھے معلوم ہے کہ اگر فارمولا آفس میں ہوتا تو وہ کبھی اپنے
ماتحت کو آفس میں داخل ہی نہ ہونے دیتا اس لئے فارمولا یا اس
کسی خفیہ لاکر میں رکھا ہو گا یا کسی ایسے آدمی کے حوالے کیا
جس پر اسے سو فیصد یقین ہو گا کہ اس سے فارمولا باہر نہیں
سکتا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ"...... لارڈ پیٹرک نے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہاری نظر میں کوئی ایسا آدمی ہے جو جان ڈیوک کے
سے باہر جانے سے پہلے اس کی مصروفیات کے بارے میں کھ
سکے۔ اسے منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ تم کہاں سے بول
ہو"...... لارڈ پیٹرک نے چونک کر کہا۔

"اسی رہائش گاہ سے جو تم نے دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں فون کرتا ہوں"...... دوسری

کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور
دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ پیٹرک بول رہا ہوں عمران۔ جان ڈیوک کے کلب میں
آدمی ہے ہنری۔ وہ جان ڈیوک کی مصروفیات کے بارے میں
سکتا ہے۔ میں نے اس سے بات کر لی ہے۔ میں تمہیں اس کا فون
دے دیتا ہوں۔ تم اس سے خود ہی جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لینا
کسی معاوضے کی بات نہ کرنا۔ وہ میں نے کر لی ہے"...... لارڈ
ک نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھ
ن آنے پر اس نے تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو
پیٹرک نے اسے بتائے تھے۔

"یس۔ ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
انہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف لارڈ پیٹرک نے تم سے میرے
ے میں بات کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جان ڈیوک جس روز ایکریمیا گیا ہے اس سے دو روز پہلے تک
کی مصروفیات معلوم کرنی ہیں۔ خاص طور پر اس کی ملاقاتوں

کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے کیا معلوم کرنا ہے۔ اگر آپ اشارہ کر دیں تو میں واضح جواب دے سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فشر نے جان ڈیوک کو ایک فارمولا دیا ہے۔ وہ فارمولا ڈیوک نے یا تو کسی لاکر میں رکھا ہے یا کسی کے پاس رکھوا اس کے بعد وہ ملک سے باہر چلا گیا۔ مجھے صرف یہ معلوم کرنا فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ چیف لارڈ پیٹرک نے مجھے منہ مانگا معاوضہ وعدہ کیا ہے اس لئے میں بتا دیتا ہوں کہ وہ فارمولا پی کاک کا مالک اور مینجر مالکم کے پاس ہے"...... دوسری طرف سے کہا

عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم نے اس قدر کنفرم بات کیسے کر دی ہے"...... عم کہا۔

"جناب۔ چیف جان ڈیوک نے مالکم کو فون کر کے ا آنے کے لئے کہا لیکن اس نے مصروفیات کی وجہ سے انکار البتہ اس نے پی کاک کے قریب ایک اور کلب میں جان ڈ نے کا کہا اور جان ڈیوک کار میں سوار ہو کر وہاں چلا گیا۔ و بھی آ گیا اور پھر جان ڈیوک نے اسے فارمولا دے دیا"۔ نے کہا۔

"کیا تم ساتھ گئے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے

"نہیں جناب۔ بس یوں سمجھئے کہ چیف جان ڈیوک جب کلب باہر جاتا ہے اور جو بھی کسی سے بات چیت کرتا ہے تو مجھے لوم ہو جاتی ہے کیونکہ میرا بزنس یہی ہے"...... دوسری طرف سے ل مول سے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"تو یہ بات حتمی ہے کہ فارمولا پی کاک کلب کے مالک مالکم کے ل ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ سو فیصد حتمی بات ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ان آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... لارڈ پیٹرک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ کیا ہوا۔ کچھ معلوم ہوا ہے ہنری سے"...... لارڈ پیٹرک نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"مالکم کے پاس۔ ٹھیک ہے تم فکر مت کرو۔ میں اس سے خود ہی فارمولا وصول کر لوں گا"...... لارڈ پیٹرک نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کیا ہنری کی بات کنفرم ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد۔ اس کا دھندہ یہی ہے کہ وہ جان ڈیوک کے راز اس کی مخالف پارٹیوں کو فروخت کرتا ہے اور خود جان ڈیوک کا

پرسنل سیکرٹری ہے اور آج تک اس نے جان ڈیوک کو شم
ہونے دیا"۔۔۔ لارڈ پیپڑک نے جواب دیا۔

"یہ مالکم کون ہے اور اس کا حدود اربعہ کیا ہے"۔۔۔ عمرا
کہا۔

"مالکم بذات خود غنڈہ بدمعاش نہیں ہے لیکن اس کا کلب ا
تھرڈ کلاس غنڈوں اور بدمعاشوں کا کلب ہے اور مالکم کسی اجنب
کسی صورت بھی نہیں ملتا"۔۔۔ لارڈ پیپڑک نے کہا۔

"تو پھر تم کیسے اس سے فارمولا حاصل کر لو گے"۔۔۔ م
نے کہا۔

"غنڈوں اور بدمعاشوں کا ایک اور گروپ ہے جسے ڈا
گروپ کہا جاتا ہے۔ میں اس کی خدمات حاصل کر لوں گا"۔۔۔
پیپڑک نے کہا۔

"اوہ۔ تم ایسا مت کرو۔ یہ کام میں خود کر لوں گا"۔۔۔ ع
نے کہا۔

"نہیں عمران۔ یہ لوگ حد درجہ گھٹیا ہیں اور تمہیں
صورت مالکم تک پہنچنے ہی نہ دیں گے"۔۔۔ لارڈ پیپڑک نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں ان سے بھی زیادہ گھٹیا بن سکتا ہو
بہرحال بے حد شکریہ۔ اب میں خود ہی باقی کام کر لوں گا"۔۔۔ ع
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"صفدر۔ نقشہ نکالو تاکہ چیک کر لیں کہ یہ پی کاک کلب کہا

ہے"۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا
اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے رسیور اٹھایا اور
انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ انکوائری سے اس نے پی کاک کلب
کے نمبر معلوم کئے اور پھر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر اس نے
انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"پی کاک کلب"۔۔۔ ایک حلق کے بل چیختی ہوئی مردانہ آواز
سنائی دی۔ ویسے بھی بیک گراؤنڈ میں ایسا شور تھا جیسے فون عین
مچھلی منڈی کے درمیان نصب ہو اور مچھلی منڈی اپنے پورے عروج
پر ہو۔

"مالکم کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ خبردار اگر آئندہ یہ نام منہ سے نکالا تو
دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔۔۔ دوسری طرف سے اسی طرح چیختے
ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چونکہ
عمران نے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری
طرف سے آنے والی آواز سب ساتھی سن رہے تھے۔ شاید عمران انہیں
بھی اس کلب کے ماحول سے واقف کرانا چاہتا تھا۔ ویسے اس کا اپنا
اندازہ یہی تھا کہ اگر لارڈ پیپڑک نے انہیں گھٹیا کہا ہے اور خود
حکومتی ایجنسی ہونے کے باوجود کوئی کارروائی کرنے کی بجائے کسی
دوسرے غنڈے گروپ کو ہائر کرنے کی پیشکش کی ہے تو یہ لوگ
واقعی ایسے ہی ہوں گے اور اب جس انداز میں عمران کو جواب دیا گیا

تھا اور جس لہجے میں بات کی گئی تھی اس سے سارے ممبرا
ماحول کو مکمل طور پر سمجھ گئے تھے۔ تنویر کا چہرہ غصے سے سرخ
تھا۔

"یہ لوگ تو بکواس کرنا جانتے ہیں۔ تم ہمیں بیٹھو میں جا کر
مالکم کو گردن سے پکڑ کر یہاں لے آتا ہوں"۔ تنویر نے انتہائی
ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں لے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے فارمولا حا
کرنا ہے۔ اس کا اچار نہیں ڈالنا۔ ہمیں خود وہاں جانا ہو گا"۔
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی وہاں کے ما
کے مطابق میک اپ اور لباس استعمال کرنے چاہئیں۔ تب
لوگ زیر ہو سکتے ہیں" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور ہمیں وہاں بے دریغ اسلحہ استعمال کرنا ہو گا تاکہ ان
رساں کیڑوں مکوڑوں کا مکمل صفایا کیا جا سکے" تنویر نے
طرح بھڑکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس طرح ہم مالکم تک نہیں پہنچ سکیں گے کیونکہ بے تحا
قتل و غارت کے بعد ظاہر ہے پولیس آجائے گی اور پھر یا تو ہمیں
کر جیل میں ڈال دیا جائے گا یا دوسری صورت میں ہمیں وہاں
بھاگنا پڑے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پولیس ہمیں پکڑ کر تو دیکھے۔ میں ان سب کا خاتمہ کر دو

تنویر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ پاکیشیا نہیں ہے تنویر۔ یہ کرانس ہے۔ یہاں پولیس کے
خلاف معمولی سی کارروائی بہت بڑا مسئلہ بن جائے گی۔ عمران
صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں غصے کی بجائے سوچ سمجھ کر اقدام
کرنا ہو گا" صفدر نے کہا۔

"کچھ سوچنے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تک تمہاری اسی
سوچ سمجھ کی وجہ سے ہم جگہ جگہ خوار ہوتے پھر رہے ہیں" تنویر
اپنی بات پر مسلسل اڑا ہوا تھا۔

"نہیں تنویر۔ ہم آخری لمحات میں ایسا کوئی رسک نہیں لے سکتے
کہ کسی اور بکھیڑے میں پھنس جائیں۔ عمران صاحب آپ بتائیں
کہ آپ کے ذہن میں کیا تجویز یا پلاننگ ہے اس مالکم تک پہنچنے
کی" صفدر نے کہا تو تنویر برا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔

"میرے ذہن کے مطابق ہم وہاں جا کر بدمعاشی کا رعب ڈالیں
گے۔ ظاہر ہے وہ لوگ ہمیں لے جا کر مالکم کے سامنے پیش کر دیں
گے اور پھر وہاں کارروائی ڈال دیں گے" عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ جس قدر وہ گھٹیا لوگ ہیں انہوں نے
ہمیں پکڑنے کا تکلف ہی نہیں کرنا۔ سیدھی سیدھی گولیاں مار دینی
ہے" صفدر نے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے" عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تنویر کی تجویز پر عمل کیا جائے۔ ایسی صورت

میں شاید ہم مالکم تک پہنچ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"تم یہ کام مجھ پر اور صالحہ پر چھوڑ دو"...... اچانک خاموش ہوئی جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ نہیں مس جولیا۔ یہ حد درجہ گھٹیا لوگ ہیں۔ آپ کا تو جانا ہی غلط ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں وہ کھا نہیں جائیں گے۔ اگر تم بضد ہو تو پھر ایسا کرو علیحدہ رہنا۔ اگر تمہیں ہمارے لئے کسی بھی وقت کوئی خاص محسوس ہو تو بے شک حرکت میں آ جانا۔ لیکن یہ کام ہمیں کر دو"...... جولیا نے کہا۔

"جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جولیا اگر وہ اصل حلیئے میں وہاں جائے تو لازماً مالکم تک پہنچ جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب"...... صفدر نے قدرے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر کو ان کے ساتھ کر دیتے ہیں۔ پھر تو تمہیں کوئی فکر نہ ہو گی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر مس جولیا اور مس صالحہ نے کیا کرنا ہے۔ پھر تو سارا کام تنویر نے ہی کرنا ہے"...... صفدر نے کہا تو سب کے ساتھ ساتھ اس بار تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمیں ان حالات میں تو واقعی وہاں فل آپریشن کرنا پڑے گا۔

میرا خیال ہے یہ مالکم اس پی کاک کلب کے نیچے تہہ خانوں میں رہتا ہو گا اور یقیناً ان تہہ خانوں سے باہر جانے کا کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا اس لئے اگر ہمیں اس خفیہ راستے کا علم ہو جائے تو ہم وہاں جا کر قتل و غارت کرنے کی بجائے خاموشی سے اس مالکم تک پہنچ سکتے ہیں اور ایسے راستے ویٹروں سے چھپے نہیں رہ سکتے۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ ہم پی کاک کلب کے کسی ویٹر کو بھاری رقم دے کر اس سے راستہ معلوم کر لیں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جس انداز کا یہ کلب لگ رہا ہے اس کے ویٹرز بھی اسی انداز کے ہوں گے اس لئے ایک صورت تو یہ ہے کہ وہاں سے کسی ویٹر کو اغوا کر کے یہاں لایا جائے اور اس سے راستہ معلوم کیا جائے ورنہ دوسری صورت میں وہ وہاں کلب میں کچھ بھی نہیں بتائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"تم پھر ترکیبوں کے چکر میں پڑ گئے ہو۔ وہاں سے کوئی نہ کوئی راستہ تہہ خانے تک جاتا ہو گا۔ ہم خود ہی اسے ٹریس کر لیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"لیکن اگر وہ مالکم فرار ہو گیا تو پھر ہم اسے کہاں تلاش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے آدمی اس کے خفیہ اڈوں کے بارے میں جانتے ہوں گے"...... تنویر نے کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ اگر ایک گروپ کام کرے اور دوسرا گروپ اس کلب کے عقبی طرف کی نگرانی کیونکہ ایسے خفیہ راستے اکثر عقبی طرف ہی ہوتے ہیں"..... نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ وہاں جا کر جو صورت حال ہو لیں گے لیکن ہمیں بہرحال ماسک میک اپ کرنا ہوں خصوصی اسلحہ ساتھ لے جانا ہو گا" عمران نے کہا تو اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مالکم اپنے خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک دوسرا آدمی اس کے سامنے سر جھکائے بڑے مؤدبانہ انداز میں موجود تھا جبکہ مالکم سامنے رکھی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا۔ مالکم کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا اور وہ چہرے مہرے سے کوئی لارڈ دکھائی دے رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ پراپرٹی خرید لو۔ فائدہ دے گی" مالکم نے فائل بند کر کے اسے سامنے کھڑے آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس" اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور فائل اٹھا کر سلام کر کے وہ واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مالکم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مالکم بول رہا ہوں"..... مالکم نے بڑے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

"آسٹر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک
آواز سنائی دی تو مالکم بے اختیار چونک پڑا۔
"آسٹر تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... مالکم نے حیرت بھرے
میں کہا۔
"باس۔ کیا جان ڈیوک نے آپ کو کوئی فارمولا دیا تھا"۔ دو
طرف سے آسٹر نے کہا تو مالکم بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"ہاں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کھل کر بات کرو"
مالکم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا بزنس جس ٹائپ کا ہے
میں سرکاری ایجنسیاں اکثر رکاوٹیں ڈالتی رہتی ہیں اس لئے مجھے
سرکاری ایجنسیوں میں بھاری معاوضے پر مخبر رکھنے پڑتے ہیں"۔ آ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے سب معلوم ہے اس لئے تمہید باندھنے کی ضرورت نہ
ہے۔ تم کھل کر بات کرو"...... مالکم نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔
"برائٹ لائٹ کے چیف لارڈ پیٹرک کو کسی علی عمران نے فو
کیا اور اسے بتایا کہ جان ڈیوک کا فارمولا پی کاک کلب کے مالکم
پاس ہے جس پر لارڈ پیٹرک نے کہا کہ وہ بے فکر رہے۔ وہ مالکم
فارمولا حاصل کر لے گا لیکن دوسری طرف سے عمران نے پوچھا
کس طرح تو لارڈ پیٹرک نے کہا کہ وہ ڈارجن گروپ کو اس کام

ہائر کر لے گا کیونکہ پی کاک کلب انتہائی گھٹیا بدمعاشوں کا کلب
جس پر اس عمران نے کہا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ کرے بلکہ
خود مالکم سے فارمولا حاصل کر لے گا"...... آسٹر نے کہا۔
"کیا یہ گفتگو اسی طرح کی گئی تھی جس طرح تم نے بتائی ہے یا
نے صرف مفہوم بتایا ہے"...... مالکم نے کہا۔
"برائٹ لائٹ میں میرا خاص مخبر موجود ہے۔ اس نے گفتگو خود
تھی۔ گفتگو بے حد طویل تھی لیکن جو اصل بات تھی وہ یہی تھی۔
آپ کا نام سامنے آ گیا تھا اور میرا آدمی جانتا ہے کہ میں آپ کا
مند ہوں اس لئے اس نے مجھے اس بارے میں بتا دیا"۔ دوسری
سے کہا گیا۔
"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں
ہوئے ہیں"...... مالکم نے کہا۔
"نہیں باس۔ یہ بات یقیناً لارڈ پیٹرک کو ذاتی طور پر معلوم ہو گی
میرا آدمی اس سے معلوم نہیں کر سکتا۔ ویسے باس میرا خیال ہے
انہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ جس انداز
بات ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمران اور اس کے
تھی پی کاک کلب آپ کی تلاش میں ضرور آئیں گے"...... آسٹر نے
ا۔
"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... مالکم نے کہا اور اس کے
ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"کون بول رہا ہے" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک غرّا
آواز سنائی دی۔

"مالکم بول رہا ہوں گروٹی" مالکم نے بڑے نرم سے
کہا۔

"اوہ باس آپ۔ حکم باس" اس بار دوسری طرف سے
والے کا لہجہ بے حد نرم پڑ گیا۔

"سنو۔ چند ایشیائی لوگ کلب میں آ سکتے ہیں۔ وہ میرے
میں معلوم کریں گے۔ انہیں زندہ واپس نہیں جانا چاہئے"....
نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی" دوسری طرف
کہا گیا۔

"وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے لڑائی بھڑائی بھی جانتے ہا
تم اپنے آدمیوں کو خصوصی ہدایات دے دو" مالکم نے کہ
"آپ بے فکر رہیں باس۔ وہ چاہے کوئی بھی ہوں یہاں
کر کے جا سکیں گے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" مالکم نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز
دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا ڈبہ باہر نکال کر اس نے اسے میز
اور پھر اس پر موجود بہت سے بٹنوں کو یکے بعد دیگرے پر
شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈبے میں سے ایک تیز سیٹی کی آ

پھر یہ آواز بند ہو گئی اور ڈبے کے ایک کونے میں سرخ رنگ کا
چھوٹا سا بلب مسلسل جلنے لگا تو مالکم نے اطمینان کا ایک طویل
سانس لیا اور ڈبے کو اٹھا کر واپس میز کی نچلی دراز میں رکھا اور دراز
بند کر کے اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن
پریس کر دیئے۔

"گروٹی بول رہا ہوں باس" دوسری طرف سے اس بار
گروٹی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گروٹی۔ میں نے پی کاک کلب والا راستہ آف کر دیا ہے اور اب
اور تمہارا عملہ متبادل راستہ استعمال کرے گا" مالکم نے

"یس باس" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ میں چند روز کے لئے گولڈن پوائنٹ پر جا رہا ہوں اس
اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو تم نے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر وہاں رابطہ کرنا
ورنہ نہیں" مالکم نے کہا۔

"یس باس" دوسری طرف سے کہا گیا تو مالکم نے رسیور رکھ
اس نے اچانک فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہاں سے اس وقت تک
جائے جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہ ہو جائیں یا وہ جان
ل واپس نہ آ جائے کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ یہ ایجنٹ لوگ
حد شاطر ہوتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پی کاک کلب
آنے کی بجائے کسی بھی طرح یہاں کے بارے میں معلوم کر کے

عہاں پہنچ جائیں اس لئے اس نے اس دوران گولڈن پوائنٹ پا
کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ گولڈن پوائنٹ ایسی جگہ تھی جس کے
میں اس کی ذات کے علاوہ اور کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ اے
تھا کہ وہ وہاں ہر لحاظ سے محفوظ بھی رہے گا اور مطمئن بھی۔ چ
کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دیوار میں موجو
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پ ۔ک کلب ایک منزلہ عمارت تھی۔ وہ سڑک سے کافی ہٹ کر
رونی طرف بنی ہوئی تھی۔ سڑک پر گیٹ لگا ہوا تھا جس پر دو مسلح
بان موجود تھے لیکن وہ آنے جانے والوں کو نہ روک رہے تھے اور
ی چیک کر رہے تھے۔ پھاٹک بھی کھلا ہوا تھا اور وہ دونوں دربان
وش کھڑے تھے لیکن ان کی تیز نظریں ایک ایک مرد اور عورت
غور جائزہ لے رہی تھیں۔ عمران نے کار اس کلب سے کافی آگے
جا کر ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔ وہ
اس وقت ماسک میک اپ میں تھے اور ان سب نے جینز کی
یں اور چمڑے کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں حتیٰ کہ جولیا اور صالحہ بھی
لباس میں تھیں۔ عمران کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی
۔ بڑھنے لگا جبکہ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ لیکن جیسے ہی
ن اور اس کے ساتھی پھاٹک کے قریب پہنچے اچانک دونوں

دربان ان کے سامنے آگئے ۔

"تم پہلے ادھر آؤ اور ہمیں بتاؤ کہ تم کون ہو"...... ایک نے عمران سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا جبکہ اس دوسرے لوگ پھاٹک میں مسلسل آ جا رہے تھے لیکن وہ سب گھٹیا ٹائپ کے لوگ تھے ۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی

"تم نے خاص طور پر ہمیں کیوں روکا ہے"...... عمران حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"کیونکہ تم اجنبی ہو ۔ ہم یہاں آنے جانے والے سب کو طرح جانتے ہیں"...... دوسرے دربان نے کہا ۔

"کیا یہ چیکنگ آج شروع ہوئی ہے یا پہلے بھی ہوتی رہی ہے" عمران نے کہا ۔

"اس سے تمہارا کوئی مطلب نہیں ۔ تم بتاؤ کہ تم کون کیوں کلب میں جا رہے ہو ۔ کیا تمہارا تعلق ایشیا سے ہے"...... دربان نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے

"کیا تمہیں خاص طور پر ایشیائی لوگوں کے بارے میں حکم ہے"...... عمران نے کہا ۔ ویسے وہ سب دربان کے ساتھ سا ہو گئے تھے ۔

"ہاں"...... دربان نے جواب دیا ۔

"کس نے حکم دیا ہے"...... عمران نے پوچھا ۔

"باس گرووی نے"...... دربان نے جواب دیا ۔

"لیکن کیا ہم تمہیں شکل سے ایشیائی لگ رہے ہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا ۔

"اس لئے میں نے پوچھا بھی ہے کہ تم اجنبی ہو اور ہمیں نہیں معلوم کہ ایشیائی کیسے ہوتے ہیں ۔ اگر ہمیں یقین ہوتا تو تم دوسری سانس نکالے بغیر ختم ہو جاتے"...... دربان نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"ہم ایشیائی نہیں ہیں ۔ ہمارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے ۔ ہم تو تمہارے کلب کی بڑی تعریف سن کر آئے ہیں"...... عمران نے کہا ۔

"پھر ٹھیک ہے ۔ پھر تم جا سکتے ہو"...... دربان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ پھاٹک کی طرف مڑ گیا ۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے پھاٹک کے اندر داخل ہو گئے ۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی جو عمارت کے مین گیٹ تک چلی گئی تھی اور راہداری میں بھی جگہ جگہ دیواروں کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے ۔ وہ سب آنے جانے والوں کا جائزہ گہری نظروں سے لے رہے تھے ۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو انہوں نے کچھ نہیں کہا ۔ عمران اور اس کے ساتھی عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہوئے تو اندر ایک وسیع ہال تھا جس میں میزیں لگی ہوئی تھیں اور یہ وسیع ہال مردوں اور عورتوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن اس ہال میں بھی ہر طرف مسلح افراد موجود تھے ۔ ہال میں موجود مردوں اور عورتوں کا تعلق گھٹیا درجے کے

لوگوں سے تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سب زیر زمین دنیا افراد ہوں۔ وہاں شراب کے ساتھ ساتھ سرعام گھٹیا قسم کی منشیات استعمال بھی ہو رہا تھا اور ایسی ایسی اخلاق سوز حرکات بھی سرعا جاری تھیں کہ جن کے بارے میں شاید مشرق کے رہنے والے بھی نہ سکیں۔ ایک طرف وسیع کاؤنٹر تھا جس پر چار لڑکیاں مو تھیں۔ وہ سب ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ا کونے میں ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا اس کے جسم پر سرخ رنگ کی شرٹ اور نیلے رنگ کی جینز تھی۔ ا کے چہرے پر مندمل زخموں کے نشانات کی تعداد اس قدر زیادہ کہ یوں لگتا تھا جیسے اس کا چہرہ ان زخموں کے مندمل نشانوں سے کر بنایا گیا ہو۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک زوردا تھپڑ کے ساتھ ہی کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم میرا بازو پکڑو"...... اچانک صالحہ غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ایک بھوری مونچھوں اور سرخ بالوں والے آدمی کو اپنی گال پر ہاتھ رکھ فرش سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ہال قہقہوں سے گو اٹھا۔

"واہ۔ بڑی جاندار لڑکی ہے"...... کئی لوگوں کے تبصرے سنا دیئے تو عمران سمجھ گیا کہ اس بھوری مونچھوں والے آدمی نے صالحہ بازو پکڑا ہو گا جس کے نتیجے میں اسے تھپڑ کھانا پڑا تھا۔

"تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ مجھے"...... اس بھوری مونچھوں والے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی جیب سے ریوالور نکالا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی ح تڑپنے لگا۔

"پہلے تھپڑ مارا تھا۔ اب گولی مار دی ہے"...... صالحہ نے چیختے ئے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ واہ"...... اس بار ہال میں موجود گوں نے تعریف بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دو مسلح نوجوان تیزی آگے بڑھے اور انہوں نے فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے آدمی کو اٹھایا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے ایک راہداری میں غائب ہو ئے۔ البتہ باقی کسی نے کوئی بات نہ کی تو عمران دوبارہ کاؤنٹر کی رف بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صالحہ کے اس جارحانہ انداز نے ہاں کے لوگوں کی جبلت کو تسکین پہنچائی ہے اس لئے انہوں نے الحہ کو کچھ کہنے کی بجائے اس آدمی کو اٹھا کر باہر پھینک دیا ہو گا۔

"گروٹی کہاں بیٹھا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر رسی پر بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"...... اس آدمی نے چیختے وئے لہجے میں کہا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ں طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

"ہم گریٹ لینڈ سے آئے ہیں اور گروٹی سے ہمیں کام ہے"
عمران نے کہا۔
"جاؤ دفع ہو جاؤ۔یہاں کوئی گروٹی نہیں ہے"...... اس آدمی
انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا
میں اٹھا اور فضا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک زور دار دھماکے
ایک میز پر گرا اور پھر میز سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔
"تمہاری یہ جرأت کہ تم سنا گر کو اس لہجے میں جواب دو۔
اسے سنبھالو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا جبکہ اس آدمی کے
اور نیچے گرنے کے دھماکے سے ایک بار پھر ہال میں خاموشی چھا گ
اسی لمحے وہاں موجود دس کے قریب مسلح آدمی چیختے ہوئے کاؤنٹر
طرف دوڑے لیکن نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی نے یکلخت دونو
ہاتھ اٹھا کر آنے والوں کو روک دیا۔
"رک جاؤ۔ان بلی کے بچوں نے میرے ہاتھوں مرنا ہے۔میرے
ہاتھوں۔ماسٹر کے ہاتھوں"...... اس آدمی نے انتہائی حقارت بھر
انداز میں ہاتھ اٹھا کر آنے والوں کو روکتے ہوئے کہا۔
"اب بھی وقت ہے کہ گروٹی سے ہمیں ملوا دو ورنہ پھر یہ وقت
دوبارہ نہیں آئے گا"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔
"اب گروٹی تم سب کی قبروں پر ملنے آئے گا۔تمہاری قبر
پر"...... ماسٹر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخ
بجلی کی سی تیزی سے عمران پر حملے کے لئے اچھلا ہی تھا کہ دوسرے

بار پھر ہوا میں اڑتا ہوا عقبی دیوار سے ایک زور دار دھماکے
ٹکرایا۔اس بار جولیا نے یکلخت جھپٹ کر اس کا بازو پکڑا تھا اور
بائی قوت سے اچھلنے والا ماسٹر اس کے ہاتھ کے زور دار جھٹکے
ہوا میں مڑ کر عقبی دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔
اس کے پاس کہاں جا رہے ہو۔پہلے مجھ سے بات کرو"۔جولیا
ی سے مڑتے ہوئے کہا تو ہال میں موجود افراد کے چہروں پر
یرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ماسٹر دیوار کے ساتھ ٹکرا کر
اور ایک بار پھر چیختا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی آنکھوں سے
ی رہے تھے اور چہرہ غصے کی شدت سے اس طرح پھڑک رہا تھا
رعشہ کا مریض ہو جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بڑے
بھرے انداز میں اس طرح کھڑے تھے جیسے ان کا اس لڑائی
تعلق ہی نہ رہا ہو۔وہ صرف تماشہ دیکھ رہے ہوں۔ہال پر
ں خاموشی طاری تھی اور سب کی نظریں عمران اور اس کے
ں کے ساتھ ساتھ ماسٹر پر جمی ہوئی تھیں۔
ولیا دیر کیوں کر رہی ہو۔ہم نے گروٹی سے ملنا ہے۔جلدی
ے"...... اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا ہی تھا کہ یکلخت
یے کی طرح تڑپی اور دوسرے لمحے ماسٹر جو اب دونوں بازو
یں انداز میں جولیا کی طرف بڑھ رہا تھا جیسے وہ کسی جن کی
ونوں ہاتھوں میں جولیا کو اٹھا کر فضا میں پرواز کر جانے گا
یختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔جولیا نے انتہائی

ماہرانہ انداز میں دونوں ٹانگوں کی ضرب اس کے سینے پر ماری تھی
ماسٹر کے ہاتھ ویسے ہی کھلے کے کھلے رہ گئے تھے اور وہ اسی طرح ق
ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا تھا۔ جولیا ضرب لگا
قلابازی کھا کر اس قدر تیزی سے سیدھی ہوئی کہ عین جس لمحے ما
کی پشت قالین سے ٹکرائی تھی اسی لمحے جولیا قلابازی کھا کر سیدھی
چکی تھی۔ دوسرے لمحے جولیا یکلخت اچھلی اور اس کے دونوں پیر ا
ہو کر فرش پر پشت کے بل پڑے ہوئے ماسٹر کے سینے پر اس ق
قوت سے پڑے کہ پچاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ج
خون فوارے کی طرح باہر نکلنے لگا اور جولیا اچھل کر ایک طرف ا
طرح کھڑی ہو گئی جیسے اس نے اب تک سرے سے کوئی حرکت
نہ کی ہو جبکہ ماسٹر کا جسم اس دوران اکڑ چکا تھا۔ وہ ہلاک ہو گیا ت
جولیا نے اس کے دل پر مخصوص انداز میں ضرب لگائی تھی
دوسرے لمحے ہال میں چھائی ہوئی خاموشی کو گولیوں کی تڑتڑاہٹ
انسانی چیخوں نے توڑ دیا اور چھ مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے ا
بری طرح تڑپنے لگے۔ گولیاں چلانے والے تنویر اور صفدر تھے۔

"یہ اسلحہ استعمال کرنے ہی والے تھے"...... صفدر نے عمران
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پورا ہال یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گی
ان سب کے چہروں پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ پی کا کس کا قتل۔ اوہ۔ اوہ"...... سب اس طرح
رہے تھے جیسے ان افراد کے مرنے سے کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

"خبردار اگر کسی نے کوئی غلط حرکت کی تو یہ ہال مذبح خانہ بن
جائے گا۔ ہم نے صرف ڈیفنس میں گولیاں چلائی ہیں۔ ہم یہاں صرف
گروٹی سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"...... اچانک ایک سائیڈ سے
ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کے آدمی نے باہر آتے ہوئے کہا۔ اس
کے چہرے پر انتہائی حیرت تھی۔

"ہمارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور ہم نے گروٹی سے ملنا ہے"۔
عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... اس آدمی نے ایک بار پھر اسی طرح غصیلے لہجے میں
کہا۔

"کیوں کا جواب تو صرف گروٹی کو ہی دیا جا سکتا ہے۔ ویسے کیا یہ
گروٹی کسی عورت کا نام تو نہیں کہ وہ مردوں سے ملنے سے گھبراتی
ہے۔ ایسی صورت میں ہمارے ساتھ لیڈیز بھی ہیں۔ وہ اس سے مل
لیں گی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میرا نام گروٹی ہے۔ بولو"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"تو تم ہو گروٹی۔ ہمارا تعلق گریٹ لینڈ کے ستار برادرز سے
ہے"...... عمران نے کہا تو گروٹی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... گروٹی نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ مڑنے لگا تھا کہ یکلخت پلٹا اور پھر اس نے وہاں

موجود اپنے آدمیوں کو لاشیں اٹھا کر باہر پھینکوانے اور ہال صاف کرنے کے احکا ت دیئے اور ایک بار پھر مڑ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے اس کے پیچھے اس راہداری کی طرف بڑھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے اور خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں پہنچ گئے ۔یہاں کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن چاروں طرف موجود تھے جن میں ہال میں ہونے والی ہر کارروائی بخوبی نظر آ رہی تھی۔

"بیٹھو۔ تم شاید اس دنیا کے پہلے افراد ہو کہ پی کاک کلب میں قتل وغارت کے باوجود زندہ ہو"...... گروٹی نے دانت پیسنے والے انداز میں کہا۔

"اور شاید یہ اس کلب کا بھی یادگار دن ہو گا کہ ستار برادرز کے ساتھ جھگڑنے کے باوجود یہاں موجود لوگ زندہ نظر آ رہے ہیں"...... عمران نے اس سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا تو گروٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ستار برادرز کا نام میں نے سنا ہوا ہے لیکن تمہیں مجھ سے کیا کام ہے"...... گروٹی نے کہا۔

"ہم نے مالکم سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا تو گروٹی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ تو تم درحقیقت وہ ایشیائی ہو۔ اوہ۔ اسی لئے تم اس انداز میں لڑتے رہے ہو"...... گروٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

م اس کلب کے نیچے تہہ خانوں میں موجود ہے اور ہم نے
لنا ہے۔ اب تم ہمیں ایشیائی کہو یا ایکریمین"۔ عمران نے
ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت سر
ہ ساتھ ہی میز کی سائیڈ سے شیشے کی ایک دیوار زمین سے
ت تک چلی گئی۔ اسی لمحے عقبی دروازے پر بھی سیاہ رنگ
گئی۔ وہ سب عمران سمیت بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو
ف میز اور اس کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا گروٹی ان کی رینج
چکا تھا۔

ان سے بیٹھ جاؤ۔ اب تمہاری روحیں ہی یہاں سے نکل
ہ...... اچانک کھٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی گروٹی کی
ستائی دینے لگی تو عمران کی نظریں دیوار کے بائیں کونے
گئیں۔ وہاں ایک چوکور سا سوراخ نظر آنے لگ گیا تھا
ہاں کوئی سوراخ نہیں تھا۔

تو خاصے جدید انتظامات ہیں۔ میں تو اسے واقعی انتہائی
کلب سمجھ رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم اس لئے زندہ نظر آ رہے ہو کہ تم شاید میک اپ میں
اپنے اصل حلیوں میں یہاں پہنچتے تو گیٹ سے یہاں تک
موں میں لاکھوں گولیاں اتر چکی ہوتیں"...... گروٹی کی
ہے۔

"بہرحال اب تو ہم تمہاری قید میں ہیں اور بقول تمہارے
سے ہماری روحیں ہی باہر نکل سکتی ہیں اس لئے اب تو تم بغیر
ہچکچاہٹ کے بتا سکتے ہوئے کہ مالکم کہاں ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس مالکم یہاں موجود نہیں ہے۔ وہ چند روز کے لئے گولڈن
پوائنٹ پر چلا گیا ہے"...... گرونی نے جواب دیا۔

"گولڈن پوائنٹ۔ وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور جس بات کا علم گرونی کو بھی نہ ہوا
علم کسی اور کو بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ باس کا انتہائی خفیہ پوا
ہے"...... گرونی نے جواب دیا۔

"تو پھر تم ہماری موت کی اطلاع اسے کیسے دو گے"......
نے کہا تو گرونی بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے کہ میں اسے اطلاع دوں گا"......
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے تم نے اپنے اس عظیم کارنامے کی اطلاع تو د
ہے اپنے باس کو"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کے ذریعے اطلاع دوں گا۔ بس یہی ایک رابطہ
گرونی نے کہا۔

"چلو وہ فریکونسی ہی بتا دو تاکہ میری روح کو یہ اطمینان تو
مرنے سے پہلے میں نے کچھ نہ کچھ تو معلوم کر لیا ہے"...... عمرا

اس کے سارے ساتھی خاموش اور مطمئن بیٹھے ہوئے تھے۔ ان
انداز ایسے تھا جیسے وہ سب اس سچوئیشن سے ہر لحاظ سے لاتعلق
ں۔ گرونی عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم کسی بھی لمحے
سکتے ہو لیکن پھر بھی ایسی باتیں کر رہے ہو"...... گرونی نے کہا۔

"تم بتا دو تو کیا حرج ہے"...... عمران نے کہا تو گرونی نے اسے
ونسی بتا دی۔

"اب وہاں کال کر کے اسے ہماری موت کی اطلاع بھی دے
...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم تو ابھی زندہ ہو۔ مجھے دراصل ایک آدمی کا انتظار ہے۔
جائے تو تم پر موت وارد کر دی جائے گی"...... گرونی نے کہا۔

"کیوں۔ وہ آدمی ملک الموت کی نمائندگی کرتا ہے کہ اس کے بغیر
نہیں آ سکتی"...... عمران نے کہا تو گرونی ایک بار پھر ہنس

"نہیں۔ بس اتفاق ہے کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی کٹ
ہو گئی ہے اور میں نے تمہارے آنے سے پہلے آدمی کو بھیجا ہوا
کہ وہ لے آئے اور فٹ کر دے اور ابھی تک وہ نہیں پہنچا ورنہ
اطلاع مل جاتی اور تمہیں چونکہ یہاں سے بے ہوش کر کے مقتل
لے جانا ہے اس لئے مجبوری ہے"...... گرونی نے جواب دیا
پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا فون کی گھنٹی

بج اٹھی تو گرونی نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... گرونی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ دوسری طرف سے ہونے والی بات سننے لگا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہیں تھا اس لئے ظاہر ہے دوسری طرف کی آواز وہ سن نہ پا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب گیس بٹن آن کر دو اور پھر یہاں سپیشل روم میں بے ہوش ہونے والوں کو اٹھا کر زیرو روم میں پہنچا دو"۔ گرونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سانس روک لو"..... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا۔ دوسرے لمحے چھت سے یکلخت سفید رنگ کے دھوئیں کا بھبکا سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی عمران یکلخت اوندھے منہ صوفے سے نیچے قالین پر گر پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دوسرے ساتھی بھی ٹیڑھے میڑھے ہو کر نیچے گرنے لگے۔ سفید رنگ کا بھبکا چند لمحوں بعد ہی غائب ہو گیا لیکن عمران نے بہرحال سانس روکے رکھا۔ تھوڑی دیر بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی شیشے کی وہ دیوار زمین میں غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر آ جانے والی سیاہ رنگ کی چادر بھی غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور چار افراد اندر داخل ہوئے جبکہ گرونی بھی اٹھ کر میز کی سائیڈ سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچ چکا تھا کہ یکلخت عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی عمران کے باقی ساتھی بھی یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

سرے لمحے دروازے سے داخل ہونے والے چاروں آدمی تڑتڑاہٹ
آواز کے ساتھ ہی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے
نی حیرت سے بت بنا کھڑا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ اس کی طرف
م گیا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔

"ادھر آ کر صوفے پر بیٹھ جاؤ گرونی"..... عمران نے انتہائی سرد
میں کہا۔

تم۔ کیا تم بے ہوش نہیں تھے۔ کیا مطلب"..... گرونی نے
جھرجھری سی لیتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو
ت میں آیا تو گرونی ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھا اور پھر سامنے
فے پر اس طرح جا گرا جیسے کسی نے واقعی اسے اٹھا کر صوفے پر
دیا ہو۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جیسے میں کہوں ویسے کرو۔ سمجھے"۔
نے سرد لہجے میں کہا۔

تم۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"..... گرونی نے رک رک کر کہا۔
مالکم کو یہاں بلاؤ۔ ابھی اور اسی وقت"..... عمران نے کہا۔
نہیں۔ وہ نہیں آئے گا۔ کبھی نہیں آئے گا"..... گرونی نے
لہجے میں کہا کہ عمران کو یقین ہو گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔
تم اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کرو اور اسے بتاؤ کہ تم نے ایشیائی
ں کو ہلاک کر دیا ہے"..... عمران نے کہا۔
لیکن وہ لاشیں طلب کرے گا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے بلکہ ہو سکتا

ہے کہ کسی کو بھیج کر چیک کرائے"...... گروٹی نے کہا۔

"لاشیں بھی چیک ہو جائیں گی۔ تم بات تو کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی پر رکھ دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں بات"...... گروٹی نے کہا۔

"کہاں ہے ٹرانسمیٹر۔ بولو"...... عمران نے کہا۔

"میز کی سب سے نچلی دراز میں"...... گروٹی نے کہا تو عمران نے اشارہ کیا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر اس نے گروٹی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ گروٹی نے جلدی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ عمران کی نظریں فریکوئنسی پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ وہی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رہا تھا جو اس نے بتائی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ گروٹی کالنگ۔ اوور"...... گروٹی نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ مالکم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے باس کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں نے ایشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور"...... گروٹی نے کہا۔

"اچھا۔ کب۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... مالکم نے کہا تو [illegible]نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کلب میں آمد سے لے کر [illegible] آفس میں پہنچنے اور پھر انہیں بے ہوش کر کے زیرو روم میں [illegible] اورانہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دینے کی تفصیل بتا دی۔

"کیا ان کے میک اپ چیک کرائے گئے ہیں۔ اوور"...... مالکم [illegible]

"[illegible] باس۔ اوور"...... گروٹی نے کہا۔

"[illegible]وکے۔ تم ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈالوا دو۔ اوور اینڈ [illegible]...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو [illegible] گروٹی نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"[illegible] تمہارا کیا خیال ہے کہ مالکم کب تک گولڈن پوائنٹ سے [illegible] جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"[illegible] اپنی مرضی کا مالک ہے اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا"۔ گروٹی [illegible] دیا۔

"[illegible] اگر تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے تو تم اسے دوبارہ کیا اطلاع [illegible] ہمارے بارے میں"...... عمران نے کہا تو گروٹی بے اختیار [illegible]

"اطلاع۔ کیسی اطلاع"...... گروٹی نے حیرت بھرے لہجے میں [illegible]

"[illegible] ہے ہمارے جانے کے بعد تم اسے اصل بات بتا دو گے"۔

عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے ہلاک تو نہیں ہونا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ نے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈالنے کا کہا ہے۔ اس طرح ختم"...... گرونی نے کہا۔

"لیکن تمہارے یہ آدمی جو ہلاک ہوئے ہیں ان کے بارے کیا رپورٹ دو گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ میرا کام ہے۔ یہاں سب میرے آدمی ہیں۔ باس کا کوئی نہیں ہے اس لئے اس بارے میں تم بے فکر رہو"...... گرونی کہا۔

"ایک وعدہ تمہیں کرنا ہو گا کہ جب مالکم واپس آجائے تو ہمیں اطلاع دینی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کہاں"...... گرونی نے کہا۔

"ہم تمہیں خود فون کر لیں گے۔ اپنا خاص نمبر دے دو"...... نے کہا تو گرونی نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ اب ہم جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دروازے کی مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار ہو کر اپنی رہائش طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں کچھ نہیں ہوا۔ مالکم کے مطابق ہم ہلاک ہو چکے ہیں

اب وہ مطمئن انداز میں واپس آئے گا اور اس کے آتے ہی ہم اس ڈال دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن نجانے وہ کب واپس آئے"...... جولیا نے کہا۔

"ایسے لوگ زیادہ دیر اپنے بزنس سے علیحدہ نہیں رہ سکتے"...... نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مالکم کرانس کے دارالحکومت سے تقریباً دو سو کلو میٹر دور ا
مضافاتی قصبے ڈرافٹ ٹاؤن کی ایک قدیم طرز کی بنی ہوئی حویلی
موجود تھا۔ اس حویلی کو اس نے قدیم اور جدید انداز سے سجا
تھا۔ یہاں بیرونی طور پر تو کرانس کا قدیم کلچر نظر آتا تھا لیکن اند
طور پر حویلی کے کمرے انتہائی جدید انداز میں سجائے گئے تھے۔
مسلح محافظوں کی بھی بھاری فوج تھی اور ملازموں کی بھی۔
گولڈن پوائنٹ کہا کرتا تھا اور جب بھی وہ ذہنی اور جسمانی
تھکاوٹ یا بوریت محسوس کرتا تو خاموشی سے یہاں پہنچ جاتا تھا
وہ کم از کم دو ہفتوں تک یہاں ہر بات سے بے فکر ہو کر صرف
کرتا رہتا تھا۔ یہاں اس کی گرل فرینڈ گریسی رہتی تھی اور گر
انتہائی خوبصورت اور ذہین لڑکی تھی۔ وہ اس حویلی میں مالکہ کی
رہتی تھی۔ ویسے گریسی خوبصورت بھی تھی اور نوجوان بھی اور

زیادہ اسے مردوں کو لبھانے کا فن بھی آتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
اس کا دیوانہ تھا۔ گو اس نے کئی مرتبہ گریسی سے کہا تھا کہ وہ
کے ساتھ کرانس کے دارالحکومت میں جا کر رہے لیکن گریسی کو
حویلی اور اس کا ماحول اس قدر پسند تھا کہ وہ یہیں رہنے پر اصرار
تھی۔ اس وقت مالکم اس حویلی کے ایک کمرے میں موجود تھا
کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس
انتہائی چست لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوئی۔ اندر داخل
ہوتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا مالکم۔ تم پریشان دکھائی دے رہے ہو"...... آنے والی
نے جو گریسی تھی، حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس بار تمہیں معلوم ہے کہ مجھے یہاں کیوں آنا پڑا
"...... مالکم نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے خود بتایا تھا کہ جان ڈیوک نے تمہیں کوئی فارمولا
بیچ کے طور پر دیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اس فارمولے کے پیچھے
اور تم ان سے بچنے کے لئے یہاں آئے ہو"...... گریسی نے
جواب دیا۔

"ابھی پی کاک کلب کے گروٹی نے ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دی ہے
ہیں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... مالکم نے کہا
گریسی بے اختیار چونک پڑی۔

"تو اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو خوشی کی

بات ہے تمہارے لئے "...... گریسی نے کہا۔

" پریشان میں اس بات پر ہو رہا ہوں کہ جو تفصیل گروٹی نے
بتائی ہے اس تفصیل کے مطابق اس قدر خطرناک سرکاری ایجنٹ
اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے ۔ اگر وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہو
سکتے تو برائٹ لائٹ کا چیف لارڈ پیٹرک ان کی اس قدر تعریف ا
کرتا اس لئے مجھے اس ساری کہانی پر یقین نہیں آ رہا"...... مالکم نے
جواب دیا۔

" تو پھر چیکنگ کرالو"...... گریسی نے کہا۔

" میں نے ایک آدمی سے بات کی ہے۔ دیکھو کیا جواب آتا ہے
اس کا"...... مالکم نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مالکم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

" یس ۔ ایم بول رہا ہوں"...... مالکم نے کہا۔

" روگر بول رہا ہوں ایم"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے"...... مالکم نے کہا۔

" وہ لوگ جو گروٹی کے ساتھ اس کے آفس میں گئے تھے واپس
جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ البتہ لاشیں ضرور برقی بھٹی میں ڈلوائی
گئی ہیں"...... روگر نے کہا۔

" کیا یہ اطلاع حتمی ہے کہ وہ لوگ واپس جاتے ہوئے دیکھے گئے

...... مالکم نے کہا۔

ہاں ۔ وہ دو عورتوں اور چار مردوں کا گروپ تھا اور انہوں نے
ل کلب میں انتہائی حیرت انگیز انداز میں ماسٹر اور مسلح افراد کا
و کر دیا تھا۔ پھر گروٹی انہیں اپنے ساتھ سپیشل آفس میں لے
اس کے کافی دیر بعد یہ چھ افراد اس کے سپیشل آفس سے نکل کر
کلب میں پہنچے اور پھر کلب سے باہر چلے گئے جبکہ گروٹی نے
کو بلا کر اسے حکم دیا کہ اس کے سپیشل آفس میں موجود افراد کی
اٹھائے اور انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دے اور ایسا
ا ہے"...... روگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب میری بات سنو۔ کیا تم اس گروپ کو ٹریس
اس کا خاتمہ کر سکتے ہو"...... مالکم نے کہا۔

وہ انتہائی خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ ہیں مالکم اس لئے میں ان کا
نہیں کر سکتا ورنہ میرا پورا گروپ ختم ہو سکتا ہے۔ ویسے
مسئلہ ایک اور انداز میں حل ہو سکتا ہے"...... روگر نے کہا۔

کیسے"...... مالکم نے چونک کر کہا۔

تمہیں فارمولا جان ڈیوک نے دیا ہے۔ تم فارمولا جان ڈیوک
پس کر دو اور خود فارغ ہو جاؤ کیونکہ یہ لوگ کسی صورت
لے کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اور تم خواہ مخواہ دوستی میں اپنے
لو اور اپنے پورے بزنس کو تباہ مت کراؤ"...... روگر نے
دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے روگر کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے لڑ
کر فارمولا جان ڈیوک کو اس لئے واپس کر دوں کہ میں اسے سنبھال
نہیں سکتا۔ اس طرح تو میری ساری عمر کی ساکھ ختم ہو جائے گی"۔
مالکم نے کہا۔
"تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تم اس وقت تک انڈر گراؤنڈ
رہو جب تک کہ جان ڈیوک خود واپس آکر تم سے فارمولا نہیں لے
جاتا"...... روگر نے کہا۔
"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... مالکم نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"یہ سب کیا ہو رہا ہے مالکم۔ میں پہلی بار تمہیں اس طرح الجھا
ہوا اور پریشان دیکھ رہی ہوں"...... گریسی نے کہا۔
"واقعی پھنس گیا ہوں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔
اب تم دیکھو۔ گروٹی پر مجھے ایک فیصد شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا لیکن
انہوں نے گروٹی کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور گروٹی نے مجھے رپورٹ
دی ہے کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا
نہیں ہے"...... مالکم نے کہا۔
"لیکن گروٹی نے ایسا کیوں کیا"...... گریسی نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ میں مطمئن ہو کر واپس پہنچ جاؤں اور یہ لوگ میری
گردن پر سوار ہو جائیں"...... مالکم نے جواب دیا۔

"کیا گروٹی کو معلوم ہے کہ تم یہاں موجود ہو"...... گریسی نے

"نہیں۔ اسے تو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ میں یہاں
ہوں۔ اسے صرف یہ معلوم ہے کہ میں گولڈن پوائنٹ پر ہوں لیکن
گولڈن پوائنٹ کہاں ہے اس کا علم صرف مجھے ہے"...... مالکم نے
جواب دیا۔
"لیکن اس نے تم سے یہاں بات تو کی ہے"...... گریسی نے

"ہاں۔ لیکن یہ بات چیت ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہوئی ہے"۔ مالکم
نے جواب دیا۔
"اور اس روگر نے تو فون پر بات کی ہے۔ ان نمبروں سے تو
پتہ کیا جا سکتا ہے"...... گریسی نے کہا۔
"نہیں۔ یہ خصوصی سیٹلائٹ نمبر ہے"...... مالکم نے جواب دیا
تو گریسی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
"تم بے فکر رہو۔ یہاں کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں
ہو سکتا۔ میں واپس جا کر گروٹی کو ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ دنیا
اس کی لاش سے عبرت پکڑے گی"...... مالکم نے کہا۔
"یقیناً ایسا ہونا چاہئے۔ ایسے لوگ آستین کا سانپ ثابت ہوتے
ہیں"...... گریسی نے کہا تو مالکم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"میرا خیال ہے کہ یہاں انتظامات مزید سخت کر دیئے جائیں اور

اب کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے"...... مالکم نے کچھ
کی خاموشی کے بعد کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا مالکم۔ تم ایسا کرو کہ سر
کے سامنے کار میں بیٹھ کر چلے جاؤ۔ میں تمہیں باقاعدہ سی آف کرو
گی اور ظاہر یہی کروں گی کہ تم واپس چلے گئے ہو۔ کار تمہیں سپیشل
ایئرپورٹ پر چھوڑ کر واپس آجائے گی اور تم وہاں سے خاموشی سے
ساڈان کلب پہنچ جانا۔ میں وہاں پہنچ کر تمہیں خود کرڈ شیشوں والی کا
میں واپس لے آؤں گی اور اس طرح تم مکمل طور پر یہاں محفوظ ہو جا
گے"...... گریسی نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری تجویز واقعی ٹھیک ہے۔ بہرحال حفاظت ضرو
ہے"...... مالکم نے کہا تو گریسی بے اختیار مسکرا دی۔

عمران اپنے سامنے میز پر نقشہ پھیلائے اور سفید کاغذوں کے بنڈل
ر بے حد مصروف تھا جبکہ اس کے سارے ساتھی خاموش بیٹھے
کافی پینے میں مصروف تھے۔ عمران کے لئے کافی کی پیالی تیار کر
اس کے سامنے رکھی ضرور گئی تھی لیکن عمران نے نظر اٹھا کر بھی
نہ دیکھا تھا۔ وہ مسلسل کاغذوں پر حساب کتاب کرنے اور نقشے
انات لگانے میں مصروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے بے اختیار
طویل سانس لیتے ہوئے قلم رکھا اور پشت کرسی کی عقبی سیٹ
لگا دی۔

"یہ میری کافی تو اب ہاٹ کافی کی بجائے کولڈ کافی بن گئی ہو
...... عمران نے کافی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کافی
لی اٹھا لی۔

"عمران صاحب۔ کیا ٹرانسمیٹر فریکونسی سے کوئی علاقہ سامنے آیا

ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر دور شمال کی طرف ایک قصبہ ہے ذرافٹ ٹاؤن۔ وہاں کی نشاندہی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"قصبہ۔ تو کیا یہ مالکم قصبے میں چھپا بیٹھا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں اچھے بھلے بڑے شہر کو بھی قصبہ کہا جاتا ہے۔ کرانسی بڑے روایت پسند لوگ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ خاصا بڑا شہر ہو گا یہ"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ اتنے بڑے دارالحکوست کو چھوڑ کر ایک شخص قصبے میں جا کر کیوں چھپے گا جبکہ چھپنے کے لئے بہترین جگہ گنجان آباد علاقہ ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دو بار تو چیک کر چکا ہوں۔ اب مزید میرے اندر ہمت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تمہارا ہی کام ہے کہ تم نجانے کہاں کے قلابے کہاں ملا کر جمع تفریق کر کے جگہ کا پتہ چلا لیتے ہو"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے پیالی میں موجود باقی ماندہ کافی حلق میں انڈیلنے کے بعد پیالی ایک طرف رکھی اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا لیکن دوسرے لمحے جولیا ت سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے وں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ عمران نے آگے بڑھ کر ازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ فرش پر سر ٹکائے کھڑا تھا۔ یعنی اس ز فرش پر اور ٹانگیں چھت کی طرف تھیں۔

"یہ اچانک تمہیں کیا ہو گیا ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت ے لہجے میں کہا۔

"تنویر کا شکریہ ادا کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو سب ختیار ہنس پڑے۔

"بڑا خوبصورت انداز ہے شکریہ ادا کرنے کا"...... صفدر نے ہوئے کہا۔

"خوبصورت نہیں بلکہ مشکل کہیں۔ اب سوچو کہ اگر ہمیں کسی یہ ادا کرنا پڑے تو ہم کیا کریں گے"...... صالحہ نے کہا تو سب بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ کیا طریقہ ہے۔ سیدھی طرح بھی تو شکریہ ادا کر سکتے تھے"...... نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اصل میں لیڈر ہوں اور سر کھپاتے کھپاتے میرے دماغ کی فیل ہو گئی تھی اور اسے چارج کرنے کے لئے اس حالت میں وری ہوتا ہے"...... عمران نے یکلخت اچھل کر سیدھا کھڑے ہوئے کہا۔

"تو آپ ذہن کو تازہ کر رہے تھے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بے شک تم صالحہ کا شکریہ ادا کر کے دیکھ لو"۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کمرہ ایک بار پر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ڈرافٹ ٹاؤن کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ پہلی آواز سے مختلف تھی۔

"مسٹر مالکم کا فون نمبر دیں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"مسٹر مالکم۔ سوری سر۔ یہاں ڈرافٹ ٹاؤن میں ان کے نام پر کوئی نمبر نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کنفرم ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ گولڈن پوائنٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"گولڈن پوائنٹ۔ سوری سر۔ ایسا کوئی نام بھی یہاں نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آر یو شیور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری تحقیق غلط ثابت ہوئی ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تحقیق غلط نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہاں نام ہی ...ل کر دیئے گئے ہیں۔ بہرحال ایک اور راستہ ہے اس پر چل کر ...لیں۔ پھر کچھ سوچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا تو عمران نے کوئی ... دینے کی بجائے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع ...یئے۔

"یس۔ گروٹی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے گروٹی کی ...ائی دی۔

"گروٹی۔ میں ایشیائی ایجنٹ عمران بول رہا ہوں۔ مالکم سے ...ی دوبارہ کوئی بات ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ پھر تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ کیوں"...... گروٹی نے ...کر کہا۔

"حالانکہ مجھے حتمی طور پر اطلاع ملی ہے کہ ڈرافٹ ٹاؤن سے

تمہیں کال کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈرافٹ ٹاؤن سے۔ وہ کس نے۔ وہاں کون ہے جس نے
کال کرنا تھی"...... گروٹی کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"اوکے۔ بہرحال وعدہ یاد رکھنا۔ جب مالکم واپس آ جائے تو ہم
تم نے آگاہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب واقعی معاملات پیچیدہ ہو گئے ہیں"...... عمران نے ر
رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کنفرم ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ ہمیں وہاں جا کر ا
تلاش کرنا پڑے گا۔ شاید اس کا کوئی کلیو مل جائے"۔ صفدر نے ک

"نہیں۔ ایسے وہاں دھکے کھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔
بہرحال ٹارگٹ تلاش کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے"...... جولیا نے کہا۔

"اب آخری طریقہ رہ گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سا
لیتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس
دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہاں کے کسی ایسے کلب کا نمبر دیں جہاں ہر قسم کی سپلائی
جاتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ ڈاٹ کلب"...... انکوائری آپریٹر نے جواب دیا اور سا
فون نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پ

انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ریڈ ڈاٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"مینجر سے بات کراؤ۔ میں جارج فرائیڈ بول رہا ہوں"۔ عمران
نے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ شاید یہ عمران کے لہجے کا اثر تھا۔

"ہیلو۔ مینجر مرفی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
آواز سنائی دی۔

"مرفی۔ میں دارالحکومت کے پی کاک کلب کا مینجر گروٹی بول رہا
ہوں"...... عمران نے گروٹی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ آپ۔ آپ نے یہاں کیسے فون کیا جناب"۔ دوسری
طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ پی کاک
کی شہرت پورے کرانس میں ہے۔

"میرے پاس مالکم ڈرافٹ ٹاؤن آئے تھے۔ مجھے ان سے انتہائی
ضروری کام ہے لیکن میرے پاس ان کا رابطہ نمبر نہیں ہے۔ کیا تم
کلیو دے سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ مسٹر مالکم تو گریسی پیلس میں موجود ہیں۔
میں نے کئی بار انہیں مس گریسی کے ساتھ وہاں سے نکلتے ہوئے
دیکھا ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ آپ کے پاس بھی ہیں"۔

دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تمہیں گریسی پیلس کا فون نمبر معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ مس گریسی تو ہم جیسے لوگوں سے ملنا بھی توہین سمجھتی ہیں۔ اس لئے ان کا ہم سے کبھی رابطہ نہیں ہو سکا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ شکریہ۔ بہرحال اگر تم دارالحکومت آؤ تو میرے پاس ضرور آنا۔ اب تم میرے خاص دوست ہو"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ یہ تو میرے لئے اعزاز ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر رابطہ نمبر اور آخر میں انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریسی پیلس کا نمبر دیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ وہاں ہماری ایکس چینج کا کوئی نمبر نہیں ہے۔ وہاں سیٹلائٹ فون نصب ہے۔ دارالحکومت کی سیٹلائٹ فون انکوائری سے آپ کو معلوم ہو سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سیٹلائٹ فون انکوائری کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر وہ

نمبر پریس کر دیئے جو آپریٹر نے بتائے تھے۔

"سیٹلائٹ فون انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس آفس سے بول رہا ہوں ڈپٹی ڈائریکٹر ہنری پیسن"...... عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈرافٹ ٹاؤن میں گریسی پیلس میں سیٹلائٹ فون نصب ہے۔ پولیس آفس کو اس کا نمبر چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا آپ نے کنفرم کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے جو سیٹلائٹ فون انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"گریسی پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر مالکم سے بات کرائیں۔ میں گریٹ لینڈ سے جان ڈیوک بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"اوہ جناب۔ مسٹر مالکم تو چند لمحے پہلے واپس چلے گئے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی کار انہیں سپیشل ایئر پورٹ پر چھوڑنے گئی ہے۔ مجھے تو صرف اتنا ہی معلوم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور مس گریسی۔ وہ کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی وہ بھی ان کے بعد باہر چلی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نمبر پریس کر کر کے میری انگلیاں بھی تھک گئی ہیں اور نتیجہ نکلا نائیں نائیں فش"...... عمران نے کرسی کی سیٹ سے پشت لگاتے ہوئے کہا۔

"ویسے تمہارا ذہن واقعی کمپیوٹر ہے۔ تم نے بہرحال یہاں بیٹھے بیٹھے نہ صرف اس کا سراغ لگا لیا بلکہ اس بارے میں سب کچھ بھی معلوم کر لیا ہے"...... جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو چوہان کہتا ہے کہ اب عمران صاحب کے ساتھ مشن پر جانے سے کوئی لطف نہیں آتا۔ عمران صاحب فون پر ہی مشن مکمل کر لیتے ہیں۔ اب دیکھیں عمران صاحب کی بجائے میں ہوتا تو

ر معلومات حاصل کرتا۔ کچھ لطف تو آتا"...... صفدر نے کہا بے اختیار ہنس پڑے۔

صل اب میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں اس لئے کوشش کرتا کہ زیادہ حرکت نہ کرنی پڑے۔ کیوں جولیا"...... عمران سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

تم بوڑھے ہوتے چیف نے تمہیں گولی مار دینی ہے کیونکہ وڑوں کا یہی انجام ہوتا ہے"...... تنویر نے کہا تو سب بے ں پڑے۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے کرنے شروع کر دیئے۔

ائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز

شل ایئر پورٹ کے مینجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو رف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون ی نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

سپیشل ایئر پورٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے باوقار سی آواز سنائی دی۔

الحکومت سے پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ بول رہا ہوں"۔ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یس سر۔ فرمائیے سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے یا۔

"کیا آپ دارالحکومت کے پی کاک کلب کے مسٹر مالم کو
ہیں"...... عمران نے کہا۔
"یس سر۔ ان سے اکثر ملاقات رہتی ہے"...... دوسری طرف
کہا گیا۔
"ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ ابھی تھوڑی دیر
سپیشل ایئرپورٹ پہنچے ہیں۔ کیا وہ یہاں موجود ہیں"۔ عمران
کہا۔
"نہیں جناب۔ وہ آئے ضرور تھے لیکن پھر واپس چلے
ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"واپس چلے گئے ہیں۔ کہاں"...... عمران نے کہا۔
"یہ تو معلوم نہیں جناب۔ بہرحال وہ چند منٹ یہاں رک
واپس چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"ساتھیو۔ اب اس سے زیادہ میری انگلیاں کام نہیں کر سک
بہرحال اب یہ بات طے ہے کہ وہ موجود ڈرافٹ ٹاؤن میں
ہے"...... عمران نے کہا۔
"آپ کی انگلیاں کام نہیں کر رہی ہیں یا آپ کا دماغ کام نہ
سکتا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"دماغ تو پہلے ہی کام نہیں کرتا تھا"...... عمران نے کہا تو
بے اختیار ہنس پڑے۔

آپ اجازت دیں تو اس کے پیچھے جا کر انکوائری کروں"۔
کہا۔
"...... عمران نے چونک کر کہا۔
گریسی پیلس سے سپیشل ایئرپورٹ پہنچا لیکن سپیشل ایئر
وہ چند منٹ رک کر واپس چلا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے
فٹ ٹاؤن سے باہر نہیں گیا بلکہ اس نے گریسی پیلس سے
تاثر دیا ہے کہ وہ ڈرافٹ ٹاؤن سے چلا گیا ہے اور یہ کام اسی
ہیں ہو سکتا ہے کہ اسے بھی شک پڑ گیا ہے کہ ہمیں گریسی
بارے میں معلوم ہے"...... صفدر نے کہا۔
یہ تو میں نے بس اتفاق سے ریڈ ڈاٹ کلب کے مینجر سے
ہے ورنہ ویسے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا"۔ عمران

لئے مجھے یقین ہے کہ اب وہ یقیناً کسی اور میک اپ میں
اور جگہ رہ رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔
بات تو ٹھیک ہے لیکن کہاں۔ اب وہ کسی ہوٹل میں تو
ہا"...... عمران نے کہا۔
بھی ہے بہرحال وہاں جا کر معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ اس
نے کہا۔
۔ اب بہرحال وہاں جا کر کام کرنے کا سکوپ بن گیا ہے"۔
کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"بڑی الجھن ہو رہی ہے گریسی" ...... مالکم نے گریسی سے
ہو کر کہا جو اس کے ساتھ بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی۔

"کیسی الجھن" ...... گریسی نے چونک کر پوچھا۔

"اس طرح چھپ کر رہنے سے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے وا
جانا چاہئے۔ وہ مجھے کہاں نہیں جائیں گے" ...... مالکم نے کہا۔

"گروٹی ان کے ساتھ مل چکا ہے۔ تمہارے وہاں پہنچتے ہی
اطلاع ایشیائی ایجنٹوں تک پہنچ جائے گی اور پھر تمہیں فارمو
انہیں دینا پڑ جائے گا۔ یہ ایجنٹ لوگ اپنے مشن کے معاملا
انتہائی سفاک ہوتے ہیں" ...... گریسی نے کہا۔

"تو اب میں کیا کروں۔ کیا باقی ساری عمر یہاں چھپ کر
رہوں" ...... مالکم نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں یہاں گریسی پیلس میں چھپ کر

لے الجھن ہو رہی ہے اور شاید میری حماقت تھی کہ میں نے ایسا
سوچا" ...... گریسی نے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہی ہو۔ اب اپنے ہی آدمیوں سے مجھے
چھپنا پڑ رہا ہے" ...... مالکم نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم چلو میں تمہیں کلر ڈ شیشوں والی کار میں لے جاتی
ہوں۔ ہم سٹی کلب میں کھانا کھائیں گے اور پھر کھلے عام واپس آ
جائیں گے" ...... گریسی نے کہا تو مالکم سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
تھوڑی دیر بعد ان کی کار ڈرافٹ ٹاؤن کے ایک کلب کے سامنے جا کر
رک گئی۔

"آؤ یہاں کا کھانا بے حد لذیذ ہوتا ہے" ...... گریسی نے
مسکراتے ہوئے کہا تو مالکم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلب کا نام
چینڈ کلب تھا۔ وہ ہال میں جیسے ہی داخل ہوئے اچانک ایک کاؤنٹر
پر کھڑا ہوا آدمی بے اختیار اچھل پڑا اور پھر وہ کاؤنٹر کی سائیڈ سے نکلا
اور تیزی سے دوڑتا ہوا گریسی اور مالکم کی طرف آگیا۔

"خوش آمدید مادام گریسی اور جناب مالکم۔ آپ کی یہاں موجودگی
ہمارے لئے اعزاز ہے جناب" ...... اس آدمی نے ان دونوں کے
سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"شکریہ چینڈ۔ میں ابھی مالکم سے تمہارے کلب کے کھانوں کی
تعریف کر رہی تھی" ...... گریسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کیسے جانتے ہو" ...... مالکم نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"جناب۔ میں نے کافی عرصہ پی کاک کلب میں کام کیا ہے"۔ رچمنڈ نے کہا تو مالکم نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔ پھر رچمنڈ انہیں سپیشل ایریے میں لے گیا اور اس نے وہاں ان کی اس انداز میں خاطر مدارت کی جیسے وہ واقعی وی وی آئی پی شخصیات ہوں۔ مالکم رچمنڈ کے اس انداز کے استقبال پر واقعی بے حد خوش ہو رہا تھا اور اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بوریت اب دور ہو چکی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد ان دونوں نے رچمنڈ سے کھانوں کی بے حد تعریف کی اور پھر اس کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر وہ واپس گریسی پیلس پہنچ گئے۔

"اب میں واقعی اپنے آپ کو آزاد محسوس کر رہا ہوں"۔ مالکم نے پورچ میں سے کار سے اترتے ہوئے کہا تو گریسی بے اختیار مسکرا دی۔

"جناب ابھی کچھ دیر پہلے فون آیا تھا روگر صاحب کا۔ میں نے تو انہیں کہہ دیا کہ آپ یہاں سے واپس جا چکے ہیں"...... ایک نوجوان نے تیزی سے قریب آکر مالکم سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں واپس آگیا ہوں۔ میں بات کر لوں گا اس سے"...... مالکم نے کہا اور پھر کمرے میں جا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد روگر کی آواز سنائی دی۔

مالکم بول رہا ہوں روگر"...... مالکم نے کہا۔

اوہ۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... روگر نے چونک کر پوچھا۔

جہاں تم نے پہلے فون کیا تھا"...... مالکم نے جان بوجھ کر مقام لئے بغیر کہا۔

اوہ۔ لیکن ابھی میں نے فون کیا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ تم وہاں جا چکے ہو"...... روگر نے کہا۔

ہاں۔ لیکن میں پھر واپس آگیا ہوں لیکن تم نے فون کیوں کیا کیا کوئی خاص بات ہے"...... مالکم نے کہا۔

ہاں۔ تمہیں اطلاع دینی تھی کہ میرے آدمیوں نے ان ایشیائی ں کو ٹریس کر لیا ہے اور یہ ایجنٹ خصوصی چارٹرڈ سروس سے ٹ ٹاؤن گئے ہیں۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا تھا کہ کیا تم ہاں موجود ہو تو تمہیں اطلاع ہو جائے"...... روگر نے کہا تو بے اختیار اچھل پڑا۔

"ڈرافٹ ٹاؤن۔ اس چھوٹے سے قصبے میں۔ وہ وہاں کیا کرنے ہیں۔ میں نے وہاں اس چھوٹے سے قصبے میں کیا کرنا تھا"۔ مالکم کہا۔

"انہیں کہیں نہ کہیں سے بہرحال اطلاع مل گئی ہو گی۔ ٹھیک جب تم وہاں نہیں ہو تو پھر ٹھیک ہے"...... روگر نے کہا۔

"بہرحال تمہاری اس اطلاع کا شکریہ"...... مالکم نے کہا اور ر رکھ دیا۔ اسی لمحے گریسی کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"..... گریسی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ روگر نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ڈرافٹ ٹاؤن رہتے ہیں"..... مالکم نے کہا۔

"یہاں کیوں۔ یہاں کے بارے میں انہیں کیسے معلوم ہوا ہے"..... گریسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے"..... مالکم نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ یہاں آکر بھی وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دیتی ہوں۔ اگر وہ یہاں آئے تو ان کی لاشیں ہی یہاں سے باہر جائیں گی"..... گریسی نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال محتاط رہنا چاہئے"..... مالکم نے کہا تو گریسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

"یہ لوگ تو بھوت بن کر پیچھے پڑ گئے ہیں۔ یہاں کے بارے میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ پھر وہ یہاں کیوں آ رہے ہیں"۔ مالکم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد گریسی اندر داخل ہوئی۔

"اب قطعی بے فکر ہو جاؤ۔ میں نے باقاعدہ ہدایات دے دی ہیں۔ اب کسی اجنبی کو کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہونے دیا جائے گا اور تمہاری یہاں موجودگی سے انکار کر دیا جائے گا"۔ گریسی نے کہا تو مالکم کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ پہلے کہیں چل کر کھانا کھالیں۔ اب تو معاملہ برداشت سے باہر ہو رہا ہے"..... صفدر نے کہا۔ وہ سب ڈرافٹ ٹاؤن کے خصوصی ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ انہیں خصوصی چارٹرڈ سروس سے یہاں آنا پڑا تھا کیونکہ یہاں کے لئے باقاعدہ کوئی فلائٹ نہیں تھی۔

"بھوک تو واقعی مجھے بھی لگ رہی ہے۔ ٹھیک ہے"..... عمران نے کہا اور پھر وہ ایئر پورٹ سے نکل کر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھتے لگے۔

"یہاں ڈرافٹ ٹاؤن میں سب سے لذیذ کھانا کہاں ملتا ہے"۔ عمران نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رچمنڈ کلب کا کھانا پورے ڈرافٹ ٹاؤن میں مشہور ہے جناب"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"تو پھر ہمیں وہیں لے چلو" ...... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ سب دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ رچمنڈ کلب کے ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ پھر وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے کاؤنٹر پر کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھ آیا۔

"میرا نام رچمنڈ ہے جناب۔ آپ یہاں پہلی بار تشریف لائے ہیں" ...... نوجوان نے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ۔ آپ کے کھانوں کی یہاں بڑی شہرت ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جی۔ آپ کی مہربانی ہے۔ آیئے تشریف لایئے۔ ادھر سپیشل سیٹنگ میں" ...... رچمنڈ نے کہا اور پھر انہیں ایک علیحدہ حصے میں لے جایا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے مینو چیک کر کے سبزیوں پر مبنی ڈشوں کا کہہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ کھانا واقعی بے حد لذیذ تھا۔ کھانے کے بعد انہوں نے چائے پی۔ اسی لمحے رچمنڈ ایک بار پھر وہاں آ گیا۔

"جناب۔ کھانا پسند آیا" ...... رچمنڈ نے کہا۔

"ہاں مسٹر رچمنڈ۔ کھانا واقعی بے حد لذیذ تھا" ...... عمران نے کہا اور پھر باری باری سب نے کھانے کی تعریف کی تو رچمنڈ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"شکریہ جناب۔ بے حد شکریہ" ...... رچمنڈ نے کہا۔

"مسٹر رچمنڈ۔ کیا آپ دارالحکومت کے پی کاک کلب میں کبھی گئے ہیں" ...... عمران نے اچانک پوچھا۔

"اوہ۔ سر میں تو وہاں ملازمت کرتا رہا ہوں" ...... رچمنڈ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر تو آپ ہمارے دوست مالکم کو بھی جانتے ہوں گے" ...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ بہت اچھی طرح۔ ابھی آپ کے آنے سے دو گھنٹے پہلے جناب مالکم اور ان کی دوست مادام گریسی یہاں سے کھانا کھا کر گئے ہیں اور انہوں نے بھی میرے کھانوں کی بے حد تعریف کی ہے" ...... رچمنڈ نے کہا۔ وہ اس وقت ان سب کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی چائے پینے میں مصروف تھے۔

"مادام گریسی۔ وہی جن کا یہاں گریسی پیلس ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ جی ہاں۔ وہی جناب۔ ویسے اب آپ سے کیا چھپانا جناب۔ آپ تو ان کے دوست ہیں۔ اصل مالک تو جناب مالکم ہی ہیں۔ نام البتہ انہوں نے اپنے دوست کے نام پر رکھ دیا ہے۔ ویسے صاحب کیا خوبصورت حویلی ہے۔ بالکل قدیم دور کی داستانوں جیسی" ...... رچمنڈ واقعی بے پناہ بولنے کا عادی تھا اس لئے وہ سب کچھ خود ہی بتائے چلا جا رہا تھا۔ اسے صرف دلچسپی اپنے کلب کے

کھانے کی شہرت کی تھی۔

"کہاں ہے یہ حویلی"۔ عمران نے پوچھا تو رچمنڈ نے پوری تفصیل سے حویلی کے بارے میں بتا دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ جناب۔ آپ کا یہ کھانا واقعی پوری دنیا میں سب سے زیادہ لذیذ ثابت ہوا ہے۔ بہرحال اب ایک انفارمیشن دے دو کہ ہم ہوٹلوں وغیرہ میں رہنے سے کتراتے ہیں اور ہمیں یہاں کچھ دن رہنا بھی ہے اس لئے کوئی ایسی ٹپ کہ ہمیں کوئی رہائش گاہ اور کاریں وغیرہ مل سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"ارے یہ کون سا مسئلہ ہے جناب۔ میں ابھی بندوبست کرا دیتا ہوں"...... رچمنڈ نے کہا اور پھر اس نے ویٹر کو کہہ کر فون وہیں منگوا لیا۔ پھر اس نے کسی سے بات کی اور پھر فون آف کر دیا۔

"یہاں سے کچھ فاصلے پر سٹار ٹریولرز کا آفس ہے۔ وہ آپ کی خدمت کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔ لیکن جناب ایک درخواست ہے"۔ رچمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"صرف اتنی کہ آپ جتنے دن بھی یہاں رہیں کھانا میرے کلب میں ہی کھایا کریں یا پھر آرڈر دے دیا کریں کھانا آپ کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے گا"...... رچمنڈ نے کہا تو عمران نے فوراً ہی اس سے وعدہ کر لیا تو رچمنڈ نے خوش ہو کر ان کا شکریہ ادا کیا اور دوبارہ ہال کے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

لال ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مدد کرنے پر آتا ہے تو کس طرح ایسے ٹ بنا دیتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی میں ایک جدید تعمیر شدہ کوٹھی میں موجود تھے۔ وہاں دو کاریں جود تھیں۔ عمران اور صفدر باقی ساتھیوں کو وہاں چھوڑ کر فو میں خصوصی اسلحہ حاصل کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔

ہنے رات کو گریس پیلس پر ریڈ کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ لب کے رچمنڈ کے ذریعے اب یہ بات کنفرم ہو چکی تھی کہ لیسی پیلس میں چھپا ہوا ہے اس لئے اب انہیں مکمل اطمینان ج رات ریڈ کر کے وہ فارمولا حاصل کر لیں گے اور اس طرح ہے کا کھیل آخر کار اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔

مالکم اور گریسی اپنے خاص کمرے میں بیٹھے شراب نوشی میں
مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مالکم نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مالکم نے کہا۔

"روگر کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... مالکم نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ روگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد روگر کی آواز سنائی
دی۔

"مالکم بول رہا ہوں روگر۔ کیسے کال کی ہے"...... مالکم نے کہا۔

"جان ڈیوک اس کے ماتحت فشر اور سیلی تینوں میرے آفس میں
موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے پاس موجود ہیں۔ کیا مطلب"...... مالکم نے چونک کر

بہت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جان ڈیوک ایکریمیا سے واپس آ گیا ہے۔ اس نے وہاں کسی
سے اس فارمولے کا سودا کر لیا ہے اور اب وہ فوری طور پر تم سے وہ
فارمولا واپس حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم جہاں بھی
ہو گے بہرحال میری رینج میں ضرور ہو گے اس لئے وہ اپنے ماتحتوں فشر
اور سیلی کے ساتھ میرے آفس میں پہنچ گیا ہے"...... روگر نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میری بات کراؤ اس سے"...... مالکم نے کہا۔

"ہیلو۔ جان ڈیوک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جان ڈیوک کی
آواز سنائی دی۔

"تم نے تو کہا تھا کہ ابھی تم کافی دنوں بعد آؤ گے۔ پھر اتنی جلدی
کیسے آ گئے"...... مالکم نے کہا۔

"روگر نے تمہیں بتایا تو ہے کہ اس فارمولے کا سودا ہو گیا ہے
میں نے اسے حاصل بھی اس لئے کیا تھا۔ چنانچہ اب مزید دیر کرنا
خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... جان ڈیوک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم ایسا کرو کہ خصوصی پرواز سے ڈرافٹ ٹاؤن پہنچ
جاؤ۔ جب ایئر پورٹ پر پہنچ جاؤ تو اس نمبر پر مجھ سے بات کر لینا۔
میں گاڑی ایئر پورٹ پر بھجوا دوں گا"...... مالکم نے کہا۔

"ڈرافٹ ٹاؤن۔ تو کیا تم دارالحکومت میں نہیں ہو بلکہ ڈرافٹ
ٹاؤن میں ہو"...... جان ڈیوک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"ہاں۔ میں اس وقت ڈرافٹ ٹاؤن میں اپنی ایک مخصوص
رہائش گاہ گریسی پیلس میں ہوں۔ فارمولا بھی یہیں موجود ہے۔
یہاں آ جاؤ۔ آج رات میری طرف سے تمہارے اعزاز میں شاندا
دعوت ہو گی۔ پھر تم فارمولا لے کر واپس چلے جانا"۔ مالکم
کہا۔

"اوہ۔ اس دعوت کا بے حد شکریہ۔ لیکن میرے ساتھ فشر او
سیلی بھی ہوں گے"۔ جان ڈیوک نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ضرور بلکہ اگر ہو سکے تو روگر کو رضامند کر کے
ساتھ لے آنا"۔۔۔۔ مالکم نے کہا۔

"روگر سے تم خود بات کر لو۔ یہ تمہارا دوست ہے"۔۔۔ جا
ڈیوک نے کہا۔

"ہیلو۔ روگر بول رہا ہوں۔ میں ڈرافٹ ٹاؤن نہیں آ سکتا۔ م
انتہائی ضروری کام میں پھنسا ہوا ہوں۔ البتہ ایک بات مزید بتا دو
کہ ایشیائی ایجنٹ بھی ڈرافٹ ٹاؤن پہنچ چکے ہیں اس لئے ہر لحاظ
ہوشیار رہنا"۔۔۔ روگر نے کہا۔

"تم نے پہلے بھی بتایا تھا۔ بہرحال آ چکے ہیں تو آتے رہیں۔ میں
ان کے لئے میں نے ہر طرح کے انتظامات کر رکھے ہیں۔ رسیور جا
ڈیوک کو دے دو"۔۔۔۔ مالکم نے کہا۔

"یس۔ جان ڈیوک بول رہا ہوں۔ کیا روگر درست کہہ رہا ہے

ئی ایجنٹ بھی ڈرافٹ ٹاؤن پہنچ چکے ہیں۔ انہیں کیسے علم ہو گیا
روگر کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ تم ڈرافٹ ٹاؤن میں ہو سکتے
۔۔۔ جان ڈیوک نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ ڈرافٹ ٹاؤن میں مجھے تلاش ہی
ں کر سکتے۔ تم بے فکر رہو"۔۔۔۔ مالکم نے بڑے اعتماد بھرے لہجے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ میں تمہیں ایئرپورٹ سے فون کر
گا"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مالکم نے
ور رکھ دیا۔

"تم نے انہیں یہاں بلوایا ہے حالانکہ آج تک تم نے اس
نٹ کو سب سے خفیہ رکھا ہے"۔۔۔ گریسی نے حیرت بھرے
میں کہا۔

"اب میں نے فیصلہ بدل دیا ہے۔ اب میں نے اسے اوپن کر دیا
"۔۔۔۔ مالکم نے کہا تو گریسی بے اختیار مسکرا دی۔ پھر تقریباً دو
بعد انہیں جان ڈیوک کی کال مل گئی اور مالکم کے کہنے پر گریسی
ایک کار ایئرپورٹ پر بھجوا دی اور پھر نصف گھنٹے بعد جان
ک، فشر اور سیلی گریسی پیلس میں پہنچ چکے تھے۔ وہ تینوں اس
م اور جدید حویلی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے تھے۔

"مجھے اب بھی الجھن ہو رہی ہے مالکم کہ ایشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ
ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے فارمولا دے دو۔ ہم ابھی

چارٹرڈ طیارے سے واپس دارالحکومت چلے جائیں"۔۔۔ جان ڈیوک نے کہا۔

"ارے تم مالکم کے پاس ہو۔ اس میں گھبرانے کی کیا ضرور
ہے۔ اول تو پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہاں کے بارے میں معلوم ہو
نہیں ہو سکتا اگر ہو بھی جائے تو وہ یہاں کسی صورت اندر داخ
نہیں ہو سکتے۔ یہاں انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات موجود ہ
اس لئے قطعی بے فکر رہو۔ یہاں تم ہر لحاظ سے محفوظ ہو۔ کل
سب ہی اکٹھے واپس جائیں گے۔ البتہ اگر تم وہ فارمولا ابھی ا
تحویل میں لینا چاہتے ہو تو ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بہرحال تمہار
امانت ہے"۔۔۔ مالکم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ فارمولا مجھے دے دو۔ تمہارا بے حد شکریہ"
جان ڈیوک نے کہا تو مالکم مسکراتا ہوا اٹھا اور اپنے خاص کمرے ک
طرف بڑھ گیا۔ اس نے فارمولا ایک خفیہ سیف سے نکالا اور
واپس آکر اس نے فارمولا جان ڈیوک کے حوالے کر دیا۔ اس کے
چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ جان ڈیوک
نے بڑی اچھی طرح فارمولے کو چیک کیا اور پھر اسے ہر لحاظ سے
اصل پا کر اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا او
اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئی ایم سوری مالکم۔ میرے اندر بے حد بے چینی پیدا ہو گئی
ہے اس لئے میں اکیلا واپس چلا جاتا ہوں۔ فشر اور سیلی یہاں میری

ندگی کریں گے"۔۔۔ جان ڈیوک نے کہا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔ تمہاری تسلی ہونی چاہئے۔ آؤ میں کار میں تمہیں
پورٹ بھجواتا ہوں"۔۔۔ مالکم نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو جان
ک کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"باس۔ ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں"۔۔۔ فشر نے کہا۔

"نہیں۔ تم دونوں یہاں رکو گے اور میری نمائندگی کرو گے۔ تم
آجانا"۔۔۔ جان ڈیوک نے کہا تو فشر اور سیلی دونوں نے اثبات
ہلا دیئے۔

کار جان ڈیوک کو ڈرافٹ ٹاؤن کے چھوٹے سے خصوصی ایئر
پورٹ کی عمارت کے سامنے ڈراپ کر کے واپس چلی گئی تو جان
ڈیوک آگے بڑھا اور پھر جلد ہی اسے یہ دیکھ کر بے حد مایوسی ہوئی کہ
ایئر پورٹ بند کر دیا گیا تھا۔یہاں ایئر پورٹ پر کام صبح سورج طلوع
ہونے سے لے کر شام کو سورج غروب ہونے تک ہوتا تھا۔چونکہ یہ
چھوٹا سا ایئر پورٹ تھا اس لئے یہاں رات کے وقت ایسی خصوصی
روشنی کا انتظام نہیں تھا کہ فلائٹس کو اتارا یا چڑھایا جا سکے اس لئے
صبح سے شام تک یہاں کام ہوتا تھا۔اس کے بعد ایئر پورٹ بند کر دیا
جاتا تھا۔چونکہ جان ڈیوک پہلے کبھی ڈرافٹ ٹاؤن نہیں آیا تھا اس
جس فلائٹ سے وہ یہاں پہنچے تھے وہ شاید آج کی آخری فلائٹ تھی
اس لئے اب کسی صورت کوئی فلائٹ یہاں سے نہیں جا سکتی تھی۔
ایک بار تو جان ڈیوک کے ذہن میں آیا کہ گریسی پیلس فون کر کے

ہم کو ساری بات بتا دے اور وہاں سے کار منگوا کر وہ واپس گریسی
پیلس چلا جائے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔اس کی چھٹی حس
نے کیوں مسلسل خطرے کا الارم بجائے چلی جا رہی تھی اس لئے
اس نے فیصلہ کیا کہ وہ رات کسی ہوٹل میں گزارے گا اور صبح کو
واپسی سے دارالحکومت چلا جائے گا۔یہ فیصلہ کر کے اسے اطمینان
ہوا اور پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ رین بو کلب پہنچ گیا۔یہ متوسط
درجے کا ہوٹل تھا۔وہاں اسے کمرہ مل گیا۔کمرے میں پہنچ کر جان
ڈیوک نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن
پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور انکوائری سے اس نے دارالحکومت
کا رابطہ نمبر معلوم کر کے نمبر پریس کر دیئے۔
"یس۔سٹارم بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہوتے
ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"جان ڈیوک بول رہا ہوں سٹارم"...جان ڈیوک نے کہا۔
"اوہ آپ۔کہاں سے بول رہے ہیں"......دوسری طرف سے
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"دارالحکومت سے۔کیوں"......جان ڈیوک نے چونک کر کہا۔
"لیکن آپ کے بارے میں تو بتایا گیا تھا کہ آپ ڈرافٹ ٹاؤن
گئے ہیں۔فشر اور سیلی کے ساتھ"......دوسری طرف سے کہا گیا۔
"میں نے بھی جانا تھا لیکن میں نے ارادہ بدل دیا اور ان دونوں
کو وہاں بھیج دیا گیا ہے۔میں یہاں دارالحکومت میں ہی ہوں"۔جان

ڈیوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میرے لئے کیا حکم ہے"..... سٹارم نے کہا۔

"تمہاری پارٹی کیا کل صبح مجھ سے فارمولے کا سودا مکمل کر سکتی ہے"...... جان ڈیوک نے کہا۔

"کل صبح۔ کیا مطلب۔ وہ تو ایکریمیا میں ہے۔ اسے یہاں تک پہنچنے میں دو روز تو لگ ہی جائیں گے"..... سٹارم نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم سودا مکمل کر لو۔ میں پارٹی کی طرف سے تمہارا کمیشن ڈبل کر دیتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میں کل اس معاملے کو فنش کرنا چاہتا ہوں"...... جان ڈیوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کر لوں گا۔ کیش پیمنٹ نصف ہو سکے گی۔ البتہ نصف پیمنٹ کا گارینٹڈ چیک دیا جا سکتا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ پھر کل کہاں اور کب ملاقات ہو گی۔ کیا تمہارے کلب میں"..... جان ڈیوک نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسے معاملات کلب میں نہیں نمٹائے جا سکتے آپ کل میری رہائش گاہ پر تین بجے پہنچ جائیں"..... سٹارم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی رہائش گاہ کا ایڈریس بتا دیا۔

"سوری سٹارم۔ اگر رہائش گاہ پر معاملہ نمٹانا ہے تو پھر تم میری رہائش گاہ پر آ جاؤ"...... جان ڈیوک نے کہا۔

"اوہ۔ آپ مشکوک ہو گئے۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہوتا رہتا ہے۔ پھر ایسا ہے کہ آپ تین بجے کراؤی ہوٹل پہنچ جائیں۔ وہاں بھی سپیشل روم میں بیٹھ کر معاملات کو فائنل کر لیا جائے گا۔ ہال میں موجود رہوں گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ میں پہنچ جاؤں گا کل تین بجے"۔ جان ڈیوک نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار اطمینان کا طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر اس نے ہوٹل کی طرف سے الماری میں موجود رات کو پہننے کا لباس نکالا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ اطمینان سے رات کو سونا چاہتا تھا کیونکہ اب نہ صرف وہ فارمولا بلکہ وہ خود بھی ہر لحاظ سے محفوظ تھا اور کل فارمولا فروخت ہو جائے گا۔ اس طرح معاملہ ہمیشہ کے لئے فنش ہو جائے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریسی پیلس سے کچھ فاصلے پر موجود تھا۔ اس وقت رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔ چونکہ وہ پہلے ایک بار یہاں آکر گریسی پیلس کو چیک کر گئے تھے اور انہوں نے چیک کر لیا تھا کہ یہاں حفاظتی انتظامات خاصے سخت ہیں اور اس وسیع اور قدیم حویلی میں مسلح افراد کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے اور عمران نہیں چاہتا تھا کہ یہاں وہ کسی خبی چوری قتل و غارت کے سلسلے میں الجھ کر رہ جائے اس لئے انہوں نے پہلے اندر انتہائی زود اثر اور وسیع رینج میں کام کرنے والی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ یہاں ڈرافٹ ٹاؤن کے ایک کلب کے مینجر کو انتہائی بھاری رقم دے کر انہوں نے اس گیس کی گنیں اور میگزین حاصل کئے تھے۔ اس وقت صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں یہ گنیں لے کر حویلی کی دوسری طرف گئے تھے کیونکہ سامنے کے رخ پر باہر بھی مسلح

موجود تھے اور ان کی نظروں میں نہ صرف سامنے کا حصہ تھا بلکہ
وں سائیڈوں پر بھی وہ چیکنگ کرتے رہتے تھے جبکہ عقبی طرف
کوئی سلسلہ نہ تھا اس لئے عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل
وں کو عقبی طرف سے گیس فائر کرنے کی ہدایت دی تھی۔

"سامنے مسلح افراد موجود ہیں۔ ان کا کیا کرنا ہے"..... جولیا نے

"انہیں بہرحال ہلاک کرنا پڑے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کام مجھ پر چھوڑ دو"۔ قریب کھڑے تنویر نے کہا۔

"تمہیں لوگوں کو ہلاک کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو کسی جیل
جلاد کا عہدہ حاصل کر لو۔ فی پھانسی رقم بھی ملے گی اور بونس
اور تمہارا شوق بھی پورا ہوتا رہے گا"..... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ اگر تم خود انہیں ہلاک کرو
وئی بات نہیں اور اگر میں نے کہہ دیا ہے تو میں جلاد بن گیا
ہے۔ کیوں"۔ تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنی اپنی قسمت ہے۔ اب دیکھو خواتین قتل بھی کرتی ہیں اور
ام بھی نہیں ہوتیں۔ جہاں خواتین گھر سے نکلیں کشتوں کے پشتے
لگ جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے
اختیار ہنس پڑیں۔

"عورتیں تو محض عورتیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے کسی کو کیا قتل

کرنا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ۔ ارے ۔ خواتین تو عزت کا لفظ ہے ۔ تم تو منہ پھاڑ کر عورتیں کہہ دیتے ہو لیکن مجھے یہ الفاظ کہتے ہوئے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے ان کی توہین کر دی ہو اس لئے میں انہیں خواتین ہی کہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری یہ ذہنی پاکیزگی تو تمہیں عظیم بناتی ہے عمران" ۔ جولیا نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"کس کی نظروں میں" ...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی ۔ اسی لمحے دور سے صفدر اور کیپٹن شکیل واپس آتے ہوئے دکھائی دیئے ۔

"کیا ہوا"...... عمران نے ان کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"دس میگزین فائر کر دیئے ہیں اور میرے خیال میں یہ کافی ہیں" ۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اتنی بڑی بلڈنگ کے لئے اتنے ہی ضروری تھے" ۔ عمران نے کہا۔

"اب ان باہر موجود مسلح افراد کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر نے انہیں ہلاک کرنے کا سودا کیا ہے میرے ساتھ" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سودا کیا ہے ۔ کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"کسی بکواس کی ضرورت نہیں"...... تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ خود ہی سودا کیا اور خود ہی اسے بکواس کہہ رہے ہو"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"وقت مت ضائع کرو عمران ۔ ایسا نہ ہو کہ گیس کے اثرات ختم ہو جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"بے فکر رہو ۔ وہ تو کب کے ختم ہو چکے ہوں گے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس عمارت کے نیچے تہہ خانے ہوں ۔ وہاں اثرات مزید کچھ دیر رہ جاتے ہیں اس لئے چند منٹ صبر کر لو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے کہہ رہی ہو کہ بکواس کرنے کی بجائے ویسے ہی بتا دیا کرو کہ تم اس لئے وقت گزار رہے ہو تو زیادہ بہتر ہوتا ۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد عمران نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا۔

"سائیلنسر لگے مشین پسٹل تمہارے پاس ہیں اس لئے جا کر باہر موجود ان مسلح افراد کا خاتمہ کر دو ۔ پھر پھاٹک کھول دو تاکہ ہماری کاریں سواری اندر داخل ہو سکے"...... عمران نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ صفدر اور تنویر دونوں تیزی سے آگے بڑھ گئے اور عمران اپنے باقی ساتھیوں سمیت وہاں کھڑا رہا۔ وہ سب دو کاروں میں آئے تھے اور گریس چیلس سے کافی فاصلے

ایک اوٹ میں موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔

"آئیے عمران صاحب۔ راستہ کلیئر ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کہاں کلیئر ہے۔ وہ رقیب روسیاہ میرا مطلب ہے رقیب روسفید تو عین راستے میں موجود ہو گا"۔۔۔ عمران نے مڑ کر کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں بیٹھ کر پھاٹک کے قریب پہنچے تو جہازی سائز کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور تنویر وہاں موجود تھا۔ عمران نے کار اندر ایک طرف موجود کاروں کے ساتھ روک دی۔ دوسری کار بھی اس کے پیچھے رک گئی۔ حویلی واقعی بے حد وسیع تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سب نے نہ صرف پوری حویلی کی تلاشی لے ڈالی بلکہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو بھی انہوں نے اٹھا اٹھا کر ایک بڑے ہال کمرے میں اکٹھا کر دیا۔ ان میں سے مسلح افراد کو جو بیرونی حصوں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے علیحدہ رکھا گیا جبکہ اندرونی حصوں میں سے ملنے والے افراد کو علیحدہ رکھا گیا تھا۔ مسلح افراد کی تعداد اٹھارہ تھی۔ وہ سب مرد تھے جبکہ اندرونی حصوں سے ملنے والے افراد کی تعداد چودہ تھی جن میں سے آٹھ مرد اور چھ خواتین تھیں۔ ان میں سے ایک مرد اور عورت کو عمران پہچان گیا تھا۔ یہ جان ڈیوک کے ماتحت فشر اور سیلی تھے جبکہ باقی افراد کو وہ نہ جانتا تھا۔ لیکن ان کے لباسوں کی وجہ سے اس نے بہرحال گریسی اور مالکم کا انتخاب کیا تھا اور پھر اس نے مادام گریسی کو ہوش میں لے آنے کی ہدایت کر دی۔ البتہ ان سب

کو رسیوں کی مدد سے وہاں کرسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ حویلی کے سٹور سے انہیں وافر مقدار میں رسیوں کے بنڈل مل گئے تھے۔ ویسے مسلح افراد کو باندھنے کی ضرورت نہ سمجھی گئی تھی کیونکہ اس گیس کے اثرات چار پانچ گھنٹوں تک باقی رہتے تھے اس لئے ان کے ہوش میں آنے کی گنجائش نہیں تھی۔ اینٹی گیس کی شیشیاں ان کے پاس موجود تھیں اس لئے چند لمحوں بعد اس عورت کو ہوش آنے لگ گیا جسے عمران نے مادام گریسی سمجھا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ ہم۔ ہمیں۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب"۔۔۔ اس عورت نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے رسیوں میں بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی تھی۔

"تمہارا نام گریسی ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو"۔۔۔ اس عورت نے انتہائی حیرت بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور یہ مالکم ہے شاید"۔۔۔ عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسے اس نے اپنے طور پر مالکم قرار دیا تھا۔

"ہاں۔ یہ مالکم ہے۔ مگر تم کون ہو اور تم نے ہمیں کیوں باندھ رکھا ہے۔ تم اندر کیسے آ گئے"۔۔۔ مادام گریسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب پوری طرح ہوش میں آتی جا رہی تھی۔

"یہ فشر اور سیلی ہیں اور یہ کون ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ ہمارے ملازم ہیں" گریسی نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر یہ فالتو لوگ ہوئے۔ انہیں ہلاک کر دیا جائے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہلاک کیوں"۔۔۔ گریسی نے چونک کر کہا۔

"دیکھو گریسی۔ تمہارے ساتھی وہ مسلح افراد یہاں اس ہال میں بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے ہیں۔ تم بھی اس وقت بے بس ہو۔ تمہارے دو مسلح آدمی جو پھاٹک کے باہر موجود تھے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب یہاں تمہاری مدد کو کوئی نہیں آ سکتا۔ مالکم نے اس فشر اور سیلی کے پاس جان ڈیوک سے ایک فارمولا لیا ہے۔ ہم نے وہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ فارمولا تو جان ڈیوک واپس لے گیا ہے"۔ گریسی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کب"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تین چار گھنٹے ہو گئے ہیں" گریسی نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ جان ڈیوک کا فون آیا کہ اسے فارمولا واپس چاہئے۔ مالکم نے اسے یہاں کال کر لیا۔ وہ اس فشر اور سیلی کو ساتھ یہاں آیا۔ پہلے یہ پروگرام تھا کہ رات یہاں رہ کر کل صبح

سب واپس جائیں گے لیکن پھر اچانک جان ڈیوک نے فارمولا واپس مانگا کہ وہ اسے اپنی تحویل میں رکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مالکم نے اپنے سیف سے فارمولا نکال کر اسے دے دیا تو اس نے فوراً ہی واپس جانے کی بات کر دی حالانکہ مالکم نے اسے روکنے کے لئے بے حد اصرار کیا لیکن وہ نہ رکا۔ البتہ اس نے کہا کہ فشر اور سیلی یہاں رہ کر اس کی نمائندگی کریں گے۔ چنانچہ مجبوراً مالکم کو اسے جانے کی اجازت دینا پڑی اور پھر کار اسے ایئرپورٹ چھوڑ آئی"۔۔۔ گریسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"اس مالکم کو ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو مالکم کی ناک سے اینٹی گیس کی شیشی لگا دی گئی اور پھر مالکم نے بھی ہوش میں آ کر وہی کچھ کہا جو اس سے پہلے گریسی بتا چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایک طرف خود عمران جیسے آدمی کا چہرہ بھی بے اختیار بجھ سا گیا کیونکہ فارمولا ایک بار پھر چکنی مچھلی کی طرح ان کے ہاتھوں سے پھسل گیا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر فشر اور سیلی دونوں کو ہوش میں لایا گیا اور جب فشر اور سیلی نے بھی یہی بات دوہرائی تو سب کو مکمل یقین ہو گیا کہ ان کا ڈرافٹ ٹاؤن آنا واقعی بے کار رہا ہے۔

"اب تم بتاؤ گے فشر کہ جان ڈیوک واپس جا کر کہاں گیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے فشر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ وہ باس ہے جہاں چاہے جا سکتا ہے"۔ فشر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ان سب کو گولیاں مار دیں۔ ہمیں فوراً واپس جانا چاہئے۔ اب یہاں گزرنے والا ہر لمحہ بے کار ثابت ہوگا"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئرپورٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"نمبر تو میں بتا دیتی ہوں لیکن ایئرپورٹ تو اس وقت بند ہوگا۔ وہاں تو اس وقت صرف سیکورٹی گارڈز ہوں گے"...... دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"بند ہوگا۔ کیوں۔ ایئرپورٹ کیسے بند ہو سکتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ شاید یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ یہاں ایئرپورٹ پر صبح سے شام تک کام ہوتا ہے اس کے بعد ایئرپورٹ بند کر دیا جاتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم سب جھوٹ بول رہے ہو۔ شام ہو تو آٹھ گھنٹے گزر چکے ہیں جبکہ بقول تمہارے جان ڈیوک چار گھنٹے

گیا ہے۔ پھر وہ کیسے دارالحکومت جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کہ رات کو ایئرپورٹ بند ہو جاتا ہے کیونکہ ہم نے کبھی یہاں سے رات کو سفر نہیں کیا"...... مالکم نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ یہیں ڈرافٹ ٹاؤن میں ہی ہے"...... عمران نے پرامید ہوتے ہوئے کہا۔

"ایئرپورٹ پر ٹیکسیاں تو شام تک رہتی ہوں گی۔ ویسے یہاں ٹیکسیوں کی تعداد بھی کم ہوگی اس لئے کیوں نہ ٹیکسی ڈرائیور آفس سے معلوم کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"اس جان ڈیوک کا حلیہ کیا ہے اور اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا"...... عمران نے مالکم سے پوچھا تو اس نے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آؤ چلیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دوسرے لمحے ہال کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران بے اختیار اچھل کر مڑا تو اس نے دیکھا کہ مالکم، گریسی، فشر اور سیلی اروں کرسیوں پر بندھے ہوئے تڑپ رہے تھے۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

"اب تم اس قدر گھٹیا ہو گئے ہو کہ بندھے ہوئے لوگوں پر فائر ل دیتے ہو"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آنکھیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تنویر کو حکم دیا ہے۔ یہ ہمارے دشمن ہیں دوست نہیں۔ اگر ان کی جگہ ہم ہوتے تو

"کیا یہ ہمیں معاف کر دیتے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود یہ سب بندھے ہوئے اور بے بس تھے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ ان کی قسمت"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب باقی افراد کو نہ ہلاک کر دینا ورنہ"...... عمران نے ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ باقی بے گناہ لوگ ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اور تنویر"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر ہمارا ساتھی ہے اور کیا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں گریسی پیلس سے نکل کر دوبارہ شہر کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھیں۔

"یہ فارمولا تو ہمارے لئے عذاب بن گیا ہے"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارے دلوں میں مسلسل کامیابیوں کی وجہ سے فخر و غرور آ گیا تھا جس کی سزا ہمیں مل رہی ہے کہ ایک فارمولے کے لئے ہم اس انداز میں ذلیل و خوار ہوتے پھر رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر کی بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو غرور پسند نہیں آتا اس لئے تمہیں لیول پر رکھنے کے لئے تمہاری یہ

حالت ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم اپنی بات کرو۔ تم بھی تو ہمارے ساتھ خوار ہو رہے ہو بلکہ ہمارے لیڈر بھی ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو باقاعدہ توبہ کر لی ہے اور میرا دعویٰ ہے کہ اگر تم سب بھی خلوص دل سے توبہ کر لو تو فارمولا شاید آج ہی مل جائے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر باری باری سب نے باقاعدہ توبہ کرنا شروع کر دی۔ شہر پہنچ کر عمران نے کار ایک ہوٹل کے پاس موجود دو ٹیکسیوں کے قریب لے جا کر روک دی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا جس کا ڈرائیور باہر کھڑا تھا۔

"ایئرپورٹ بند ہونے کے بعد ہمارا ایک دوست ایئرپورٹ گیا تھا اور ایئرپورٹ بند ہونے کی وجہ سے وہ کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس آ گیا ہوگا اور لازماً کسی ہوٹل میں ہوگا۔ ہم نے انتہائی ضروری کام کے سلسلے میں اس سے ملنا ہے۔ کیا تم کوئی طریقہ بتا سکتے ہو"۔ عمران نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ایئرپورٹ تو شام کو بند ہو جاتا ہے۔ آپ کا دوست کتنی دیر بعد گیا تھا اور وہ جس کار یا ٹیکسی میں گیا ہوگا اسی پر واپس چلا گیا ہو گا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"نہیں۔ ایک کار نے اسے وہاں ڈراپ کیا اور کار واپس چلی گئی

اور پھر ہمارے دوست کو معلوم ہوا کہ ایئر پورٹ بند ہو چکا ہے۔ شاید چار پانچ گھنٹے پہلے کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے دوست کا حلیہ وغیرہ"...... ڈرائیور نے پوچھا تو عمران نے اسے حلیہ بتا دیا۔

"میں نے اس لئے آپ کا اتنا وقت لیا ہے اور آپ سے سوال جواب کئے ہیں کہ آپ کا کام صرف ٹیکسی کنٹرول آفس کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اور میں اس کا انچارج ہوں۔ میرا ساتھی ڈرائیور ایک کام گیا ہوا ہے۔ آپ صرف دس منٹ انتظار کر لیں پھر ہم کنٹرول آفس چلتے ہیں اور آپ کے دوست کے بارے میں ضرور معلومات مل جائیں گی"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس آ کر اس نے کاروں سے نکل کر باہر کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو ساری تفصیل بتا دی۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں آ گیا۔

"آئیے جناب۔ میری ٹیکسی کے پیچھے آ جائیے"...... اس نوجوان نے جس نے عمران سے باتیں کی تھیں عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ٹیکسی کنٹرول آفس کی عمارت میں پہنچ گئے۔ عمران نے ان سب کو باہر ہی رکنے کے لئے کہا اور خود اس نوجوان کے ساتھ آفس میں پہنچ گیا۔ نوجوان نے میز پر موجود ایک مخصوص انداز کی ریڈیو نما مشین کا بٹن آن کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے ڈرافٹ ٹاؤن میں موجود تمام ٹیکسی

ڈرائیوروں کو کال کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے عمران سے ملنے والی تفصیلات بتا کر کہا کہ جس ڈرائیور نے اس حلیئے کے آدمی کو ایئر پورٹ سے پک کیا ہو وہ مرکزی آفس کو کال کرے۔

"لیجئے جناب۔ ابھی کہیں نہ کہیں سے کال آ جائے گی"۔ نوجوان نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا یہ سب ٹیکسی ڈرائیور اس وقت اپنی ٹیکسیوں میں ہوں گے۔ اس وقت رات آدھی سے زیادہ گزر چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ جس وقت آپ کا دوست ایئر پورٹ سے واپس آیا ہے اس وقت بھی رات تھی اور رات کو کام کرنے والے ٹیکسی ڈرائیور صبح تک کام کرتے ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اس ریڈیو نما مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو نوجوان چونک پڑا۔ اس نے پہلے عمران کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹیکسی نمبر ایک سو ایک نائٹ شفٹ ڈرائیور روجر النگ"...... ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کنٹرول آفس"...... نوجوان نے کہا۔

"جناب۔ آپ نے جس حلیئے کے آدمی کے بارے میں معلوم کیا ہے اسے میں نے ایئر پورٹ سے پک کر کے رین بو ہوٹل ڈراپ کیا تھا"...... روجر نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بات کرنے دو"...... عمران نے کہا۔

"روجر ایک صاحب کنٹرول آفس میں موجود ہیں۔ ان سے بات کرو"...... نوجوان نے کہا۔

"ہیلو روجر۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"جناب میں اس وقت ریڈ لائٹ روڈ کے دوسرے چوک پر ہوں"...... روجر نے جواب دیا۔

"تم مرکزی کنٹرول آفس آ جاؤ۔ یوں سمجھو کہ تمہاری ٹیکسی کو شام سے صبح تک ہائر کر لیا گیا ہے۔ مکمل معاوضہ پیشگی ادا کیا جائے گا۔ کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی جناب۔ مم۔ مگر کیسے۔ اب صبح تو ہونے والی ہے"...... روجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنے جس دوست سے ملنا ہے اس سے ہمارا کاروباری سودا لاکھوں ڈالرز میں ہونا ہے۔ اس سودے کے مقابلے میں چند سو ڈالر ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے اس لئے فوراً آ جاؤ اور رقم لے لو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران کے اشارے پر اس نوجوان نے مشین آف کر دی۔

"آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں جبکہ اس نے بتا دیا ہے کہ اس نے پسنجر کو رین بو ہوٹل ڈراپ کیا ہے"...... نوجوان نے حیرت

بے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ اور نوجوان کی مٹھی میں دبا دیا۔

"یہ تمہارا انعام ہے۔ میں اس سے زبانی بات کر کے پوری طرح ن ہونا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو نوجوان نے نوٹ کو ے جیب میں ڈالتے ہوئے اس بار اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ سو فیصد عمران سے متفق ہو۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یہ روجر ہے"...... اس نوجوان نے کہا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا تو روجر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ عمران نے جیب سے بڑی مالیت کے دو نوٹ نکالے اور روجر کے پر رکھ دیئے۔

"یہ تمہارا معاوضہ ہے"...... عمران نے کہا تو روجر کے چہرے پر ئی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ جناب"...... روجر نے کہا اور دونوں نوٹ جلدی سے میں ڈال لئے تو عمران نے اس سے جان ڈیوک کے حلیئے اور کی تفصیل معلوم کرنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری مطمئن ہو چکا تھا کہ جس پسنجر کی روجر بات کر رہا ہے وہی جان ہے۔

"آؤ میرے ساتھ۔ اوکے مسٹر آپ کا بھی بے حد شکریہ"۔ عمران پہلے روجر سے اور پھر اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر

روجر کو ساتھ لے کر آفس سے باہر آگیا۔ باہر عمران کے ساتھیوں کی
کاروں کے ساتھ ایک خالی ٹیکسی بھی موجود تھی۔

"آؤ مجھے رین بو ہوٹل ڈراپ کر دو"...... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور
خود وہ روجر کے ساتھ اس کی ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی
ایک بڑے ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ عمارت پر رین بو
ہوٹل کا نیون سائن موجود تھا۔

"اوکے روجر۔ اب تم جا سکتے ہو۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور
ٹیکسی سے اتر کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا جن کی کاریں ان
کے عقب میں پہنچ کر رک گئی تھیں۔ عمران کو ٹیکسی سے اترتے
دیکھ کر وہ سب بھی کاروں سے اتر آئے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ اس جان ڈیوک کا پتہ چلا"...... صفدر
نے کہا تو عمران نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔

"تو تم اس ٹیکسی ڈرائیور کو یہاں تک اس لئے ساتھ لے آئے
تھے کہ کہیں وہ جان ڈیوک کو اطلاع نہ کر دے"...... جولیا نے کہا
تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ یہاں اپنے اصل نام سے رہ رہا
ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"آؤ چیک کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ہوٹل کے مین
گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کا ہال مکمل طور پر خالی پڑا ہوا تھا البتہ

[کاؤنٹر] پر ایک نوجوان موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو
[دیکھ] کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔
[ظاہر] ہے اکٹھے چھ آدمی اس کے خیال کے مطابق رہائش کے لئے آ
[رہے] تھے اور یہ ظاہر ہے اس کے لئے مسرت کا ہی باعث تھا۔
"یس سر"...... نوجوان نے ان کے قریب پہنچتے ہی اٹھتے ہوئے

"ہمارے ایک دوست جان ڈیوک نے ہمیں کہا تھا کہ وہ ہوٹل
[رین] بو میں رات گزارے گا اور اس نے اس ہوٹل کی بڑی تعریفیں
[کی] ہیں۔ ہم اس لئے یہاں آئے ہیں کہ اگر وہ واقعی خود یہاں رہ رہا ہے
[تو] ہم بھی یہاں رہیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جان ڈیوک۔ ایک منٹ۔ میں چیک کر لوں"...... نوجوان
[نے] کہا اور پھر اس نے رجسٹر کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا۔
"اوہ نہیں جناب۔ جان ڈیوک صاحب یہاں آئے ہی نہیں۔
جناب ہمارا ہوٹل آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے
[گا]"...... نوجوان نے کاروباری لہجے میں کہا۔
"آپ کب سے یہاں ڈیوٹی پر ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"جی شام سے میری ڈیوٹی صبح تک ہوتی ہے"...... نوجوان نے
[جواب] دیا۔
"تو پھر میں اپنے دوست کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ اسے پراسرار بننے کا
[شو]ق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے فرضی نام لکھوا دیا ہو"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جان ڈیوک کا حلیہ بلکہ اس
لباس کی بھی تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ان کا نام تو ہنری جیمسن ہے جناب۔ وہ تو واقع
ہمارے ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں۔ میں نے خود ان کا کمرہ بک کی
تھا۔ کمرہ نمبر تین سو سترہ تیسری منزل"...... نوجوان نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رجسٹر پر ایک جگہ
انگلی رکھ دی جہاں واقعی ہنری جیمسن کے نام کی بکنگ آج رات کی
موجود تھی۔

"اوکے ۔ پھر ہمارے لئے چھ کمرے بک کرو لیکن اس تیسری
منزل پر"...... عمران نے کہا تو نوجوان نے جلدی سے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے رجسٹر میں اندراجات کرنے شروع کر دیئے ۔ عمران نے
فرضی نام بتا دیئے اور پھر کرایہ بھی اس نے ایڈوانس ہی دے دیا۔

"آپ کا سامان جناب"...... نوجوان نے چابیاں اٹھا کر ان کے
سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔

"سامان بھی آجائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کے ساتھ چلوں جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ صبح ہونے والی ہے اور ہم نیند کے ہاتھوں پاگل ہو
رہے ہیں۔ کل رات آپ سے تفصیلی ملاقات ہوگی"...... عمران نے
ایک نوٹ اس نوجوان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... نوجوان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے

کہا تو عمران لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب
ری منزل پر موجود تھے۔ گیلری خالی پڑی ہوئی تھی۔

"صفدر۔ کی ہول سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر
...... عمران نے تین سو سترہ نمبر کمرے کے دروازے کے سامنے
ہوئے کہا۔ دروازے کی سائیڈ پر ہنری جیمسن کا نام موجود تھا۔
ر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے بے ہوش کر دینے
گیس کا پسٹل نکالا اور اس کی نال کا سرا کی ہول پر رکھ کر اس نے
دبا دیا۔ دو بار ٹریگر دبا کر اس نے پسٹل ہٹایا اور اسے جیب میں
لیا۔

"اب اس لاک کو کھولو"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر نے
ب سے ایک مڑی ہوئی تار نکالی اور چند لمحوں بعد ہی کھٹاک کی آواز
ساتھ ہی لاک کھل گیا۔ عمران نے دروازے کو دھکیل کر کھول
اور خود ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموش
ے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اندر داخل ہوا تو اس کے
ی بھی اندر داخل ہو گئے۔

"دروازہ بند کر دو"...... عمران نے مڑ کر کہا تو صفدر نے دروازہ
کر دیا۔ کمرے میں جان ڈیوک بیڈ پر سویا ہوا تھا۔

"پہلے یہاں کی تلاشی لو۔ وہ فارمولا بھی یہاں موجود ہو گا"۔
ان نے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں نے تلاشی لینا
ع کر دی لیکن مکمل اور تفصیلی تلاشی کے باوجود انہیں فارمولا نہ

مل سکا حتیٰ کہ انہوں نے باتھ روم کو بھی چیک کر لیا تھا۔ پھر عمرا
کے کہنے پر جان ڈیوک کو اٹھا کر قالین پر ڈال دیا گیا اور پھر اس ک
بیڈ کے گدے کو اٹھا کر اس بیڈ کی بھی مکمل تلاشی لی گئی لیک
فارمولا واقعی موجود نہیں تھا۔

"اب آخری صورت رہ گئی ہے کہ یہ خود بتائے گا"...... عمرا
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے میرے حوالے کر دو۔ پھر دیکھو کیسے نہیں بتاتا"...... تنو
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم معلوم کر لو لیکن یہ سن لو کہ اگر یہ مر گیا تو
فارمولا ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں احمق نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے"...... تنویر نے کہا او
اس کے بعد تنویر نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی مدد سے جان ڈیوک
کو کرسی پر بٹھا کر چادر کی رسی بنا کر اسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح
باندھ دیا۔

"ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اس لئے کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے
تنویر"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیا
اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران اور اس کے باقی ساتھی کرسیوں پر
بیٹھ چکے تھے۔

"تنویر۔ تم چند منٹ رک جاؤ۔ پہلے مہذب آدمیوں کی طرح
تعارف ہونا چاہئے۔ پھر تمہاری کارروائی کا آغاز ہو گا"...... عمران نے

تنویر ہونٹ بھینچ کر پیچھے ہٹ کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر نے
ب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا
جان ڈیوک کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے شیشی ہٹا کر
ن بند کیا اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جان ڈیوک نے چند
بعد کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ مجھے کیا ہوا ہے۔ کون لوگ ہو
"...... ہوش میں آتے ہی جان ڈیوک نے انتہائی حیرت بھرے
میں کہا۔ ظاہر ہے اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن بندھا
نے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام جان ڈیوک ہے اور تم کرانس میں کارمن ایجنٹوں
سربراہ ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نام تو یہی ہے مگر ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ مگر میں تو کلب چلاتا
ں"...... جان ڈیوک نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور ہمارا تعلق
کیشیا سے ہے"...... عمران نے کہا تو جان ڈیوک نے اس طرح
ھلنے کی کوشش کی جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ
ہو۔

"تم۔ تم۔ ایشیائی۔ مگر۔ مگر۔ کیا مطلب"...... جان ڈیوک نے

بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جان ڈیوک۔ تم خود ایجنٹ ہو اس لئے اس تعارف کے بعد بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم اس وقت کس پوزیشن میں ہو۔ تمہارے آدمی فشر نے برائٹ لائٹ کی باربرا سے فارمولا حاصل کیا اور تم یہ فارمولا مالکم کے پاس بطور امانت رکھ کر خود ایکریمیا چلے گئے تاکہ ہم خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں لیکن ہم بغیر فارمولا حاصل کئے واپس کیسے جا سکتے تھے۔ چنانچہ ہم مالکم کو تلاش کرتے ہوئے گریسی پیلس پہنچ گئے۔ وہاں تمہارے دو ماتحت فشر اور سیلی بھی موجود تھے۔ مالکم نے بتایا کہ تم فارمولا لے کر واپس دارالحکومت چلے گئے ہو جس پر ایئرپورٹ پر چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا کہ رات کو ایئرپورٹ بند ہو جاتا ہے اس لئے ہم نے تمہیں یہاں تلاش کیا اور اس وقت ہم تمہارے سامنے موجود ہیں۔ یہ بھی بتا دوں کہ فشر اور سیلی سمیت مالکم اور گریسی سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یہ سب کسی بڑی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ میرا کسی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس کوئی فارمولا ہے"۔ جان ڈیوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اگر تم اس قدر تفصیل سن کر بھی اپنی ضد پر قائم ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ میرا ساتھی تم جیسے تربیت یافتہ ایجنٹوں سے اصل بات اگلوانے کا طریقہ جانتا ہے اور یہ ایسا طریقہ ہے کہ اس کے بعد

تمہاری لاش گٹر کے کیڑوں کی خوراک بن جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" تم مجھ پر یقین کرو عمران۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... جان ڈیوک نے کہا۔

" تنویر۔ آگے بڑھو۔ اب تمہارا کام ہے۔ مجھے فارمولا چاہئے"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ابھی لو۔ ابھی"...... تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" صفدر۔ تم جا کر اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے اٹھا اور جان ڈیوک کی کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ تنویر کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے صدیوں کی کوشش کے بعد کسی کو منزل نظر آئی ہو۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور بڑے جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میری بات سنو۔ میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں"...... جان ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ جان ڈیوک کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے خنجر کی مدد سے ایک ہی جھٹکے میں اس کی دائیں آنکھ نکال کر باہر پھینک دی تھی۔

" بولو۔ کہاں ہے فارمولا۔ بولو"...... تنویر نے انتہائی سرد لہجے

میں پہنچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار جان ڈیوک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ مسلسل گونجنے لگا۔ تنویر نے خنجر کے ایک ہی وار سے اس کی آدھی ناک کاٹ دی تھی۔

"رک جاؤ تنویر۔ رک جاؤ۔ یہ مر رہا ہے"...... اچانک عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو تنویر جو تیسری بار ہاتھ گھما رہا تھا منہ بنا کر پیچھے ہٹ گیا لیکن عمران جب تک جان ڈیوک تک پہنچا جان ڈیوک کی گردن یکلخت سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو چکی تھی اور چہرے کا رنگ نیلا پڑ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ہلاک ہو گیا۔ ویری بیڈ"...... عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد تشویش تھی۔

"اس کے چہرے کا رنگ دیکھو جیسے یہ دل کی کسی خاص بیماری میں مبتلا ہو۔ ویری بیڈ۔ اب فارمولا کہاں سے تلاش کریں"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ تنویر کے چہرے پر ابھی تک ایسے تاثرات تھے جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جان ڈیوک واقعی ہلاک ہو چکا ہے۔

"یہ تو واقعی مسئلہ بن گیا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"کہیں اس نے کسی کوریئر سروس کے ذریعے فارمولا دارالحکومت نہ بھیج دیا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"یہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں رات کو ایئرپورٹ بند ہو جاتا ہے تو کوریئر سروس کہاں کھلی رہتی ہو گی اور کوریئر سروس بھی تو رات کو سروس نہیں دے سکتی۔ اس نے بھی تو صبح کو ہی اسے بھجوانا تھا اور صبح کو جان ڈیوک خود بھی دارالحکومت پہنچ سکتا تھا اس لئے ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ فارمولا کہاں گیا"...... جولیا نے کہا۔

"اب مجھے خود تلاش لینا ہو گی"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں موجود جان ڈیوک کے لباس کی انتہائی تفصیل سے تلاشی لی اور پھر الماری کی اور آخر میں اس نے پورے کمرے کی اور پھر فلش سب کچھ کھنگال ڈالا لیکن فارمولا کہیں موجود نہیں تھا۔

"یہاں واقعی فارمولا نہیں ہے"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ٹیکسی ڈرائیور سے معلوم کرنا چاہئے کہ ایئرپورٹ سے یہاں رین بو ہوٹل تک پہنچنے تک جان ڈیوک کہاں کہاں رکا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ایئرپورٹ سے سیدھا یہاں رین بو ہوٹل پہنچا تھا اور کہیں نہیں رکا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس نے فارمولا ہوٹل

کے کسی سیف میں امانتاً رکھ دیا ہو گا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ابھی نائٹ شفٹ کا وہ نوجوان موجود ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب۔ ہم اس جان ڈیوک یا ہنری جیمسن کے حوالے سے یہاں موجود ہیں۔ اب جب صبح کو اس کی لاش ملے گی تو مقامی پولیس نے ہمیں ہر صورت میں گرفتار کر لینا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کاؤنٹر پر موجود نوجوان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ارے ہاں۔ جان ڈیوک کی رسیاں کھول دو اور اسے دوبارہ بیڈ پر ڈال دو۔ پھر کمرہ بھی لاک کر دینا"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے کاؤنٹر پر موجود تھا۔

"یس سر۔ آپ نے مجھے فون کر لینا تھا سر"...... نوجوان نے عمران کے قریب آنے پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہنری جیمسن نے ایک پیکٹ یہاں امانتاً رکھوایا ہے وہ کہاں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پیکٹ۔ اوہ نہیں جناب۔ انہوں نے تو کوئی چیز نہیں رکھوائی"...... نوجوان نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تو کاؤنٹر بوائے حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا صاحب۔ کیا کمرے پسند نہیں آئے"...... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہنری جیمسن کی لاش اس کے بیڈ پر پڑی ہے اور ہم جا رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہم خواہ مخواہ ملوث ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لاش۔ کس کی لاش"...... نوجوان نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے تیزی سے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر آیا اور کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی نوجوان چیختا ہوا اچھل کر کاؤنٹر کے اندر گر دیا۔

"بے گناہ آدمی تھا۔ میرا دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے ہلاک نہ کیا جائے لیکن مجبوری تھی۔ اس نے ہمیں پکڑوا دینا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سائیلنسر لگا مشین پسٹل واپس اس کی جیب میں جا چکا تھا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے باہر آ گئے تھے۔ ان کی کاریں پارکنگ میں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے لیکن ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"اسے کہتے ہیں بد قسمتی۔ اب کیا کریں۔ میرا خیال ہے کہ چیف

کو فون کر کے اپنی ناکامی کی اطلاع کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

"مایوسی گناہ ہے جولیا اس لئے آئندہ مایوسی کی باتیں میرے سامنے مت کرنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی معلوم ہے کہ مایوسی گناہ ہے لیکن اب اندھیرے کو تو بہرحال اندھیرا کہنا ہی پڑتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آخر فارمولا کہاں گیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ جان ڈیوک نے کسی ساتھ والے کمرے میں رکھ دیا ہو۔ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر ایسا ہے کہ تم ماسک میک اپ کرو اور اس کے کمرے کے ارد گرد جتنے بھی خالی کمرے ہوں ان کی چیکنگ کراؤ اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آؤ کیپٹن شکیل اور تنویر۔ تم بھی آجاؤ۔ ہمیں بہرحال مایوس ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے"...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور صفدر کے پیچھے چلتے ہوئے سٹنگ روم سے باہر نکل گئے۔ عمران کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ موجودہ حالات میں اس کا اپنا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ آخر کہاں گیا فارمولا"...... تھوڑی دیر بعد عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ یقین کریں گے کہ مجھے معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا تو عمران اور جولیا

نوں اس کی بات سن کر اس بری طرح اچھلے جیسے ان کے پیروں ے بم پھٹ پڑا ہو۔

"کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہے"...... جولیا نے انتہائی رت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے معلوم ہے"...... صالحہ نے مکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہاں ہے فارمولا"...... عمران نے کہا۔

"آپ سپر مائینڈ ہیں۔ پہلے آپ بوجھ لیں۔ جب آپ شکست تسلیم لیں گے تو پھر میں بتاؤں گی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے ا۔

"خواتین کے سامنے مرد ہمیشہ شکست تسلیم کرتے ہی آئے ہیں۔ کون سی نئی بات ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس ی۔

"صفدر اور دوسرے ساتھی واپس آجائیں پھر بتاؤں گی"۔ صالحہ نے کہا۔

"کیوں سسپنس پھیلا رہی ہو صالحہ۔ صاف صاف بات کرو"۔ لیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"موجودہ سچویشن میں ایسی ہی بات کی جا سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صالحہ نے سنجیدہ ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے یہ بات کی ہے۔

"اب واقعی زائچہ بنوانا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور کرسی کی پشت سے سر لگا دیا۔

"عجیب بے وقت مذاق کیا ہے تم نے"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ اب بیٹھ کر روؤں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بھی بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سٹنگ روم میں سناٹا چھا گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد صفدر اور اس کے ساتھی واپس آ گئے لیکن ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ ہم نے تمام کمرے چھان مارے ہیں لیکن ہمیں کچھ نہیں ملا۔ ویسے ابھی تک اس کاؤنٹرمین اور جان ڈیوک کی لاشیں بھی ٹریس نہیں ہوئیں۔ یہاں لوگ دن چڑھے تک سوئے رہتے ہیں"۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"تو پھر میں واقعی بتا دوں کہ کہاں ہے فارمولا"...... صالحہ نے اچانک کہا تو سوائے عمران اور جولیا کے باقی ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا تمہیں معلوم ہے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

پ کہا۔

"ہاں۔ پہلے تو صرف آئیڈیا تھا لیکن اب سو فیصد یقین سے کہہ لتی ہوں"...... صالحہ نے کہا تو عمران جو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا الحہ کی بات سن کر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"تو پھر بتاؤ"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ویسے ہی ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے ایسی باتیں کر رہی ہے صفدر"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں درست کہہ رہی ہوں۔ میں نے پہلے اس لئے بات دل دی تھی کہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کی واپسی کی رپورٹ مل ائے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہاں ہے فارمولا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر عمران صاحب میری منت کریں تو میں بتا دیتی ہوں"۔ الحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ عمران کیوں منت کرے گا تمہاری۔ نانسنس۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے یں کہا۔

"ارے کوئی بات نہیں جولیا۔ چھوٹی بہن ہو کر بڑے بھائی سے اڈ کرتی ہے تو اسے کرنے دو۔ منت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر ابھر آنے والے غصے کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے۔

"صالحہ، کیا کہہ رہی ہو تم کہ عمران صاحب منت کریں۔" صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ابھی سے ریہرسل شروع کر دی تم نے"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ واقعی میرے بڑے بھائی ہیں لیکن موجودہ پوزیشن میں پہلی بار میں انہیں مکمل طور پر بے بس محسوس کر رہی ہوں اور اگر فارمولا نہ ملا تو شاید یہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی ٹریجڈی بن جائے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہے اور ایسے موقعے شاید زندگی میں دوبارہ نہ آسکیں اس لئے اگر عمران صاحب میری منت کریں گے تو باقی عمر میں اس خوشی میں گزار دوں گی کہ عمران صاحب میری منت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔ تم ہمارے ساتھ رہی ہو پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ فارمولا کہاں ہے"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تو پھر کر لو تلاش فارمولے کو"...... صالحہ نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں پاکیشیا کے مفاد کی خاطر اپنی چھوٹی بہن صالحہ کی منت کرتا ہوں کہ وہ بتا دے کہ فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت مسرت سے جگمگا سا اٹھا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ اب میں بتاتی ہوں۔ فارمولا اس ٹیکسی میں جس میں جان ڈیوک ایئرپورٹ سے رین بو ہوٹل پہنچا تھا"۔ ...ہ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ حیرت ہے۔ مجھے خود کیوں یہ سمجھ نہیں ...اوہ۔ واقعی ویری گڈ صالحہ۔ ویری گڈ۔ آج تم نے واقعی میدان ...لیا ہے"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صالحہ کا یہ صرف خیال ہے عمران صاحب۔ ویسے ایسا ممکن ہی ...کہ جان ڈیوک جیسا تربیت یافتہ ایجنٹ اس طرح ٹیکسی میں ...لا چھوڑ دے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صالحہ کی بات واقعی درست ہے۔ اس کے علاوہ فارمولا ...ہیں ہو ہی نہیں سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ...نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

"ٹیکسی کنٹرول آفس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری ...سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ...نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"ٹیکسی کنٹرول آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ ...سنائی دی۔

"کنٹرولر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"میں کنٹرولر ہی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شام کی شفٹ میں کون صاحب کنٹرولر ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"مرفی صاحب۔ آپ نے کس سے ملنا ہے اور کون صاحب ہیں آپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے ٹیکسی ڈرائیور روجر سے فوری ملنا ہے جو رات کی شفٹ میں کام کرتا ہے۔ کیا آپ اس کا ایڈریس بتا سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں جناب۔ ویسے آپ کون صاحب ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام جارج ہے اور میں سیاح ہوں۔ میں نے کل رات روجر کی ٹیکسی میں سفر کیا تھا۔ مجھے اس کی ڈرائیونگ بے حد پسند آئی ہے اس لئے میں اس سے مستقل کنٹریکٹ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو صرف سیکنڈ شفٹ میں ٹیکسی چلاتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو کیا ان کی ٹیکسی فرسٹ شفٹ میں کوئی اور چلاتا ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہاں صرف انہیں لائسنس دیا جاتا ہے جو ٹیکسی کے مالک ہوں کیونکہ مالک اپنی ٹیکسیوں کی حفاظت کے لئے

...ائی محتاط ڈرائیونگ کرتے ہیں اور ان کا مسافروں سے رویہ بھی ...حد اچھا ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے ...یار اطمینان بھرا سانس لیا۔

"آپ اس کا ایڈریس بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"جی۔ روجر اسٹیشن روڈ پر واقع برائٹ کالونی کے ہاؤس نمبر اٹھارہ ...ے میں رہتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا فون نمبر بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری ...ب سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اس کی ٹیکسی کیا اس کے مکان میں کھڑی رہتی ہے"۔ عمران ...پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ٹیکسی تو ٹرانس آٹو موبائلز ورکشاپ میں ...ی ہے۔ زیادہ تر ٹیکسیاں وہیں کھڑی رہتی ہیں"...... دوسری طرف ...کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ۔ ہمیں پہلے اس ورکشاپ جانا ہو گا"...... عمران نے کہا تو ...ں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ایک ...ی ورکشاپ کے مرکزی گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ ...شاپ کا آفس ابھی کھل ہی رہا تھا۔ اس میں چند افراد موجود تھے۔ ...ن اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو وہاں موجود افراد ان کی ...دیکھ کر چونک پڑے۔

"جی صاحب"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کیا ہیں یہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میں فورمین ہوں۔ آپ کون ہیں اور کیا مسئلہ ہے"۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"یہاں گیراج میں جو ٹیکسیاں موجود ہیں ان میں سے روجر کی ٹیکسی کون سی ہے۔"

"روجر کی ٹیکسی۔ مگر آپ کون ہیں"...... فورمین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم سیاح ہیں۔ ہم نے کل رات روجر کی ٹیکسی میں سفر کیا تھا میں اس کے اندر ایک انتہائی قیمتی چیز بھول گیا ہوں۔ ہم نے ٹیکسی کنٹرول آفس سے فون کر کے معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ ٹیکسی یہاں موجود ہے اس لئے ہم یہاں آگئے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو یہاں آنے کی بجائے روجر کے پاس جانا چاہئے تھا اس کی عدم موجودگی میں آپ کیسے چیک کر سکتے ہیں"...... فورمین نے کہا۔

"مسٹر فورمین۔ ہم نے روجر سے کچھ نہیں لینا صرف ٹیکسی چیک کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری جناب۔ جب تک روجر آکر اجازت نہ دے آپ اس کی ٹیکسی کی تلاشی نہیں لے سکتے۔ دوسری بات یہ کہ روجر بے

ایماندار آدمی ہے۔ اگر آپ کی کوئی چیز رہ جاتی تو وہ لازماً اسے ٹیکسی آفس میں جمع کرا دیتا۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے"...... فورمین نے کہا۔

"میں نے بہرحال ٹیکسی کو تو چیک کرنا ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ روجر کے بغیر ایسا ممکن نہیں ہے۔ یہ اصول کی بات ہے"...... فورمین نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"تم لوگ یہاں ٹھہرو گے تاکہ ہم سے پہلے یہ لوگ ٹیکسی کی تلاشی نہ لے لیں۔ میں اور صفدر جا کر اس روجر کو یہاں لے آتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس سر دردی کی۔ ان سب کا آسانی سے خاتمہ ہو سکتا ہے اور پھر دروازہ بند کر کے ہم اطمینان سے تلاشی لے سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم پولیس کے چکر میں نہیں پھنسنا چاہتے اور پھر یہ بے گناہ اور غیر متعلق لوگ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ یہیں ٹھہریں میں اور کیپٹن شکیل جا کر روجر کو لے آتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا زبردستی نہ کرنا۔ اس بے

چارے کا کوئی قصور نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ تو اس کی ٹیکسی میں بیٹھے رہے تھے۔ کیا آپ کو اس ٹیکسی کا نمبر یاد نہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"یاد ہے لیکن اس نمبر کی ٹیکسی یہاں موجود نہیں ہے اس لئے میں نے روجر کو یہاں لے آنے کی بات کی ہے ورنہ تو ان لوگوں کو گیس سے بے ہوش کر کے بھی تلاشی لی جا سکتی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کنٹرول آفس کے آدمی نے جھوٹ بولا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہ بھی روجر کے آنے پر ہی معلوم ہو گا۔ ویسے اس فورمین نے بھی اس بات سے انکار نہیں کیا کہ روجر کی ٹیکسی یہاں موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کیوں یہاں رکے ہوئے ہیں جناب"...... تھوڑی دیر بعد اسی فورمین نے قریب آ کر پوچھا۔

"ہمارے ساتھی روجر کو لینے گئے ہیں تاکہ آپ کا اصول پورا کیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری سر۔ آپ شاید میری بات سے ناراض ہو گئے ہیں۔ بہرحال آپ ادھر آفس میں چل کر بیٹھ جائیں"۔ فورمین

نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ شکریہ۔ ویسے آپ اشارے سے تو بتا سکتے ہیں کہ روجر کی ٹیکسی کون سی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ دوسری قطار میں دائیں سے تیسری ٹیکسی روجر کی ہے"...... فورمین نے کہا۔

"کیا یہاں لانے سے پہلے اس کی نمبر پلیٹ تبدیل کر دی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو فورمین بے اختیار چونک پڑا۔

"نمبر پلیٹ۔ کیا مطلب"...... فورمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ جس ٹیکسی پر میں نے سفر کیا تھا اس کا ڈرائیور روجر تھا لیکن اس کی ٹیکسی کا یہ نمبر نہیں تھا اور نہ ہی یہ ماڈل تھا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کب کیا تھا آپ نے سفر"...... فورمین نے چونک کر پوچھا۔

"گزشتہ رات"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ظاہر ہے یہ وہ ٹیکسی نہیں ہے۔ یہ ٹیکسی دو روز سے خراب ہے۔ اس کا ایک پرزہ دارالحکومت سے منگوانا ہے۔ وہ پرزہ آنے کے بعد یہ ٹھیک ہو گی۔ روجر نے کل جیرم کی ٹیکسی استعمال کی تھی کیونکہ جیرم بیمار ہے اس طرح روجر اور جیرم دونوں کو فائدہ رہتا ہے"...... فورمین نے جواب دیا۔

"وہ جیرم والی ٹیکسی کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جیرم کی ٹیکسی رافٹ آٹو موبائلز ورکشاپ میں ہوتی ہے"۔ فورمین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا ایڈریس بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ روجر آ جائے پھر میں اسے ساتھ لے کر جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو فورمین سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

عمران، تنویر، جولیا اور صالحہ کو ساتھ لے کر آفس کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اب اس ٹیکسی کی نگرانی کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل ڈرائیور روجر کے ساتھ آفس میں داخل ہوئے۔ روجر کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات تھے۔

"آئی ایم سوری مسٹر روجر کہ آپ سے ان حالات میں ملاقات ہو رہی ہے"...... عمران نے کھڑے ہو کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے۔ آپ کے ساتھیوں کو تو میں نہیں پہچانتا تھا۔ بہرحال فرمائیے۔ صبح صبح مجھ سے آپ کو کیا کام پڑ گیا ہے اور آپ یہاں کیوں اور کیسے موجود ہیں"...... روجر نے کہا۔

"آپ کی ٹیکسی میں میرا ایک پیکٹ رہ گیا ہے۔ وہ بے حد قیمتی ہے۔ میں اسے واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پیکٹ۔ اوہ نہیں جناب۔ میں جب گیراج میں گاڑی کھڑی کرتا ہوں تو اسے اچھی طرح چیک کرتا ہوں اور اگر کوئی مسافر کوئی چیز بھول جاتا ہے تو اسے فوراً کنٹرول آفس میں جمع کرا دیتا ہوں"۔ روجر نے کہا۔

"آپ رات کو جیرم کی گاڑی چلا رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مگر آپ کو کس نے بتایا ہے"...... روجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فورمین صاحب نے۔ اور وہ گاڑی دوسری ورکشاپ میں ہے۔ ہم اپنی تسلی کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ ہمارے ساتھ چلیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر روجر کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ میں ویسے ہی ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہوں"...... روجر نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب روجر سمیت اس ورکشاپ سے نکل کر کچھ فاصلے پر موجود رافٹ آٹو موبائلز ورکشاپ میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی عمران کو ایک طرف کھڑی ہوئی وہ ٹیکسی نظر آ گئی جس کا نمبر عمران کو یاد تھا۔

"کیا ہمارے دوست نے بھی ایئرپورٹ سے رین بو ہوٹل تک اسی ٹیکسی میں سفر کیا تھا"...... عمران نے روجر سے کہا۔

"یس سر"...... روجر نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا وہ راستے میں کہیں رکے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ہم ایئرپورٹ سے سیدھے رین بو ہوٹل آئے تھے"...... روجر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں نے مل کر اس ٹیکسی کی اندرونی تلاشی انتہائی باریک بینی سے لی حتیٰ کہ باہر سے بھی اس کی چیکنگ کی تھی لیکن وہاں سے کچھ بھی نہ ملا تو سب کے چہرے ایک بار پھر لٹک گئے جبکہ سب سے زیادہ لٹکا ہوا چہرہ صالحہ کا نظر آ رہا تھا۔

"اندر کچھ نہیں ہے"...... آخرکار صفدر نے کہا۔

"روجر۔ کیا راستے میں ہمارا دوست کسی سے ملا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے بتایا تو ہے کہ ہم سیدھے رین بو ہوٹل پہنچے تھے"...... روجر نے جواب دیا۔

"آپ انہیں چھوڑنے کے بعد کہاں کہاں گئے تھے اور کون کون آپ کی ٹیکسی میں بیٹھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں رین بو ہوٹل سے جا کر تھرڈ سٹریٹ رک گیا تھا۔ وہاں میں نے ایک کلب میں جا کر شراب پی تھی۔ اس کے بعد میں ٹیکسی لے کر ویسے ہی گھومتا رہا۔ پھر کنٹرول آفس کی کال سنائی دی تو میں آپ کی کال پر آفس پہنچ گیا اور وہاں سے آپ کو بٹھا کر رین بو ہوٹل گیا۔ وہاں سے میں نے ٹیکسی لا کر یہاں کھڑی کر دی کیونکہ میری طبیعت کچھ خراب ہو رہی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ آرام کر لوں"...... روجر

نے کہا تو عمران کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔ باقی ساتھیوں کا بھی یہی حال تھا۔

"اوکے روجر۔ تم جا سکتے ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہیں تکلیف اٹھانا پڑی"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب"...... روجر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت ورکشاپ سے باہر آ گیا تھا۔

"اب بتاؤ۔ تم نے تو باقاعدہ عمران سے منت کروائی تھی"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ذہن میں اب تک وہی بات اٹکی ہوئی تھی۔

"میں دوسری بار بھی منت کروا سکتی ہوں"...... صالحہ نے کہا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں جولیا۔ اگرچہ میرا پہلا آئیڈیا غلط ثابت ہوا ہے لیکن بہرحال اب بھی میں بتا سکتی ہوں کہ فارمولا کہاں ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"اگر عمران صاحب کہیں تو میں بتا دیتی ہوں"...... صالحہ نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ اب بلی چوہے کا کھیل صالحہ نے کھیلنا شروع

کر دیا ہے لیکن میری بدقسمتی کہ اس نے جو ہا مجھے سمجھ لیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کے سپر مائنڈ ہونے کا ہمیں سو فیصد یقین ہے اس لئے جب آپ بے بس نظر آئیں اور میں بات سوچ لوں تو واقعی بے حد لطف آتا ہے۔ بہرحال میں بتا دیتی ہوں کہ فارمولا ایئر پورٹ پر موجود ہو گا۔ جان ڈیوک نے ایئر پورٹ پر اسے کسی مخصوص لاکر میں رکھوایا ہو گا۔ اسے یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم لوگ یہاں ڈرافٹ ٹاؤن پہنچ چکے ہیں اور ہماری وجہ سے وہ اپنے ساتھیوں فشر اور سیلی کو مالکم کے پاس چھوڑ کر واپس جانے کے لئے فوراً روانہ ہو گیا تھا لیکن جب ایئر پورٹ پر اسے معلوم ہوا کہ ایئر پورٹ بند ہے اور اسے رات کسی ہوٹل میں گزارنا پڑے گی تو اس نے لازماً یہی سوچا ہو گا کہ کہیں ہم اس کا سراغ نہ لگا لیں اس لئے وہ فارمولا وہاں محفوظ کر آیا ہو گا"۔ صالحہ نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"ویری گڈ صالحہ۔ تم میں واقعی سوچنے اور تجزیہ کرنے کی بہترین صلاحیتیں موجود ہیں۔ آؤ اب ایئر پورٹ چلیں"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں تیزی سے ایئر پورٹ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ ایئر پورٹ اب کھل چکا تھا اور وہاں اس وقت کافی رونق تھی لیکن وہاں جا کر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہاں ایسا کوئی

لر نہیں ہے جہاں کوئی چیز حفاظت کے لئے رکھی جا سکے تو ایک بار ران سب کے چہروں پر اداس پڑ گئی۔ خاص طور پر صالحہ کا چہرہ دیکھنے لا ہو گیا تھا۔

"رات کو یہاں کتنے سکیورٹی گارڈز ہوتے ہیں"...... عمران نے ی آفیسر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"چار جناب"...... اس آفیسر نے جواب دیا۔

"کیا ان کے نام و پتوں کی تفصیل مل سکتی ہے"...... عمران نے ا۔

"کیوں۔ آپ کیوں ان سے ملنا چاہتے ہیں"...... اس آفیسر نے رت بھرے لہجے میں کہا۔

"رات کو جب ایئر پورٹ بند ہو چکا تھا تو میرا ایک دوست یہاں تھا۔ اس نے ایک سکیورٹی گارڈ کو ایک پیکٹ ہمارے لئے امانت کے طور پر دیا تھا لیکن ہم یہاں پہنچتے پہنچتے لیٹ ہو گئے اس لئے اب ہم ن سے ملنا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ان چاروں میں سے انچارج جوزف تھا۔ اس کے پاس گی آپ کی امانت۔ جوزف اور باقی تینوں سکیورٹی گارڈز ایئر پورٹ ے ملحقہ رہائشی کالونی رہتے ہیں۔ آپ وہاں سے ان کے کمروں کے ے میں آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں"...... آفیسر نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اپنی کاریں ایئر پورٹ کی پارکنگ ہی چھوڑ کر اس ملحقہ رہائشی کالونی کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ خیال آپ کو کیسے آیا کہ جان ڈیوک جیسا آدمی کسی سکورٹی گارڈ کے ہاتھ میں فارمولا دے کر اطمینان سے واپس جا سکتا ہے"..... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ دراصل میں نے بھی صالحہ کے انداز میں سوچنا شروع کر دیا ہے"..... عمران نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب۔ میرے دونوں آئیڈیئے غلط نکلے ہیں"..... صالحہ نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کا طنز سمجھ گئی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم نے واقعی بہترین انداز میں تجزیہ کیا ہے۔ اب یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ یہ فارمولا ہی شروع سے پراسرار ثابت ہو رہا ہے۔ پہلے بھی یہ اس طرح غائب ہو گیا تھا کہ ہم سب پاگل ہو کر رہ گئے تھے اور اب بھی یہ غائب ہو چکا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یہ واقعی پراسرار فارمولا ہے"..... سب نے عمران کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جوزف کے مکان تک پہنچ گئے۔

"آپ صاحبان۔ کیا بات ہے"..... جوزف نے باہر آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"رات کو ہمارے ایک دوست دارالحکومت جانے کے لئے ایئر

پورٹ پہنچے لیکن اسے معلوم ہوا کہ ایئرپورٹ بند ہو چکا ہے تو اس نے ایک پیکٹ آپ کو امانتاً دیا اور واپس چلا گیا۔ وہ پیکٹ ہمارا ہے اور ہم نے اسے وصول کرنا ہے"..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر جوزف کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"پیکٹ۔ نہیں جناب۔ ایک صاحب ایئرپورٹ بند ہونے کے بعد آئے ضرور تھے۔ ایک کار انہیں ایئرپورٹ پر ڈراپ کر کے واپس چلی گئی تھی۔ انہیں واقعی معلوم نہیں تھا کہ ایئرپورٹ بند ہو چکا ہے۔ پھر وہ واپس چلے گئے۔ جونی کی ٹیکسی میں بیٹھ کر"..... جوزف نے نوٹ کو جلدی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"جونی کی ٹیکسی۔ مگر انہوں نے تو کہا تھا کہ وہ روجر کی ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس گئے ہیں"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس وقت روجر اور جونی دونوں کی ٹیکسیاں یہاں موجود تھیں لیکن وہ میرے سامنے جونی کی ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھے۔ البتہ روجر ویسے ہی اپنی ٹیکسی لے کر واپس چلا گیا تھا"..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جونی کہاں رہتا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ میرا بہترین دوست ہے۔ وہ سن رائز کالونی کے مکان نمبر بارہ میں رہتا ہے جناب"..... جوزف نے جواب دیا۔

"وہ ٹیکسی اس کی اپنی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔یہاں مالکوں کو ہی لائسنس ملتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔شکریہ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی واپس مڑ گئے۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے۔کیا روجر نے سب غلط بیانی کی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ویسے لگتا تو نہیں تھا کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے"۔عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں سن رائز کالونی پہنچ گئیں۔یہ ایک متوسط طبقے کی کالونی تھی۔عمران نے کار ایک پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ سب پیدل چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد ایک متوسط درجہ کے گھر کے سامنے موجود تھے جس پر بارہ کا ہندسہ لکھا ہوا تھا اور دروازے پر جونی ڈرائیور کا نام بھی موجود تھا۔عمران نے کال بیل بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکا باہر آگیا۔

"جی صاحب"...... نوجوان نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں جونی صاحب سے ملنا ہے جو ٹیکسی چلاتے ہیں"۔عمران نے کہا۔

"ڈیڈی۔لیکن وہ تو کل سے بیمار ہیں"...... نوجوان نے چونک کر کہا۔

"کہاں ہیں۔کیا وہ ہسپتال میں ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔گھر پر ہی ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"ہم ان کا تھوڑا سا وقت لیں گے۔ہمارا کام انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں بندوبست کرتا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ کر اندر چلا گیا۔

"یہ تو بیمار پڑا ہے جبکہ وہ چوکیدار بتا رہا تھا کہ جان ڈیوک اس کی ٹیکسی میں بیٹھ کر گیا ہے۔عجیب لوگ ہیں یہ۔سب ہی جھوٹ بول رہے ہیں"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔تھوڑی دیر بعد نوجوان باہر آگیا۔

"آئیے جناب"...... اس نوجوان نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں عمران اور اس کے ساتھی ایک کمرے میں پہنچ گئے۔وہاں بیڈ پر ایک آدمی لیٹا ہوا تھا۔ساتھ ہی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"میرا نام جارج ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کب سے بیمار ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"تین چار روز ہو گئے ہیں"...... جونی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ صاحبان کون ہیں اور میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا

"ہوں" ..... جونی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ایئر پورٹ کے چوکیدار جوزف نے بتایا ہے کہ تم نے کل رات ایئر پورٹ بند ہونے کے بعد اپنی ٹیکسی میں ایک مسافر کو اٹھایا تھا جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ تین چار روز سے بیمار ہیں" ..... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ وہ درست کہہ رہا ہے۔ میرا مطلب بیماری سے طبیعت کی خرابی تھی۔ میری طبیعت تو خراب تھی لیکن میں کام کرتا رہا کیونکہ یہاں اس چھوٹے قصبے میں بہرحال اتنی آمدنی نہیں ہوتی کہ آدمی ایک ہفتہ گھر بیٹھ کر کھا سکے اس لئے مجبوراً کام کرنا پڑتا ہے۔ البتہ کل رات سے طبیعت اچانک بے حد خراب ہو گئی اور مجھے مجبوراً بیڈ پر آنا پڑا" ..... جونی نے کہا۔

"آپ نے اس مسافر کو کہاں پہنچایا تھا" ..... عمران نے کہا۔

"اس مسافر نے رین بو ہوٹل چلنے کے لئے کہا تھا اور میں اسے لے کر چل پڑا لیکن تھوڑا آگے جانے کے بعد میری طبیعت یکلخت خراب ہو گئی۔ روجر کی خالی ٹیکسی میرے پیچھے آ رہی تھی۔ میں نے اسے روکا اور پھر میں نے مسافر کو اس کی ٹیکسی میں شفٹ کیا اور خود میں ٹیکسی لے کر گھر آ گیا" ..... جونی نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل لیا کیونکہ اب یہ معمہ بھی حل ہو گیا تھا کہ روجر بھی درست کہہ رہا تھا اور جونی بھی۔

"اس مسافر نے آپ کو ایک پیکٹ دیا تھا۔ وہ کہاں ہے" ..... عمران نے نے کہا۔

"پیکٹ۔ اوہ ہاں۔ مگر وہ تو دارالحکومت بھیج دیا گیا ہے"۔ جونی نے کہا تو عمران اور اس کے سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب" ..... عمران نے کہا۔

"جناب انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں ایک پیکٹ کل صبح کسی بھی کوریئر سروس سے دارالحکومت بھجوا دوں۔ ایڈریس انہوں نے لکھوا دیا تھا اور ساتھ ہی بھاری رقم بھی دی تھی اس نے آج صبح میں نے اپنے بیٹے کے ذریعے اسے بک کرا دیا" ..... جونی نے کہا۔

"آپ کا بیٹا وہی ہے جو ہمیں یہاں لایا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس کا نام وکٹر ہے" ..... جونی نے کہا۔

"وکٹر کو بلائیں" ..... عمران نے کہا تو جونی نے وکٹر کو آوازیں دینا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وکٹر اندر داخل ہوا۔

"یس ڈیڈی" ..... وکٹر نے کہا۔

"تم نے وہ پیکٹ کس کوریئر سروس کے ذریعے بک کرایا ہے وکٹر" ..... عمران نے براہ راست وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی او ایس او کوریئر سروس سے۔ یہاں سے قریب ہی ان کا آفس ہے" ..... وکٹر نے جواب دیا۔

"اس کی رسید کہاں ہے" ..... عمران نے کہا۔

"میرے پاس ہے جناب" ..... وکٹر نے کہا اور جیب سے اس نے ایک رسید نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے رسید پر

بکنگ کا وقت دیکھا تو یہ بکنگ صرف ایک گھنٹہ پہلے کرائی گئی تھی۔

"یہ آفس کہاں ہے۔ کیا آپ زبانی ہمیں بتا سکتے ہیں۔ ہم صرف کنفرم کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو وکٹر نے تفصیل سے راستہ بتانا شروع کر دیا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسید جیب میں ڈال کر اس نے جیب سے بڑی مالیت کے دو نوٹ نکال کر جونی کے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔

"یہ آپ کے لئے ہیں۔ ان سے آپ اپنا علاج کرائیں"۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جونی انکار کرتا رہا لیکن عمران نے ایک نہ سنی اور تھوڑی دیر بعد وہ کالونی سے باہر اس جگہ پہنچ گئے جہاں ان کی کاریں موجود تھیں۔

"حیرت ہے کہ جان ڈیوک نے فارمولے کو نکالنے کے لئے یہ احمقانہ طریقہ اختیار کیا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ احمقانہ طریقہ نہیں ہے۔ فول پروف ہے اور تم نے دیکھا کہ ہم نے اسے ہلاک کر دیا لیکن ہم فارمولے تک پہنچ ہی نہ سکے۔ اگر صالحہ عقل مندانہ تجزیہ نہ کرتی تو ہم تو واقعی بند گلی میں پھنس گئے تھے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ کوریئر سروس کے آفس پہنچ گئے۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ آفس چھوٹا تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے دو نوجوان لڑکیاں کام کر رہی تھیں جبکہ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا

چھوٹا سا کیبن تھا جس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ رسید دیکھیں"...... عمران نے جیب سے وہ رسید نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس نے جونی کے بیٹے وکٹر سے حاصل کی تھی۔

"جی۔ کیا کرنا ہے اس کا"...... لڑکی نے حیرت سے رسید کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ پیکٹ ابھی یہاں موجود ہے یا ڈیلیور کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ابھی تو یہیں موجود ہے۔ ایک گھنٹے بعد ڈیلیور ہو گا"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"تو میں یہ بکنگ کینسل کرانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کو مینجر صاحب سے ملنا ہو گا"...... لڑکی نے رسید واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی شیشے کے کیبن کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس دوران صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اندر آ کر عمران کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران مڑا اور پھر اس کیبن میں داخل ہو گیا۔

"یس سر"...... ادھیڑ عمر آدمی نے عمران اور اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اندر آتے دیکھ کر کہا۔

"یہ بکنگ کینسل کر دیں۔ اب اسے نہیں بھجوانا"...... عمران

نے رسید مینجر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر جناب"...... مینجر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"معاوضے کی فکر نہ کریں۔ وہ آپ سے واپس نہیں لیا جائے گا"۔ عمران نے کہا تو مینجر کے چہرے پر اطمینان اور قدرے مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا آپ نے اسے بک کرایا تھا"...... مینجر نے کہا۔

"نہیں۔ میرا ملازم بک کرا کر گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے"...... مینجر نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فارم نکالا اور عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہاں دستخط کر دیں۔ باقی فارم میں رسید کے مطابق خود پر کر لوں گا"...... مینجر نے کہا تو عمران نے میز پر پڑے ہوئے قلم دان سے پین نکال کر فارم پر دستخط کر دیئے۔

"شکریہ"...... مینجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"مس کیتھی۔ بکنگ نمبر انھائیس کا پیکٹ لے آئیں"...... مینجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی لڑکی اندر داخل ہوئی جس سے عمران نے پہلے بات کی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں پیکٹ مینجر کے سامنے رکھ دیا۔ مینجر نے پیکٹ پر موجود چٹ پر کینسل کے الفاظ لکھے، نیچے دستخط کئے اور پھر پیکٹ اٹھا کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے اور کوئی خدمت"...... مینجر نے کہا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور پیکٹ لے کر وہ اٹھا اور مڑ کر آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آفس سے باہر آ چکے تھے۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ آخرکار ہماری جدوجہد کامیاب ہو ہی گئی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پیکٹ تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"عمران صاحب۔ چیک تو کر لیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب اطمینان سے اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر چیکنگ کریں گے"۔ عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

"آپ پوری طرح مطمئن نظر آ رہے ہیں حالانکہ مجھے خدشات محسوس ہو رہے ہیں کہ کہیں پھر کوئی چکر نہ چل پڑے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی خدشات میرے ذہن میں بھی ہیں۔ اسی لئے تو میں چیک نہیں کر رہا۔ چلو کچھ دیر تو خوش رہیں"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں جو اس کار میں موجود تھے بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور پھر وہاں پہنچتے ہی سب کے اصرار پر عمران نے پیکٹ جیب سے نکالا اور پھر اس پر درج ایڈریس پڑھنا شروع کر دیا۔

"پہلے اسے کھول کر چیک کر لو۔ پھر پڑھتے رہنا"...... جولیا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔ کیا جان ڈیوک پہلے سے یہ پیکٹ بنا چکا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ پیکٹ تو کوریئر سروس کا ہے ۔ اس نے ایڈریس اور رقم دے دی ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیکٹ کو پھاڑا اور اندر سے فارمولا نکال لیا۔ سب کے چہروں پر امید و یاس کے ملے جلے تاثرات نظر آ رہے تھے جبکہ عمران فارمولے کو پڑھنے میں مصروف تھا۔

"او کے ۔یہی فارمولا ہے جس نے ہمیں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً تگنی کا ناچ نچا دیا تھا"...... عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ چلو یہ بلی چوہے کا کھیل تو کسی صورت ختم ہوا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ چوہا مجھے تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا قائل لگتا ہے۔ بڑی مشکل سے قابو میں آیا ہے"...... عمران نے فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

ختم شد